إن من البيان لسحرا



خطبات فاروقی

سعید رحمۃ اللہ علیہ

شہید ملت اسلامیہ مؤرخ اسلام

ابو ریحان علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب

ابو اسامہ حکیم ضیاء الرحمٰن ناصر ڈابوی

بخاری اکیڈمی فیصل آباد

Scanned with CamScanner

❁ جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں ❁

نام کتاب ..... خطبات فاروقی شہیدؒ (جلد چہارم)
ازافادات ..... مؤرخ اسلام علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ
ترتیب وتخریج ..... ابواسامہ حکیم ضیاء الرحمٰن ناصر سردار پوری
معاون ..... صاحبزادہ حافظ محمد ندیم قاسمی پسرور
طابع ..... خان برادران سلمہ الرحمٰن
طبع اوّل ..... جمادی الاوّل ۱۴۲۷ھ ..... جون ۲۰۰۶ء
تعداد ۱۱۰۰
ناشر ..... بخاریؒ اکیڈمی فیصل آباد
قیمت ..... ۲۰۰ روپے

ملنے کے پتے

کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار مدینہ مارکیٹ راولپنڈی فون:۵۷۷۱۷۹۸-۰۵۱
مکتبہ اشاعت الاسلام گلی نمبر ۸ علی سنٹر منشی محلّہ نڑ والا چوک بھوانہ بازار فیصل آباد
مکتبہ محمودیہ شیرزا پارک نشاط آباد فیصل ❁ سرحد اسلامی کتب وکیسٹ مین روڈ لاری اڈہ پیرودھائی راولپنڈی
مکتبہ حسن اُردو بازار ❁ مکتبہ سید احمد شہید الکریم مارکیٹ ❁ مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور ❁
مکتبہ حنفیہ فاروقیہ ❁ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ ❁ مکتبہ توحید وسنت بلاک ۱۸ سرگودھا
بخاری کتاب گھر مدرسہ قاسم العلوم ونیکے روڈ حافظ آباد ❁ مکتبۃ الحبیب گلی احرار پارک جھنگ صدر
مکتبہ شہید اسلام متصل مرکزی جامع مسجد (لال مسجد) اسلام آباد فون:۲۲۷۷۳۱۳-۰۵۱
مکتبۃ البخاری گلستان کالونی مدینہ مسجد روڈ گلی نمبر ۵ نزد شکیل بک سٹال لیاری کراچی فون:۲۹۴۹۳۴۹-۰۳۲۱

Scanned with CamScanner

اجمالی فہرست

- پیش لفظ ۴
- توحید اور مسئلہ علم غیب ۱۱
- گواہان وحدانیت کون؟ ۴۷
- اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے ۹۲
- اللہ کافی صحابہ رضی اللہ عنہم کافی ۱۲۳
- پیغمبر ﷺ اور انقلاب پیغمبر ﷺ ۱۳۸
- سیرت پیغمبر ﷺ اور قرآن ۱۵۸
- وفات رسول ﷺ (اول) ۱۷۵
- وفات رسول ﷺ (دوم) ۲۰۶
- سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور نظام حکومت ۲۳۵
- سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور بیعت رضوان ۲۶۰
- جہاد اور مجاہدینؒ کے کارنامے ۲۸۴
- نظریہ پاکستان اور علمائے دیوبندؒ ۳۱۸
- استقامت علمائے دیوبندؒ ۳۸۲
- شہدائے بالاکوٹ ۴۳۶
- تفصیلی فہرست ۴۶۳

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

.....از.....

فخر اہل سنت.....جرنیل سپاہ صحابہؓ.....مجاہد ملت اسلام.....

جبل استقامت.....شہید ناموس اصحابؓ رسولؐ.....خلیفہ مجاز شیخ لدھیانویؒ

ابو معاویہ مولانا **محمد اعظم طارق صاحب** رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

صدر سپاہ صحابہؓ و بانی ملت اسلامیہ پاکستان

چلتا پھرتا کتب خانہ:۔

بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ .....مؤرخ اسلام شہید ملت اسلامیہ **مولانا ضیاء الرحمن فاروقیؒ** کی شخصیت لاشک اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ایک شاہکار شخصیت تھی.....

خلاق عالم نے حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن سیرت اور ذکاوت سے ایسا نوازہ تھا کہ دقیق سے دقیق مسائل کو حل کرنے اور سمجھنے اور پھر قوت حافظہ سے اسے محفوظ رکھنے میں وہ اپنی مثال آپ تھے.....

مجھے چونکہ شہید ملت اسلامیہ **حضرت فاروقی شہیدؒ** کے ساتھ سفر و حضر حتی کہ جیل و ریل تک کی مصاحبت و رفاقت کا ایک طویل عرصہ نصیب ہوا ہے.....تو میں پورے وثوق اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم میں نے اپنی زندگی میں ان جیسا "چلتا پھرتا کتب خانہ" اور تاریخ اسلام پر عبور رکھنے والا مؤرخ اسلام.....اور زبان و قلم سے فی البدیہہ کام لینے والا خطیب و مصنف نہیں دیکھا ہے.....

Scanned with CamScanner

جیل کے تیرہ ماہ جوان کی زندگی کے آخری ایام تھے میرے ساتھ ہی گزرے ہیں ان تیرہ ماہ میں کم از کم چھبیس کتب کی تالیف وتصنیف کا کام جو میری آنکھوں کے سامنے ہوا ہے میں اسے کس طرح فراموش کرسکتا ہوں.....اور حیرت تو اس بات پر ہوتی تھی کہ وہ کتابوں کا ڈھیر سامنے رکھے ہوئے اشہب قلم کو مہمیز کررہے ہوتے تھے تو عین اس عالم میں وہ سب اسیر ساتھیوں سے گپ شپ لگانے اور لطائف ومزاح اور علمی مباحث میں بھی پورا پورا شریک رہتے تھے.....

کچھ میرے قلم سے:۔

چونکہ مجھے خود تصنیف وتالیف کا تھوڑا سا ذوق حاصل ہے اور قدرے اس میدان میں بحمدہ اللہ تعالیٰ قدم رکھنا بھی نصیب ہوا ہے.....

جرنیل سپاہ صحابہؓ شہید ناموس اصحابؓ رسولؐ **مولانا محمد اعظم طارق** صاحب رحمہ اللہ کی مندرجہ ذیل کتب جوان کی اپنی تالیف کردہ ہیں بحمد للہ تعالیٰ اب زیور طبع سے آراستہ ہوکر کئی ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں.....

خطبات جرنیل جلد اول	.....	کامل پانچ جلد
روداد عشق ووفا جلد اول	.....	وف میرا جرم کیا ہے
روداد عشق ووفا جلد دوم	.....	المعروف ٹوٹ گئی زنجیر
جیل سے لکھے گئے خطوط	.....	المعروف پیغامات جرنیل

فخر اہل سنت جرنیل سپاہ صحابہ مولانا محمد اعظم طارق صاحب رحمہ اللہ کی یہ علمی کاوش علماء وطلباء اور کارکنان سپاہ صحابہ کیلئے بالعموم اور عوام الناس کیلئے بالخصوص جوہر

Scanned with CamScanner

گرانقدر تحقیقی وتاریخی گنجینہ ہے۔(فقط مرتب ابواسامہ)

لیکن یہ بات واقعتاً انہونی اور اچھنبے کی بات ہے کہ صاحب قلم یکسوئی اور اطمینان قلبی اور تنہائی کے بغیر تسلسل سے اپنا کام کرتا چلا جائے اور شور وغل پر مبنی فضاء اسکے افکار وتخیلات میں ذرہ برابر بھی رخنہ اندازی نہ کر پائے.....

بعض اوقات تو ایسا بھی ہوتا تھا کہ **حضرت فاروقی شہیدؒ** نماز تہجد کے بعد ہی سے لکھنے میں مصروف ہو جاتے تھے اور اکثر نمازوں کے اوقات اور کھانے کے وقفہ اور دیگر حوائج ضروریہ کے علاوہ ہر وقت لکھتے رہتے تھے.....

اور ایسے مواقع پر وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھ پر اس وقت ایک خاص قسم کی کیفیت طاری ہو رہی ہے.....اور "ورود" ہو رہا ہے.....تو میں چاہتا ہوں کہ ذہن وقلب کی لوح پر جو عنوان وارد ہو رہا ہے اسے قلم بند کر لوں.....یہی بات **حضرت فاروقی شہیدؒ** کی تقاریر اور خطبات میں نظر آتی ہے.....

بے مثال خطیبؒ:۔

اور وہ ہر جگہ اور ہر کانفرنس میں مخصوص رٹی رٹائی تقریر اور خطاب کے قائل نہ تھے.....بلکہ وہ ہر کانفرنس کے عنوان اور موضوع کو سامنے رکھ کر خطاب فرمایا کرتے تھے.....اور پھر اس انداز میں اس عنوان پر بولتے تھے کہ سننے والے علماء وفضلاء اور محققین حیران وششدر رہ جاتے.....

بے مثال ادیبؒ:۔

بارہا ایسے ہوا کہ کئی اہم نوعیت کے سیمیناروں میں انہیں مدعو کیا گیا جہاں پر

ملک کے وفاقی وزراء اور نامور مقالہ نگار اور محققین خوب تیاری کے ساتھ اسٹیج پر آ کر گفتگو کرتے تھے..... مگر ہمیشہ ہی ایسا ہوا کہ جب آپ کی باری آئی تو پھر اس کے بعد کسی کو بات کرنے کا چارہ نہ رہا اور ہر زبان..... واہ واہ..... سبحان اللہ سبحان اللہ ..... ماشاءاللہ ماشاءاللہ..... کے کلمات کہتی سنائی دیتی.....

بلاشبہ **حضرت فاروقی شہیدؒ** کی تصنیفات کی طرح ان کے تمام خطبات و تقاریر پوری ملت اسلامیہ کے لئے عظیم سرمایہ ہیں.....

سلسلہ طباعتِ خطبات فاروقیؒ :۔

بحمداللہ تعالیٰ ہمارے نوجوان ساتھیوں نے آپ کے گرانقدر خطبات اور تقاریر کو آڈیو کیسٹ سے محفوظ کر کے کتابی شکل میں ترتیب دینا شروع کر دیا ہے اور اس وقت تک میری معلومات کے مطابق **حضرت فاروقی شہیدؒ** کی تقاریر پر مبنی ایک درجن کتب شائع ہو چکی ہیں.....

خطبات فاروقی شہیدؒ کا امتیاز:۔

اس اس سلسلے میں "**خطبات فاروقی شہیدؒ**" کے عنوان سے برادرم **ابواسامہ حکیم ضیاء الرحمن ناصر** صاحب سردارپوری نے بھی خوب کام کیا ہے ..... اور وہ پہلی اور دوسری جلد کی تکمیل و طباعت کے بعد اب تیسری اور چوتھی جلد منظر عام پر لانے میں کامیاب ہو چکے ہیں.....

اور برادرم **ابواسامہ حکیم ضیاء الرحمن ناصر** صاحب سردپواری نے اکابرین کے خطبات و تقاریر کو اپنے مخصوص اور منفرد انداز میں جس طرح شائع کرنے کا

Scanned with CamScanner

بیڑا اٹھایا ہے..... اس میں اگر یہ کہوں تو بیجا نہ ہوگا کہ وہ اپنے اس طرز اور انداز کے "مُجَدِّدْ" ہیں.....

اور اب تو ان کی ترتیب وتصویب کی دیکھا دیکھی میں بہت سے اصحاب نے بھی یہی طرز واسلوب اپنانا شروع کر دیا ہے..... تاہم فضیلت اسی کو حاصل ہوتی ہے جو پہل کرے.....

اور میری دلی دعا ہے کہ رب کریم اس عظیم محنت کو شرف قبولیت سے نوازے اور ان کتب کو **حضرت فاروقی شہیدؒ** کے لئے توشۂ آخرت بنائے.....

اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے **حضرت فاروقی شہیدؒ** کے بچوں کو بھی اپنے عظیم والد کا صحیح جانشین بنائے اور اپنے عظیم والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے.....

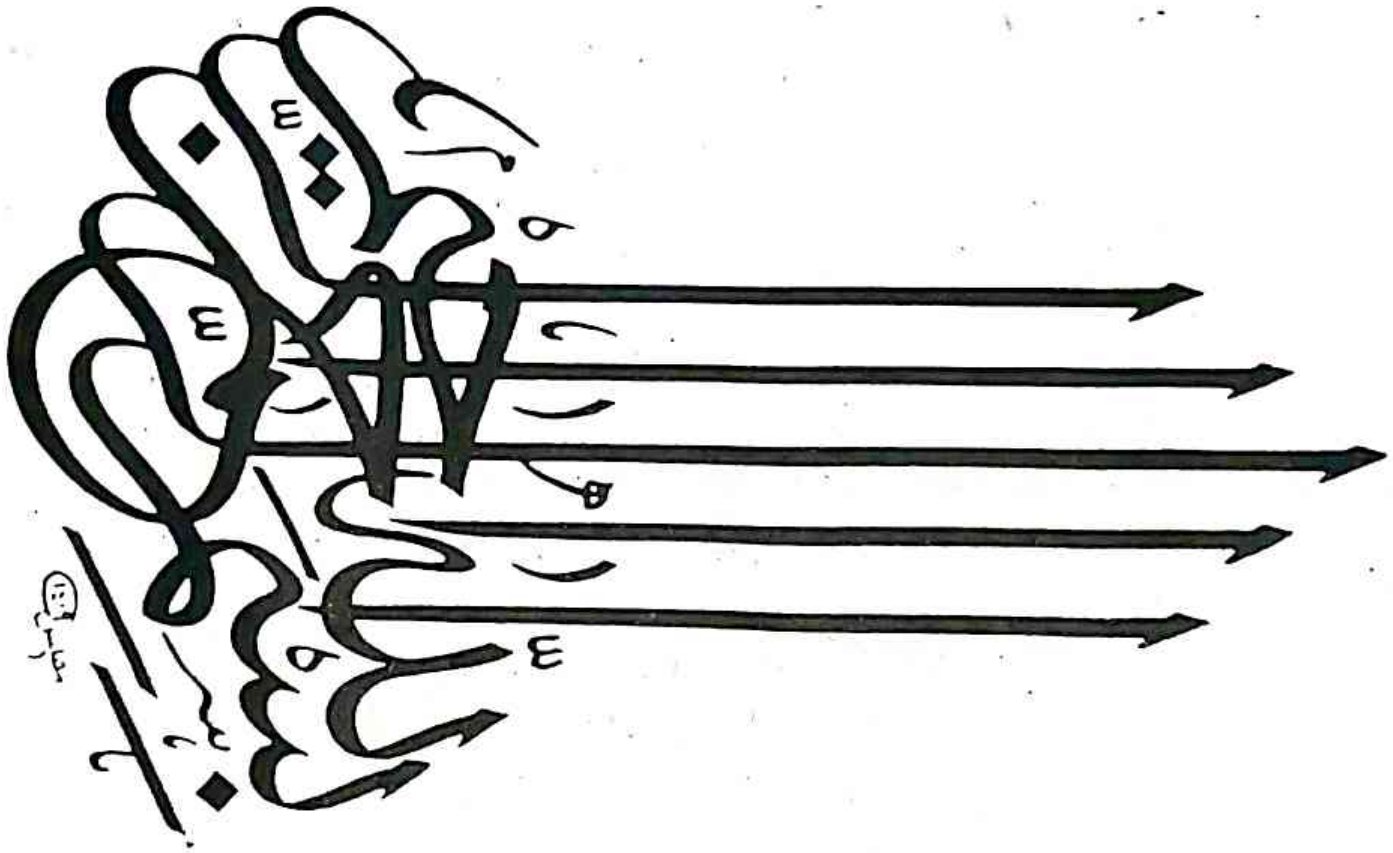
.....آمین یارب العالمین.....

محمد اعظم طارق

۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner



Scanned with CamScanner

﴿توحید اور مسئلہ علم غیب﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ۞ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ..... (آیت ۴ سورۃ الفاتحہ)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرَ ۞ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَعْمَالُھُمْ کَسَرَابٍ بِقِیْعَۃٍ یَّحْسَبُہُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ط حَتّٰٓی اِذَا جَآءَہٗ لَمْ یَجِدْہُ شَیْئًا وَّوَجَدَ اللّٰہَ عِنْدَہٗ فَوَفّٰہُ حِسَابَہٗ ط وَاللّٰہُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۞ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ط ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ ط اِذَآ اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا ط وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ۞ (پ ۱۸ سورۃ النور آیت ۳۹، ۴۰)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرَ ۞ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَھَنَّمَ کَثِیْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَھُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ بِھَا وَلَھُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِھَا وَلَھُمْ اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِھَا ط اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ ط اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۞

(پ ۹ سورۃ الاعراف آیت ۱۷۹)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرَ ۞ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَايَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (النمل آیت ۶۵ پ ۲۰)

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَر ۞ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ط وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّيْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ.....(الحج آیت ۳۱ پ ۱۷)

صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِيْمُ ۞ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

تمہید:۔

واجب الاحترام

قابل صد اکرام

محترم علماء کرام

اور غیور نوجوان دوستو

آج میں چند قرآن پاک کی خالص آیات کا ترجمہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں .....قرآن سے بہتر کیا ہوسکتا ہے.....ایک آدمی کہتا ہے کہ میں پکی روٹی سناؤں گا .....دوسرا آدمی کہتا ہے کہ میں شیریں فرہاد کا قصہ سناؤں گا.....تیسرا آدمی من گھڑت کہانیاں بتائے گا.....اور ایک وہ شخص بھی ہے جو کہتا ہے کہ میں صرف اللہ کا قرآن سناؤں گا.....بھائی فرق تو ہوتا ہے.....

تو میں نے آپ کے سامنے قرآن پاک کی ایک آیت پڑھی ہے..... جس میں اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی اہم مسئلہ بیان فرمایا ہے.....اور وہ آیت ایسی ہے کہ دنیا کا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں کہ جس سے وہ آیت پوشیدہ ہو.....ہم روزانہ اس آیت کو نماز میں پڑھتے ہیں.....جبکہ ننانوے فیصد آدمی ایسے ہیں کہ جن کو

اس کے معنی کا علم نہیں.....ہم وہ لفظ ہر نماز میں پڑھتے ہیں.....

لیکن ہمارا عقیدہ اور عمل اس کے خلاف ہے.....ہم نماز میں کیا کہتے ہیں

.....اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ .....اگر میں اس کے معنی کی وضاحت

کروں.....تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ ہم نماز میں یہی کہتے ہیں.....

اور کام سارا ہی اس کے الٹ کرتے ہیں.....یہ ایک علیحدہ بات ہے.....

عبادت کا معنی:۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم پڑھتے ہیں.....لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ.....

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں.....اِلٰہ کا معنی صرف معبود ہی نہیں ہے.....بلکہ

اِلٰہ کا معنی مشکل کشاء بھی ہے.....معبود کا معنی ہے.....اللہ کے سوا عبادت

کے لائق کوئی نہیں.....

عبادت کا معنی ہے	.....	سر ٹیک دینا
عبادت کا معنی ہے	.....	ذلت اختیار کرنا
عبادت کا معنی ہے	.....	عاجزی اختیار کرنا
عبادت کا معنی ہے	.....	مختار کل کسی کو سمجھنا
عبادت کا معنی ہے	.....	ہر جگہ حاضر و ناظر کسی کو سمجھنا
عبادت کا معنی ہے	.....	بگڑی بنانے والا کسی کو سمجھنا
عبادت کا معنی ہے	.....	سجدے کے لائق کسی کو سمجھنا
عبادت کا معنی ہے	.....	سب کچھ دینے والا کسی کو سمجھنا
عبادت کا معنی ہے	.....	فریاد پوری کرنے والا کسی کو سمجھنا
عبادت کا معنی ہے	.....	دکھوں کا دور کرنے والا کسی کو سمجھنا
عبادت کا معنی ہے	.....	ہر طرح کی نذر و نیاز کے لائق کسی کو سمجھنا

Scanned with CamScanner

عبادت کا معنی ہے ..... ہر طرح کی منت منوتی کے لائق کسی کو سمجھنا
عبادت کا معنی ہے ..... ہر طرح کی مشکل کشائی کے لائق کسی کو سمجھنا
عبادت کا معنی ہے ..... ہر طرح کی سورو پکار سننے کے لائق کسی کو سمجھنا

عبادت کے یہ سارے معنی ہیں.....جبکہ ہم نے عبادت کا معنی صرف یہ سمجھا ہے کہ نماز میں صرف سجدہ کرلیا.....تو اس کا معنی ادا ہو گیا اور بس.....یہی عبادت ہے.....حالانکہ عبادت یہ نہیں ہے.....

غوث اعظم کون ہے؟:۔

میرے دوستو.....آپ اگر کسی کو مشکل کشاء کہیں .....تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس کی عبادت کررہے ہیں.....اگر آپ اللہ کے سوا کسی کو خالق کہیں.....تو آپ اس کی عبادت کررہے ہیں.....اگر آپ اللہ کے سوا کسی کو مختار کل کہیں.....تو آپ اس کی عبادت کررہے ہیں.....اگر آپ اللہ کے سوا آپ کسی کو حاجت روا کہیں.....تو آپ اس کی عبادت کررہے ہیں.....جبکہ اللہ کہتا ہے.....لَا اِلٰہ.....اللہ کے سوا پوری کائنات میں.....

حاجت روا کوئی نہیں ہے
مشکل کشاء کوئی نہیں ہے
زندگی کا خالق کوئی نہیں ہے
زندہ کرنے والا کوئی نہیں ہے
موت دینے والا کوئی نہیں ہے
زندگی کا مالک کوئی نہیں ہے
بگڑی بنانے والا کوئی نہیں ہے
دکھ دور کرنے والا کوئی نہیں ہے

Scanned with CamScanner

نقصان دینے والا کوئی نہیں ہے

بیڑے تارنے والا کوئی نہیں ہے

ڈبیاں تارنے والا کوئی نہیں ہے

اِلَّا اللّٰہ.....مگر اللہ.....

کیونکہ اللہ کو علم تھا کہ مسلمان.....لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ کر .....اِلٰہ کسی اور کو مانیں گے.....اللہ کو اس ذہنیت کا پتہ تھا کہ جاہل کی ذہنیت ہے کہ یہ جو قبر ہے.....چلو اسی قبر پر سجدہ کریں.....اسی سے سب کچھ مانگیں..... اللہ کو علم تھا اس جہالت بھری ذہنیت کا.....

تیری ہی عبادت اور تجھ ہی سے مدد:۔

میرے بھائیو.....اللہ نے فرمایا.....اے دنیا کے لوگو.....میں عالم الغیب ہوں.....مجھے علم ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تم کہو گے.....مجھے علم ہے کہ تم میرے نبی کا کلمہ پڑھو گے.....تو میں نے تمہارا اس بات کا ایسا علاج کیا ہے.....یعنی میں نے پانچ نمازیں تم پر فرض کر دیں ہیں.....پھر میں نے ہر نماز کی ہر رکعت میں.....ایک جملہ تم سے کہلانے کا فیصلہ کیا ہے..... تا کہ تمہیں اِلٰـہَ کا معنی ہر وقت یاد رہے.....وہ معنی اور لفظ کیا ہے.....اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ.....اے اللہ عبادت تیری ہی کرتے ہیں..... اور مدد تجھ ہی سے مانگتے ہیں.....

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ دیا.....اسکا مطلب تو یہی تھا کہ اللہ کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں.....اللہ کے سوا مدد دینے والا کوئی نہیں.....لیکن اللہ کو پتہ تھا کہ شرک کی ذہنیت ایسی ہے.....شرک کی برائی ایسی ہے.....شرک کے جراثیم ایسے ہیں.....لوگ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھ کر.....پھر بھی شرک میں مبتلا

Scanned with CamScanner

ہوتے رہیں گے..... تو اللہ نے فرمایا کہ میں نے پانچ نمازیں تم پر فرض کیں.....
اور ہر نماز کی ہر رکعت میں تم سے کہلوایا..... تیری ہی عبادت کرتے ہیں.....
اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں..... حتیٰ کہ.....

نماز فجر کی چار رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز ظہر کی بارہ رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز عصر کی آٹھ رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز مغرب کی سات رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز عشاء کی سترہ رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز جمعۃ المبارک کی چودہ رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز عید الفطر کی دو رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز عید الاضحیٰ کی دو رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز تراویح کی بیس رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز کسوف کی دو رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز خسوف کی دو رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز تہجد کی دو سے بیس رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز اشراق کی دو یا چھ رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز چاشت کی دو یا بارہ رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز اوابین کی چھ رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز استسقاء کی دو رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز خوف کی دو رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا
نماز حاجت کی دو رکعتوں میں	.....	تم سے کہلوایا

Scanned with CamScanner

نماز توبہ کی دو رکعتوں میں ..... تم سے کہلوایا

نماز استخارہ کی دو رکعتوں میں ..... تم سے کہلوایا

نماز تحیۃ الوضوء کی دو رکعتوں میں ..... تم سے کہلوایا

نماز تحیۃ المسجد کی دو رکعتوں میں ..... تم سے کہلوایا

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ .....اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں.....اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں.....

میرے دوستو.....رکعتوں کی کمی بیشی تو ہوتی رہتی ہے.....نوافل کی کمی بیشی تو ہوتی رہتی ہے.....لیکن.....اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کو اسی طرح برقرار رکھا.....تاکہ تمہیں اِلٰہ کا معنی یاد رہے.....

مدد کوئی پیر ..... نہیں کرسکتا

مدد کوئی ولی ..... نہیں کرسکتا

مدد کوئی بندہ ..... نہیں کرسکتا

مدد کوئی غوث ..... نہیں کرسکتا

مدد کوئی ابدال ..... نہیں کرسکتا

مدد کوئی زندہ ..... نہیں کرسکتا

مدد کوئی مردہ ..... نہیں کرسکتا

مدد کوئی کرنی والا ..... نہیں کرسکتا

مدد دینے والا دنیا میں ہے ہی کوئی نہیں.....اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ .....اے اللہ عبادت کے لائق تیرے سوا کوئی نہیں ہے.....عبادت تیری ہی کرتے ہیں.....کیا مطلب ہے عبادت کرنے کا.....صرف سجدہ کرنا ہے اور بس .....صرف یہ مطلب و معنی نہیں ہے.....بلکہ اسکا معنی یہ بھی ہوسکتا تھا کہ تیری

Scanned with CamScanner

عبادت کرتے ہیں..... لیکن قرآن کہتا ہے کہ تیری ہی عبادت کرتے ہیں.....
کیا مطلب کہ تیرے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے..... لفظ ہی بول کر بھی کا
چکر ختم کر دیا.....

تیرے سوا کوئی دوسرا نہیں:۔

میرے دوستو..... اللہ ہمارے عقیدے کی صفائی کرنا چاہتے تھے.....
تا کہ شرک کی جڑیں کٹ جائیں..... کہ.....

مشکل کشاء بھی تو ہی ہے
حاجت روا بھی تو ہی ہے
بگڑی بنانے والا بھی تو ہی ہے
برکت دینے والا بھی تو ہی ہے
تنگ دستی دینے والا بھی تو ہی ہے
ہر جگہ حاظر و ناظر بھی تو ہی ہے
سور و پکار کے لائق بھی تو ہی ہے
مدد کرنے ولا بھی توہی ہے

عبادت کے لائق بھی تو ہی ہے
نذر و نیاز کے لائق بھی تو ہی ہے
منت منوتی کے لائق بھی تو ہی ہے

یعنی تیرے علاوہ پوری کائنات میں..... کوئی دوسرا اس لائق نہیں ہے
..... جس سے ہم مدد مانگ سکتے ہیں..... اور پھر اللہ نے اس سورۃ فاتحہ کو قرآن
میں داخل کر دیا..... اور علماء فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ قرآن کا خلاصہ ہے.....
اور قرآن کے خلاصے کا اللہ نے حکم دیا کہ کھڑے ہو کر نماز میں پڑھ..... اے

Scanned with CamScanner

اللہ کیوں قرآن کا خلاصہ نماز میں پڑھوں..... تا کہ تجھے اِلٰہَ کے معنی کا پتہ چلتا رہے .....تا کہ اس اقرار کا پتہ چلتا رہے کہ جو تو نے میرے ساتھ کیا ہے..... اے اللہ میں تو اب بھی اقرار کرتا ہوں.....

تیرے سوا اِلٰہ	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا غم دینے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا دعا سننے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا بگڑی بنانے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا عزت دینے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا ذلت دینے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا اولاد دینے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا دولت دینے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا خوشی دینے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا بچے دینے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا موت دینے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا زندگی دینے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا بیماری ہٹانے والا	.....	کوئی نہیں
تیرے سوا مصیبت ٹالنے والا	.....	کوئی نہیں

قیام وقعود اور سجود میں:۔

آج پاکستان کے کئی لوگ قرآن کا معنی بدلنا چاہتے ہیں..... لیکن کوئی مجھے اس کا مطلب سمجھائے کہ جب تم نماز میں یہ کہتے ہو کہ..... اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ..... مدد تجھ ہی سے مانگتے ہیں..... تیرا مولوی بھی اس

Scanned with CamScanner

کا یہی ترجمہ کرتا ہے.....پھر تیرا قبر والے سے جا کر مدد مانگنا کیسا.....پیر کے دربار سے مدد مانگنا کیسا.....قیام میں اس کی تسبیح کرتا ہے.....اور جب رکوع میں جاتا ہے.....اور جب سجدے میں جاتا ہے.....تو کہتا ہے کہ مدد تجھ ہی سے مانگتے ہیں.....یہ صرف ایک مرتبہ نہیں کہتا.....عام آدمی جس نے کلمہ نبی کا پڑھا تھا.....وہ حیران ہو جاتا ہے کہ فجر کے اندر ایک آدمی کھڑا ہے .....سنتوں میں یہی کہتا ہے.....اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ .....

عبادت بھی تیری ہی کرتے ہیں.....مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں.....پھر جب تو فرض پڑھتا ہے.....تو فرض میں بھی کہتا ہے.....عبادت بھی تیری ہی کرتے ہیں.....مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں.....

پھر ظہر کی بارہ رکعتوں میں کہتا ہے .....عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

پھر عصر کی آٹھ رکعتوں میں کہتا ہے .....عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

پھر مغرب کی سات رکعتوں میں کہتا ہے.....عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

پھر عشاء کی سترہ رکعتوں میں کہتا ہے .....عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

تہجد پڑھتا ہے تو کہتا ہے .....عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

نفل پڑھتا ہے تو کہتا ہے .....عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

سنت پڑھتا ہے تو کہتا ہے .....عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

فرض پڑھتا ہے تو کہتا ہے .....عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

چاشت پڑھتا ہے تو کہتا ہے .....عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

اشراق پڑھتا ہے تو کہتا ہے .....عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

اوابین پڑھتا ہے تو کہتا ہے .....عبادت بھی تیری ہی مدد بھی تیری ہی

ایک کلمہ اتنا کہلوایا.....اور اس کا وظیفہ کرنے کے بعد.....اللہ ہی

Scanned with CamScanner

سے مدد مانگنے کا وعدہ کرنے کے بعد جب تو جا کر کسی قبر سے مدد مانگتا ہے.....تو اسی لئے قرآن نے کہا ہے.....وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ.....

(پ۹ سورۃ الاعراف آیت ۱۷۹)

یہ تو جانوروں سے بھی زیادہ ذلیل ہے.....ادھر اتنا اقرار کرتا ہے.....اس قدر پختگی ظاہر کرتا ہے.....اور پھر مدد غیروں سے مانگتا پھرتا ہے.....

جب مشرک کو پیاس لگی:۔

میرے دوستو.....اللہ کے قرآن نے عجیب وغریب نقشہ کھینچا ہے .....وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ ۗ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ (پ۱۸ سورۃ النور آیت نمبر ۳۹)

وہ آدمی جو میری توحید کا انکار کرے.....میرے نبیؐ کے ارشادات کا انکار کرے.....جو شرک وبدعت کی بیماری میں مبتلا ہو جائے.....اور میرے دروازے کا انکار کرے.....اے اللہ پانچ وقت کی نمازیں پڑھنے والا ہو.....تیرے نبی کی شریعت پر چلنے والا ہو.....حج اور عمرہ بھی ادا کرنے والا ہو.....تیرے لئے اپنے بزرگوں کی قبروں پر نیازیں بھی پکانے والا ہو.....اور یہ عقیدہ بھی رکھتا ہو کہ یہ اللہ کے نزدیک تر ہیں.....یہ بزرگ اللہ کے پیارے ہیں.....اللہ کے رنگے ہوئے ہیں.....ہماری سنتا نہیں ان کی لوٹاتا نہیں.....ہمیں انکے وسیلے سے مل رہا ہے.....یا اللہ.....اس قدر تجھے اور تیرے نیک بندوں کو ماننے والا بھی اسی حکم میں شامل ہے.....فرمایا ہاں وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے۔

Scanned with CamScanner

مولائے کریم نے ارشاد فرمایا..... وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ط..... ان لوگوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی بہت زیادہ پیاسا ہے..... وہ دور سے ریت کو دیکھتا ہے..... تو سمجھتا ہے کہ شاید یہ پانی ہے..... اور جس وقت اس کے قریب جاتا ہے..... تو اس کو وہاں پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملتا..... حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا..... یعنی جب قریب جاتا ہے..... تو اس کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملتا ہے..... اور آگے فرمایا..... وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ط وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۞ وہاں جا کر اس کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملتا..... دور سے ریت کو دیکھ کر وہ پانی سمجھتا ہے..... اور جب پیاس بجھانے کیلئے جاتا ہے..... تو اس کو ایک قطرہ بھی پانی کا وہاں نہیں ملتا.....

یہی مثال اس مشرک کی ہے..... جو شرک کرنے سے پہلے شرک والی چیزوں کو اپنی نجات سمجھتا ہے..... لیکن جب قیامت کے دن یہی چیزیں اس کے سامنے آئیں گی..... تو ایک عمل بھی اس کیلئے کام نہیں آئے گا.....

مشرک شرک کے اندھیرے میں:۔

اور آگے فرمایا..... اَوْ كَظُلُمٰتٍ یا اس کی مثال ایسی ہے..... فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ..... یا مشرک کی مثال ایسی ہے کہ جو ایک بڑے سمندر کے اندر گر گیا ہو..... بہت بڑی موجوں کے اندر غرق ہو گیا ہو..... مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ط..... وہ موجوں کے اندر پھنس چکا ہو..... یعنی اس کے اوپر بھی پانی ہے..... اس کے نیچے بھی پانی ہے..... اور درمیان میں وہ ڈوب رہا ہے..... فرمایا جو آدمی شرک کرتا ہے.....

کلمہ بھی پڑھے ..... تب بھی ڈوب گیا

قرآن بھی پڑھے ..... تب بھی ڈوب گیا

دین کا نام لے ..... تب بھی ڈوب گیا

روزے رکھے ..... تب بھی ڈوب گیا

نماز ادا کرے ..... تب بھی ڈوب گیا

صدقہ خیرات کرے ..... تب بھی ڈوب گیا

حج عمرہ ادا کرے ..... تب بھی ڈوب گیا

ذکر اذکار کرتا پھرے ..... تب بھی ڈوب گیا

روضہ کو چومتا رہے ..... تب بھی ڈوب گیا

حجر اسود کو بوسہ دیتا رہے ..... تب بھی ڈوب گیا

آب زمزم پیتا رہے ..... تب بھی ڈوب گیا

صبح و شام لنگر پانی چلاتا رہے ..... تب بھی ڈوب گیا

بکرے چھترے ذبح کرتا رہے ..... تب بھی ڈوب گیا

حاجیوں کی خدمت کرتا پھرے ..... تب بھی ڈوب گیا

بیت اللہ میں جھاڑو دیتا پھرے ..... تب بھی ڈوب گیا

حتی کہ.....مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ط.....

یہ تو موجوں کے اندر غرق ہو گیا.....جس طرح موجوں میں ڈوبنے والا بچ نہیں سکتا.....اسی طرح کلمہ پڑھ کر شرک کرنے والا بھی.....کبھی جہنم سے نہیں بچ سکتا.....

میرے بھائیو.....اندھیرے میں ایک آدمی اپنا ہاتھ دیکھنا چاہے.....تو کیا اسے ہاتھ نظر آتا ہے.....ہرگز نہیں.....تو یہ شرک بھی تو اندھیرا ہے.....اس اندھیرے میں وہ آدمی جنت کو تلاش کرنا چاہتا ہے.....کیا اندھیرے

Scanned with CamScanner

میں اس کو جنت نظر آسکتی ہے..... کبھی نہیں آسکتی ہے..... جس وقت کلمہ میں..... لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے..... اے اللہ تیرے سوا الہ کوئی نہیں.....

جب قرآن کی آیت پڑھتا ہے..... وَذَاالنُّوْنِ اِذْذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ..... یا اللہ تیرے سوا اِلٰہ کوئی نہیں (سورۃ الانبیاء پ ۱۷ آیت ۸۷)

جس وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے..... اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ..... (البقرہ ۲۵۵)

تو اس آیت الکرسی میں بھی کہتا ہے..... اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ..... اے اللہ تیرے سوا اِلٰہ کوئی نہیں.....

جس وقت تو نماز شروع کرتا ہے تو کہتا ہے..... سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ..... اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری تعریف کے ساتھ تجھے یاد کرتا ہوں..... اور تیرا نام برکت والا ہے..... اور تیری شان بڑی ہے..... اور تیری سوا کوئی معبود نہیں.....

اور اسی نماز میں جب سورت فاتحہ پڑھتا ہے..... تو کہتا ہے..... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۞ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۞ ..... ہر قسم کی تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے..... بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

Scanned with CamScanner

.....روز جزا کا مالک ہے.....اے اللہ.....ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں.....ہم کو سیدھے راستے پر چلا .....ایسے راستے پر جن پر تو نے اپنا انعام کیا.....نہ ان کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر.....

اور اسی نماز میں سورت اخلاص پڑھتا ہے.....تو کہتا ہے.....قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۞ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ .....(پ ۳۰ سورۃ الاخلاص) اے نبی.....کہو کہ وہ اللہ ایک ہے..... اللہ بے نیاز ہے.....اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے.....

اور پھر تو جب رکوع میں جاتا ہے.....تو کہتا ہے.....سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ .....پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار بزرگ کی.....

اور پھر جب تو رکوع سے اٹھتا ہے.....تو کہتا ہے.....سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ.....اللہ نے اس کی سنی جس نے اسکی تعریف کی.....رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.....اے ہمارے پروردگار تیرے ہی واسطے تمام تعریفیں ہیں.....

اور پھر جب تو سجدے میں جاتا ہے.....تو کہتا ہے.....سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى.....پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار کی.....

اور پھر جب تو تشہد میں بیٹھ جاتا ہے.....تو کہتا ہے..... اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.....تمام زبان کی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں.....اور بدن کی عبادتیں اور مالی عبادتیں بھی.....سلام تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت.....اور اس کی برکتیں.....سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر.....میں گواہی

Scanned with CamScanner

دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں.....اور میں گواہی دیتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اس کے بندے اور رسول ہیں.....

اور پھر جب تو اسی تشہد میں اللہ کی حمد سے فارغ ہوتا ہے.....تو آخر میں اس محسن پر درود بھیجتا ہے جس نے تجھے اللہ کی حمد کرنا سکھائی ہے.....تو پھر بھی اسی اللہ سے درخواست کرتا ہے.....اے اللہ تو اپنی شان کے مطابق ہمارے نبی پر اس کی شایان شان رحمت بھیج.....تو کہتا ہے.....اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ .....اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.....

جب حج کرنے جاتا ہے تو کہتا ہے.....لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ.....اے اللہ مدد دینے میں تیرا شریک کوئی نہیں.....لہذا میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں.....اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ.....بے شک تعریف تیرے ہی لئے ہے اور نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں.....اور ملک تیرا ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں.....

نماز شروع کرتا ہے تو کہتا ہے.....اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ.....(الانعام آیت ۷۹)

اے اللہ میں مشرک نہیں میں نے شرک نہیں کیا.....میں نے متوجہ کیا منہ اپنے کو واسطے اس کے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں.....(فتاویٰ شامی ص ۳۸۶ جلد اوّل)

اور نماز میں خدا کی وحدانیت کا وعدہ کرے.....اور زبان سے اقرار بھی کرے.....پھر قبر سے حاجتیں مانگے.....غیروں سے حاجتیں مانگے

Scanned with CamScanner

.....پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو مشکل کشاء بھی کہے.....پنجتن پاک کی ودہائی دے.....چودہ معصوموں کی فریاد کرے.....بہتر (۷۲) من کا واسطہ دے.....

اور ادھر اللہ کو کہتا ہے کہ تیری صفت میں کوئی شریک نہیں.....اللہ تو عالم الغیب ہے.....اگر اللہ کی صفت میں کوئی شریک نہیں.....تو پھر نبی کو عالم الغیب کیسے بناتا ہے.....یہ بھی تو شرک ہے.....

اور اسی طرح اللہ تو ہر جگہ موجود ہے.....اور تو نبی کو بھی ہر جگہ موجود کہے.....تو تو نے یہاں بھی اللہ کے ساتھ نبی کو شریک کر دیا.....

خدا ہر وقت سنتا ہے.....تو کہتا ہے کہ میرا نبی بھی ہر وقت یہاں سے سنتا ہے.....تو بتا کہ تم نے سننے میں اللہ کے ساتھ نبی کو شریک کیا یا نہیں کیا.....

اللہ ہر چیز کا مشکل کشاء ہے.....تو کہے کہ حضرت علیؓ بھی مشکل کشاء ہے.....تو نے مشکل کشائی میں سیدنا علی کو اللہ کے ساتھ شریک کر دیا.....

خدا کہتا ہے کہ میں تو ہر جگہ حاظر و ناظر ہوں.....تو کہتا ہے نبی بھی حاضر و ناظر ہے.....تو نے حاضر و ناظر ہونے میں خدا کیساتھ نبی کو شریک کر دیا.....

تو پھر مجھے بتا.....اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.....کا مطلب کیا ہے.....

ماتحت الاسباب مدد:۔

میرے دوستو.....بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم لوگوں سے مدد مانگتے ہیں.....تو یہ شرک ہے.....میں مقروض ہوں مجھے پیسے دو تا کہ میرا قرضہ اتر جائے.....میں بیمار ہوں مجھے پیسے دو تا کہ میں دوائی لے کر شفاء حاصل کروں.....تو یہ بھی تو مدد مانگنی ہو گئی.....

اور نماز میں کہتے ہیں کہ اللہ تیرے سوا مدد کسی سے نہیں مانگتے.....تو

Scanned with CamScanner

عام لوگ تو عام لوگوں سے مدد مانگتے ہیں.....تو پھر تم کہو گے کہ یہ بھی شرک ہے .....نہیں یہ شرک نہیں ہے.....کیونکہ یہ مدد اسباب کے ذریعہ مانگی جارہی ہے.....جبکہ شرک اس مدد کو کہتے ہیں جو واسطے کے بغیر ہو.....بغیر واسطے کے مدد مانگنا شرک ہے.....

ایک تالا ہے اور اس کی چابی گم ہوگئی ہے.....میں کسی سے کہوں کہ جناب یہ تالا کھول دینا.....اگر میرا عقیدہ یہ ہو کہ یہ بغیر چابی کے تالا کھول دے گا .....تو یہ شرک ہے.....اگر میں کہوں کہ چابی لاکر تالا کھول دے..... تو یہ شرک نہیں ہے.....یہ تو ماتحت الاسباب مدد ہے.....

اگر میں کسی سے کہوں کہ میرا قرضہ ادا کردے.....تو وہ اپنے پیسے سے قرض ادا کردے.....تو وہ خود محتاج ہے کہ خود پیسے جمع کرے گا.....اور پیسے کے ذریعے تیری مدد کرے گا.....تو اگر وہ کہہ دے کہ جا تیرا قرض اتر گیا..... اور تو سمجھے کہ واقعی اس کے کہنے سے قرض اتر گیا.....تو اسی کا نام شرک ہے .....یعنی یہ مافوق الاسباب مدد مانگنا شرک ہے.....

مافوق الاسباب مدد:۔

میرے دوستو.....کام جو اللہ کے سوا کوئی نہیں کرسکتا.....وہ کام اللہ ہی کے لائق ہیں.....میں خدا سے کہوں کہ اے اللہ تو مجھے شفا دے..... اللہ دوائی کا محتاج نہیں.....میں کہوں میرا قرضہ اتار دے.....خدا قرضے کیلئے پیسے کا محتاج نہیں ہے.....میں خدا سے کہوں کہ میرے دکھ دور کردے .....خدا سبب کا محتاج نہیں ہے.....جو سبب کے ذریعے مدد کرتا ہے..... وہ مددگار نہیں ہوتا.....اور جو بغیر سبب کے مدد کرتا ہے.....وہ صرف ایک خدا کی ذات ہے.....اس ذات میں نہ کوئی ولی شریک ہے.....اور نہ ہی کوئی نبی

Scanned with CamScanner

شریک ہے.....فرمایا..... اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ.....

ان اوقات میں سجدہ منع کیوں:۔

میرے دوستو.....کبھی تم نے اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ اللہ نے فرمایا .....اے دنیا کے لوگو.....فجر کی نماز کے بعد جب سورج چڑھتا ہے..... تو سجدہ نہ کرنا.....دوپہر کے بارہ بجے جب سورج ڈھلتا ہے.....تو سجدہ نہ کرنا.....رات کو جب سورج غروب ہوتا ہے.....تو سجدہ نہ کرنا.....

اے اللہ تو ہمیں سجدے سے کیوں روکتا ہے.....اگر سورج چڑھتے وقت سجدہ کریں.....تو سجدے میں پھر بھی ہم تیری تسبیح بیان کریں گے..... اللہ تو ہمیں سجدے سے کیوں روکتا ہے.....

☆ اللہ نے فرمایا اس لئے کہ سورج جب چڑھتا ہے.....تو سورج کو خدا سمجھنے والے اس کو سجدہ کرتے ہیں.....تم بھی اس وقت سجدہ کرو..... تو دیکھنے والا کہیں یہ نہ کہے کہ یہ تو سورج کو سجدہ کررہا ہے.....اللہ نے اس مشابہت کی وجہ سے اپنے دربار میں لوگوں کو سجدہ کرنے سے روک دیا ہے..... اپنے دروازے پر سجدہ کرنے سے روک دیا ہے.....

☆ اللہ دوپہر کے بارہ بجے مجھے سجدے کی اجازت کیوں نہیں دیتا..... فرمایا کہ اسلئے سجدے کی اجازت نہیں کہ سورج ڈھل رہا ہے.....سورج کو پوجنے والے سورج کو سجدہ کررہے ہیں.....اللہ میرے پاکستان میں تو سورج کو پوجنے والا کوئی نہیں.....فرمایا نہ ہو.....دنیا میں کوئی تو سورج کو سجدہ کررہا ہوگا .....جہاں خدا کو دوسرے کی شرکت کا شبہ پڑ گیا.....وہاں خدا نے اپنے آپ کو بھی سجدہ کرنے سے روک دیا.....

اور اسی طرح مغرب کے وقت سورج غروب ہوتا ہے.....دنیا کو حکم

Scanned with CamScanner

ہے اے لوگو اس وقت سجدہ نہ کرو..... ابھی سورج غروب ہو رہا ہے..... کبھی اس بات پر غور کیا کہ میں کلمہ گو ہوں کہ جب تم سجدہ کرو گے..... تو سجدہ تو خدا کو ہی کرو گے..... اور سجدہ میں..... سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ہی کہو گے..... اللہ نے فرمایا کہ اب تمہیں..... سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کی بھی اجازت نہیں ہے..... تاکہ تیرے سجدوں کے ساتھ شمس پرستوں کے سجدوں کی مشابہت نہ پیدا ہو جائے..... اللہ نے ان اوقات میں اپنے آپ کو سجدہ کروانے سے روک دیا ..... تاکہ سجدہ میں غیروں کے ساتھ مشابہت نہ ہو جائے.....

کائنات کا بہت بڑا گناہ:۔

میرے بھائیو..... اس بات پر غور کرو..... بڑی عجیب بات اللہ نے بیان فرمائی ہے..... قرآن کہتا ہے..... وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ..... اے اللہ تو بتا کہ شرک کتنا بڑا گناہ ہے..... اللہ فرماتے ہیں..... وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ..... جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا..... فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ..... گویا وہ آسمانوں سے گر کر زمین پر آ گرا..... فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ..... اور اس کی لاش کو پرندوں نے نوچ ڈالا..... اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ..... اسکی لاش کے ٹکڑے ہواؤں نے باہر جنگلوں میں پھینک دیئے..... یعنی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے..... وہ آسمانوں سے زمین پر گر پڑا ہے..... جبکہ کلمہ پڑھنے کے بعد تو آسمان پر پہنچ جاتا ہے..... اپنے خدا کے پاس پہنچ جاتا ہے ..... اور جب تو شرک کرتا ہے تو خدا تجھے زمین پر پٹخ پٹخ کر پھینک دیتا ہے..... تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے..... شرک اتنا بڑا گناہ ہے..... اسی شرک کو مٹانے کے لئے..... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام دنیا میں تشریف لائے ..... ان نبیوں نے صرف نمازیں لوگوں سے نہیں پڑھائیں..... بلکہ ان

Scanned with CamScanner

پیغمبروں نے سب سے پہلے کہا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور نہیں ہے.....

دکھ سکھ کا مالک کون؟:۔

اللہ کے قرآن نے بڑی عجیب بات فرمائی.....فرمایا.....وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ.....اے میرے پیغمبر ﷺ تو کہہ دے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ نے کہلوایا.....اتنی بڑی بات ہے کہ اگر اللہ کسی کو تکلیف دینا چاہے.....فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ.....ساری دنیا بھی مل کر اسکی تکلیف کو دور نہیں کر سکتی.....اللہ قرآن میں فرماتے ہیں.....وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.....اگر اللہ کسی کو نفع دینا چاہے.....تو ساری دنیا ایک طرف ہو کر بھی اس کو تکلیف دینا چاہے.....تو اس کو کسی قسم کی ذرا برابر تکلیف نہیں پہنچا سکتی.....

میرے دوستو.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک ہے.....فرمایا اے نوجوان یاد رکھ.....ساری کائنات مل کر تیرے مقابلے میں کھڑی ہو جائے.....حتیٰ کہ ساری کائنات کے.....

بادشاہ ایک طرف

روسا ایک طرف

وزراء ایک طرف

تاجر ایک طرف

کاشتکار ایک طرف

کسان ایک طرف

جوان ایک طرف

بوڑھے ایک طرف

Scanned with CamScanner

حسین ایک طرف

جمیل ایک طرف

لشکر ایک طرف

افواج ایک طرف

مشیر ایک طرف

پیر ایک طرف

مولوی ایک طرف

خطیب ایک طرف

ادیب ایک طرف

عابد ایک طرف

زاہد ایک طرف

عالم ایک طرف

عامل ایک طرف

غازی ایک طرف

نمازی ایک طرف

حاجی ایک طرف

جرنیل ایک طرف

حکمران ایک طرف

چوہدری ایک طرف

وڈیرے ایک طرف

دولت مند ایک طرف

Scanned with CamScanner

حتیٰ کہ پوری کائنات بھی ایک طرف ہو جائے.....تو وہ تیرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی.....جب تک خدا کا حکم نہیں آ جاتا.....

دلیل اوّل نفی علم غیب:۔

میرے دوستو.....جب علم غیب کا معاملہ آتا ہے.....تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے ساتھ شریک کرنے لگ جاتا ہے.....قرآن کا بیسواں پارہ ہے.....قرآن نے مسئلہ ہی حل کر دیا ہے.....اللہ نے فرمایا اے میرے پیغمبر ﷺ تو اعلان کر دے.....قُلْ لَّا یَعْلَمُ.....کوئی نہیں جانتا.....کیا نہیں جانتا.....مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ط وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ.....اللہ کے سوا آسمان وزمین کا غیب کوئی نہیں جانتا.....اور جبکہ.....

تو کہتا ہے	.....	پیغمبر کی بلی عالم الغیب ہے
تو کہتا ہے	.....	پیر کا کتا بھی عالم الغیب ہے
تو کہتا ہے	.....	ککر شاہ عالم الغیب ہے
تو کہتا ہے	.....	ٹاہلی شاہ عالم الغیب ہے
تو کہتا ہے	.....	لسہوڑی شاہ عالم الغیب ہے
تو کہتا ہے	.....	چھتری والی سرکار عالم الغیب ہے
تو کہتا ہے	.....	گدڑی والی سرکار عالم الغیب ہے
تو کہتا ہے	.....	کاواں والی سرکار عالم الغیب ہے
تو کہتا ہے	.....	ولی عالم الغیب ہے
تو کہتا ہے	.....	غوث عالم الغیب ہے
تو کہتا ہے	.....	قطب عالم الغیب ہے

Scanned with CamScanner

تو کہتا ہے ..... ابدال عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... بزرگ عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... مزار والا عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... قبر والا عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... جنڈی والا عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... جھنڈی والا عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... قُبے والا عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... جبے والا عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... علی ہجویریؒ عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... پیر اجمیریؒ عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... سلطان باہوؒ عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... بہاؤالدین زکریاؒ عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... بختیار کاکیؒ عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... حسن بصریؒ عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... شیخ عبدالقادرؒ جیلانی عالم الغیب

تو کہتا ہے ..... پیغمبر بھی عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... سیدنا علی المرتضیٰ عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... سیدنا حسینؓ عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... سیدنا حسن عالم الغیب ہے

تو کہتا ہے ..... چار یار عالم الغیب ہیں

تو کہتا ہے ..... بارہ امام عالم الغیب ہیں

Scanned with CamScanner

تو کہتا ہے ..... ٹالی شاہ بھی عالم الغیب ہے

جبکہ اللہ کا قرآن کہتا ہے..... قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ط وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ..... کوئی بھی عالم الغیب نہیں ہے..... صرف اللہ ہی علم غیب جانتا ہے..... اب مجھے بتا میں کس کی بات مانوں..... تیری بات مانوں یا خدا کی بات مانوں.....

تو اللہ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا..... قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ ط وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ج اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ..... اے میرے پیغمبر ﷺ اعلان کردے..... اگر میں عالم الغیب ہوتا تو صرف مجھ پر بھلائیاں آتیں..... اور کبھی مجھے زندگی میں تکلیف نہ پہنچتی..... (الاعراف آیت ۱۸۸)

دلیل ثانی نفی علم غیب:۔

میرے بھائیو..... مجھے بتاؤ..... اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہوتے..... تو پھر اس بات کا کیا جواب ہے..... جب اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہوگیا تھا..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا ہار تلاش کرنے کا حکم دیا تھا..... عصر کی نماز قضا ہونے لگی..... اور ادھر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ہار کی تلاش کا حکم دیا ہے.....

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آکر سیدہ عائشہ سے ناراض ہوئے..... عائشہؓ تیری وجہ سے پیغمبر ﷺ کی نماز قضا ہونے لگی ہے..... کچھ دیر کے بعد اُونٹ اٹھا تو ہار اُونٹ کے نیچے پڑا تھا..... غیب کا علم نبی ﷺ کو ہوتا تو پھر نماز میں دیر کیوں ہوتی..... اور تو کہتا ہے کہ نبی ﷺ عالم الغیب ہیں.....

Scanned with CamScanner

دلیل ثالث نفی علم غیب :۔

میرے دوستو..... جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگی تھی..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پریشان کیوں ہوئے؟..... پیغمبر ﷺ پریشان ہیں..... تمام صحابہ کرام پریشان ہیں..... ابوبکرؓ پریشان ہے..... عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگی ہے کہ فلاں آدمی کے ساتھ عائشہ صدیقہؓ کا تعلق ٹھیک نہیں ہے ..... حضور ﷺ نے میٹنگ بلائی..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے پوچھا..... میری عائشہؓ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے..... مجھے بتاؤ کہ اگر پیغمبرؐ عالم الغیب ہوتے..... تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ کیلئے میٹنگ کیوں بلاتے.....

توجہ کرنا..... پیغمبر ﷺ اسی پریشانی کے عالم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ..... اور فرمایا..... یَا عَائِشَةَ اِنْ کُنْتِ فَتُوْبِیْ اِلَی اللّٰہ ..... اے عائشہؓ! اگر تجھ سے کوئی کوتاہی ہوگئی ہو..... تو خدا سے معافی مانگ لے..... حضرت عائشہؓ نے فرمایا اے اللہ..... آج میری صفائی دینے والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے..... عائشہؓ میرے پیغمبر ﷺ کی بیوی ہے..... مومنوں کی اماں ہے..... مگر تہمت لگ گئی ہے.....

میرے دوستو..... بتاؤ پیغمبر ﷺ نے آخری میٹنگ بلائی..... آخری میٹنگ میں پوچھا گیا کہ بتاؤ عائشہؓ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے..... حضرت سلمانؓ نے کہا تحقیق کرو..... کسی نے کہا اگر سیدہ عائشہ میں کوئی کوتاہی ہے تو دوسری شادی کرلو.....

آخر میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا..... اے عمرؓ تیری کیا رائے ہے؟..... سیدنا عمرؓ نے فرمایا کہ میں اور تو کچھ نہیں جانتا..... اے میرے پیغمبر ﷺ مجھے صرف یہ بتاؤ..... عائشہؓ کے ساتھ آپ کا نکاح ہم نے کیا

Scanned with CamScanner

تھا یا کسی اور نے کیا تھا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ کے ساتھ میرا نکاح خدا نے عرش پر کیا تھا..... اور فرمایا کہ اگر نکاح اللہ نے کیا تھا..... اللہ تو عالم الغیب ہے..... اللہ کو تو ہر چیز کا علم ہے..... خدا اتنا بھولا بھالا نہیں کہ کسی غلط عورت کو محمد ﷺ کے بستر پر لے آئے..... علم غیب تھا تو یہ باتیں..... بخاری شریف میں کیوں آئیں؟..... سیرت کی کتب میں کیوں آئیں؟..... عرش سے جبرئیل قرآن کیوں لایا؟..... اللہ نے پیغمبر کو قرآن میں کیوں بتایا؟.....

دلیل رابع نفی علم غیب:۔

مجھے اس بات کا جواب تو بتاؤ کہ اگر انبیاء کو علم غیب ہوتا..... تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کیلئے لے گئے تھے..... پتہ ہوتا کہ بیٹا ذبح نہیں ہوگا..... تو امتحان کیسا..... اگر علم تھا کہ چھری نہیں چلے گی..... تو امتحان کیسا..... اگر علم نہیں تو پھر مان لے کہ علم غیب کے خزانے ..... صرف اور صرف اس ایک اللہ کے پاس ہیں.....

معجزہ اور پیشین گوئی:۔

میں تیرے عقیدے کو قلعی کر رہا ہوں..... تیرے شرکیہ عقیدے پر توحید کی قلعی پھیر ہو رہا ہوں..... روشنی وہاں ہوتی ہے..... جہاں ذہنیت ابوجہل والی نہ ہو..... جہاں ابوجہل والی ذہنیت ہوتی ہے..... وہاں قرآن کا اثر بھی نہیں ہوتا ہے..... ابوجہل کہتا تھا کہ بات تو سچی ہے..... لیکن میرا دل نہیں مانتا ..... چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے..... اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا روم فتح ہو جائے گا..... فتح ہو گیا..... مجھے تو علم ہی نہیں ہے کہ علم غیب کسے کہتے ہیں؟..... اور پیشین گوئی کسے کہتے ہیں؟..... مجھے تو علم ہی نہیں

Scanned with CamScanner

کہ معجزہ کا معنی کیا ہے.....اور علم غیب کیا ہے؟.....

میرے دوستو.....آسمانوں کا چاند دو ٹکڑے ہوا.....وہ معجزہ ہے

پیغمبر ﷺ کا.....اور معجزے میں اختیار براہ راست خدا کا ہوتا ہے.....اپنی

مرضی سے پیغمبر کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتا.....اگر پیغمبر اپنی مرضی سے معجزہ دکھا سکتے

ہوتے.....تو پھر مجھے بتا جب ابوجہل نے کہا تھا..... ہمارے سامنے

آسمانوں پر جا کر دکھاؤ..... یہ میں نہیں کہتا بلکہ یہ پوری بات قرآن خود کہتا ہے

.....وَقَالُوا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۞.....اور بولے

ہم نہ مانیں گے تیرا کہا جب تک تو نہ جاری کر دے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ

.....اور آگے قرآن کہتا ہے..... اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ

الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۞.....یا ہو جائے تیرے واسطے ایک باغ کھجور اور انگور کا پھر

بہائے تو اس کے بیچ نہریں چلا کر (یعنی کھود کر).....اور آگے قرآن کہتا ہے

.....اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۞

.....یا گرا دے تو ہم پر آسمان جیسا کہ تو کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے یا لے آ اللہ کو اور

فرشتوں کو (ہمارے روبرو) سامنے.....اور آگے قرآن کہتا ہے.....اَوْ يَكُوْنَ

لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ

عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۞

.....یا ہو جائے تیرے لئے ایک گھر سنہرا، یا چڑھ جائے تو آسمان میں اور ہم تو

تمہارے منتر کو ہرگز نہیں مانیں گے جب تو نہ اتار لائے ہم پر ایک کتاب جس کو ہم

پڑھ لیں.....تو کہہ (اے میرے پیغمبرؐ) سبحان اللہ (بھلا میں کون ہوں (ایسا

کرنے والا) مگر ایک آدمی ہوں بھیجا ہوا.....

(معارف القرآن سورت بنی اسرائیل ص ۵۳۰ ج ۵، تفسیر حقانی پ ۱۵ ص ۹۱ ج ۵)

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو..... اگر معجزہ پیغمبر کے اختیار میں تھا..... تو پیغمبر ﷺ نے چڑھ کر کیوں نہ دکھایا..... معلوم ہوا کہ ہر قسم کا اختیار اللہ کا ہے..... اور اسی میں نبی کا کمال ہے..... کیونکہ نبی رب کے کہنے سے چلتا ہے..... اگر خود بخود ہی چل پڑے..... تو نبی کیسا؟.....

رب بولے	.....	تو وحی آئے
رب نہ بولے	.....	تو وحی نہ آئے
رب بولے	.....	تو نبی بولے
رب نہ بولے	.....	تو نبی نہ بولے
رب بولے	.....	تو قرآن اترے
رب نہ بولے	.....	تو قرآن نہ اترے

قرآن کہتا ہے..... وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ..... (پ ۲۷ سورۃ النجم آیت ۳،۴)..... نبی تو اپنے ہونٹ مبارک بھی نہیں ہلاتا..... جب تک عرش سے کوئی حکم نہ آجائے..... اور تم کہتے ہو کہ سب کچھ کا خود ہی کو علم تھا.....

دلیل خامس نفی علم غیب:۔

میرے بھائیو..... مدینہ منورہ میں عامر بن طفیل کے آدمی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے..... اور آکر کہا اے کملی والے..... ہمارے علاقے میں قرآن کے قاریوں کی بڑی ضرورت ہے..... آپ قرآن کے قاریوں کو بھیجیں..... تو حضور ﷺ نے فرمایا کتنے قاری چاہئیں..... اس نے کہا جتنے مرضی بھیجیں..... حضور ﷺ نے ستر قرآن کے قاری بیر معونہ کی طرف بھیج دیئے..... اور وہ عامر بن طفیل ہے..... جو ستر قرآن کے قاریوں کو لے کر اپنی بستی

Scanned with CamScanner

میں چلا گیا..... وہ بڑا بے ایمان تھا..... وہاں جا کر صحابہ کو ایک وادی میں ڈال کر رات کو حملہ کر دیا..... صبح سے پہلے پیغمبر ﷺ کے ستر قاریوں کو ذبح کر ڈالا ..... یہ واقعہ بخاری شریف میں موجود ہے..... جامع ترمذی اور مسلم شریف میں بھی یہ واقعہ موجود ہے.....

میرے دوستو..... اب ذرا مجھے بتاؤ.....

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو عامر بن طفیل کو قتل کیوں نہ کرایا؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو عامر بن طفیل کو گرفتار کیوں نہ کرایا؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو ان صحابہ کی بیویوں کو بیوہ کیوں کرایا؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو ان صحابہ کے بچوں کو یتیم کیوں کرایا؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو عرش سے جبرئیل امین کیوں اتر آیا؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو اپنے ستر صحابہ کے ٹکڑے کیوں کرائے؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو ان قرآن کے قاریوں کو کیوں شہید کرایا؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو یہ صحابہ بیر معونہ میں کیوں شہید ہوئے؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو پیغمبر کو خبر کیوں نہ ہوئی کہ یہ تو قاتل ہے؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو اس قرآن کے محافظین کو عامر کے ساتھ کیوں بھیجا؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو پیغمبر نے قنوت نازلہ ایک ماہ تک کیوں پڑھی تھی؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو پیغمبر صحابہ کی جدائی میں زار و قطار کیوں روتے رہے؟

اگر نبی ﷺ عالم الغیب تھے..... تو پیغمبر نے اس قاتل کیلئے بددعائیں کیوں کی تھیں؟

ایک صحابی حضور ﷺ کے پاس جب لکڑیاں لینے گیا ہوا تھا..... وہ بچتا ہوا مدینہ پہنچ گیا..... ادھر جبرئیل بھی آسمانوں سے آ گیا..... پتہ چل گیا کہ قرآن کے قاری ذبح کر دیئے گئے ہیں..... صحیح بخاری شریف میں موجود ہے کہ

Scanned with CamScanner

میرے پیغمبر ﷺ رونے لگے تھے.....اور زار و قطار پیغمبر ﷺ رو رہے ہیں.....

اور پیغمبر ﷺ فجر کی نماز میں ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھ کر.....اس قوم کیلئے بدعا کرتے رہے تھے.....حالانکہ ابوجہل کیلئے پیغمبر ﷺ نے بدعا نہیں کی .....لیکن عامر کے قبیلے کیلئے پیغمبر ﷺ نے بدعا کی.....اگر غیب کا علم ہوتا تو ستر قرآن کے قاریوں کو کیوں بھیجتے.....

معلوم ہوا کہ تو قرآن اور دین کا مذاق اڑاتا ہے.....تو پیغمبر کو پیغمبر نہیں مانتا .....اگر وہ پیغمبر خدا کا ہے.....تو علم بھی آتا خدا سے ہے.....کسی کے پاس علم کسی اور کی طرف سے آئے.....تو وہ خود عالم الغیب نہیں ہوتا.....وہ غیب کی خبر پہنچاتا ہے.....وہ مخبر غیب ہوتا ہے کہ ایک پوشیدہ خبر ہے.....

ہمیں کیا پتہ کہ قیامت کب آئے گی.....ہمیں نہیں پتہ کہ قیامت کی نشانیاں کیا ہیں.....ہمیں نہیں پتہ کہ قیصر روم کب مرے گا.....ہمیں نہیں پتہ کہ روم فتح ہوگا یا نہیں ہوگا.....لیکن.....

پیغمبر ﷺ نے فرمادیا ..... روم فتح ہوگا

پیغمبر ﷺ نے فرمادیا ..... ایران فتح ہوگا

پیغمبر ﷺ نے فرمادیا ..... عرب کی زمین سونا اُگلے گی

پیغمبر ﷺ نے فرمادیا ..... کسریٰ کے کنگرے ٹوٹ جائیں گے

میں جانتا ہوں کہ یہ باتیں میرے پیغمبر ﷺ کو اللہ نے بتائیں.....

میرے نبی ﷺ نے آگے بتائیں.....جو کسی کی بتائی ہوئی بات کو آگے بیان کرتا ہے .....وہ خبر کو نشر کرتا ہے.....خود عالم الغیب نہیں ہوتا.....

عقلی دلیل اور علم غیب:۔

میرے دوستو.....اگر آپ مجھ سے سوال کریں کہ مولوی صاحب

Scanned with CamScanner

.....لاہور میں بارش ہورہی ہے کہ نہیں.....اگر میں یہیں بیٹھا ہوا بتادوں کہ بارش ہورہی ہے.....تو آپ کہیں گے کہ یہ عالم الغیب ہے.....اگر میں آپ کے سامنے پڑے ہوئے ٹیلی فون کی کال ملاؤں.....اور ان سے پوچھوں کہ بارش ہورہی ہے یا نہیں.....تو کیا مجھے عالم الغیب کہو گے.....نہیں کہو گے .....کیونکہ میں نے تو پوچھ کر بتایا ہے.....تو مجھے بتاوہ کون سا کام ہے کہ جو دنیا نے پیغمبر ﷺ سے پوچھا ہو..... اور نبی ﷺ نے خدا سے کال ملائے بغیر بتادیا ہو.....جس کام میں کال ملائی گئی ہو وہ علم غیب کیسا.....

آج کا چالاک مشرک ملاں:۔

میرے دوستو.....تمہیں اس واقعہ کا پتہ ہے.....اور اس بات کا علم ہے کہ مکے کے مشرکوں نے .....یہودیوں سے پوچھا کہ کوئی ایسی بات بتائیں کہ حضور ﷺ کو ہم نعوذ باللہ لاجواب کردیں.....یہودی تورات اور انجیل پڑھے ہوئے تھے.....مشرک جاہل تھے.....صرف اس زمانے میں جاہل نہ تھے.....اس زمانے میں بھی جاہل ہیں.....مشرک ہوتا ہی جاہل ہے..... جس کو پتہ کچھ نہیں ہوتا.....ہم سنی ہیں.....سنی اسے کہتے ہیں جس کی داڑھی منڈی ہو.....پتہ نہیں سنی کسے کہتے ہیں.....

کہتے ہیں ہمیں علم ہے.....تمہیں کیا علم ہے؟.....جنہیں ولیوں کی ولایت کا علم نہیں .....نبیوں کی نبوت کا علم نہیں.....نہ قرآن کا پتہ .....نہ حدیث کا پتہ .....صرف لوگوں کو اکٹھا کرنے کے لئے.....ایک گیارہویں ابھی ختم نہیں ہوئی کہ اب بڑی گیارہویں ہے.....کبھی تم نے بڑی گیارہویں کی جگہ قرآن کی فضیلت پر بھی جلسہ کیا ہے.....کبھی تم نے توحید پر جلسہ کیا ہے.....جس سے سارا قران بھرا ہوا ہے.....کبھی رسالت پر

جلسہ کیا ہے.....جس سے سارا قرآن بھرا ہوا ہے.....

تمہاری نجات صرف گیارہویں کی طرف ہے.....جب چھوٹی ختم ہوئی تو بڑی آ گئی.....جب بڑی ختم ہوئی تو کوئی بندہ فوت ہو گیا.....تیجے سے فارغ ہوئے تو ساتواں آ گیا.....ساتواں ختم ہوا تو پھر کسی اور طرف بڑی گیارہویں آ گئی.....پھر چالیسواں آ گیا.....اور تیرے تیس دن پورے ہو گئے .....تمہیں کیا تکلیف ہے کہ تم قرآن کی سچی باتیں بتاؤ..... تم نے سچی باتیں بیان کر کے پھنسنا ہے.....تم نے بھوکا مرنا ہے.....اپنے من گھڑت عقیدے کے مطابق اگر مسائل نہ بیان کرو گے تو بھوکے ہی مرو گے.....

اگر مسئلہ صحیح بتا دیا تو پھر؟:۔

پیغمبر ﷺ کی سنت ہے.....نبی ﷺ کا حکم ہے کہ تمہارا کوئی آدمی مر جائے تو اپنے مردے کو خود غسل دو.....یہ مسئلہ نہیں بتانا کہ اپنے مردے کو خود غسل دو یہ حدیث میں ہے.....اگر وہ تجھے مسئلہ بتا دے تو تم اس سے مردہ کیوں نہلواؤ .....پھر ۵۰ روپے فی مردہ ٹیکس کیوں لے.....اور کیوں دے.....یہ مسئلہ نہیں قرآن کا.....کیا حدیث مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ اپنے مردوں کو خود غسل دیا کرو

میں ایک گاؤں میں چلا گیا.....ایک مولوی صاحب آ گیا دوسری مسجد سے.....میں نے کہا کہ تجھے شرم نہیں آئی تو نے پیٹ کیلئے نبی ﷺ کا دین تبدیل کر دیا ہے.....تم نے اس پیٹ کیلئے قرآن بدل دیا ہے.....پیغمبر ﷺ کے حکم کو چھوڑ دیا ہے.....کہنے لگا کیا؟.....میں نے کہا کیا حدیث پاک میں نہیں ہے کہ اپنے مردوں کو خود غسل دو.....کہنے لگا اور بہت سارے مسئلے ہیں..... کیا یہی مسئلہ دین کا رہ گیا ہے.....جو ہمیں آپ بتانے آئے ہیں.....

Scanned with CamScanner

میں نے کہا کہ تیری تنخواہ کتنی ہے..... کہنے لگا تنخواہ کم ہے لیکن گزارا بہت اچھا ہے..... میں نے کہا وہ کیسے؟..... کہنے لگا اس علاقے کے مردے نہلانے کا کام میرے ذمے ہے..... میں نے کہا کہ اسے ہائی وے کا ٹھیکہ مل گیا ہے..... پتہ چلا کہ اس علاقے کے مردوں کو غسل دینے کا ٹھیکہ اسے مل گیا ہے.....

ملاں چور بانگا گواہ:۔

اور وہاں کا ایک مؤذن آ گیا..... میں نے کہا بھائی تیری تنخواہ کتنی ہے؟ ..... کہتا ہے پچاس روپے ہے..... لیکن چھوٹے بچے نہلانے کا کام میرے ذمہ ہے..... بڑا مر جائے تو ایک جوڑا کپڑوں کا..... اور اگر چھوٹا مر جائے تو ایک ٹاکی ملتی ہے..... میں نے ان کو بہت سنائیں کہ پاگلو خدا کا خوف کرو..... اس قوم کو تباہ نہ کرو..... اس قوم کو نبی ﷺ کی سنت بتاؤ..... پیغمبر ﷺ کا حکم ہے کہ اپنے مردوں کو خود غسل دو.....

ایک مولوی صاحب مجھے کہنے لگے کہ (فاروقی صاحبؒ)..... آپ کو کیا بتائیں کہ ہمارا کام اس قدر مندہ ہے کہ پورے مہینے میں ایک بندہ بھی نہیں مرا..... میں نے کہا تم نے ان کو غلط عادت ڈال دی ہے..... اگر یہ تمہارے مرنے کی دعا نہ کریں تو کیا کریں..... تم میں سے کوئی مرے گا تو ان کو کچھ ملے گا.....

مشرکین مکہ کے تین سوال:۔

حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں ابوجہل کا ایک قافلہ آیا..... کہنے لگا اے محمد ﷺ..... اگر آپ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں..... تو تین سوالوں کا جواب ہمیں بتائیں..... اگر آپ نے ہمارے تینوں سوالوں کا جواب بتا دیا..... تو آپ سچے پیغمبر ہیں..... یعنی ان مشرکوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کی نشانی یہ ہے کہ

Scanned with CamScanner

وہ غیب کا علم جانتا ہو..... ان مشرکوں کا یہ عقیدہ ہے.....

حضور ﷺ نے فرمایا کہ بتاؤ وہ تین چیزیں کون سی ہیں..... میں ان چیزوں کا ابھی ذکر کرنا چاہتا ہوں..... اور میں نے یہ واقعہ جو شروع کیا ہے..... یہ سیف الملوک کی کتاب میں نہیں ہے..... سارا واقعہ قرآن کے پندرھویں سپارے میں موجود ہے.....

پہلا سوال ..... اے پیغمبر ﷺ اصحاب کہف کون تھے؟

دوسرا سوال ..... اے پیغمبر ﷺ ذوالقرنین کون تھے؟

تیسرا سوال ..... اے پیغمبر ﷺ روح کس کو کہتے ہیں؟

مکہ کے مشرکین نے تین سوال کئے..... اور ان کو سکھائے یہودیوں نے تھے..... اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں ان تینوں سوالوں کے جواب کل دوں گا ..... یہ قرآن میں موجود ہے..... پوری دنیا کے مسلمان جنہوں نے قرآن کا مطالعہ کیا ہے..... اس واقعہ کا انکار نہیں کر سکتے..... میں تمہیں انشاء اللہ قرآن سناؤں گا..... اور جمعرات کا ملا کسی من گھڑت پیر کا واقعہ بیان کر کے..... قرآن کی آیت کو رد نہیں کر سکتا.....

کہتے ہیں حضرت جی آئے..... تو حقہ تازہ مل گیا..... یہ غیب کی خبر ہو رہی ہے..... حقہ مل گیا..... تم بازار جاؤ تو وہاں ایک نجومی بیٹھا ہے..... اور لکھا ہے جو چاہو سو پوچھو..... پتہ اس کو اپنے باپ کا بھی کوئی نہیں..... دیکھا کہ بندہ غریب ہے..... تو کہتا ہے کہ تیری شادی کوئی نہیں ہونی..... زیادہ امیر ہے تو کہتے ہیں..... تیری اولاد نہیں ہونی.....

ملتانی مرحوم نجومی کے پاس:۔

خطیب دل پذیر حضرت مولانا قاری محمد حنیف ملتانی صاحب (رحمہ اللہ تعالیٰ)

Scanned with CamScanner

فرمایا کرتے تھے کہ میں نابینا تھا..... میں نے کسی کو ہاتھ دکھادیا..... کہتا ہے کہ یہ نابینا ہے..... اس کو کون لڑکی دے گا..... کہتا ہے کہ حافظ جی آپ کا نکاح ہی لکیروں میں نہیں لکھا ہوا..... تو قاری صاحب کہتے ہیں..... تو کہتا ہے کہ نکاح ہی نہیں لکھا ہوا..... اس تیرے باپ کے بارہ بیٹے ہیں..... اور اس نجومی کے بورڈ پر کیا لکھا ہوا ہے..... جو چاہو سو پوچھو..... اللہ سمجھ کی توفیق دے.....

لڑکا نہ لڑکی:۔

ایک شخص پیر کے پاس چلا گیا کہ حضرت جی تعویز دیں میرے گھر میں نہ بیٹا ہے نہ بیٹی ہے..... تعویز لیا اور گلے میں ڈال لیا..... کافی عرصہ گزر گیا کچھ نہ ہوا..... حضرت کے پاس آیا..... حضرت میں نے تو لڑکے کیلئے تعویز لیا تھا یہاں تو لڑکی ہوگئی ہے..... کہا تعویز نکال..... تعویز نکالا تو لکھا ہوا تھا لڑکا نہ لڑکی..... کہتا ہے لکھا ہے لڑکا نہ لڑکی..... اگر کچھ نہ ہوتا تو کہتا نہ لڑکا نہ لڑکی..... اللہ سمجھنے کی توفیق دے.....

تو بحر حال میں عرض کر رہا تھا کہ مشرکین مکہ نے کہا کہ اے پیغمبر ان تین سوالوں کا جواب دے دیں..... حضور ﷺ نے فرمایا میں ان تین سوالوں کا جواب کل دوں گا..... اللہ کی طرف سے وحی نہ آئی..... کئی روز گزر گئے..... پیغمبر ﷺ کبیدہ خاطر ہوئے..... پیغمبر ﷺ غمگین ہوئے..... اللہ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو پریشان دیکھا..... تو آسمانوں سے جبرائیلؑ کو بھیجا کہ جا کر میرے محبوب کو ان سوالوں کے جوابات زبانی بتادے..... اللہ نے وحی کا نزول فرمادیا..... تو کیا پتہ چلا کہ غیب جاننے والا صرف اور صرف ایک اللہ ہی ہے..... اللہ ہمیں دین کو سمجھنے کی اور اچھے عقیدے کو صحیح رکھنے کی..... اور پھر اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے.....

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

﴿گواہان وحدانیت کون؟﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ۞ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۞ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۞ ..... (پ۳ سورۃ آل عمران آیت ۳۲۔۳۱)

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ ..... لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۚ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۞ (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴)

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ ..... سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۞ ..... (پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱)

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ ..... یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۞ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ .....

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۴۵۔۴۶)

Scanned with CamScanner

صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ۞ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاهِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

اشعار:۔

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کیلئے بے چین فطرت تھی
وہ آئے نغمہ داؤد علیہ السلام میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریہ یعقوب علیہ السلام میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحا
وہ آئے جن کے قدموں کیلئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پر اجالا تھا

تمہید:۔

واجب الاحترام
بزرگو اور عزیز دوستو

سیرت طیبہ کے مقدس عنوان پر..... اہل سنت والجماعت کے زیر اہتمام..... ربیع الاوّل کے یہ جلسے حسب روایت منعقد ہو رہے ہیں..... اسی عنوان پر میں انشاء اللہ اپنی معروضات پیش کروں گا..... اور انشاء اللہ سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر تفصیلی گفتگو ہوگی..... آج کی تقریر کا عنوان ہوگا ..... سیرت مصطفیٰ ﷺ توحید کی روشنی میں.....

میرے دوستو..... حضور علیہ السلام کائنات میں سب سے برگزیدہ ہستی ہیں..... اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے..... اللہ تعالیٰ نے اپنے

پیغمبر ﷺ کو آسمانوں پر بلایا..... اور آپ کو معراج کرایا..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اتنا اونچا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے کسی کو بھی..... اللہ تعالیٰ نے ایسی معراج نہیں کرائی..... پہلے انبیاء کے معجزات ان کے ساتھ ہی ختم ہو گئے..... لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ قرآن آج تک باقی ہے.....

پہلے انبیاء پر کتابیں اتریں..... تو وہ انبیاء کتابیں لینے کے لئے اپنی اپنی مخصوص جگہوں پر گئے..... یعنی.....

حضرت موسیٰ علیہ السلام	.....	طور پہاڑ پر گئے
حضرت داؤد علیہ السلام	.....	اپنے معبد میں گئے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام	.....	اپنے عبادت خانے میں گئے

میرے بھائیو..... لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اترنے کی باری آئی..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں نہیں بھیجا گیا..... حضور ﷺ کو پابند نہیں کیا گیا..... بلکہ.....

حضور ﷺ اگر پہاڑ پر تھے	.....	تو قرآن کو پہاڑ پر بھیج دیا
حضور ﷺ اگر گلی میں تھے	.....	تو قرآن کو گلی میں بھیج دیا
حضور ﷺ اگر بدر میں تھے	.....	تو قرآن کو بدر میں بھیج دیا
حضور ﷺ اگر اُحد میں تھے	.....	تو قرآن کو اُحد میں بھیج دیا
حضور ﷺ اگر خیبر میں تھے	.....	تو قرآن کو خیبر میں بھیج دیا
حضور ﷺ اگر مکے میں تھے	.....	تو قرآن کو مکے میں بھیج دیا
حضور ﷺ اگر خندق میں تھے	.....	تو قرآن کو خندق میں بھیج دیا
حضور ﷺ اگر بازار میں تھے	.....	تو قرآن کو بازار میں بھیج دیا
حضور ﷺ اگر مدینے میں تھے	.....	تو قرآن کو مدینے میں بھیج دیا

Scanned with CamScanner

حتیٰ کہ حضور ﷺ عائشہؓ کے بستر پر.....تو قرآن بھی عائشہؓ کے بستر پر.....
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ساری کائنات سے بلند ہے.....اس
میں کوئی شبہ نہیں ہے.....

امیر شریعتؒ نے سجدہ کیوں نہ کیا:۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری فرمایا کرتے تھے.....

☆ میں جب حضور ﷺ کو دیکھتا ہوں.....تو مجھے نظر آتا ہے کہ حضور ﷺ
سارے نبیوں کے سردار ہیں.....

☆ میں جب حضور ﷺ کا حسن دیکھتا ہوں.....تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں
محمد ﷺ کو سجدہ کروں.....

☆ جب میں نبی ﷺ کی انگلی کو دیکھتا ہوں.....کہ اشارے سے چاند کے
دو ٹکڑے ہو گئے.....تو میرا جی چاہتا ہے اس کو سجدہ کروں.....

☆ جب میں حضور ﷺ کے ہاتھوں کی انگلیوں کو دیکھتا ہوں.....کہ ان
سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے.....تو میرا جی چاہتا ہے اس کو سجدہ کروں۔

☆ جب پہاڑ کی چوٹی پر حضور ﷺ کو توحید بیان کرتے ہوئے دیکھتا ہوں
.....تو جی چاہتا ہے اس کو سجدہ کروں.....

☆ جب حضور ﷺ مکے میں وقت گزارتے ہیں.....تو میرا جی چاہتا
اس کو سجدہ کروں.....

☆ جب حضور ﷺ مدینے میں اعلان توحید کرتے ہیں.....تو میرا جی چا
ہے اس کو سجدہ کروں.....

☆ جب حضور ﷺ کے چہرے انور کو دیکھتا ہوں.....تو میرا جی چاہتا
اس کو سجدہ کروں.....

Scanned with CamScanner

☆ جب حضور ﷺ کے معجزات کو دیکھتا ہوں.....تو میرا جی چاہتا ہے اس کو سجدہ کروں.....

☆ جب حضور ﷺ کے کمالات کو دیکھتا ہوں.....تو میرا جی چاہتا ہے اس کو سجدہ کروں.....

جب میں محمد ﷺ کی ساری زندگی کو دیکھتا ہوں.....تو میرا جی چاہتا ہے کہ میں اس کو سجدہ کروں.....لیکن جب میں اسی ﷺ محمد کو دیکھتا ہوں کہ وہ تو خود کسی اور کے سامنے ہاتھ پھیلا کر مانگ رہا ہے.....وہ خود اپنا سر پتھر پر رکھ کر کسی اور کے سامنے ہاتھ پھیلا رہا ہے.....

اور جب میں دیکھتا ہوں کہ وہ محمد ﷺ فاران کی چوٹی پر کھڑا ہے.....اور وہ کسی اور سے مانگ رہا ہے.....وہ بدر کے میدان میں اپنا سر مبارک پتھر پر رکھ کر .....کسی اور سے مانگ رہا ہے.....

وہ غلاف کعبہ کو پکڑ کر کسی اور سے مانگ رہا ہے.....تو میں نے فیصلہ کیا کہ میں اس پیغمبر سے نہ مانگوں.....بلکہ میں بھی اسی سے مانگوں جس سے یہ پیغمبر مانگ رہا ہے.....یہ میرے نبی ﷺ کی شان ہے.....کہو یہ میرے نبی ﷺ کی شان ہے.....میرے نبی ﷺ کا مقام اعلیٰ ہے.....کہو میرے نبی ﷺ کا مقام اعلیٰ ہے.....

میرے بھائیو.....دیکھئے قرآن کہتا ہے.....اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِداً .....یہ قرآن کی آیت ہے.....میری تقریر کا عنوان یہی آیت ہے.....

اے پیغمبر ﷺ تو گواہ ہے.....

مسئلہ حاضر و ناظر اور گواہی میں فرق:۔

میرے بھائیو.....توجہ کیجئے.....کس قسم کا گواہ ہے؟.....

Scanned with CamScanner

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِداً.....پاگل قسم کے لوگ.....جاہل قسم کے لوگ.....

وہ کہتے ہیں کہ گواہ ہر جگہ حاضر ناظر ہوتا ہے.....گواہ کا ہر جگہ موجود ہونا ضروری ہوتا ہے.....ان کو کہو کہ اگر گواہ ہر جگہ حاضر وناظر ہو.....تو پھر پاکستان کی عدالتوں کے سارے گواہ حاضر وناظر ہو جائیں.....عدالتوں میں جو گواہ ہوتے ہیں وہ حاضر ناظر ہو جائیں.....تو اسکا مطلب یہ ہے.....اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِداً.....

اے پیغمبر ﷺ تو گواہ ہے.....کس چیز کا گواہ ہے؟.....

گواہ دو قسم پر ہوتا ہے.....گواہ کی ایک قسم یہ ہے کہ ایک گواہ موقع پر موجود ہوتا ہے.....ایک گواہ نشانیوں کا ہوتا ہے.....ایک آدمی خدانخواستہ یہاں قتل ہو جائے.....تو اس کے دو قسم کے گواہ ہوں گے.....ایک آدمی گواہی دے گا عدالت میں کہ میں نے فلاں آدمی کو دیکھا میرے سامنے اس نے پستول کی گولی سے فلاں کو مارا.....میں نے مرتے بھی دیکھا.....مارتے بھی دیکھا.....ایک یہ گواہی ہے.....

دوسرا آدمی ایسا گواہ ہے.....وہ کہتا ہے میں نے گولی کو چلتے نہیں دیکھا نہ ہی اس کو مرتے دیکھا.....بلکہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی کے ہاتھ میں پستول ہے.....دوسروں کو دیکھا کہ ایک آدمی کی لاش کو اٹھا کر لوگ لے جا رہے ہیں.....تو گواہ دونوں ہیں.....ایک موقع کا گواہ ہے.....جس نے اس کو قتل ہوتے دیکھا.....دوسرے نے قتل کی نشانیوں کو دیکھا.....گواہ دونوں ہیں.....

اب دیکھئے.....ایک موقع کا گواہ ہے.....اور ایک نشانیوں کا گواہ ہے.....اسی طرح جس طرح ہم گواہی دیتے ہیں.....اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.....کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں.....حالانکہ میں نے محمد ﷺ کو نہیں دیکھا.....آپ میں سے کسی نے نہیں

Scanned with CamScanner

دیکھا..... آپ گواہی دے رہے ہیں کہ میں محمد ﷺ کی گواہی دیتا ہوں.....

اب دیکھئے..... میں نے تو اس محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا

.....لیکن میں گواہ ہوں..... آپ نے بھی نہیں دیکھا آپ بھی گواہ ہیں.....

گواہی دے رہے ہیں..... لیکن صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ کو آنکھوں سے دیکھا

.....صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کے عینی گواہ ہیں..... اور ہم حضورؐ کی نشانیوں کے گواہ

ہیں..... ایک نشانی کا گواہ ہے..... ایک موقع کا گواہ ہے..... صحابہ ؓ موقع

کے بھی گواہ ہیں اور نشانیوں کے بھی گواہ ہیں.....

بالکل اسی طرح.....

اللہ مالک ہے	.....	گواہ سارے نبی ہیں
اللہ خالق ہے	.....	گواہ سارے نبی ہیں
اللہ مشکل کشاء ہے	.....	گواہ سارے نبی ہیں
اللہ ہی داتا ہے	.....	گواہ سارے نبی ہیں
اللہ ہی غوث ہے	.....	گواہ سارے نبی ہیں
اللہ ہر جگہ موجود ہے	.....	گواہ سارے نبی ہیں

لیکن سارے نبیوں نے خدا کی گواہی دی تھی خدا کی نشانیوں کو دیکھ کر.....

جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی ہے خدا کو دیکھ کر.....

سابقہ انبیاءؑ نے بھی گواہی دی:۔

میرے بھائیو..... ایک موقع کا گواہ ہوتا ہے..... ایک نشانیوں کا گواہ

ہوتا ہے..... صحابہ ؓ موقع کے گواہ ہیں..... ہم نشانیوں کے گواہ ہیں..... باقی

نبی نشانیوں کے گواہ ہیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم موقع کے گواہ ہیں..... ہر

ایک نبی نے خدا کی خدائی کی گواہی دی ہے.....

Scanned with CamScanner

نوحؑ نے گواہی دی ..... طوفان کی موجوں میں اُتر کر

موسیٰؑ نے گواہی دی ..... دریائے نیل کی موجوں میں آکر

زکریاؑ نے گواہی دی ..... آرے کے نیچے دولخت ہوکر

یونسؑ نے گواہی دی ..... مچھلی کے پیٹ میں آکر

ایوبؑ نے گواہی دی ..... آزمائش میں آکر

ابراہیمؑ نے گواہی دی ..... آتش نمرود میں کود کر

اسماعیلؑ نے گواہی دی ..... چھری کے نیچے آکر

یوسفؑ نے گواہی دی ..... حسن کا جامہ پہن کر

یعقوبؑ نے گواہی دی ..... چالیس سال رو کر

عیسیٰؑ نے گواہی دی ..... جیل میں جا کر

اور محمد ﷺ نے گواہی دی ..... عرش معلیٰ پر جا کر ..... اِنَّـا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا ..... اے پیغمبر ﷺ تو گواہ ہے ..... اور اس گواہ کی گواہی کو دیکھ کر خدا آسمانوں پر بلا رہا ہے ..... جس وقت اس گواہ کو خدا بلا رہا ہے ..... تو بلانے سے پہلے اس کی حیثیت متعین کر رہا ہے .....

اب توجہ کیجئے ..... بڑی قابل غور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پیغمبر کو ..... اس عظیم المرتبت گواہ کو ..... آسمانوں پر تو بلا رہا ہے ..... لیکن بلانے سے پہلے دنیا کو یہ بتا رہا ہے کہ گواہ کی حیثیت کیا ہے ..... گواہ کی شخصیت کیا ہے ..... اس گواہ کی جنس کیا ہے ..... اس گواہی کی حقیقت کیا ہے ..... یہ گواہ خود کیا ہے ..... قرآن کہتا ہے ..... سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ..... (پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱)

پاک ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو..... یعنی پہلے وہاں نہیں تھا
.....اب لے گئی ہے وہ پاک ذات اپنے بندے کو ..... مسئلہ صاف
کر دیا..... عقیدہ صاف کر دیا..... شرک پہ چھری چلا دی..... شرک کا
خاتمہ کر دیا کہ لے جانے والا خدا ہے..... اور جانے والا خود محمد مصطفیٰ ﷺ ہے
.....ہر جگہ حاظر و ناظر اگر محمد ﷺ ہوتا تو اس کو کوئی لے جا نہ سکتا تھا..... اس
لئے کہ خدا ہر جگہ موجود ہوتا ہے..... خدا کو کبھی کوئی کہیں نہیں لے گیا.....
محمد ﷺ اگر ہر جگہ ہوتا تو اس کو کوئی لے جانے والا نہ ہوتا..... کیا اب بھی مسئلہ حل
ہوا ہے یا نہیں ہوا.....

بشریت اور نورانیت میں فرق:۔

توجہ کیجئے..... اس گواہ کو خدا نے عرش پہ بلایا ہے..... اور عرش پہ
بلانے سے پہلے خدا نے اس کی حیثیت کو..... اور اس کی شخصیت کو متعین
کر دیا..... اور کیا کہا..... سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا..... پاک
ہے وہ ذات جو لے گئی اپنے بندے کو..... لے جانے والا خدا ہے.....
جانے والا مصطفیٰ ﷺ ہے..... اور وہ مصطفیٰ کون ہے؟..... بِعَبْدِہٖ.....
وہ عبد ہے..... وہ نور نہیں ہے..... وہ ذاتی طور پر نور نہیں ہے بلکہ بشر ہے
.....اس کی جنس عبدیت والی ہے..... اس کی شخصیت عبدیت یعنی بشریت
والی ہے..... وہ خود عبد یعنی بندہ ہے.....

اے اللہ..... تو بار بار اس کو عبد کیوں کہتا ہے..... اللہ نے فرمایا کہ
میں اسے عبد اس لئے کہتا ہوں..... تا کہ میں دنیا کو بتاؤں کہ جب میں اس گواہ کو
لے جا رہا تھا..... اس وقت یہ عبد تھا..... یعنی انسان تھا.....

اب دیکھئے..... اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ کچے عقیدے والے بندے دنیا

Scanned with CamScanner

میں آئیں گے..... اہل بدعت آئیں گے..... اہل شرک آئیں گے.....
وہ پیغمبر ﷺ کی عبد والی حیثیت کو..... اور اس مقام و مرتبہ کو متعین کرنیوالے حقائق
کو فراموش کر دیں گے.....

چنانچہ اللہ نے فرمایا..... دیکھو.....

میں نے عیسیٰؑ کو عزت دی ..... عیسائیوں نے کہا یہ اللہ کا بیٹا ہے
میں نے عزیرؑ کو عزت دی ..... یہودیوں نے کہا یہ اللہ کا بیٹا ہے
میں نے فرشتوں کو عزت دی ..... صابیوں نے کہا یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں

اللہ فرماتے ہیں..... میں جس کو عزت دینا چاہتا ہوں..... اس کو
جاہل عقیدے والے لوگ..... اپنی طرف سے غلط مطلب پہنا دیتے ہیں.....
اس کو میرا جزو یعنی ٹکڑا بنا دیتے ہیں..... اس کی جنس ختم کر دیتے ہیں..... اس کی
شخصیت کو مٹا دیتے ہیں..... اس لئے مجھے ہر ایک کی ذہنیت کا پتہ ہے.....

مجھے یہودیوں کا پتہ ہے
مجھے عیسائیوں کا پتہ ہے
مجھے صابیوں کا پتہ ہے
مجھے بدعتیوں کا پتہ ہے
مجھے قبر پرستوں کا پتہ ہے
مجھے بت پرستوں کا پتہ ہے

اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ امت محمدیہؐ کے کچے عقیدے والے لوگ.....
مختلف قسم کے مسائل گھڑ لیں گے..... آج میں اپنے محمد ﷺ کو عزت دے رہا
ہوں..... اگر اسے میں عرش پر بلاتا ہوں تو کچے عقیدے والا کہے گا..... نہیں
اللہ اور محمد ایک تھا..... وہاں جا کر ایک ہو گیا..... اسلئے میں دنیا کو بتانا چاہتا

ہوں کہ جب میں اس کو لے جا رہا ہوں..... یہ اس وقت بھی عبد ہے.....
اور جب معراج سے حضور ﷺ فارغ ہوئے ..... تو رب نے فرمایا.....
فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآاَوْحٰی ..... جب میں نے محمد ﷺ کو قرآن دیا تو اس
وقت بھی وہ عبد تھا..... تاکہ دنیا کو پتہ چلے کہ یہ گواہ ایسا ہے کہ جب گیا تھا تو عبد
تھا..... جب واپس آیا تو بھی عبد تھا..... نہ پہلے نور تھا نہ بعد میں نور تھا
..... اس کی ہر ایک حرکت نورانیت سے بھری ہوئی ہے..... لیکن اس کی
حیثیت یہ ہے کہ انسانوں کا یہ پہلے بھی سردار تھا..... اور انسانوں کا بعد میں بھی
سردار ہے..... اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِداً ..... میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں نبی
ﷺ کی شان توحید کی روشنی میں..... یعنی سیرت النبی آئینہ توحید باری تعالیٰ میں
..... یہ بات سمجھ میں آئی ہے کہ نہیں.....

پانچ کے بدلے پچاس کا ثواب:۔

میرے بھائیو..... اب توجہ کیجئے..... تو خالق ارض وسماء نے گواہ کو
کہاں بلایا..... عرش پہ بلایا..... تو اللہ کا پیغمبر ﷺ عرش پر جاتا ہے.....
عرش سے واپس آیا چھٹے آسمان پر..... سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا لائے
ہو..... فرمایا پچاس نمازیں تحفے میں لایا ہوں..... سیدنا موسیٰ علیہ السلام
نے فرمایا..... اے کملی والے..... میری امت نے تو تین نہیں پڑھیں تم
پچاس لے آئے ہو..... حضور واپس چلے گئے..... تو پینتالیس رہ گئیں
..... آپ لوگوں نے پورا واقعہ سن رکھا ہے..... بالآخر آٹھ مرتبہ جا کر بقایا پانچ
رہ گئیں.....

اب اللہ تعالیٰ کو تو پتہ تھا کہ پانچ رہ جائیں گی..... تو خدا نے پہلے پچاس
کیوں دیں؟..... اسلئے دیں کہ اللہ تعالیٰ اس امت محمدی کو پانچ دے کر پچاس

Scanned with CamScanner

کا ثواب دینا چاہتا تھا..... اگر اللہ تعالیٰ دیتا بھی پانچ اور ثواب بھی پانچ کا دیتا تو
اس کو کوئی پکڑنے والا تھا؟..... ہرگز نہیں تھا..... تو اللہ نے پچاس کیوں دیئے؟
..... اور بعد میں پانچ کیوں رکھیں؟..... یہ اللہ کی حکمت ہے..... اور
حکمت کیا ہے کہ جس عرش پر آج تک کوئی نہیں جا سکا..... یہ میرا محمد ﷺ چونکہ
میرا عینی گواہ ہے..... عینی گواہ کو اچھی طرح وہ چیز دیکھ لینی چاہئے..... اس
لئے بار بار محمد ﷺ کو عرش پر چکر لگوائے ہیں..... کبھی محمد آ رہا ہے..... کبھی محمد
جا رہا ہے..... تاکہ جس کی اس نے گواہی دینی ہے..... اس کو اچھی طرح
سات آٹھ مرتبہ دیکھ لے تو دیکھ لیا..... یہ ہے..... اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
..... اے پیغمبر ﷺ تو گواہ ہے.....

کس چیز کا گواہ..... کہ.....

ہر چیز کا دینے والا اللہ ہے ..... گواہ محمدؐ ہیں

ہر ایک کو عزت دینے والا اللہ ہے ..... گواہ محمدؐ ہیں

اب بتاؤ..... کیا حضور علیہ السلام نے گواہی دی ہے یا نہیں دی.....
بالکل گواہی دی ہے..... حتیٰ کہ.....

حضور ﷺ نے خدا کی گواہی دی

حضور ﷺ نے آدمؑ کی گواہی دی

حضور ﷺ نے عیسیٰ کی گواہی دی

حضور ﷺ نے موسیٰؑ کی گواہی دی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوتوں کے بھی گواہ ہیں
..... حضور ﷺ رب العلمین کی ربوبیت کے بھی گواہ ہیں..... حضور ﷺ
اس اکیلے الٰہ کی الوہیت کے بھی گواہ ہیں..... اس گواہ سے بہتر دنیا میں کوئی اور

Scanned with CamScanner

گواہ نہیں ہوسکتا..... یہ میرے نبی کی سیرت ہے.....

خدا کی خدائی اور مصطفیٰ ﷺ کی گواہی:۔

میرے بھائیو..... خدا کی خدائی کو ماننا ہے تو محمد ﷺ کو ماننا پڑے گا ..... کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خدا کا رستہ دکھایا ہے..... حضور ﷺ نے عرش پر جا کر گواہی دی ہے..... حضور ﷺ نے آسمانوں پر جا کر گواہی دی ہے.....

اب دیکھو..... اللہ کو پہچاننا ہے تو اللہ کے سب سے بڑے گواہ کو مانو ..... وہ جو سب سے بڑا گواہ ہے..... اس کی نبوت کے بھی تو کوئی گواہ ہیں ..... اور وہ گواہ ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم.....

مصطفیٰ ﷺ کی مصطفائی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی گواہی:۔

اب دیکھئے..... خدا کے گواہ ہیں محمد ﷺ..... اور محمد ﷺ کے گواہ ہیں صحابہؓ..... اگر تم محمد کو چھوڑو گے تو خدا نہیں بچے گا..... صحابہ کو چھوڑو گے تو مصطفےٰ نہیں بچے گا..... خدا کو ماننا ہے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مانو ..... اور محمد رسول اللہ کو ماننا ہے..... تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مانو..... اس لئے کہ ہمیں چار آسمانی کتابوں کا کس نے بتایا ہے؟..... یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا..... حتیٰ کہ.....

خالق ایک ہے	.....	یہ بھی ﷺ مصطفےٰ نے بتایا
مالک ایک ہے	.....	یہ بھی ﷺ مصطفےٰ نے بتایا
خدا ہی کا کلمہ حق ہے	.....	یہ بھی مصطفےٰ ﷺ نے بتایا
قرآن اللہ کا کلام ہے	.....	یہ بھی مصطفےٰ ﷺ نے بتایا
زبور اللہ کا کلام ہے	.....	یہ بھی مصطفےٰ ﷺ نے بتایا

Scanned with CamScanner

انجیل اللہ کی کتاب ہے ..... یہ بھی مصطفےٰ ﷺ نے بتایا

تورات اللہ کی کتاب ہے ..... یہ بھی مصطفےٰ ﷺ نے بتایا

ایک سو ستائیس صحیفے آئے ..... یہ بھی مصطفےٰ ﷺ نے بتایا

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے ..... یہ بھی مصطفےٰ ﷺ نے بتایا

آدمؑ سے لیکر عیسیٰؑ تک سب نبی برحق تھے ..... یہ بھی مصطفےٰ ﷺ نے بتایا

خدا کی خدائی کے ایک ایک وصف کا گواہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے.....اس لئے خدا کو ماننا ہے.....تو محمد رسول اللہ ﷺ کو ماننا پڑے گا.....

گواہانِ پیغمبر ﷺ کون؟:۔

بالکل اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے نبی ہیں.....

ان کے گواہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں.....

حضور ﷺ مکے میں آئے ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ مدینے میں آئے ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ بدر میں گئے ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ اُحد میں گئے ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ حنین میں گئے ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ تبوک میں گئے ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ عشیرہ میں گئے ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ فاران کی چوٹی پر ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ کی چار بیٹیاں تھیں ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ کے چار بیٹے تھے ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ کی گیارہ بیویاں تھیں ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ نے قرآن پڑھا ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ نے حج کیا ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ نے عمرہ کیا ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ نے پانچ نمازیں پڑھیں ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ نے تیس روزے رکھے ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ نے اڑھائی فیصد زکوٰۃ کا حکم دیا ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ کا چہرہ حسین وجمیل تھا ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ سب سے بڑے حسین تھے ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ سب سے بڑے ذہین وفطین تھے ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

حضور ﷺ نے تیئس سال نبوت کا اعلان کیا ..... تو گواہ صحابہؓ ہیں

اگر تم نے خدا کو پانا ہے تو پہلے خدا کے محمد مصطفیٰ ﷺ کو پاؤ..... اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کو پانا ہے تو پہلے محمد مصطفیٰ ﷺ کے گواہ صحابہ کو پاؤ..... لہذا نہ خدا کو چھوڑا جاسکتا ہے..... نہ ہی مصطفےٰ ﷺ کو چھوڑا جاسکتا ہے..... اور نہ ہی صحابہ کو چھوڑا جاسکتا ہے..... اسلئے کہ خدا کا گواہ مصطفےٰ ﷺ ہے..... مصطفےٰ ﷺ کے گواہ صحابہؓ ہیں..... یہ گواہ بھی لاجواب ہیں..... وہ گواہ بھی لاجواب ہیں

..... اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِداً ..... اے پیغمبر ﷺ ہم نے تجھے گواہ بنایا.....

..... حضور علیہ السلام خالق ارض وسماء کی خالقیت کے گواہ ہیں.....

حضور علیہ السلام کی عظمت کو دیکھو..... حضور علیہ السلام کے مرتبے کو دیکھو..... جب حضور علیہ السلام کی عظمت کی باری آئی..... حضور علیہ السلام کا مرتبہ کا آیا..... تو صحابہ کرام کی مقدس جماعت نے حضور علیہ السلام کیلئے اپنا سب کچھ لٹادیا.....

Scanned with CamScanner

گستاخ رسول کی سزا:۔

میرے بھائیو..... ایک دن حضور علیہ السلام مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں..... حضور علیہ السلام نے فرمایا اے میرے صحابہؓ ہے کوئی تم میں سے جو میرے دشمن کو قتل کر ڈالے..... دشمن کون ہے؟..... دشمن کا نام ابورافع ہے..... ابورافع یہودیوں کا سردار ہے..... مدینے سے ایک میل کے فاصلے پر اس کا بہت بڑا محل ہے..... اور ابورافع چوکوں، چوراہوں میں..... گلیوں اور کوچوں میں..... بلکہ جگہ جگہ حضور کو گالیاں دے رہا ہے..... حضور علیہ السلام کے خلاف اشعار پڑھ رہا ہے..... حضور علیہ السلام کو پتہ چلا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا..... ہے کوئی تم میں سے جو ابورافع کو قتل کر کے جنت حاصل کرے..... سارے صحابہؓ موجود ہیں..... ہر صحابی کی خواہش ہے کہ وہ اس کو قتل کر ڈالے..... ہر صحابی نے ارادہ کیا کہ یارسول اللہ ہم آپ کیلئے جان دینے کو تیار ہیں.....

میرے بھائیو..... اس مسجد کے ایک کونے میں ایک صحابی بیٹھا ہوا ہے..... جس کا نام سیدنا عبداللہ ابن عتیق ہے..... جو آنکھوں سے نابینا ہے..... اللہ کے دروازے پر سجدے میں گر جاتا ہے اور ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے..... یااللہ میں جنگ بدر میں نہیں جاسکا..... میں اُحد کی لڑائی میں نہیں جاسکا..... خیبر اور حنین میں بھی نہیں جاسکا..... لیکن دعائیں مانگ رہا ہے کہ اے اللہ..... اس دشمن رسول اللہ کو میرے ہاتھوں قتل کرا کے مجھے جنت کا ٹکٹ عطا فرمادے.....

میرے بھائیو..... یہ آنکھوں سے نابینا صحابی ہے..... آنکھوں سے کچھ نظر نہیں آتا..... بوڑھا ہے..... کمزور ہے..... لاچار ہے..... غریب الدیار ہے..... اور اپاہج ہے..... لیکن کونے میں بیٹھ کر سجدہ ریز

Scanned with CamScanner

ہو چکا ہے کہ اے اللہ..... میرے محمد رسول اللہ کی عزت کا سوال ہے مجھے اس کے لئے قبول فرمالے..... اے اللہ میں تیرے در پر حاضر ہوں..... میرے ہاتھوں سے اپنے نبی کے دشمن کو قتل کرادے.....

وہ دعا پیغمبر علیہ السلام کے صحابی کی ہے..... جو عرش کو چیرتی ہوئی خدا کے پاس پہنچی..... دعا قبول ہوگئی.....

گستاخ رسول ابورافع کا انجام:۔

وہ نابینا صحابی مسجد سے باہر آیا..... سیدھا اپنے گھر پہنچا..... ایک خنجر تیار کیا..... خنجر کو قمیض کے نیچے چھپالیا..... اور ابورافع یہودی کا محل تلاش کرتا ہوا..... ایک میل باہر اس محل کے دروازے پر پہنچ گیا..... دربان کھڑا ہے ..... دربان سے کہنے لگا..... اے دربان میں ابورافع سے ملنا چاہتا ہوں ..... دربان نے دیکھا کہ یہ آنکھوں سے نابینا ہے..... بیچارہ کوئی سوالی ہوگا ..... کوئی منگتا ہوگا..... سوال کرے گا ..... اس نے دروازہ کھول دیا ..... اندر ایک کونے میں صحابی بیٹھ گیا..... شام کا وقت ہو چکا ہے..... ابھی سردار نہیں آیا تو پوچھتا ہے سردار کب آئے گا..... پتہ چلا رات کو آئے گا..... عشاء کے وقت سردار آ گیا..... پوچھا سردار کیا کر رہا ہے..... پتہ چلا شطرنج کھیلنے میں مصروف ہے..... شطرنج کھیلنے کے بعد وہ یہودیوں کا سردار ابو رافع فارغ ہو کر اپنے بالا خانے میں چلا گیا ..... وہاں جا کر آرام کرنے لگا ..... یہ صحابی آنکھوں سے نابینا ہے..... یہ اس کے دروازے پر جا کر بیٹھ گیا ..... کسی نے کہا شاید یہ سوال کرے گا..... شاید یہ مانگے گا..... آدھی رات ہو چکی ہے..... اندھیرا چھا چکا ہے..... لوگ سو چکے ہیں..... شطرنج کا کھیل ختم ہو چکا ہے.....

Scanned with CamScanner

اس نے ایک کونے میں بیٹھ کر اندازہ لگایا کہ یہ سردار کہاں سویا ہوگا.....
جس کمرے میں سردار ابورافع سوتا تھا.....اس کے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گیا
.....تھوڑی دیر کے بعد جب خراٹوں کی آواز آئی.....اس نے خنجر قمیض کے
نیچے سے نکالا.....جہاں سے خراٹوں کی آواز آ رہی تھی آہستہ آہستہ وہاں تک پہنچ
گیا.....بسم اللہ پڑھ کر خنجر اس کے سینے میں پیوست کر دیا.....اس کی ایک
چیخ نکلی.....دوسرا خنجر مارا پھر تیسرا خنجر مارا.....خون بہتا ہوا اس کے کپڑوں
کے قریب آیا تو اس نے سوچا کہ مر چکا ہے.....کیونکہ خون کافی بہہ چکا ہے
.....پھر جلدی سے باہر نکل کر نیچے اُترا اور محل کی دیوار کے اوپر بیٹھ گیا.....
دل میں خیال آیا کہ کہیں نبی ﷺ کا دشمن زندہ نہ بچ گیا ہو.....اگر یہ
زندہ بچ گیا تو مجھے جنت نہیں ملے گی.....مجھے پیغمبر ﷺ کی شفاعت نہیں ملے گی
.....مجھے رسول اللہ کا مدعا اور خوشخبری نہیں ملے گی.....اس محل کی فصیل پر
بیٹھ گیا.....اور اس نیت سے بیٹھا کہ جب تک محل سے یہ آواز نہ آئے کہ ابورافع
قتل ہو چکا ہے.....اس وقت تک نیچے چھلانگ نہیں لگاؤں گا.....آدھی
رات کا وقت ہے.....

میرے دوستو.....عشق و محبت کی اخیر کو دیکھو.....عشق و محبت کے
اس ولولے کو دیکھو.....پیار اور محبت کی اس وادی کو دیکھو.....اور پیغمبر علیہ
السلام کے اس عاشق صادق کو دیکھو.....جس نے محمد ﷺ کی نبوت کا گواہ بننا تھا
.....اس گواہ کو دیکھو.....اس کی گواہی کو دیکھو کہ محل کی فصیل پر بیٹھا ہے
.....اور ایک آدمی نے تہجد کے وقت اعلان کیا.....ان سیدنا ابی رافع قد
مات قد قتل.....او دنیا کے لوگو ہمارا سردار ابورافع قتل ہو چکا ہے.....جب
اس آدمی نے ابورافع کی موت کی خبر دی.....تو اسی وقت دیوار کے اوپر سے اس

Scanned with CamScanner

صحابی نے نیچے چھلانگ لگادی.....اور جب نیچے چھلانگ لگائی تو پاؤں پر زخم آیا اور ٹانگ ٹوٹ گئی.....لیکن ٹوٹی ہوئی ٹانگ کے ساتھ یہ گھسٹتا ہوا مدینہ کی طرف چل پڑا.....آہستہ آہستہ مدینہ کی طرف جارہا ہے.....اور ادھر نماز فجر کی اذان ہورہی ہے.....اذان کے قریب مسجد نبوی میں پہنچ گیا.....مسجد نبوی میں داخل ہوا اور وضو کر کے اسی جگہ بیٹھ گیا.....جہاں کل اس نے اسی وقت رو کر خدا سے دعا مانگی تھی.....اس کونے میں آکر بیٹھ گیا اور اللہ کا شکر ادا کیا.....دو رکعت نماز نفل ادا کیے.....اے اللہ تو نے نبی ﷺ کے سب سے بڑے دشمن کو میرے ہاتھوں سے قتل کرادیا ہے.....میں تیرا شکر گزار ہوں.....

عشاق رسولؐ کا انعام:۔

یہ نابینا صحابی کونے میں بیٹھا ہے.....پیغمبر ﷺ کے سامنے آکر دعوے نہیں کیے.....شیخی نہیں بگھاری.....ڈینگیں نہیں ماریں.....نماز جماعت کے ساتھ پڑھی ہے.....پیغمبر ﷺ نے جماعت کرائی ہے.....نماز کے بعد رسول اللہ مصلے پر بیٹھے ہیں.....پیغمبر کو کسی نے نہیں بتایا کہ ابورافع قتل ہو چکا ہے .....تھوڑی دیر گزری تو آسمانوں سے جبرئیل امینؑ.....پیغمبر ﷺ پر وحی لے کر آگئے اور آکر عرض کیا اے اللہ کے نبی.....آج رات آپ کا دشمن قتل کر دیا گیا .....حضور ﷺ نے پوچھا جبرائیل کس نے دشمن کو قتل کیا ہے.....بتایا گیا وہ کونے میں جو نابینا صحابی عبداللہ ابن عتیق بیٹھا ہے.....اس نے جنت حاصل کر لی ہے.....حضورؐ نے فرمایا اولوگو.....عبداللہ پر جنت واجب ہو چکی.....

لعابِ مبارک کا اثر:۔

میرے دوستو.....حضورؐ نے عبداللہ کو بلایا وہ گھسٹتا ہوا پیغمبر ﷺ کے پاس آیا.....اور حضورؐ نے پوچھا اے عبداللہ تو نے قتل کیا ہے.....عرض کیا

Scanned with CamScanner

اے اللہ کے نبی جس نے خدا سے دعا کی تھی..... اس کی دعا قبول ہو چکی ہے
.....عرض کیا یا رسول اللہ میری ٹانگ ٹوٹ چکی ہے..... تو رسول اللہ نے اپنے
لعاب مبارک اس کی ٹانگ پر لگا دیا..... عبداللہ بن ابی عتیق کہتے ہیں جب نبی
ﷺ کا لعاب لگا..... تو ٹانگ ایسے ٹھیک ہوگئی کہ جیسے کبھی ٹوٹی ہی نہیں تھی.....
اِنَّا اَرسَلنٰکَ شَاھِداً..... یہ بھی گواہ ہے..... کہو یہ بھی گواہ ہے.....
اب مجھے بتاؤ..... کہ یہ رسول اللہ کی نبوت کی گواہی دے یا نہ دے
.....یہ گواہ ہے کہ نہیں ہے..... اس نے رسول اللہ کی نبوت کی گواہی دی یا
دی..... ٹانگ تڑوا کر گواہی دی..... لیکن جب پیغمبر ﷺ نے لعاب لگا
.....تو نبی ﷺ نے بھی لعاب لگا کر خدا کی خدائی کی گواہی دی..... یہ گواہ بھی
عجیب ہے..... وہ گواہ بھی عجیب ہے..... یہ نبی کا عشق ہے..... دیکھو
..... یہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی آدمی گالی دیتا ہے.....
نے فرمایا جو اس کو قتل کر ڈالے میں محمد اس کا ضامن ہوں..... اس کی جنت
ضامن ہوں..... یہ پیغمبر ﷺ نے اعلان فرمایا دیا تھا.....

وادیٔ طائف میں زخمی رسولؐ:۔

میرے بھائیو..... اب ذرا دوسری طرف دیکھو..... حضور
السلام طائف کی گلیوں میں کھڑے ہیں..... حضور کے گلے میں رسی ڈال کر گھ
جا رہا ہے..... ایک وہ منظر ہے کہ رسول اللہ طائف کے بازار سے گزر رہے
..... طائف کے چھچھوروں نے پیغمبر علیہ السلام کے گلے میں پھندہ ڈالا.....
اور پیغمبر کو گھسیٹنا شروع کر دیا..... پیغمبر علیہ السلام کو پتھر مارے.....
کا سارا چہرہ لہولہان ہو گیا..... پیغمبر کے سارے کپڑے خون سے ا
..... حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... حضور ﷺ جس وقت طا

کے باہر تالاب کے کنارے پہنچے.....تو میں رسول اللہ کا جوتا مبارک اتارتا ہوں .....لیکن جوتا نہیں اترتا ہے.....میں کپڑے اتارتا ہوں.....نبی علیہ السلام کے جسم سے کپڑے اترتے نہیں.....سارا چہرہ خون آلود ہے..... سارے کپڑے خون آلود ہیں.....سارا جسم خون آلود ہے.....

میرے دوستو.....تھوڑی دیر کے بعد پہاڑوں کا فرشتہ آیا.....اور آکر عرض کیا اے اللہ کے نبی.....آپ ہمیں حکم کریں ہم ان دونوں پہاڑوں کو ملادیں.....تاکہ ان طائف والوں کا قیمہ قیمہ ہوجائے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت والے ہاتھ اٹھائے.....اور اپنے اللہ سے عرض کیا..... اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ.....اے اللہ یہ محمد کا رتبہ پہچانتے نہیں ہیں ان کو ہدایت عطا فرمادے.....شاید ان کی نسلوں میں کوئی محمدؐ کا نام لیوا پیدا ہوجائے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی تھی.....

تیری توحید پر سب کچھ برداشت ہے:۔

میرے دوستو.....یہ طائف کی گلیاں ہیں.....اب مدینے کی گلیاں دیکھو.....رسول اللہ گزر رہے ہیں.....آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے.....پیغمبر ﷺ کے چہرہ اقدس پر غلاظت کے ڈھیر ڈالے گئے ہیں..... رسول اللہ کو گالیاں دی گئی ہیں.....نبی علیہ السلام پر مختلف قسم کے آوازے کسے گئے ہیں.....پیغمبر کے گلے میں رسیاں ڈال کر گھسیٹا گیا ہے.....

میرے دوستو.....مجھے بتاؤ مدینہ منورہ میں ایک آدمی نبی کے خلاف شعر پڑھتا ہے.....پیغمبر ﷺ اس کے قتل کا حکم دے دیتے ہیں.....

بتاؤ یہاں پر.....رسول اللہ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے..... پیغمبر ﷺ نے ان کے قتل کا حکم کیوں نہیں دیا؟.....

Scanned with CamScanner

رسول اللہ کے چہرے پر کوڑا کرکٹ ڈالا گیا..... پیغمبر ﷺ نے ان کے قتل کا حکم کیوں نہیں دیا؟.....

رسول اللہ کو گلے میں پھندہ ڈال کر گھسیٹا گیا..... پیغمبر ﷺ نے اس کے قتل کا حکم کیوں نہیں دیا؟..... اس لئے نہیں دیا کہ یہاں مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کی نبوت کا سوال تھا..... اور مکہ مکرمہ میں خدا کی الوہیت کا سوال تھا..... وہاں خدا کی وحدانیت کا سوال تھا..... وہاں توحید کا سوال تھا..... جب توحید کا سوال تھا تو پیغمبر ﷺ کی یہ خواہش تھی..... کہ.....

مجھے گالیاں دی جائیں ..... مجھے کوئی پرواہ نہیں

میرے چہرے پر کوڑا کرکٹ ڈالا جائے ..... مجھے کوئی پرواہ نہیں

میرے راستے میں کانٹے بچھائے جائیں ..... مجھے کوئی پرواہ نہیں

اس لئے کہ میں اپنے خدا کیلئے سب کچھ کر رہا ہوں..... عاشقوں کو گواہی دینے کیلئے سب کچھ لٹانا پڑتا ہے..... حضورؐ خدا کی خدائی کی گواہی دینا چاہتے تھے..... اس لئے پیغمبر نے سب کچھ برداشت کیا.....

میرے بھائیو..... اور یہاں نبوت کی گواہی دینی تھی..... تو صحابہ کو حکم دیا اے میرے صحابیو..... تم نے نبوت کی گواہی دینی ہے..... اللہ کے راستے میں میرے دشمن کو قتل کرو..... تاکہ میری گواہی پوری ہو جائے..... اور وہاں خدا کے نبی نے خود تکلیفیں اٹھا کر خدا کی خدائی کی گواہی دی..... یہ گواہی بھی بے مثال تھی..... وہ گواہی بھی بے مثال تھی..... یہ میرے نبی ﷺ کی شان ہے..... یہ بی بی آمنہؓ کا لعل ہے.....

رُخِ قمر سے رُخِ پیغمبرؐ صاف ہے:۔

حضرت جابر بن ثمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... خانہ کعبہ کی دیواروں

Scanned with CamScanner

کے نیچے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے تھے..... چودھویں رات کا چاند چمک رہا تھا..... کبھی میں چاند کے چہرے کو دیکھتا تھا..... کبھی میں رسول اللہ کے چہرے انور کو دیکھتا تھا..... جابر کہتے ہیں مجھے پیدا کرنے والے خدا کی قسم ہے کہ مجھے عرش کے چاند سے..... اپنے محمد کا چہرہ انور بہت زیادہ خوبصورت نظر آیا ..... یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے.....

لیکن اسی مبارک چہرے پر لوگوں نے پتھر مارے..... وہ چہرہ اتنا حسین وجمیل ہے کہ وہ چاند سے زیادہ خوبصورت ہے..... اس چہرے کو (نعوذ باللہ) لوگوں نے بے عزت کرنے کی کوشش کی..... اس چہرے پر غلاظت کے ڈھیر ڈالنے کی آخر کیا وجہ تھی..... یہ ساری دنیا کا سردار پیغمبرؐ ہے.....

میرا پیغمبر قرآن کے آئینہ میں:۔

میرے بھائیو..... میرا پیغمبر بے مثال ہے..... میرا پیغمبر باکمال ہے..... آج میں نے عرض بھی یہی کرنا ہے کہ میرا نبی توحید کے آئینہ میں ..... میرے نبی کا تعارف خود باری تعالیٰ نے..... اپنی لاریب کتاب میں کرایا ہے..... حتیٰ کہ.....

جو چلتا ہے	.....	تو قرآن بولتا ہے
جو اٹھتا ہے	.....	تو قرآن بولتا ہے
جو دعا کرتا ہے	.....	تو قرآن بولتا ہے
جو رکوع کرتا ہے	.....	تو قرآن بولتا ہے
جو سجدے کرتا ہے	.....	تو قرآن بولتا ہے
جو طواف کرتا ہے	.....	تو قرآن بولتا ہے
جو نوافل پڑھتا ہے	.....	تو قرآن بولتا ہے

Scanned with CamScanner

جو تہجد پڑھتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو ہجرت کرتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو معراج پر جاتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو غار ثور میں جاتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو طواف کرتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو خواہش کا اظہار کرتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو میدان کارزار میں جاتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو انگلی سے اشارہ کرتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو مکہ کی گلیوں میں چلتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو اولاد کے حقوق بتلاتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو مدینہ کی بستیوں میں جاتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو یتیموں پر دست شفقت رکھتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو بیواؤں کے حقوق بتلاتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو پڑوسیوں کے حقوق بتلاتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو غریبوں کے حقوق بتلاتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو ابوبکر صدیقؓ کو ساتھ لے جاتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو ابوبکر صدیقؓ سے رشتہ طلب کرتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

جو عمر فاروق سے رشتہ مانگتا ہے ..... تو قرآن بولتا ہے

آج مجھے بتا.....

جس کی خواہش پر ..... قرآن بولے

Scanned with CamScanner

جس کے حسن پر ..... قرآن بولے

جس کے چلنے پر ..... قرآن بولے

جس کی مسکراہٹ پر ..... قرآن بولے

جس کے کپڑوں پر ..... قرآن بولے

جس کی آنکھوں پر ..... قرآن بولے

جس کی شرافت پر ..... قرآن بولے

جس کی دیانت پر ..... قرآن بولے

جس کی نبوت پر ..... قرآن بولے

جس کی ملت پر ..... قرآن بولے

جس کی سنت پر ..... قرآن بولے

جس کی شریعت پر ..... قرآن بولے

جس کی محنت پر ..... قرآن بولے

جس کی تعلیم پر ..... قرآن بولے

جس کی عبادت پر ..... قرآن بولے

جس کی زندگی پر ..... قرآن بولے

جس کی عبادت پر ..... قرآن بولے

جس کی وفات پر ..... قرآن بولے

جس کی بلندی پر ..... قرآن بولے

جس کے جمال پر ..... قرآن بولے

جس کے کردار پر ..... قرآن بولے

جس کے اوصاف پر ..... قرآن بولے

Scanned with CamScanner

جس کے اخلاق پر ..... قرآن بولے

آج بتا.....اس عظمت والے پیغمبر ﷺ کی کیا بات ہے.....جس کی عظمت و بزرگی کی گواہی قرآن کی ایک ایک آیت دیتی ہے.....آج اس نبوت کے چہرے پر لوگوں نے پتھر مارے.....لوگوں نے گالیاں دیں..... لیکن وہ پتھر سہہ رہا ہے.....کانٹوں سے نبی کا چہرہ زخمی ہوا.....حتیٰ کہ جس کیلئے پیغمبر ﷺ کو مارا گیا.....وہ خدا نہیں بولا.....جس کیلئے پیغمبر کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے.....وہ خدا نہیں بولا.....وہ چیز کیا ہے .....وہ چیز ہے خدا کی گواہی.....

اہمیت مسئلہ توحید باری تعالیٰ:۔

میرے بھائیو.....دوسرے لفظوں میں وہ چیز ہے مسئلہ توحید..... توحید کیلئے پیغمبرؐ کے مقدس چہرے پر پتھر پڑے یا نہیں پڑے.....تو معلوم ہوا کہ جس کیلئے نبیؐ کے چہرے پر پتھر پڑے وہ چیز نبیؐ سے بہتر ہے.....اور وہ چیز ہے مسئلہ توحید.....ہم نے جس کو بھلا دیا.....ہم نے جس کی بات کو ختم کر دیا .....پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ.....جس کا معنی ہے.....اللہ کے سوا معبود کوئی نہیں.....لیکن پیران پیر سے کہا کہ کشتی تو بچا.....

پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ..... لیکن سجدہ قبر پر کیا،

پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ..... لیکن طواف قبر کا کیا

پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ..... لیکن مشکل کشا علی کو کہا

پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ..... لیکن داتا علی ہجویری کو کہا

پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ..... لیکن بیٹا بیٹی پیر سے مانگا

پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ..... لیکن مشکل کشا پنجتن پاک کو کہا

Scanned with CamScanner

پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ..... لیکن مشکل کشا بارہ اماموں کو کہا

پڑھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ..... لیکن مشکل کشا چودہ معصوموں کو کہا

اُم المؤمنینؓ کی جھولی اولاد سے خالی:۔

میرے بھائیو..... اب ذرا مجھے بتاؤ..... اس سے بڑی گستاخی اس اللہ ذوالجلال کی اور کیا ہو سکتی ہے اور اس سے بڑا دین محمدی کا مذاق اس دھرتی پر اور کیا ہو سکتا ہے..... جبکہ رسول اللہ ﷺ سے بہتر کوئی دنیا میں نہیں ہے..... حضور ﷺ کے خاندان سے بہتر کوئی دنیا میں نہیں ہے.....

کیا وہ واقعہ تمہیں یاد نہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ رسول اللہ کی خدمت میں آئیں..... ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کیوں روتی ہو..... عرض کیا اے اللہ کے نبیؐ..... میں تمہاری کتنی پیاری رفیقہ حیات ہوں..... لیکن اے اللہ کے رسول..... آپ جو ساری کائنات کے سردار ہیں..... اور میں وہ عورت ہوں جو آپ کا لباس ہوں..... آپ کی عزت ہوں..... آپ کی آبرو ہوں..... میرے لئے کیا قرآن کی سترہ آیتیں نہیں اتریں..... میرے لئے خدا نے صفائی نہیں بھیجی.....

حضور ﷺ نے فرمایا صفائی بھیجی ہے..... لیکن اللہ کے نبی میرے دامن میں اولاد کوئی نہیں..... عائشہ کی گود اولاد سے خالی ہے..... اے اللہ کے نبی اگر مجھے لڑکا کوئی نہیں ملتا تو آپ دعا کر دیں خدا لڑکی دے دے..... تو ساری دنیا کے سردار نے فرمایا عائشہ! اولاد کا خزانہ تیرے محمدؐ کے پاس بھی نہیں ہے.....

مجھے بتاؤ کہ.....

وہ عائشہؓ ..... جو صدیقؓ کی بیٹی ہے

وہ عائشہؓ ..... جو پیغمبر ﷺ کا لباس ہے

Scanned with CamScanner

وہ عائشہؓ ..... جو پیغمبر ﷺ کی عزت ہے

وہ عائشہؓ ..... جو پیغمبر ﷺ کی طہارت ہے

وہ عائشہؓ ..... جو پیغمبر ﷺ کی محبوب رفیقہ حیات ہے

وہ عائشہ ..... جس کیلئے قرآن کی سترہ آیتیں اُتریں

وہ عائشہؓ ..... جو اُنیس سال کی عمر میں پیغمبر ﷺ کے گھر میں آئی

وہ عائشہؓ ..... اتنی برکتوں والی ..... اتنی عظمتوں والی ..... دس سال نبیؐ کے گھر میں رہتی ہے ..... اور پیغمبر سے کہتی ہے اولاد کے لئے دعا کرو ..... حضور کہتے ہیں عائشہ یہ خزانہ محمد ﷺ کے پاس نہیں ..... بلکہ یہ خزانہ تو میرے اللہ کے پاس ہے ..... تو میں عرض کر رہا تھا کہ حضور خدا کی خدائی کے گواہ ہیں ..... اور اس گواہ کی عظمت کو دیکھو کہ وہ گواہ ایسا ہے ..... جو آسمانوں کی طرف انگلی اٹھاتا ہے تو چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہے .....

معجزات انبیاءؑ برحق ہیں:۔

اور اس نبیؐ کو دیکھو ..... وہ پیغمبر اتنا عظیم پیغمبر ہے ..... یعنی سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا مبارک مارا پتھر پر ..... تو پانی کے بارہ چشمے نکل آئے ..... اور پتھر سے تو پانی نکلتا رہتا ہے ..... پہاڑوں سے تو چشمے نکلتے رہتے ہیں ..... یہ تو عقل میں بات آتی ہے .....

لیکن ذرا اس پیغمبر ﷺ کو دیکھو کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ..... تین سو چودہ صحابی رسول اللہ کے ساتھ ہیں ..... بعض علماء نے لکھا ہے ..... دوسری دفعہ جب حضور علیہ السلام بیعت رضوان کے موقع پر آئے ..... تو ساڑھے چودہ سو صحابہ پیغمبر کے ساتھ ہیں ..... اکثر صحابی پانی پی چکے تھے ..... تین چار سو صحابی باقی پیاسے رہ گئے تھے ..... پانی ختم ہو گیا تھا ..... حضور نے فرمایا پانی

کا کوئی پیالہ ہے تو مجھے لا کر دو..... تو صحابہ نے پانی کا ایک پیالہ پیش کیا..... پیغمبر ﷺ نے پانی کا پیالہ لے کر اس میں اپنی انگلی مبارک ڈالی..... اور نبی کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے.....

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عصا مبارک مارا تھا تو پتھر سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا تھا..... لیکن یہ بھی ایسا گواہ ہے..... جس نے خدا کی گواہی دی ہے..... اس کی انگلیوں سے پانی کے چشمے نکل آئے..... اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا..... یہ میرے پیغمبر ﷺ کی شان ہے..... یہ میرے نبی کا اعزاز ہے..... اور آمنہؓ کے لعل سے بہتر کوئی خدا کی گواہی نہیں دے سکتا.....

جب نبیؐ اور صحابہؓ کو بھوک لگی:۔

حضور ﷺ مدینہ میں موجود ہیں..... سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور آ کر عرض کیا..... یا رسول اللہ دو دنوں سے کھایا پیا کچھ نہیں..... سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور آ کر عرض کیا..... دو دن سے کھایا پیا کچھ نہیں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے دو دن سے کچھ نہیں کھایا پیا..... تمہارے نبی نے چار دن سے کچھ نہیں کھایا پیا..... اگر تمہارے پیٹ پر ایک ایک پتھر باندھا ہوا ہے..... تو تمہارے نبی کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے ہیں.....

مقدادؓ کے گھر دو خسرؓ ایک داماد:۔

حضور ﷺ نے فرمایا..... ابوبکر! ابھی اللہ تعالیٰ انتظام کرتا ہے..... تھوڑی دیر کے بعد رسول اللہ کو کسی نے آ کر عرض کیا..... اے اللہ کے رسول مقدادؓ بن اسود کے گھر کے قریب سے میں گزر رہا تھا..... تو میں نے دیکھا کہ اس کے مکان کے صحن میں کھجوروں کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہے..... حضور علیہ السلام فرماتے ہیں چلو مقدادؓ کے گھر چلتے ہیں..... آدھی رات کا وقت ہے..... بے تکلفی

ہے..... حضور علیہ السلام نے جا کر مقدادؓ کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا.....

مقداد رضی اللہ عنہ کی بیٹی سوئی ہوئی اٹھتی ہے..... اور اس نے سلاخوں کے اندر سے دیکھا کہ ساری دنیا کا سردار ہمارے دروازے پر کھڑا ہے..... اپنے والد کو جگایا اور کہا ابا جان اُٹھو ساری دنیا کی دولت دروازے پر آ چکی ہے..... سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ اُٹھے اور دروازہ کھولا..... فِدَاكَ اُمِّی وَاَبِی یَارَسُوْلَ اللّٰہ..... میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں یارسول اللہ آپ اتنی دور سے چل کر آئے ہیں..... مجھے ہی حکم فرما دیتے تو میں آپ کے دروازے پر خود حاضر ہو جاتا.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقدادؓ آج بے تکلفی سے آئے ہیں..... اسلئے آئے ہیں کہ ابو بکرؓ نے کچھ نہیں کھایا..... عمرؓ نے بھی کچھ نہیں کھایا..... تیرے پیغمبر نے بھی کچھ نہیں کھایا..... پتہ چلا تیرے گھر میں کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقداد اسی لئے تیرے گھر میں آئے ہیں..... یہ بات سننے کی دیر تھی کہ مقداد ابن اسود کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں روتا ہے..... فرمایا.....

خبر ہے گرم ان کے آنے کی
آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا

کھجوروں کا ڈھیر ضرور تھا..... لیکن شام سے پہلے ساری کھجوریں میں نے فقیروں میں بانٹ دی ہیں..... اس لئے روتا ہوں کہ دنیا کا سردار میرے گھر میں موجود ہو..... اور میرے گھر میں کھجوروں کا ڈھیر موجود نہ ہو..... سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ زار و قطار رو رہا ہے.....

خشک تنے کو پیغمبرؐ کا سلام اور معجزہ:۔

جب مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو پیغمبر ﷺ نے روتے ہوئے دیکھا.....

Scanned with CamScanner

تو رحمت کا دریا جوش میں آیا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقداد تیرے گھر کے قریب کوئی کھجور کا درخت ہے..... سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا درخت تو کوئی نہیں ہے..... لیکن ایک کھجور کا خشک تنا میرے دروازے پر کھڑا ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... یہ میری نبوت والی چادر لے جاؤ..... اور اسے اللہ کا نام لے کر خشک تنے کے نیچے بچھا دو..... اور میرا سلام کہو..... اور خشک تنے سے کہو کہ محمد تجھ سے کھجوریں مانگتا ہے.....

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چادر لے کر خشک تنے کے پاس گیا..... میں نے اسے پیغمبر کا سلام پیش کیا..... میں نے جب اسے نبی علیہ السلام کا سلام پیش کیا تو خشک تنے میں بہار آ گئی..... اور وہ خوشی سے جھومنے لگا..... اور اس کے بعد میں نے چادر نیچے بچھا کر کہا اے خشک تنے تجھ سے رسول اللہ کھجوریں مانگتے ہیں..... یہ کہنے کی دیر تھی کہ اس خشک تنے سے کھجوریں گرنے لگ گئیں..... کھجوریں چادر پر پڑیں اور ساری چادر کھجوروں سے بھر گئی..... میں چادر اٹھا کر گھر لے آیا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقداد اگر تو چادر نہ اٹھاتا تو صبح تک کھجوریں برستی رہتیں.....

سیدنا سلمان فارسیؓ پر مصائب:۔

میرے بھائیو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس لگی ہوئی ہے..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے ہیں..... ایک صحابی سیدنا سلمان فارسیؓ بھی رسول اللہ کی مجلس میں بیٹھے ہیں..... حضور علیہ السلام نے فرمایا سلمان تم بڑے پریشان رہتے ہو کبھی کبھی آتے ہو..... بتاؤ سلمان تمہیں کوئی تکلیف ہے..... تو سیدنا سلمان فارسیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اور کوئی تکلیف نہیں ہے..... لیکن میرا مالک یہودی ہے..... مجھ سے بڑا کام لیتا ہے..... اور کہتا ہے اگر

Scanned with CamScanner

تو نے محمد کا کلمہ پڑھ لیا تو میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا..... یارسول اللہ مجھ پر روزانہ زیادتی کرتا ہے..... کئی کئی دن گزر جاتے ہیں..... مجھے کھانے کیلئے کچھ نہیں دیتا..... اللہ کے پیغمبرؐ نے جب سیدنا سلمانؓ فارسی کی باتیں سنیں .....تو نبی کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے.....

سلمان فارسیؓ کی رہائی اور شرائط:۔

سلمانؓ پھر کئی دنوں کے بعد آیا..... حضور نے فرمایا سلمانؓ بڑی دیر کے بعد آئے ہو..... عرض کیا یارسول اللہ میرا یہودی مالک مجھے اجازت نہیں دیتا ..... اگر میں کہیں جاؤں تو وہ مجھے مارتا ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمانؓ جاؤ..... آج اپنے مالک سے پوچھ کر آؤ کہ کتنے پیسے لے کر تمہیں آزاد کردے گا..... سیدنا سلمان اپنے مالک سے پوچھتے ہیں..... تو وہ یہودی مالک کہتا ہے..... اے سلمان اگر تو آزاد ہونا چاہتا ہے..... تو ایک ہزار اشرفیاں دے دو..... تین سو کھجوروں کے درخت لگاؤ..... کھجوروں کے باغ لگاؤ..... جب وہ کھجوروں کے درخت بن جائیں گے..... باغ پر پھل لگ جائے گا..... کھجوریں اُترنے لگ جائیں گی..... اس کے بعد تمہیں آزادی مل جائے گی.....

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کئی دن تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر نہیں آئے تھے..... نبی صلی اللہ علیہ وسکم کے دربار میں نہیں آئے..... کئی دنوں کے بعد جب آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا..... اے سلمان تو نے بتایا نہیں کہ تیرا مالک کیا کہتا ہے..... عرض کیا یارسول اللہ میرے مالک نے اتنی بڑی شرط لگا دی ہے..... اے کملی والے میں اس شرط کو پورا نہیں کرسکتا..... ایک ہزار اشرفیاں کون دے گا..... چلو ایک ہزار اشرفیاں صحابہ

جمع کر لیں گے.....لیکن تین سو کھجوروں کا باغ کون لگائے گا.....اور پھر باغ لگ جائے.....درخت بڑے ہو جائیں.....اور وہ کھجوریں دینے لگ جائیں.....تو پھر کہیں جا کر اس کے بعد مجھے آزادی ملے گی.....

سلمان فارسیؓ کی رہائی اور معجزہ رسولؐ:۔

حضور ﷺ نے فرمایا سلمانؓ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے.....یہ سودا بڑا سستا ہے.....یہ واقعہ صحیح بخاری شریف اور اسد الغابہ اور اسی طرح شمع رسالت کے تیس پروانے اور سیر الصحابہؓ میں موجود ہے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان یہ سودا بڑا سستا ہے.....سلمان نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے کیا حکم ہے .....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے صحابہ کو حکم دیا کہ دعا کرو.....سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دعا کی.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو فرمایا کہ جاؤ مدینہ سے باہر..... قبیلہ تشبیہ میں ایک یہودی رہتا ہے.....اس یہودی کو میرا پیغام دو.....اور اس سے کہو کہ محمد رسول اللہ ہمارے جو نبی ہیں.....وہ تجھ سے تین سو کھجوروں کی قلمیں مانگتے ہیں .....وہ صحابی تین سو کھجوروں کی قلمیں لینے چلے گئے .....قلمیں لے کر حضور کی خدمت میں آئے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر تم میرے ساتھ چلو.....سیدنا فاروق اعظم کو ساتھ لے لیا.....اور سیدنا سلمانؓ سے فرمایا کہا تم اپنے مالک سے پوچھ کر آؤ کہ کس جگہ یہ باغ لگانا ہے .....کس جگہ یہ درخت کھڑے کرنے ہیں.....

حضور علیہ السلام قلموں کو لے کر سیدنا عمرؓ فاروق کے ساتھ اس جگہ پر چلے گئے جہاں باغ لگانا تھا.....جن لوگوں نے حج کیا ہوا ہے انہیں پتہ ہے..... مدینہ سے مسجد قبا کی طرف جائیں.....تو راستے میں وہ جگہ آتی ہے جہاں سلمان

Scanned with CamScanner

فارسی کا باغ تھا..... وہ باغ رسول اللہ نے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا.....
ﷺ کے ہاتھ میں قلمیں ہیں..... سیدنا عمرؓ فاروق کے ہاتھ میں پانی کا برتن
..... حضورؐ نبوت والے ہاتھوں سے قلمیں لگا رہے ہیں.....
پیچھے پانی دیتے جا رہے ہیں..... بخاری شریف میں واقعہ موجود ہے کہ حضور صلی
اللہ علیہ وسلم نے خود قلمیں لگائی ہیں..... حضرت عمرؓ پانی لگاتے جا رہے ہیں.....
جس وقت پیغمبر علیہ السلام قلموں سے فارغ ہو گئے..... ایک دن گزر
گیا..... حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں دوسرا دن ہوا..... پیغمبر علیہ السلام پھر
آئے اور وہاں دعا مانگی..... تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ پیچھے سے جو درخت کی قلمیں
لگ چکی ہیں..... وہ درخت بن چکے ہیں..... کل پرسوں جو درخت کاٹی کھجور
والے نے لگائے تھے..... جو قلمیں لگائی تھیں..... ایک دن قلمیں لگتی ہیں
..... دوسرے دن وہ درخت بن جاتے ہیں..... تیسرے دن ان کو کھجوروں
کے خوشے لگ جاتے ہیں..... چوتھے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمانؓ
جاؤ اپنے یہودی مالک سے جا کر کہو..... یہ ایک ہزار اشرفیاں اور یہ باغ لے کر
مجھے آزاد کر دے.....

ادھر حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو حکم دے دیا کہ چندہ جمع کرو.....
سب صحابہ نے چندہ جمع کیا تو ایک ہزار اشرفیاں بھی جمع ہو گئیں..... اور فرمایا جا
اپنے مالک یہودی سے کہو..... ایک ہزار اشرفیاں بھی حاضر ہیں..... اور تین
سو کھجوروں کا باغ بھی حاضر ہے.....

جس وقت سیدنا سلمان فارسیؓ نے اپنے مالک یہودی کو جا کر کہا کہ یہ ایک
ہزار اشرفیاں ہیں..... اور وہ دیکھو تمہاری جگہ پر باغ لگ چکا ہے..... اس
نے کہا تیرا دماغ ٹھیک ہے..... میں نے پرسوں تجھے کہا تھا..... ایک دن

Scanned with CamScanner

میں باغ کیسے لگ جائے گا..... سیدنا سلمانؓ نے فرمایا اے میرے مالک یہودی .....اگر یہ میرا کمال ہوتا تو کبھی پورا نہ ہوسکتا..... یہ کمال اس پیغمبر ﷺ کے رب کا ہے..... اور یہ اس کے پیغمبر آمنہؓ کے لعل کا معجزہ ہے..... جو اپنی انگلی آسمانوں کی طرف کرتا ہے..... تو چاند دو ٹکڑے ہو جاتا ہے..... اپنی انگلی مبارک پانی کے پیالے میں ڈالتا ہے..... تو پورا لشکر خوب سیر ہو کر پانی پیتا ہے .....جاؤ جا کر اپنا باغ دیکھو.....

جب معجزہ رسولؐ دیکھا تو خود غلام ہو گیا:۔

یہودی آیا..... اور اس نے دیکھا..... جو پرسوں جگہ صاف تھی آج وہ ساری کی ساری درختوں سے بھر چکی ہے..... تین سو کھجوروں کے درخت لگ چکے ہیں..... خشک تنوں پر بہار آ چکی ہے..... کھجوروں کے خوشے لگ چکے ہیں..... کھجوروں کے گچھے لگ چکے ہیں..... اس نے باغ کو دیکھا تو حیرت کی گہرائیوں میں گم ہو گیا..... زمین اسکے پاؤں کے نیچے سے نکل گئی..... کھڑا ہو کر کہتا ہے اے سلمانؓ جا تو بھی آزاد ہے..... اور یہ باغ بھی اسلام کیلئے وقف ہے..... مجھے محمد ﷺ کا کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دے..... یہ میرے نبی کی شان ہے..... یہ میرے نبی کی گواہی ہے..... اس جیسی شان والا پیغمبر آج تک کائنات میں پیدا ہی نہیں ہوا..... جو اتنی بڑی شان والا ہو..... وہی خدا کا سب سے بڑا گواہ ہوا کرتا ہے.....

دیکھئے..... ایک دن آمنہؓ کا لعل کھجوریں لگاتا ہے..... اور دوسرے دن باغ بن جاتا ہے..... ایک طرف نبی کی یہ شان ہے.....

قادر اور مختار کل کون؟:۔

میرے بھائیو..... اور دوسری طرف دیکھو..... حقیقی صاحبزادہ

Scanned with CamScanner

ابراہیم رسول اللہ کے ہاتھوں میں ہے.....اور اس کی جان نکل رہی ہے.....
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....یَا اِبْرَاھِیْمُ اِنَّا بِفِرَاقِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ
.....اے میرے بیٹے ابراہیم ہم تیرے غم میں بڑے پریشان ہیں.....لیکن اس
سے بیٹے کی جان نہیں بچتی اور تھوڑی دیر کے بعد بیٹا دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے.....
مجھے بتاؤ.....ایک طرف پیغمبر انگلی اٹھاتا ہے.....تو چاند دو ٹکڑے
ہو جاتا ہے.....ایک دن کھجوروں کی قلمیں لگاتا ہے.....تو دوسرے دن باغ
بن جاتا ہے.....ایک طرف اپنی انگلی پانی کے پیالے میں ڈالی ہے.....
تو پانی کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں.....

اگر وہی پیغمبر جابرؓ کی ہنڈیا میں اپنا لعاب ڈالتا ہے.....تو سینکڑوں آدمی
پیٹ بھر کے کھانا کھاتے ہیں.....کڑوے کنویں میں اگر وہی پیغمبر اپنا لعاب مبارک
ڈالتا ہے.....تو کنواں سارا میٹھا ہو جاتا ہے.....

دوسری طرف وہی پیغمبر ﷺ.....اس کے ہاتھوں میں حقیقی بیٹا جان
دے رہا ہے.....لیکن محمد اپنے بیٹے کو نہیں بچا سکا.....یہاں سے کیا معلوم
ہوا ہے.....یہاں سے معلوم ہوا کہ پیغمبر ﷺ کے معجزات میں بھی اللہ کا کمال ہے
.....اللہ نے جب چاہا نبی کے ہاتھوں میں معجزہ دے دیا.....جب نہیں چاہا
تو نہیں دیا.....تو معجزہ کا مطلب ہوتا ہے جو عقل کو عاجز کر دے.....انسان کو
عاجز کر دے.....ان معجزات رسولؐ نے ساری انسانیت کو عاجز کر دیا.....

میرے دوستو.....پیغمبر ﷺ کے ہاتھ سے جو معجزہ صادر ہوتا ہے.....
اس کا مطلب یہ نہیں کہ نبی مختار کل ہو گیا.....نبی ہر چیز پر قادر ہو گیا.....اگر
نبی ہر چیز پر قادر ہوتا.....تو پھر وہ اپنے بیٹے کی جان کیوں نہ بچا سکا.....
طاہر طیب کی جان کیوں نہ بچا سکا.....اپنے بیٹے عبداللہ کی جان کیوں نہ بچا سکا

Scanned with CamScanner

.....اپنی بیٹیوں کی جان کیوں نہ بچا سکا.....

اگر پیغمبر علیہ السلام مختار کل ہوتے.....تو مجھے بتاؤ.....پیغمبر ﷺ کے دانت کیوں شہید ہوتے.....اُحد کے میدان میں کیوں فتح شکست میں بدل جاتی.....اگر پیغمبر علیہ السلام مشکل کشا اور حاجت روا ہوتے.....تو نبی علیہ السلام پر تکلیفیں کیوں آتیں.....نبی علیہ السلام کو دکھ کیوں پہنچتے.....دکھ اس کو پہنچتے ہیں جو مشکل کشا نہ ہو.....اور جو مشکل کشا ہو.....اس پر کبھی تکلیف نہیں آتی.....

عالم الغیب کون؟:۔

اور پھر قرآن حکیم کا پندرہواں پارہ کھولو.....یہودیوں کا ایک وفد پیغمبر ﷺ کے پاس آیا.....بڑے بڑے مشرکوں کو ساتھ لے کر آیا.....اور انہوں نے آکر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تین سوال کئے.....

پہلا سوال.....اگر سچے نبی ہو.....تو بتاؤ روح کسے کہتے ہیں؟۔

دوسرا سوال.....اگر سچے نبی ہو.....تو بتاؤ ذوالقرنین کون تھا؟

تیسرا سوال.....اگر سچے نبی ہو.....تو بتاؤ اصحاب کہف کون تھے؟

میرے بھائیو.....ان تینوں سوالوں کا ذکر قرآن کے پندرہویں پارے میں موجود ہے.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب یہ تینوں سوال کئے گئے.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کل ان کا جواب دے دوں گا .....وہ یہودی کل آ گئے.....جب وہ دوسرے دن آئے.....تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل کو بتاؤں گا.....یہودی پھر آ گئے.....پھر فرمایا کل بتاؤں گا.....یہودی پھر آ گئے.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل کو بتاؤں گا .....صحیح بخاری شریف میں ہے کہ اس طرح سولہ دن گزر گئے.....سولہ دنوں

Scanned with CamScanner

کے بعد پیغمبر ﷺ اتنے پریشان ہوئے کہ پہاڑ پر چڑھنے لگے.....اور ارادہ یہ کیا کہ میں اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گرالوں گا.....یا میں پہاڑ پر پوری زندگی گزاروں دوں گا.....میں نیچے کبھی نہیں آؤں گا.....کیونکہ مکہ کے یہودی مجھے نہیں چھوڑتے.....مجھ سے روزانہ سوال کرتے ہیں.....اور میں ان کا جواب کیسے دوں.....اسلئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض نہ ہوگیا ہو.....جو وحی نہیں بھیجتا .....وحی آئے گی تو جواب دوں گا.....

جب پیغمبر ﷺ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ رہے تھے.....تو اس وقت قرآن کی یہ آیت اتری.....وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۞ اِلَّآ اَنْ یَّشَاءَ اللّٰهُ ۚ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ۞.....(پ ۱۵ سورۃ الکہف آیت ۲۳ تا ۲۴)

اے کملی والے آپ نے ان سے کہا تھا کہ کل کو جواب دوں گا.....پھر کل آیا.....آپ نے کہا کل کو جواب دوں گا.....آپ نے اپنے کلام میں جب کل کہا تھا.....تو انشاء اللہ کیوں نہیں کہا تھا؟.....آپ نے کہا کل کو جواب دوں گا.....آپ کو کہنا چاہئے تھا اگر اللہ نے چاہا تو کل کو جواب دوں گا..... آپ نے انشاء اللہ نہیں کہا اسلئے سولہ دن تک جبرائیل نہیں اترا.....سولہ دن تک جبرئیل کیوں نہیں اترا.....اسلئے کہ پیغمبر ﷺ نے انشاء اللہ نہیں کہا تھا.....

اور جب جبرئیل علیہ السلام اترے تو تینوں سوالوں کا جواب آیا کہ..... قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ.....کہہ دیجئے روح اللہ کا حکم ہے.....اور ذوالقرنین ایک بادشاہ کو کہتے ہیں.....مفصل حالات سورہ کہف میں موجود ہیں.....اور اصحاب کہف ایک غار میں رہنے والے کچھ لوگوں کو کہتے ہیں.....

میرے دوستو.....تینوں سوالوں کا جواب پندرہویں پارے میں موجود ہے

Scanned with CamScanner

.....لیکن سولہ دن تک وحی کیوں نہیں آئی.....اس لئے نہیں آئی کہ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے انشاء اللہ نہیں کہا تھا.....معلوم ہوا کہ خدا نبی کو بتاتا ہے.....جو بتائی ہوئی بات کو آگے بتائے.....اس کو عالم الغیب نہیں کہتے.....

کیا یہ بھی علم غیب ہے؟:۔

میرے بھائیو.....آپ کہیں گے کہ مولانا صاحب کیا لاہور میں بارش ہو رہی ہے.....اگر میں ٹیلی فون کا رسیور اٹھاؤں.....لاہور کا نمبر ڈائل کروں.....اور وہاں پر کسی سے پوچھوں کہ لاہور میں بارش ہو رہی ہے.....پتہ کرنے کے بعد پھر آپ کو بتاؤں کہ لاہور میں بارش ہو رہی ہے.....تو آپ مجھے عالم الغیب کہو گے؟.....ہرگز نہیں کہو گے.....اور اگر آپ مجھے کہیں بارش ہو رہی ہے.....میں ویسے ہی کہوں بارش ہو رہی ہے.....آپ کہیں کہ یہ عالم الغیب ہے.....کہیں گے کہ نہیں کہیں گے؟.....

پیغمبر ﷺ سے پوچھا کہ تین سوالوں کا جواب بتاؤ.....تو نبی اگر خود ہی بتا دیتے.....تو نبی کو آپ عالم الغیب کہتے.....لیکن پیغمبرؐ نے خدا سے ہمکلام ہونا چاہا.....پیغمبرؐ نے خدا کو ٹیلی فون کیا.....لیکن اس ٹیلی فون کا جواب نہ ملا.....کال کا جواب نہ ملا.....تو نہ بتایا.....جو کال کر کے آگے بات بتائے.....وہ عالم الغیب نہیں ہوتا.....مطلع علی الغیب ہوتا ہے.....

پہلے اپنا عقیدہ درست کرو:۔

میرے بھائیو.....کلمہ نبی ﷺ کا پڑھتے ہو.....بات نبی ﷺ کی کرتے ہو.....قرآن نبی ﷺ کا پڑھتے ہو.....اور پھر شرک بھی کرتے ہو.....پھر یہ بھی کہتے ہو کہ اللہ کے علاوہ.....

نبی ﷺ بھی عالم الغیب ہیں

Scanned with CamScanner

صحابہ کرام بھی عالم الغیب ہیں
غوث بھی عالم الغیب ہیں
پنجتن پاک بھی عالم الغیب ہیں
بہتر تن بھی عالم الغیب ہیں
چودہ معصوم بھی عالم الغیب ہیں
بارہ امام بھی عالم الغیب ہیں
قطب بھی عالم الغیب ہیں
اولیاء بھی عالم الغیب ہیں
پیر کا کتا بھی عالم الغیب ہے
پیر کی بلی بھی عالم الغیب
قبر والے بھی عالم الغیب ہیں
مزار والے بھی عالم الغیب ہیں
دربار والے بھی عالم الغیب ہیں
گدی نشین بھی عالم الغیب ہیں

کہتے ہیں جی یہ پہنچی ہوئی سرکار ہے..... کپڑے اترے ہوئے ہیں ..... ایک کچھا نیچے پہنا ہوا ہے..... کہتے ہیں یہ آدھا ولی ہے ..... اگر پورے اتر گئے تو پورا ولی ہو گیا..... سچے ولیوں کے غلام بنو..... سچا ولی نبی ﷺ کی سنت کو کبھی نہیں چھوڑتا ..... اور جھوٹا ولی سنت پر کبھی عمل نہیں کرتا ..... آپ کبھی تجربہ کر کے دیکھ لیں ..... پاکستان میں ایسے گھڑ تو پیروں کی بہت کثرت ہے..... جنہوں نے اس قوم کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے..... آپ بازاروں میں جائیں..... تو جگہ جگہ وہ من گھڑت پیر بیٹھے ہوتے ہیں .....

Scanned with CamScanner

جو چاہو سو پوچھو لکھا ہوتا ہے.....

سیاسی پیروی کی زبوں حالی:۔

ایک مولوی صاحب چلے گئے..... اس نے کہا جو چاہو سو پوچھو.....

انہوں نے اپنا ہاتھ دکھایا..... پیر نے کہا جی آپ کا ہاتھ کہتا ہے کہ آپ کی شادی نہیں ہوگی..... جبکہ مولوی صاحب کی شادی ہو چکی تھی..... اور نرینہ اولاد بھی ہوگئی تھی..... تو مولوی صاحب اپنی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے.....

اس تیرے باپ کی دو بیویاں ہیں..... اور چار بیٹے ہیں..... اب وہ جاہل پیر پریشان ہوگیا..... اور بورڈ لکھا ہوا ہے جو چاہو سو پوچھو.....

ایک الیکشن میں ایک صاحب نے کہا کہ مجھے خواب میں..... پیران پیر نے فرمایا ہے کہ تم الیکشن لڑو تم جیت جاؤ گے..... بلکہ آئندہ حکومت بھی تمہاری ہوگی..... لیکن ماشاء اللہ پانچ ہزار ووٹ ملے..... اور ایک صندوقچی سے گیارہ ووٹ نکلے..... تو کسی نے کہا سیٹ ملے نہ ملے بس جناب گیارہویں شریف تو ثابت ہوگئی نا.....

مجھے بتاؤ..... پیران پیر نے یہ فرمایا تو اس کے بعد کیا ہوا.....

الیکشن کے بعد بغداد شریف چلے گئے..... کیا کہنے گئے تھے کہ تیرے نام پر چالیس سال قوم کو دھوکا دیا..... چالیس سال تیرے نام کی گیارہویاں کھائیں ..... تیرا نام لے کر جھوٹ بولا اور اسلام کا مذاق اڑایا..... قرآن وحدیث کو چھوڑا اور من گھڑت مسئلے کئے جبکہ تو نے ہمیں سیٹوں سے ہرا دیا..... حتیٰ کہ ضمانت بھی ضبط ہوگئی..... بڑے بڑے کلہے اور جبے زمین پر گر پڑے.....

ایک اور سیاسی پیر ہے جن کے بارے میں اس کے مرید کہتے ہیں کہ وہ پہنچی ہوئی سرکار ہے..... حالت یہ ہے کہ اس کی چوری ہوگئی تو سارا سال کتوں کو اسلام

آباد میں دوڑایا..... تاکہ چوری کا مال برآمد ہو جائے..... جبکہ اسکے مرید کہہ
ہیں جو چاہو سو پوچھو..... اور پیر خود اپنی چوری کتوں سے پوچھ رہا ہے..... قربان
جایئے یہ اس قوم کا ولی اللہ ہے..... اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحمت فرمائے..... اور
حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے..... آمین.....

میرے بھائیو..... میں عرض کر رہا تھا کہ میرا پیغمبر گواہ بن کر آیا.....
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا..... یہ پیغمبر ﷺ کی اللہ کے حق میں گواہی ہے.....
پیغمبر ﷺ اللہ کے گواہ ہیں..... اور جو پیغمبر اللہ کے گواہ ہیں..... ان
کی گواہی سے بہتر گواہی کوئی نہیں ہو سکتی ہے.....

حضورؐ کے بارے میں ظہیر کہتا ہے.....

حضور ﷺ آئے تو سرآفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آ گئی دنیا
بجھے چہروں کا زنگ اُترا ستے چہروں پہ نور آیا
حضور ﷺ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا

عورت کی سربراہی اور ہماری تباہی:۔

ہمارا حال بڑا عجیب ہے..... ہم نبی ﷺ کو مانتے ہیں..... ہم نبیؐ
کے عاشق ہیں..... لیکن کوئی عشق والا کام نہیں کرتے..... ایک اخبار میں تھا
کراچی میں پاکستان کی وزیراعظم تقریر کر رہی تھی..... اذان ہونے لگی تو تقریر
بند کر دی..... ہم نے کہا شاید اسلام آ گیا ہم تو اتنی بات پر خوش ہو جاتے ہیں
..... اذان ہوئی اور اس نے تقریر بند کر دی تو ہم خوش ہو گئے ..... جبکہ اس
سے کسی نے بھی نہیں پوچھا کہ وہ نبیؐ جس کی اذان آ رہی ہے..... وہ اذان سن کر
تم خاموش ہو گئی ہو..... کیا اس نبی نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ جس قوم کی سربراہ عورت

Scanned with CamScanner

ہو..... وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی..... یہ بھی تو اسی نبی کا حکم ہے

..... اللہ اکبر.....

میرے بھائیو..... مرد، مرد ہوتا ہے..... عورت، عورت ہوتی ہے

..... عورت کا کام یہ نہیں ہوتا جو ہمارے ہاں ہے..... بڑے بڑے چوہدری

اور بڑے بڑے آفیسر سلیوٹ مار رہے ہیں..... ایک لڑکی کو سلیوٹ مار رہے ہیں

..... قربان مس صاحب پرائم منسٹر صاحب سلیوٹ مار رہے ہیں.....

سیدہ فاطمہؓ اور اہمیت پردہ:۔

بلکہ ہم اس عورت کو مانتے ہیں..... جس عورت کا نام سیدہ فاطمۃ الزہراؓ

ہے..... جس نے وفات کے وقت فرمایا تھا..... علیؓ! میں مرجاؤں تو میرا

جنازہ رات کو اٹھے..... سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا..... فاطمہ!.....

تیرے جنازے میں محلے اور پڑوس کے لوگ شریک ہوں گے..... اگر جنازہ دن

کو اٹھائیں گے تو ہر ایک آسانی سے شریک ہوجائے گا..... اور اگر رات کو جنازہ

اٹھائیں گے تو وہ شریک نہ ہوسکیں گے.....

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا..... علیؓ! تمہاری بات ٹھیک ہے

..... لیکن میں وہ فاطمہؓ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں..... جس کے چہرے کو

یا مصطفیٰؐ نے دیکھا ہے یا پھر مرتضیٰؓ نے دیکھا ہے..... میں مرجاؤں تو میں چاہتی

ہوں کہ میرے کفن پر بھی کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑے.....

ترقی یافتہ انسان یا جانور؟:۔

میرے بھائیو..... یہ اسلام نہیں ہے..... ائیر پورٹ پر جاؤ لیڈی

آگے جارہی ہے اور لیڈا صاحب پیچھے جارہا ہے..... کہتے ہیں مولانا! یہ تو ترقی

ہے..... میں نے کہا یہ ترقی کہاں سے آئی ہے..... امریکہ سے آئی ہے

Scanned with CamScanner

..... کھڑے ہوکر کھانا کھانا ..... یہ نبی کی سنت کے خلاف ہے ..... بیٹھ کر کھانا کھانا یہ سنت ہے ..... اور اگر کوئی روکے تو کہتے ہیں کہ یہ دقیانوس ہے ..... ہم تو ماڈرن لوگ ہیں ..... ہم تو ترقی یافتہ ہوگئے ہیں .....

میں نے کہا اگر کھڑے ہوکر کھانا کھانا ترقی ہے ..... تو پھر تم سے بڑا ترقی یافتہ تو گدھا ہے ..... پھر جانور ترقی یافتہ ہوگئے ..... جانور ماڈرن ہوگئے ..... کیونکہ تمام جانور کھڑے ہوکر پیشاب کررہے ہیں .....

میں نے کہا یار بیٹھ کر پیشاب کرلو ..... کہتے ہیں یہ ماڈرن طریقہ ہے ..... میں نے کہا اگر کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ماڈرن طریقہ ہے ..... تو پھر جانور تم سے بھی زیادہ ماڈرن ہوگئے ہیں ..... گدھا بھی کھڑے ہوکر پیشاب کررہا ہے ..... تم سے زیادہ ترقی یافتہ ہوگیا ..... تمہیں تو پتلون آگے پیچھے کرنی پڑتی ہے ..... لیکن یہ بلاتکلف کھڑا ہے ..... یہ کوئی ترقی ہے ..... قوم کو پاگل بنادیا ..... قوم کو الو بنادیا ..... امریکہ اور یورپ کی تہذیب کو اپنا لیا ..... آمنہؓ کے لعل کی سنت کو چھوڑ دیا .....

محبتِ رسول دعویٰ نہیں عمل سے اپناؤ:۔

ربیع الاوّل کا مہینہ آیا ..... گلیاں سجائیں ..... بتیاں لگائیں ..... جھنڈیاں لگائیں ..... اور جناب والا ..... خسروں کے جلوس نکالیں ..... اور خوش ہوگئے کہ ہم نبی ﷺ کے امتی ہیں ..... اس نبی کی بات نہیں مانی اور بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا ..... تو ہم نبی ﷺ کی سنت کے مطابق عمل نہیں کرتے ..... جھنڈیاں لگانے میں نبی کا عشق نظر آگیا .....

جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دن بارہ ربیع الاوّل ہے ..... نو ربیع الاوّل ولادت کا دن ہے ..... ولادت کے دن کچھ نہیں کرتے ..... وفات کے

Scanned with CamScanner

دن خوشی کرتے ہو..... اگر تیری ماں مرجائے تو خوشی نہیں کرتا..... تیرا باپ مرجائے تو خوشی نہیں کرتا..... تیرا بھائی مرجائے تو خوشی نہیں کرتا..... نبی ﷺ کا جنازہ اٹھے..... نبی ﷺ کی وفات کا دن ہو تو تو خوشی کرتا ہے..... سوچ تو سہی کبھی غور بھی کیا ہے..... تو اپنا ایک کام بھی نبی کی سنت کے مطابق نہیں کرسکتا.....

اگر تیری شادی ہوتی ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے بیٹھ کر کھانا کھانا..... تو شادی کیلئے کھڑا کر کے کھانا کھلاتا ہے..... اتنی بھی نبی ﷺ کی بات نہیں مانتا..... اور ربیع الاوّل کی جھنڈیوں سے تجھے جنت مل جائے گی..... اللہ تعالیٰ ہمیں حضور ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے.....

..... آمین .....

وَاٰخِرُ دَعْوَنَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

﴿اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَ
عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ
فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ
مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ۞ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَ
وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُ
اَلْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِ
رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْ
وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۞ (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴)

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ ..... یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُ
وَّ نَذِیْرًا ۞ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ (پ۲۲ الاحزاب آیت ۴۵۔۴۶)

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ ..... لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۞ وَاَنْتَ حِ
بِھٰذَا الْبَلَدِ ۞ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۞ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ ۞ (البلد ۳۰ آیت ۱)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ۞ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ
الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

اشعار:۔

وہ آئے جن کے آنے کی زمانے کو ضرورت تھی
وہ آئے جن کی آمد کیلئے بے چین فطرت تھی

Scanned with CamScanner

وہ آئے نغمہ داؤد علیہ السلام میں جن کا ترانہ تھا
وہ آئے گریہ یعقوب علیہ السلام میں جن کا فسانہ تھا
وہ آئے جن کی خاطر مضطرب تھی وادی بطحا
وہ آئے جن کے قدموں کیلئے کعبہ ترستا تھا
وہ آئے جن کو حق نے گود کی خلوت میں پالا تھا
وہ آئے جن کے دم سے عرش اعظم پر اجالا تھا

تمہید:۔

واجب الاحترام
قابل صد اکرام
معزز علمائے کرام
اور غیور نوجوان دوستو

آج کے اس جلسے کا عنوان سیرت النبی ﷺ اور سیرت الصحابہ رضی اللہ عنہم ہے .....آپ کو اور ان لوگوں کو جو میری تقاریر سنتے رہتے ہیں.....ان کو اچھی طرح علم ہے کہ میں ہمیشہ اشتہار پر دیئے گئے عنوان پر ہی گفتگو کرتا ہوں..... آج بھی میں انشاء اللہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم .....اور سیرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے عنوان پر ہی گفتگو کروں گا.....

میرے بھائیو.....کائنات کا سارا حسن.....کائنات کا سارا جمال .....کائنات کی ساری رعنائی.....کائنات کے سارے کلمات.....بی بی آمنہؓ کے لعل کے قدموں پر قربان ہیں.....

Scanned with CamScanner

احسان نہیں جتلایا:۔

میرے بھائیو.....وہ کونسی چیز ہے کہ جس پر کائنات کا انحصار ہے
.....کائنات کا انحصار ایک ایسی چیز پر ہے کہ جس سے بڑی دنیا میں کوئی چیز
نہیں ہے .....کائنات میں .....سورج .....چاند .....ستارے
اپنی لمعانیت.....اور لمع افروزی میں بے مثال ہیں.....
چاند کو انسان جب دیکھتا ہے.....تو ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ
چاند کتنا پھیلا ہوا ہے.....لیکن کبھی پروردگار نے چاند کی روشنی پر.....اور
چاند کی پیدائش پر فخر نہیں کیا.....
سورج کتنا بڑا ہے.....سورج کو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے کبھی یہ نہیں
کہا کہ میں نے سورج کو پیدا کیا ہے.....میرا تم پر احسان ہے.....سورج پیدا
کیا احسان نہیں جتلایا.....چاند کو پیدا کیا احسان نہیں جتلایا.....
دنیا میں انسان کیلئے سب سے قیمتی چیز ہوا ہے.....ہوا ایسی چیز ہے
جس کے بغیر انسان ایک لمحہ زندہ نہیں رہ سکتا.....لیکن وہ ہوا اللہ نے بغیر قیمت
کے مفت تجھے دے دی ہے.....اور یہ کہا کہ یہ ہوا میں تجھے دیتا ہوں.....
کیونکہ تیری زندگی کی بقا اسی ہوا پر موقوف ہے.....لیکن میں یہ ہوا تجھے دے
کر پھر بھی احسان نہیں جتلاتا.....ہوا اللہ نے عام کر دی.....

اگر تو پاکستان میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے
اگر تو امریکہ میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے
اگر تو برطانیہ میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے
اگر تو یونان میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے
اگر تو لبنان میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

Scanned with CamScanner

اگر تو فلپائن میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اگر تو بوسنیا میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اگر تو مصر میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اگر تو انڈونیشیا میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اگر تو سوڈان میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اگر تو عراق میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اگر تو ایران میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اگر تو ہندوستان میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اگر تو بلخ بخاریٰ میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اگر تو افغانستان میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اگر تو عرب امارات میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اگر تو مکہ اور مدینہ میں ہے ..... تو ہوا یہاں بھی مل رہی ہے

اور ہوا چونکہ سب سے ضروری تھی .....اس لئے اس کا کوئی پیسہ نہیں رکھا کہ اتنا پیسہ دو تو ہوا ملے گی .....اس کو اتنا مفت کر دیا کہ جس قدر یہ چیز ضرروی تھی .....اسی طرح اس کو عام کر دیا ہے .....

روزمرہ کی ضرورت :۔

دوسرے نمبر پر ضروری چیز پانی ہے .....پانی کیلئے ہر جگہ چشمے نکال دیئے .....پانی بھی مفت میں ملا .....لیکن یہ نہیں کہا کہ میں احسان جتلاتا ہوں .....بلکہ آپ دیکھیں کہ انسان کے وجود کیلئے .....سب سے ضروری چیز کیا ہے .....ہوا ہے .....

پورے قرآن میں اللہ نے کہیں ہوا کے بارے میں احسان نہیں جتلایا

Scanned with CamScanner

..... بلکہ اللہ نے سیدنا آدمؑ سے لے کر سیدنا عیسیٰؑ تک تمام پیغمبروں کو پیدا کیا

..... اور تمام پیغمبروں نے ہدایت کے چشمے جاری کر دیئے .....

پیغمبر پر گندگی پھینکی گئی

پیغمبر پر پتھر برسائے گئے

پیغمبر اپنے دانت شہید کروا گئے

پیغمبر آرے سے چیر دیئے گئے

پیغمبر تختہ دار پر چڑھا دیئے گئے

پیغمبر وطن سے بے وطن ہو گئے

پیغمبروں کو فرعونوں کے مقابلے میں کھڑا کر دیا گیا

حتیٰ کہ پیغمبروں کو آگ میں گرایا گیا..... اور پھر اس آگ سے نبیوں کو

بچا لیا گیا..... لیکن اللہ نے کبھی کسی نبی کے بھیجنے پر اور ان کو بچانے پر کبھی یہ نہیں کہا

کہ یہ میرا احسان ہے..... اللہ نے شمس و قمر بنائے ..... سورج اور چاند نہ

ہوتا تو جہاں اندھیروں میں ڈوب جاتا..... اللہ نے سورج اور چاند تجھے مفت میں

دے دیئے..... تیرے لئے روشنی اور اجالوں کا بندوبست کر دیا.....

جہالت بھری پوجا پاٹ :۔

اور اے انسان تو اتنا جاہل..... اور کس قدر پاگل ہو گیا ہے کہ تو سورج

اور چاند کو سجدہ کرنے لگ گیا تھا..... اور اللہ قرآن میں کہتا ہے کہ یہ سورج اور چاند

کو تو میں نے تیرا غلام بنایا ہے..... اور تو پاگل ہو گیا ہے کہ اسی کو سجدہ کر رہا ہے

..... یہ تو تیرا نوکر ہے..... تیرے اردگرد گھوم رہا ہے..... کبھی سورج گھوم

رہا ہے..... کبھی چاند گھوم رہا ہے..... کبھی ستارے گھوم رہے ہیں.....

درخت تجھے سایہ اور پھل دے رہے ہیں..... تو انہیں سجدہ کر رہا ہے.....

Scanned with CamScanner

اور جو پتھر تیرے پاؤں تلے کچلا جا رہا ہے..... تو اس پتھر کو سجدہ کر رہا ہے

اور اس کی مورتیں بناتا ہے..... تو بڑا جاہل ہو گیا ہے.....

پتھر بھی تیرا نوکر

پانی بھی تیرا نوکر

ہوا بھی تیری نوکر

چاند بھی تیرا نوکر

سورج بھی تیرا نوکر

ستارے بھی تیرے نوکر

دریا اور سمندر بھی تیرے نوکر

ساری کائنات کا ذرہ ذرہ بھی تیرا نوکر

لیکن پھر بھی اللہ نے احسان نہیں جتلایا.....اور تو اتنا پاگل اور دیوانہ ہو گیا ہے کہ میں نے گائے کو تیرے لئے پیدا کیا تھا.....تا کہ تو اسکا دودھ استعمال کرے.....اور اسے تیرا غلام جانور بنایا تھا.....لیکن تو نے تو اسی گائے کا پیشاب پینا شروع کر دیا ہے.....تو کہاں چلا گیا.....تیری سوچ کہاں ڈوب گئی کہ تو پتھر کو سجدے کرنے لگ گیا ہے.....حالانکہ.....

چاند تیرا نوکر تھا

سایہ تیرا نوکر ہے

اجالا تیرا نوکر ہے

پتھر تیرے نوکر تھے

جانور تیرے نوکر تھے

درخت تیرے نوکر تھے

Scanned with CamScanner

لیکن تو اتنا بھولا بھالا ہے..... تو اتنا کم عقل اور جاہل واقع ہوا ہے کہ

میری بنائی ہوئی اس چیز کو..... جو میں نے تیری غلامی کیلئے پیدا کی ہے

تو نے اس کو سجدہ کرنا شروع کر دیا ہے.....

احسان نہیں جتلایا:۔

میں نے کائنات کے ذرے ذرے کو تیرا نوکر بنایا..... لیکن میں نے

پھر بھی تجھ پر احسان نہیں جتلایا.....

حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے دنیا کے حسن پر بچھا دیا..... پھر بھی

احسان نہیں جتلایا.....

حضرت نوح علیہ السلام کو ساڑھے نو سو سال تبلیغ کا موقع دیا..... پھر بھی

احسان نہیں جتلایا.....

حضرت ذکریا علیہ السلام کو مشکلات میں کامیاب کیا..... پھر بھی احسان

نہیں جتلایا.....

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود سے بچایا..... پھر بھی احسان نہیں

جتلایا.....

حضرت یوسف علیہ السلام کو حسین و جمیل بنایا..... پھر بھی احسان نہیں

جتلایا.....

حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوئیں سے نکال کر تخت شاہی پر بٹھایا.....

پھر بھی احسان نہیں جتلایا.....

حضرت یعقوب علیہ السلام کو ۴۰ سال رونے کے بعد بیٹا ملا..... پھر بھی

احسان نہیں جتلایا.....

حضرت ایوب علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کو آزمائشوں سے نکالا..... پھر

Scanned with CamScanner

بھی احسان نہیں جتلایا.....

حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا..... پھر بھی احسان نہیں جتلایا.....

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جیل میں جان بچائی..... پھر بھی احسان نہیں جتلایا..... حتیٰ کہ.....

کتنے امام آئے

کتنے خطیب آئے

کتنے غوث آئے

کتنے قطب آئے

کتنے ابدال آئے

کتنے بزرگ آئے

کتنے نیک آئے

کتنے ولی آئے

کتنے پیغمبر آئے

کتنے رسول آئے

کتنے رؤسا آئے

کتنے اتقیاء آئے

کتنے مرسلین آئے

انہیں کتابیں دی گئیں..... وہ ہدایت کے تاجدار بنائے گئے..... ان کے ساتھ مختلف اقسام کے احسانات کئے گئے..... لیکن میں نے پھر بھی احسان نہیں جتلایا.....

Scanned with CamScanner

اے کائنات کے لوگو..... آسمان سے زمین تک..... میری جنتی
بھی مخلوق ہے..... میں نے اپنی مخلوق کے ہر ہر فرد کو پیدا کیا..... لیکن پھر بھی
احسان نہیں جتلایا.....

تیرے لئے ..... گندم اُگائی
تیرے لئے ..... کپڑا بنایا
تیرے لئے ..... قبیلہ بنایا
تیرے لئے ..... کنبہ بنایا
تیرے لئے ..... باپ بنایا
تیرے لئے ..... ماں بنائی
تیرے لئے ..... نوکر بنائے
تیرے لئے ..... پہاڑ بنائے
تیرے لئے ..... مکان بنائے
تیرے لئے ..... محلات کھڑے کئے
تیرے لئے ..... عزت دلوں میں ڈالی

اور تجھے اشرف المخلوقات بنایا..... لیکن پھر بھی احسان نہیں جتلایا
..... پھر ایک موقع ایسا بھی آیا.....

میری مخلوق میں
میری کبریائی میں
میری عظمت میں
میری قدرت میں
میری قدوسیت میں

Scanned with CamScanner

میری الوہیت میں

میری جبرویت میں

بالآخر مجھے بھی احسان جتلانا پڑا.....

ہوا دے کر ..... احسان نہیں جتلایا

انسان بنا کر ..... احسان نہیں جتلایا

نبی بھیج کر ..... احسان نہیں جتلایا

اتقیاء بھیج کر ..... احسان نہیں جتلایا

امام بھیج کر ..... احسان نہیں جتلایا

تجھے راحت دے کر ..... احسان نہیں جتلایا

تیری قدرت پر ہم راضی ہیں:۔

میرے دوستو.....جس کو کروڑ پتی بنایا.....وہ کروڑ پتی ہو کر خوش ہے.....احسان نہیں جتلایا.....اور جس کو جھونپڑی میں رکھا ہے.....وہ اپنی جھونپڑی میں خوش ہے.....احسان نہیں جتلایا.....

ایک کار پر جا رہا ہے ..... وہ بھی خوش ہے

ایک سائیکل پر جا رہا ہے ..... وہ بھی خوش ہے

ایک جھونپڑی میں ہے ..... وہ بھی خوش ہے

ایک کے پاؤں نہیں ہیں ..... وہ بھی خوش ہے

ایک کے بازو نہیں ہیں ..... وہ بھی خوش ہے

ایک آنکھوں سے نابینا ہے ..... وہ بھی خوش ہے

ایک کانوں سے بہرہ ہے ..... وہ بھی خوش ہے

ایک عقل سے مالا مال ہے ..... وہ بھی خوش ہے

Scanned with CamScanner

ایک کم عقل و ناسمجھ ہے ..... وہ بھی خوش ہے

ایک صاحب بصیرت ہے ..... وہ بھی خوش ہے

ایک بصیرت سے خالی ہے ..... وہ بھی خوش ہے

ایک صاحب حسن ہے ..... وہ بھی خوش ہے

ایک بدصورت ہے ..... وہ بھی خوش ہے

کیوں..... میں نے قرآن میں ایک فیصلہ کر کے بتادیا کہ.....

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍ ۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ

..... (پ۲۱ سورۃ روم آیت ۳۲)

یعنی میری مخلوق کا ایک ایک ذرہ جہاں کہیں ہوگا خوش ہوگا.....

بڑا ہوگا ..... تو تب بھی خوش ہوگا

چھوٹا ہوگا ..... تو تب بھی خوش ہوگا

امیر ہوگا ..... تو تب بھی خوش ہوگا

غریب ہوگا ..... تو تب بھی خوش ہوگا

..... حتی کہ .....

جو کالا ہے ..... وہ بھی خوش ہے

جو گورا ہے ..... وہ بھی خوش ہے

جو انگریزی دان ہے ..... وہ بھی خوش ہے

جو عربی زبان والا ہے ..... وہ بھی خوش ہے

جو پڑھا لکھا ہوا ہے ..... وہ بھی خوش ہے

جو ان پڑھ جاہل ہے ..... وہ بھی خوش ہے

جس کو تھوڑا بہت پڑھنا آتا ہے ..... وہ بھی خوش ہے

Scanned with CamScanner

جس کو تھوڑا بہت پڑھنا نہیں آتا ..... وہ بھی خوش ہے

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ..... یہ تو میری قدرت کے شاہکار ہیں ..... ایک ایک ذرہ کائنات میں حسن و جمال کا میں نے بکھیر دیا .....

میں نے ہدایت کو بکھیرا ..... عظمت کو بکھیرا ..... اپنی الوہیت و جبرویت کو ایک ایک گھر میں پہنچا دیا ..... میں نے اپنی الوہیت تجھ سے منوائی ہے ..... تو کلمہ پڑھتا ہے تب بھی خوش ہے ..... نہیں پڑھتا تب بھی خوش ہے .....

عیسائی اپنے گھر میں خوش ہے ..... یہودی اپنے گھر میں خوش ہے ..... ہر ہر مذہب والا اپنی جگہ خوش ہے ..... یہ نہیں ہے کہ غریب دیوار میں ٹکریں مارے کہ مجھے غریب کیوں بنایا ..... امیر کہے کہ مجھے سکون نہیں ہے نہیں ..... بلکہ .....

پیر اپنی پیری میں ..... خوش ہے

فقیر اپنی فقیری میں ..... خوش ہے

امیر اپنی امارت میں ..... خوش ہے

مرید اپنی مریدی میں ..... خوش ہے

فقیہ اپنی فقاہت میں ..... خوش ہے

وزیر اپنی وزارت میں ..... خوش ہے

قاری اپنی قرأت میں ..... خوش ہے

ڈی سی اپنی افسری میں ..... خوش ہے

حسین اپنے حسن میں ..... خوش ہے

وکیل اپنی وکالت میں ..... خوش ہے

بڑا اپنے بڑا ہونے میں ..... خوش ہے

Scanned with CamScanner

استاذ اپنی استاذی میں ..... خوش ہے

غریب اپنی غربت میں ..... خوش ہے

شاگرد اپنی شاگردی میں ..... خوش ہے

مولوی اپنی مولویت میں ..... خوش ہے

خطیب اپنی خطابت میں ..... خوش ہے

پروفیسر اپنی پروفیسری میں ..... خوش ہے

کالا اپنے کالے پن میں ..... خوش ہے

گورا اپنے سفید رنگ میں ..... خوش ہے

حتیٰ کہ کائنات کا ہر ہر فرد اپنی اپنی جگہ پر خوش ہے..... لیکن تو نے کبھی مجھے بھی دیکھا ہے کہ میں نے تجھے اتنا خوش بنایا..... اور میں نے تجھے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ میرا تجھ پر احسان ہے..... تجھے میں نے سب کچھ دیا ہے..... یہ میرا احسان ہے..... تجھے میں نے سومربعے کا مالک بنایا ہے..... یہ میرا احسان ہے..... میں نے تجھے کارخانے دے دیئے ہیں..... یہ احسان نہیں جتلایا..... میں نے تجھے حسن دیا..... احسان نہیں جتلایا..... میں نے تجھے بادشاہ کر دیا..... احسان نہیں جتلایا.....

لیکن آ میری کبریائی کی طرف غور کر..... میری مخلوق میں ایک ایسی ہستی پیدا ہوئی ہے..... جس ہستی کے پیدا کرنے پر میری کبریائی نے بھی کہا ہے کہ اب مجھے احسان جتلانا چاہئے..... اس لئے کہ ساری کائنات ایک طرف ..... اور وہ ہستی ایک طرف ..... کائنات کا حسن ایک طرف ..... وہ شخصیت ایک طرف..... کائنات کی ساری قدرت ایک طرف..... اور وہ کائنات کا خلاصہ ایک طرف.....

Scanned with CamScanner

احسان جتلانے کا سبب کیا ہے:۔

جس طرح کائنات میں تیری زندگی کی بقاء کیلئے ..... ہوا اور پانی کی ضرورت تھی ..... جب وہ دے کر احسان نہیں جتلایا ..... تو معلوم ہوا کہ .....

وہ شخصیت تیرے لئے ..... ہوا سے زیادہ ضروری تھی

وہ شخصیت تیرے لئے ..... پانی سے زیادہ ضروری تھی

وہ شخصیت تیرے لئے ..... تیرے علم سے زیادہ ضروری تھی

وہ شخصیت تیرے لئے ..... تیرے حسن سے زیادہ ضروری تھی

وہ شخصیت تیرے لئے ..... تیری عظمت سے زیادہ ضروری تھی

وہ شخصیت تیرے لئے ..... تیری بصیرت سے زیادہ ضروری تھی

وہ شخصیت تیرے لئے ..... تیری خوراک سے زیادہ ضروری تھی

وہ شخصیت تیرے لئے ..... تیرے کمالات سے زیادہ ضروری تھی

وہ شخصیت تیرے لئے ..... تیرے دنیا میں آنے سے زیادہ ضروری تھی

اور وہی ایک ہستی میرے پاس تھی ..... جس کو میں نے فرشتوں میں نہیں بھیجا ..... جنوں میں نہیں بھیجا ..... بھیجا بھی تو انسانوں میں بھیجا ..... اور دنیا کو بتادیا کہ ..... لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴)

اے انسان ..... میرا تجھ پر احسان .....

علم دے کر نہیں

حلم دے کر نہیں

ہوا دے کر نہیں

Scanned with CamScanner

پانی دے کر نہیں

بچے دے کر نہیں

بیوی دے کر نہیں

دولت دے کر نہیں

عزت دے کر نہیں

عظمت دے کر نہیں

خوراک دے کر نہیں

شمس وقمر دے کر نہیں

شجر وحجر دے کر نہیں

ستارے دے کر نہیں

بلکہ میں نے اپنے محمد ﷺ کو تم میں بھیجا ہے..... یہ میرا احسان ہے

.....میں نے اپنے محمد ﷺ کو تمہاری جنس بشریت سے بھیجا ہے..... یہ میرا تم پر احسان ہے.....

میرا قرآن کیوں نہ بولے:۔

میرے دوستو..... اللہ فرماتا ہے کہ ہر چیز میں زیادتی ہو سکتی ہے.....

لیکن میرا محمد ﷺ میرے خزانے میں بھی ایک تھا..... پھر میں اس کا تذکرہ کیوں نہ کروں..... پھر اس کی سیرت وصورت کو کیوں نہ اُجاگر کروں..... اپنی مقدس لاریب کتاب میں.....

اس کی زلفوں پر ..... وَالَّیل کیوں نہ کہوں

اس کے دانتوں پر ..... یٰسٓ کیوں نہ کہوں

اس کے زمانے پر ..... وَالْعَصْرِ کیوں نہ کہوں

Scanned with CamScanner

اس کے حسن پر ..... وَالضُّحیٰ کیوں نہ کہوں

اس کے سینے پر ..... اَلَمْ نَشْرَحْ کیوں نہ کہوں

اس کے خلفاء پر ..... رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ کیوں نہ کہوں

اس کے صحابہ پر ..... اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کیوں نہ کہوں

اس کی آنکھوں پر ..... مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کیوں نہ کہوں

اس کے اخلاق پر ..... اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کیوں نہ کہوں

اس کی ختم نبوت پر ..... وَلٰکِنْ الرَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کیوں نہ کہوں

اسکے کردار پر ..... لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ کیوں نہ کہوں

اے کائنات والو ..... میرے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے .....

دو ہیں ہی نہیں ..... صحابی تو کئی ہزار ہیں ..... عام نبی تو کئی ہزار ہیں .....

لیکن محمد ﷺ اکیلا ہے .....

اسی لئے مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے کہا .....

لاکھ ستارے ہر طرف ظلمت شب جہاں جہاں

ایک طلوع آفتاب دشت و نگر سحر سحر

سورج ایک ہی چڑھا ..... اور ظلمت چھٹ گئی ..... تاریکی ختم ہوگئی

کیونکہ ..... اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے .....

اور جو اللہ کے خزانے میں ایک ہو ..... اور اس کے بعد سب سے انوکھا

ہو ..... اور وہی کائنات میں سب سے بڑا ہو ..... تو پھر جب اس نے ہمیں

دے دیا ..... تو وہ فخر بھی نہ کرے ..... وہ احسان بھی نہ جتلائے ..... وہ یہ

بھی نہ کہے ..... لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْبَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا .....

یہ اللہ نے احسان کر دیا ..... اور فرمایا کہ جب تم کسی پر احسان کرو تو احسان نہ جتلایا

Scanned with CamScanner

کرو..... لیکن یہاں اللہ فرماتا ہے پیچھے ہٹو..... جب ایک ہی کوئی انمول چیز
کسی کے پاس ہو..... اور وہ بھی جھولی اٹھا کر دے دے..... تو احسان نہ
جتلائے تو کیا کرے..... اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے.....
اور اے انسانو وہ تمہیں دیا..... اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ..... ان میں سے بھیجا
..... کالے بلال رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا..... ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا.....
اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے.....

میرے دوستو..... علامہ یوسف بن اسماعیل بہانی نے شمائل رسول
میں ایک روایت لکھی ہے..... چونکہ فضائل میں ہر قسم کی روایت چل جاتی ہے
..... چونکہ فضائل اور چیز ہے اور عقائد و نظریات اور چیز ہیں..... عقائد میں
صرف دلیل قطعی چلتی ہے.....

میں فضائل کی بات کر رہا ہوں..... فضائل میں وہ شمائل رسول عربی کی
کتاب ہے..... بیروت سے چھپی ہے..... اور اسکا اُردو میں ترجمہ بھی ہو چکا
ہے..... علامہ یوسف فرماتے ہیں کہ میں یہ روایت طبرانی سے نقل کر رہا ہوں
..... اور انہوں نے کہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی جب وفات کا وقت آیا
..... تو انہوں نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام سے کہا کہ بیٹا میری بات سنو.....
جب بیٹا آیا..... تو فرمایا بیٹا اگر میرے مرجانے کے بعد..... تجھے
کسی چیز کی ضرورت پڑے تو خدا سے مانگ لینا..... اگر تیری دعا قبول نہ ہو
تو محمد ﷺ پر درود پڑھ کر مانگنا..... تو بیٹے نے کہا ابا جان میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا
نام آج سنا ہے..... تو آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے نام آج سنا ہے میں جنت
سے ہو کر آیا ہوں..... میں نے جنت کا کوئی درخت ایسا نہیں دیکھا..... جس

Scanned with CamScanner

کے ہر پتے پر محمد ﷺ کا نام نہ لکھا ہوا ہو.....اور اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے.....یہ فضائل پیغمبرؐ ہیں.....

میں نے جنت کی الماریوں پر ..... محمد ﷺ کا نام دیکھا
میں نے جنت کے جھروکوں پر ..... محمد ﷺ کا نام دیکھا
میں نے جنتی حوروں کی پلکوں پر ..... محمد ﷺ کا نام دیکھا

عائے سیدنا ابراہیم علیہ السلام :۔

میرے بھائیو.....چونکہ اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے.....اور وہ ایک پاکستان اور ہندوستان میں نہیں بھیجا.....اس محمد ﷺ کو پنے خزانے سے اٹھایا.....اور دعائے ابراہیم علیہ السلام بنا کر.....حضرت راہیم علیہ السلام کی اولاد میں پیدا فرمایا.....اور فرمایا کہ اے ابراہیم علیہ السلام تجھے دے یا.....ارے کہاں دیا.....

اب توجہ کرنا.....پہلے سیدہ ھاجرہ کو مکے میں بھیجا.....سیدہ ھاجرہ ضی اللہ عنہا مکے میں آئی.....سیدہ ھاجرہ رضی اللہ عنہا کا مکے میں آنا..... ی ﷺ کے آنے کیلئے راستہ بنانا تھا.....سیدہ ھاجرہ رضی اللہ عنہا یہاں کیوں ئی.....سیدہ ھاجرہ وہاں کنعان میں کیوں نہیں گئی.....جہاں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا گھر تھا.....سیدہ ھاجرہ رضی اللہ عنہا کو یہاں بھیجا.....سیدہ ھاجرہ ضی اللہ عنہا کا بچہ بھی یہاں بھیجا.....اور بچے کو پیاسا بھی یہاں رکھا.....اور س بچے کے پاؤں کی ایڑھی بھی یہاں لگی.....

میرے دوستو.....

یہ ایڑھی ..... نینوا میں کیوں نہیں لگی
یہ ایڑھی ..... مصر میں کیوں نہیں لگی

Scanned with CamScanner

یہ ایڑھی ..... بابل میں کیوں نہیں لگی

یہ ایڑھی ..... کنعان میں کیوں نہیں لگی

یہ ایڑھی.....مکہ میں کیوں لگی؟.....

حتیٰ کہ اس مکہ کو قرآن نے بکہ کہا ہے.....اسی مکہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ

کو بھیجا.....قرآن پاک میں وہ واقعہ موجود ہے.....اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ.....کہ بچہ صفا اور مروہ کے درمیان تڑپ رہا ہے.....اور

تڑپتے پڑپتے اللہ آسمانوں سے پانی اتار سکتا تھا.....لیکن آسمانوں کی بجائے اللہ

تعالیٰ نے اس کے پاؤں سے پانی نکالا.....آسمانوں سے کیوں نہیں اتارا.....اللہ

تعالیٰ دنیا کو بتا دینا چاہتا ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام.....تیرے بچے کے پاؤں

جہاں لگیں.....وہاں سے پانی کا چشمہ نکلے.....اور تیرا ایک یہ بچہ ہے جسے

تو نے رو کر مانگا ہے.....اور ایک میرا محمد ﷺ ہے.....جسے تو نے رو کر مانگا

ہے.....تیری دو دعائیں ہیں.....ایک دعا ہے..... رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ

الصّٰلِحِيْنَ.....اے میرے رب مجھے نیک بچہ دے دے.....فَبَشَّرْنٰهُ

بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ.....اور میں نے اسماعیل تجھے دے دیا.....اور ایک تیری

دعا ہے.....رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ.....کہ مجھے محمد مصطفیٰ ﷺ

دے.....گویا کہ تو نے دو بچے مانگے ہیں.....

ایک اسماعیل مانگا ہے

ایک آمنہ کا لعل مانگا ہے

جو اسماعیل آیا ہے.....وہ بھی دیکھو.....

اور جو محمد ﷺ آیا ہے.....وہ بھی دیکھو.....

اسماعیل بھی مکے میں ہے

Scanned with CamScanner

آمنہ کا لعل بھی مکے میں ہے

اسماعیل کا پاؤں یہاں لگے.....تو پانی کا چشمہ نکلے.....اور محمد ﷺ کے پاؤں یہاں چلیں.....تو ہدایت کا چشمہ نکلے.....اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے.....

اور اللہ نے حضور ﷺ کو مکے میں بھیجا.....اور قرآن نے کہا.....لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکاً.....یہ برکت والی جگہ ہے.....اسی برکت والی جگہ پر آمنہ کا لعل آیا.....اور اس جگہ کو قرآن نے کہا.....لَا اُقْسِمُ بِھٰذَاالْبَلَدِ .....اے پیغمبر ﷺ تیرے شہر کی قسم.....کائنات کی کسی جگہ کی قسم اللہ نے قرآن میں نہیں کھائی.....

ارض نینوا کا ذکر ہے
ارض بابل کا ذکر ہے
ارض کنعان کا ذکر ہے
ارض فلسطین کا ذکر ہے
ارض روم کا ذکر ہے
ارض ایران کا ذکر ہے
ارض مصر کا ذکر ہے
ارض ہند کا اشارۃً ذکر ہے

وَاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِھَا ط وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْراً.....(پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۱)

لیکن کوئی زمین کا ذرہ بتاؤ کہ جس ذرے کی قسم قرآن میں کھائی ہو .....ایک ذرہ ہے میرے پاس.....اور وہ مکے کا ہے.....اس کو قرآن

Scanned with CamScanner

کہتا ہے..... لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ..... اے محمد ﷺ مجھے مکے کے شہر کی قسم..... اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بھی کہا ہوگا کہ اے اللہ..... تو اس مکے کے شہر کی قسم اس لئے کھاتا ہے..... کہ.....

یہاں تیرا گھر کعبہ ہے
یہاں عرفات کا میدان ہے
یہاں مقام منیٰ ہے
یہاں مقام مزدلفہ ہے

اللہ نے فرمایا.....

کعبہ تو پہلے بھی تھا
منیٰ تو پہلے بھی تھا
مزدلفہ تو پہلے بھی تھا
عرفات تو پہلے بھی تھا

تو میں نے.....

تورات میں ..... مکے کی قسم کیوں نہیں کھائی
انجیل میں ..... مکے کی قسم کیوں نہیں کھائی
زبور میں ..... مکے کی قسم کیوں نہیں کھائی

اور میں نے.....

تورات میں ..... کعبہ کی قسم کیوں نہیں کھائی
انجیل میں ..... کعبہ کی قسم کیوں نہیں کھائی
زبور میں ..... کعبہ کی قسم کیوں نہیں کھائی

اور میں نے.....

Scanned with CamScanner

تورات میں ..... عرفات کی قسم کیوں نہیں کھائی

انجیل میں ..... عرفات کی قسم کیوں نہیں کھائی

زبور میں ..... عرفات کی قسم کیوں نہیں کھائی

اور میں نے .....

تورات میں ..... منیٰ کی قسم کیوں نہیں کھائی

انجیل میں ..... منیٰ کی قسم کیوں نہیں کھائی

زبور میں ..... منیٰ کی قسم کیوں نہیں کھائی

اور میں نے .....

تورات میں ..... مزدلفہ کی قسم کیوں نہیں کھائی

انجیل میں ..... مزدلفہ کی قسم کیوں نہیں کھائی

زبور میں ..... مزدلفہ کی قسم کیوں نہیں کھائی

اے میرے محمد ﷺ میں نے قسمیں اس لئے اٹھائی ہیں ..... وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ..... میں اس کی قسم صفا و مروہ کی وجہ سے نہیں کھاتا ..... بلکہ آج مکے کی قسم اسلئے کھاتا ہوں ..... وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ..... کہ تیرے نبوت والے قدموں کی تلیاں جو مکے کے پتھروں کو لگ چکی ہیں ..... اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے .....

یہ ادب کا تقاضا ہے:۔

پھر دیکھیں ایک ہے نبی ﷺ کا آنا ..... اور ایک ہے نبی ﷺ کو نام لے کر بلانا کہ اللہ نبی کو کہتے یا محمد ﷺ ..... جبکہ اللہ نے فرمایا نہیں اے میرے محمد ..... میں نے قرآن پاک میں تجھے تیرے نام سے نہیں بلایا ..... بلکہ جس چیز کی نسبت تیرے ساتھ ہے ..... میں نے اس کے ساتھ تجھے بلایا ہے .....

Scanned with CamScanner

تیرے کندھے پر ایک چادر آئی..... تو میں نے یہ نہیں کہا کہ اے محمد ﷺ
..... بلکہ میں نے کہا..... یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ..... اے چادر اوڑھنے والے
..... جب تو کمبل لے کر آیا..... تو میں نے یہ کہا..... یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ .....
اے خوبصورت کمبل اوڑھنے والے..... اور جب تو خوبصورت دانتوں کے ساتھ آیا
..... تو میں نے کہا..... یٰسٓ ..... اور جب تیرے چہرے کو دیکھا
..... تو میں نے کہا..... وَالضُّحٰی .....

میں تو تیری نسبت والی چیزوں کی قسم کھاتا ہوں..... تیرے چہرے پر
جو چادر آئی ہے..... اس کا ذکر میں قرآن میں کرتا ہوں..... تو میں دنیا کو بتا دینا
چاہتا ہوں..... دیکھو او دنیا والو..... یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ..... اے چادر
اوڑھنے والے.....

کسی اور نبی نے چادر اوڑھی..... تو اسکی چادر کو قرآن نے بیان نہیں کیا
..... آدم علیہ السلام نے چادر اوڑھی..... موسیٰ علیہ السلام نے چادر اوڑھی..... ان
چادروں کا ذکر تو قرآن میں نہیں آیا..... لیکن ایک چادر جب محمد مصطفیٰ ﷺ لے کر بازار
میں آجائے..... تو اللہ قرآن میں کہنے لگ جائے..... یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ..... اے
چادر اوڑھنے والے..... یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ..... اے کمبل اوڑھنے والے.....

نسبت رسول ﷺ نے اونچا کر دیا:۔

اے اللہ..... یہ بھی ایک حقیقت کھول دے..... یہ بھی ایک عقدہ
حل کر دے..... تا کہ پاکستان کے لوگوں کو پتہ چل جائے کہ صرف اس چادر کا
ذکر نبی ﷺ کے ساتھ کیا گیا ہے..... کسی اور چادر کا ذکر قرآن میں نہیں آیا
..... لیکن چادر تو وہی عظمت والی بنی..... جو نبی ﷺ کے جسم کے ساتھ لگ گئی
..... کیونکہ اللہ دنیا کو بتانا چاہتا ہے کہ محمد ﷺ جس طرح تو اعلیٰ ہے..... اسی

Scanned with CamScanner

طرح تو میرے خزانے میں ایک ہے..... اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے
اس لئے میں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اب جس جگہ کی نسبت تیرے ساتھ
ہوجائے گی..... میں اس کو بھی اعلیٰ بنادوں گا..... اگر کپڑے کی نسبت
تیرے ساتھ ہوجائے گی تو میں اس کپڑے کا ذکر بھی قرآن میں کردوں گا.....
اگر مکے کی دھرتی پر تیرے قدم آئیں گے..... تو میں اس دھرتی کو بھی
اعلیٰ کردوں گا.....
حتیٰ کہ جس مہینے کو تو دنیا میں آیا ہے..... وہ مہینہ ربیع الاوّل ہے
..... اس مہینے کو میں نے ربیع الاوّل کہہ دیا ہے..... ربیع کا معنی ہے بہار
..... اور اوّل کا معنی ہے پہلا.....
تو میں دنیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے نبی ﷺ کے آنے کا جو مہینہ ہے
..... وہ پہلی بہار والا مہینہ ہے..... میں نے تجھے اے محمد ﷺ جمعے کے دن
پیدا نہیں کیا..... جمعے کے دن کو پیدا کرتا تو لوگ کہتے کہ نبی ﷺ کو فضیلت جمعے
نے دے دی ہے..... میں نے تجھے سوموار کو پیدا کر کے کہا کہ نبی ﷺ نے سوموار
کو فضیلت دے دی ہے.....
اے میرے پیغمبر ﷺ جس چیز کی نسبت تیرے ساتھ ہوگئی..... میں
نے اس کو اعلیٰ مقام دے دیا..... اور جس کی نسبت تیرے ساتھ نہیں ہوئی.....
اس کو اعلیٰ مقام نہیں دیا.....

اگر وہ تیرا اپنا تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا
اگر وہ تیرا قریبی تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا
اگر وہ تیرا رشتہ دار تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا
اگر وہ تیرا سگا چچا تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

Scanned with CamScanner

اگر وہ تیرے گھر میں تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

اگر وہ تیرے نسب کا تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

اگر وہ تیرا قریشی النسل تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

اگر وہ تیرا سرپرست تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

اگر وہ بیت اللہ کا خادم تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

اگر وہ تیرے خاندان کا تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

اگر وہ مکہ میں بڑا سمجھ دار تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

اگر وہ تیرے باپ کا بھائی تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

اگر وہ مکہ میں بہت بڑا رئیس تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

اگر وہ حاجیوں کی خدمت کیا کرتا تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

اگر وہ تیری ولادت پر اونٹ ذبح کرتا تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

اگر وہ مکہ میں ابی الحکم کے نام سے مشہور تھا ..... تب بھی اعلیٰ مقام نہیں دیا

کیونکہ جس کے ساتھ نسبت تیری تھی ..... میں نے تو اونچا اس کو کیا تھا

..... اور میں دنیا کو بتانا چاہتا تھا کہ اونچا وہ ہوگا ..... جس کے ساتھ تیری نسبت ہوگی ..... اور اس دھرتی پر بڑا وہ ہوگا ..... جس کے ساتھ تیری نسبت ہوگی ..... تیری نسبت چچا کے ساتھ نہیں تھی ..... اسے اعلیٰ نہیں بنایا .....

تیری نسبت رشتہ داروں کے ساتھ نہیں تھی ..... انہیں اعلیٰ نہیں بنایا ..... اور اس کے مقابلے میں اگر تو دیکھتا ہے ..... تو پھر دیکھ کہ ایک وہ شخص ہے جو .....

مکے میں رہتا نہیں تھا

مدینہ میں آتا نہیں تھا

عربی النسل نہیں تھا

Scanned with CamScanner

قریش النسل نہیں تھا
اس کا رنگ بھی کالا تھا
وہ تو حبشہ سے چلا تھا
غریب قسم کا شخص تھا
تنگ دست حال تھا
زبان میں بھی لکنت تھی

لیکن اس کی نسبت تیرے ساتھ تھی.....تو اس کا مرتبہ اتنا اونچا کر دیا کہ وہ ٹہلتا مکے کی گلیوں میں تھا.....او ر اس کے قدموں کا کھٹکا جنت میں ہوتا تھا .....اے محمد مصطفیٰ ﷺ کیا تو دیکھتا ہے کہ ن نے اس کی نسبت تیری وجہ سے اونچی کی ہے.....مرتبہ تیری وجہ سے اونچا کیا ہے.....

یارانِ رسول ﷺ نمبر لے گئے:۔

میں نے اور محمد مصطفیٰ ﷺ انسانوں کو دیا.....اور انسانوں میں بھی صحابہ کو دیا .....تو اچھا ہوتا تجھے دے دیتا.....اور بڑے بڑے اولیاء واتقیاء.....پوری زندگی ساری ساری رات عبادت کرنیوالے.....میں نے اپنے محمد ﷺ کو ان میں نہیں بھیجا.....بلکہ.....اپنے محمد ﷺ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا .....فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا.....عثمان رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا .....ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم میں بھیجا.....اور وہ صحابہ رضی اللہ عنہم عظمت والے تھے.....اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....اِن اللّٰہ اختاری واختاری اصحابی.....مجھے کائنات میں نبیوں سے چنا.....اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو انسانوں سے چنا.....اور ایک یہ بات کہ جو اللہ کے خزانے میں بھی ایک تھا.....میں نے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو دے دیا.....میں کہتا ہوں اور کوئی بات نہ

Scanned with CamScanner

ہو.....صحابہ ؓ کی بات آئے تو کہو.....اور باتوں کو چھوڑو محمد ﷺ صحابہ ؓ میں آئے ہیں.....میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ کی اتنی عظمت ہے..... جس کی عظمت کی پوری کائنات میں مثال ہی کوئی نہیں ہے.....

حضرت نانوتویؒ کا عشقِ رسول ﷺ:۔

بانی دارالعلوم دیوبند قاسم العلوم والخیرات.....حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس روضہ اقدس میں.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں.....اور جس مٹی مقدسہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد اطہر بنایا گیا تھا.....اس مٹی کا درجہ عرش سے بھی اعلیٰ ہے.....

میرے بھائیو.....وہ کیوں اعلیٰ ہے.....اسلئے اعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی.....سب سے زیادہ اس جگہ پر ہے جہاں رسول اللہ کا وجود مبارک آرام پذیر ہے.....اور نبی ﷺ کے وجود اقدس کی وجہ سے برکات الٰہی نازل ہورہی ہیں.....اللہ کے خزانے میں ﷺ محمد ایک ہے.....

میرے بھائیو.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم مقصود کائنات ہیں..... حضور ﷺ کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے.....اللہ نے حضور ﷺ کو بھیجنا تھا .....تو اللہ نے جس نبی کو حضور ﷺ سے پہلے بھیجا.....اس کا نام ہے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام.....اور حضور ﷺ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پونے چھ سو سال بعد پیدا ہوئے.....ہر نبی دیکھتا تھا کہ حضور ﷺ کے آنے کا راستہ بنا ہے یا نہیں .....آخری نبی کا نام ہے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام.....اور عیسیٰ کے معنی پر جب میں نے غور کیا تو عیسیٰ کا معنی ہے مسیح.....اور مسیح سیاحت سے ہے..... سیاحت کا معنی ہے معائنہ کرنا تو عیسیٰ کو آخر میں بھیجا کہ جاؤ جا کر معائنہ کر کے دیکھو کہ میرے نبی ﷺ کے آنے کا راستہ بنا ہے کہ نہیں.....

Scanned with CamScanner

اتنی جلدی بھیجا کہ باپ کا انتظار نہ کیا:۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کو اتنی جلدی بھیجا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے باپ کا بھی انتظار نہیں کیا..... اور عیسیٰ علیہ السلام نے جب بتادیا..... اور اس کا ذکر انجیل میں ہے ..... مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ..... اور جدالانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا..... رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ..... (پ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۱۲۹)

تو اسی کو اقبال نے کہا تھا.....

ہوئے پہلوئے آمنہؓ سے ہویدا
دعائے خلیل علیہ السلام اور نوید مسیحا

اتنی جلدی اٹھایا کہ موت کا انتظار نہ کیا:۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دعا کو دیکھو..... وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ ..... (پ ۲۸ سورۃ الصف آیت ۶)

یعنی میں خوشخبری دے رہا ہوں کہ محمد ﷺ آنے والے ہیں..... تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو اللہ نے معائنے کیلئے بھیجا تھا..... اور اتنی جلدی بھیجا کہ باپ کا انتظار بھی نہیں کیا..... اور جب انہوں نے بتا دیا کہ راستہ بنا ہوا ہے..... تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اتنی جلدی اوپر اٹھالیا..... کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کا بھی انتظار نہیں کیا.....

Scanned with CamScanner

ضرورتِ معائنہ:۔

اور میں ایک نقطہ علماء کرام کی معلومات کیلئے بھی لانا چاہتا ہوں
اگر یہاں اس علاقے میں صدر مملکت نے آنا ہو.....تو اس کے آنے سے
یہاں پنجاب کا گورنر آئے گا.....کیا کہے گا کہ یہاں صدر صاحب نے آنا
.....میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کہاں آنا ہے.....اور کہاں بیٹھنا ہے
وہ خود آ کر جگہ دیکھے گا.....راستہ دیکھے گا.....اور جب صدر صاحب آ
جائے گا.....تو پھر دوبارہ آئے گا.....کہ کوئی کمزوری تو نہیں رہ گئی
یعنی صدر صاحب کے آنے سے پہلے بھی آئے گا.....اور بعد میں بھی آ
.....تو اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے بھی بھیجا ہے.....اور بعد میں
بھیجیں گے.....کہ راستہ بن گیا.....

اور دیکھو قرآن پاک کی ایک آیت ہے.....فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ
حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۞ (پ۱۶ مریم آیت ۱۷)
اس "بَشَرًا سَوِيًّا" سے کیا مراد ہے.....اس "بَشَرًا سَوِيًّا" سے
مراد ہے.....حضرت جبرئیل علیہ السلام.....یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
انسان بن کر حضرت سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کے جسم پر پھونک ماری تھی.....اور
اس پھونک سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام رحم مادر میں آئے.....یہ قرآن کہتا ہے
.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب بعد میں بھی آئیں گے.....

یہ ایک اہم نقطہ ہے.....اور بعد میں کیسے آئیں گے اور کس درجہ میں
آئیں گے.....ہوں گے تو نبی لیکن ہمارے پیغمبرؐ کے امتی بن کر آئیں گے
.....کیونکہ اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہیں.....اب قیامت کی صبح تک
محمد ﷺ پیغمبر دو نہیں ہو سکتے.....

Scanned with CamScanner

ایک عیسائی کا سوال:۔

میں لندن میں تقریر کر رہا تھا..... کئی سالوں کی بات ہے تو میں نے وہاں یہ واقعہ بیان کیا..... تو ایک عیسائی کھڑا ہو گیا اس نے کہا یہ عجیب بات ہے کہ مسلمان بھی بڑے عجیب ہیں..... میں نے کہا کیا ہوا..... کہتا ہے کہ حضور ﷺ کے زمانے میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے..... تو امتی بن کر آئیں گے لیکن پہلے تو وہ نبی تھے..... تو نبوت ایک نعمت ہے..... جب حضور ﷺ کے زمانے میں امتی بن کر آئیں گے..... تو گویا کہ اللہ نے ان سے نبوت چھین لی..... اگر چھینی ہے تو بتاؤ کس جرم میں چھینی ہے.....

علامہ فاروقی شہیدؒ کا جواب:۔

میں نے کہا تم بیوقوف ہو..... کسی نے نعمت نہیں چھینی..... تو پھر اس نے کہا کہ نبی امتی بن کر آئے گا..... میں نے کہا دیکھو..... اگر یہاں پاکستان کا صدر برطانیہ میں آئے..... تو میں نے کہا وہ پاکستان کا صدر ہوگا یا نہیں..... کہتا ہے ہوگا..... میں نے کہا کہ یہاں کیا ہوگا..... کہتا ہے یہاں کا فرد اور رعایا ہوگا..... برطانیہ میں حکومت ہے ملکہ الزبتھ کی..... میں نے کہا یہاں انگریزوں کی حکومت ہے..... تو میں نے کہا کہ پاکستان کا صدر یہاں کی رعایا ہوگی..... لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ پاکستان کا صدر گویا کہ صدر مملکت ہی نہیں..... وہ صدر اپنے ملک کے ہونگے..... لیکن یہاں رعایا ہوں گے..... چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں آئیں گے..... تو وہ حضور ﷺ کے امتی ہوں گے..... نبی اپنے دور کے ہوں گے..... اس دور میں آئیں گے تو سکہ عیسیٰ علیہ السلام کا نہیں چلے گا..... سکہ محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کا چلے گا.....اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے.....
میرے بھائیو.....آج ہم گلی گلی اور کوچہ کوچہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا پیغام
لے کر پھر رہے ہیں.....اللہ کے خزانے میں محمد ﷺ ایک ہے.....اور اللہ
کے خزانے میں محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابی بھی ایک جماعت ہیں.....نہ محمد مصطفیٰ
ﷺ کا کوئی مقابلہ ہے.....اور نہ ان کے یاروں کا کوئی مقابلہ ہے.....
ہماری جماعت کے دو نقطے ہیں.....ناموس صحابہ ﷺ کا تحفظ.....
اور غلبہ اسلام کی جدوجہد.....اسلام کا غلبہ بغیر خلافت راشدہ کے نہیں ہوا.....
اور اب بھی قیامت کی صبح تک صحابہ ﷺ اور خلفاء راشدین کے نقش قدم پر چلے بغیر
.....اسلام کا غلبہ نہیں ہوسکتا.....یہ ہمارے دو نقطے ہیں.....ان نقطوں
میں ہمارا ساتھ دو گے.....(انشاءاللہ)

وَاٰخِرُ دَعْوَنَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Scanned with CamScanner

﴿اللہ کافی صحابہ رضی اللہ عنہم کافی﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ۞ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ (پ۱۰ سورۃ الانفال آیت ۶۴)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ۞ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

اشعار:۔

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کیلئے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے
توڑ کر سلسلہ رسم سیاست کا فسوں
اک فقط نام محمد ﷺ سے محبت کی ہے
خوف و اندیشہ و تعزیر وسزا رہنے دے
میرے ہونٹوں پہ سدا حق کی صدا رہنے دے
مالک کون و مکاں آفاق کو راضی کرلے
حاکم وقت خفا ہے تو خفا رہنے دے

Scanned with CamScanner

تمہید:۔

واجب الاحترام

قابل صد اکرام

حضرت صاحب صدر جلسہ

اور میرے غیور نوجوان دوستو

میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن پاک کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے..... جس میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان بیان فرمائی ہے.....

قرآن نے کہا..... یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ ..... اے نبی..... حَسْبُكَ اللّٰهُ ..... اللہ تعالیٰ تجھے کافی ہے..... صرف اللہ ہی کافی نہیں..... بلکہ آگے فرمایا..... وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ..... اے میرے نبی تجھے خدا بھی کافی ہے..... اور تیرے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کافی ہیں.....

اللہ کافی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کافی:۔

میرے بھائیو..... اس آیت پر غور کرنے والا آدمی حیران رہ جاتا ہے..... کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی تسلی کیلئے..... اپنے پیغمبر ﷺ کو تسلی دینے کیلئے..... اپنے نبی ﷺ کی حمایت کیلئے..... اپنے پیغمبر ﷺ کا حوصلہ بلند کرنے کیلئے..... اپنے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی ذکر کیا ہے.....

فرمایا اے نبی ﷺ.....

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... صدیق رضی اللہ عنہ بھی کافی ہے

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... عمر رضی اللہ عنہ بھی کافی ہے

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... عثمان رضی اللہ عنہ بھی کافی ہے

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... علی رضی اللہ عنہ بھی کافی ہے

Scanned with CamScanner

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی کافی ہے

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... زبیر رضی اللہ عنہ بھی کافی ہے

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... سعید رضی اللہ عنہ بھی کافی ہے

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... طلحہ رضی اللہ عنہ بھی کافی ہے

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی کافی ہے

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... معاویہ رضی اللہ عنہ بھی کافی ہے

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... مہاجرین بھی کافی ہیں

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... انصار بھی کافی ہیں

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... مجاہدین بھی کافی ہیں

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... بدر والے بھی کافی ہیں

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... اُحد والے بھی کافی ہیں

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... خندق والے بھی کافی ہیں

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... تبوک والے بھی کافی ہیں

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... حنین والے بھی کافی ہیں

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... خیبر والے بھی کافی ہیں

تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... فتح مکہ والے بھی کافی ہیں

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا..... يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ حَسْبُكَ ٱللَّهُ

..... اے نبی ﷺ تیرے لئے مافوق الاسباب خدا کافی ..... وَمَنِ ٱتَّبَعَكَ مِنَ

ٱلْمُؤْمِنِينَ ..... اور تیرے لئے ماتحت الاسباب صحابہ رضی اللہ عنہم کافی .....

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کا اعجاز:۔

میرے دوستو..... ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاء میں سے .....

Scanned with CamScanner

کسی نبی کو خدا نے نہیں کہا کہ تمہارے لئے ..... تمہارے صحابہ کافی ہیں اور میں بھی کافی ہوں ..... یہ صرف ایک آمنہؓ کے در یتیم کی ذات ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ تسلی دیتا ہے ..... تو اپنے ساتھ اپنے نبی کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا بھی ذکر کرتا ہے ..... اور فرماتا ہے کہ اے کملی والے ..... تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... اور تیرے لئے تیرے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کافی ہیں ..... اے کملی والے میں عرش پر کافی ہوں ..... اور تیرے صحابہ رضی اللہ عنہم فرش پر کافی ہیں ..... یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ .....

اگر تیرا نظریہ مان لیا جائے:۔

اگر دشمنان صحابہ رضی اللہ عنہم کا نظریہ مان لیا جائے ..... وہ کہتے ہیں کہ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نعوذ باللہ کافر ہو گئے تھے ..... نعوذ باللہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلوں میں ایمان ہی نہیں رہا تھا ..... صرف تین مومن رہ گئے تھے ..... تو میں سوال کرتا ہوں کہ اگر ان کے دل میں ایمان نہیں تھا ..... تو میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہ کون تھے ..... جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کافی تھے .....

قرآن کہتا ہے ..... یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ ..... اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ..... حَسْبُكَ اللّٰهُ ..... تیرے لئے میں بھی کافی ہوں ..... وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ..... اور تیرے صحابہ بھی رضی اللہ عنہم کافی ہیں .....

اگر وہ ایماندار نہیں تھے	.....	تو کافی کیسے ہوئے؟
اگر وہ کافر تھے	.....	تو کافی کیسے ہوئے؟
اگر وہ منافق تھے	.....	تو کافی کیسے ہوئے؟
اگر وفادار نہ تھے	.....	تو کافی کیسے ہوئے؟
اگر جانثار نہ تھے	.....	تو کافی کیسے ہوئے؟

Scanned with CamScanner

اگر حبدار نہ تھے ..... تو کافی کیسے ہوئے؟

اگر دیانت دار نہ تھے ..... تو کافی کیسے ہوئے؟

اگر ان کی نیت میں فرق تھا ..... تو کافی کیسے ہوئے؟

اگر ان کے دلوں میں لالچ تھا ..... تو کافی کیسے ہوئے؟

اگر اپنے ایمان سے پھر گئے تھے ..... تو کافی کیسے ہوئے؟

اگر دل سے ایمان نہیں لائے تھے ..... تو کافی کیسے ہوئے؟

اگر ان کے دلوں میں ایمان نہیں تھا ..... تو کافی کیسے ہوئے؟

صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے:۔

میرے دوستو.....

اگر میں کہوں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر آپ کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر امام مالک رحمہ اللہ کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر تابعین کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

تبع تابعین کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر محدثین کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر فقہاء کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر مفسرین کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر مؤرخین کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر محققین کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر مؤلفین کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

Scanned with CamScanner

اگر مصنفین کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر اُدباء کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر فضلاء کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

اگر علماء کہیں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے

تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ان کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی نیتوں کا کیا پتہ..... ان کے دلوں کا کیا پتہ..... لیکن اللہ تعالیٰ عرش پر کہتا ہے کہ اے میرے نبی ﷺ..... تیرے لئے میں بھی کافی ہوں اور تیرے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کافی ہیں..... اس لئے میں بدر میں بھی تیری فریاد سنوں گا ..... یعنی میں بھی مدد کروں گا..... صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تیرے ساتھ شریک ہو کر تیری مدد کریں گے.....

یہ جانثار کون لوگ ہیں:۔

میرے دوستو..... اگر صحابہ رضی اللہ عنہم مسلمان نہیں تھے..... اگر صحابہ کے دلوں میں ایمان نہیں تھا..... اگر صحابہ وفادار نہیں تھے..... تو پھر بتاؤ..... کیا مطلب ہے مدد کرنے کا..... یعنی.....

تیر یہ چلائیں گے ..... نشانوں پر میں لگاؤں گا

حملے یہ کریں گے ..... دشمن کو عاجز میں کروں گا

میدان جہاد میں خون یہ بہائیں گے ..... انقلاب میں برپا کروں گا

نعرہ تکبیر یہ بلند کریں گے ..... دشمنوں کے دل میں دہلا دوں گا

شہادت پانے کیلئے گردنیں یہ کٹائیں گے ..... عظمت و بلندیاں میں عطا کروں گا

آگے آگے قدم یہ بڑھائیں گے ..... دشمن کی فوج کے قدم میں اکھیڑ دوں گا

تلواریں یہ چلائیں گے ..... دشمن کے ٹکڑے ٹکڑے میں کروں گا

پرچم نبوی یہ لہرائیں گے ..... دور دور تک اثرات میں مرتب کروں گا

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو..... مجھے بتاؤ.....

تین سو تیرہ جو بدر میں گئے تھے ..... وہ کون تھے؟

ساڑھے سات سو جو اُحد میں گئے تھے ..... وہ کون تھے؟

تین ہزار جو خندق میں گئے تھے ..... وہ کون تھے؟

تیس ہزار جو تبوک میں گئے تھے ..... وہ کون تھے؟

بارہ ہزار جو حنین میں گئے تھے ..... وہ کون تھے؟

انیس ہزار جو خیبر میں گئے تھے ..... وہ کون تھے؟

دس ہزار جو فتح مکہ میں گئے تھے ..... وہ کون تھے؟

اگر وہ نبی کیلئے ﷺ کافی نہیں تھے.....تو بتاو وہ کون تھے؟.....اگر وہ جانثار صحابہؓ نہ تھے.....تو بتاؤ وہ کون لوگ تھے.....

شہید کون ہوا

ذبح کون ہوا

مکہ کس نے فتح کیا

مدینہ کس نے فتح کیا

شام کس نے فتح کیا

قیصر کو قتل کس نے کیا

بچے یتیم کس نے کرائے

کسریٰ کے گنگرے کس نے توڑے

امریکہ پر اسلام کا پرچم کس نے لہرایا

انتخاب صحابہ رضی اللہ عنہم کی ضرورت:۔

میرے دوستو.....اگر صحابہ رضی اللہ عنہم مسلمان نہیں تھے.....تو کیا میں

Scanned with CamScanner

سوال کرسکتا ہوں کہ وہ نبی ﷺ کیلئے کافی کیسے ہوئے ..... تو قرآن نے ان کو
پیغمبر ﷺ کیلئے کیوں چنا ..... کیونکہ .....

وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے دادا چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے شہر چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے کپڑا چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے قبیلہ چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے والد چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے وزیر چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے مشیر چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے داماد چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے منبر چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے خسر چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے مصلیٰ چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے لباس چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے روضہ چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے مسواک چنا جاتا ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے سواری چنی جاتی ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے رات چنی جاتی ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے چادر چنی جاتی ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے زمین چنی جاتی ہے
وہ نبی ﷺ	.....	جن کیلئے کتاب چنی جاتی ہے

Scanned with CamScanner

وہ نبی ﷺ ..... جن کیلئے اولاد چنی جاتی ہے

وہ نبی ﷺ ..... جن کیلئے خاندان چنا جاتا ہے

وہ نبی ﷺ ..... جن کیلئے غار حراء چنی جاتی ہے

وہ نبی ﷺ ..... جن کیلئے ازواج چنی جاتی ہیں

وہ نبی ﷺ ..... جن کیلئے دائی حلیمہؓ چنی جاتی ہے

وہ نبی ﷺ ..... جن کیلئے والدہ آمنہؓ چنی جاتی ہے

وہ نبی ﷺ ..... جن کیلئے جائے پیدائش چنی جاتی ہے

وہ نبی ﷺ ..... جن کیلئے تاریخ پیدائش چنی جاتی ہے

اس محمد ﷺ کیلئے دوست کیوں نہیں چنے گئے ..... یار غار کیوں نہیں چنا گیا ..... رفیق عتیق کیوں نہیں چنا گیا .....

میرے دوستو ..... قرآن نے کہا ..... يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ..... اللہ کو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ اے نبی ﷺ ..... میں بھی کافی اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کافی .....

اب توجہ کریں ..... جنگ بدر میں ۳۱۳ گئے ..... اگر خدا کہہ دیتا کہ میں اکیلا تیرے لئے کافی ہوں ..... صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر نہ ہوتا ..... تو بتاؤ آپ صحابہ رضی اللہ عنہم پر تنقید کر سکتے تھے ..... کہہ سکتے تھے کہ شاید وہ نبی ﷺ کے ساتھ نہیں تھے ..... لیکن اللہ کو پتہ تھا کہ چودہ سو سال کے بعد ..... ایسے لوگ پیدا ہوں گے ..... جو گلی گلی میں .....

صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا کہیں گے

صحابہ رضی اللہ عنہم پر تنقید کریں گے

صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیں گے

Scanned with CamScanner

صحابہ ؓ پر تبرا بازی کریں گے

صحابہ ؓ کے بارے میں کتابیں شائع کریں گے

اسی لئے خدا نے چودہ سو سال پہلے.....ان گالیوں کا جواب اس اپنی کتاب میں دے دیا ہے.....جس کتاب کے.....

نہ زبر میں شک ہے

نہ زیر میں شک ہے

نہ پیش میں شک ہے

نہ شد میں شک ہے

نہ ترتیب میں شک ہے

نہ تنزیل میں شک ہے

نہ ترتیل میں شک ہے

نہ انداز میں شک ہے

نہ دعوے میں شک ہے

نہ مسائل میں شک ہے

نہ فضائل میں شک ہے

نہ جاذبیت میں شک ہے

نہ اعجاز میں شک ہے

اور اللہ نے دنیا کو بتایا کہ جس طرح اس کی کسی بات میں شک نہیں.....

اسی طرح اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ اے محمد ﷺ.....تیرے لئے میں بھی کافی ہوں اور تیرے لئے صحابہ ؓ بھی کافی ہیں.....یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ.....

Scanned with CamScanner

سرفروشانِ اسلام :-

میرے بھائیو..... کیا میں سوال کر سکتا ہوں..... کیا میں پوچھ سکتا ہوں..... کہ.....

جو بدر میں ۱۴ شہید ہوئے تھے ..... وہ کون تھے؟

جو احد کے پہاڑوں پر ۷۰ شہید ہوئے تھے ..... وہ کون تھے؟

جو خیبر کی جنگ میں ۱۹ شہید ہوئے تھے ..... وہ کون تھے؟

بیر معونہ پر ۶۷ شہید ہوئے تھے ..... وہ کون تھے؟

کیونکہ آج دشمنانِ صحابہ کہتے ہیں..... نبی ﷺ پر ایمان دل سے صرف چار آدمی لائے تھے..... تو بتا اگر چار آدمی ایمان لائے تھے..... تو پھر.....

قید کس نے کاٹی

اُحد میں کون تھے

بدر میں کون تھے

خیبر میں کون تھے

مکہ کس نے چھوڑا

مدینہ کس نے چھوڑا

جنگوں میں کون تھے

مال کس نے خرچ کیا

ماریں کس نے کھائیں

بیویوں کو کس نے بیوہ کرایا

بچے کس نے ذبح کرائے

اپنی جان کس نے قربان کی

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو..... کل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار کم وبیش ہے..... اور دس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبریں مکے اور مدینے میں ہیں..... باقی ایک لاکھ چونتیس ہزار صحابہ کرام کہاں گئے.....

کوئی افریقہ میں جا سویا

کوئی چین میں جا سویا

کوئی جاپان میں جا سویا

کوئی دنیا کے کسی خطے میں جا سویا

اگر وہ مسلمان نہیں تھے..... تو محمد ﷺ نے ان کی عظمت کا ترانہ کیوں گایا ..... قرآن کی سات سو آیات میں ان کو جنتی کیوں کہا گیا..... اللہ نے بار بار ان کی تعریف کیوں بیان فرمائی..... اور اللہ نے کیوں کہا..... اے نبی ﷺ تیرے لئے میں بھی کافی ہوں..... تیرے لئے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کافی ہیں.....

میرے دوستو..... حضور ﷺ نے جب فاران کی چوٹی پر اعلان نبوت کیا تھا..... تو اس وقت ایک انچ زمین بھی نبی ﷺ کے پاس نہیں تھی..... لیکن جب حضور ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے..... تو دس لاکھ مربع میل محمد ﷺ کے قدموں کے نیچے تھا..... اس کو فتح کس نے کیا تھا..... جب نبی ﷺ نے ۲۳ سال پہلے فاران کی چوٹی پر اعلان نبوت کیا تھا..... ایک انچ رقبہ بھی پاس نہیں تھا..... لوگ پتھر مار رہے تھے..... لیکن وہ دس لاکھ مربع میل کس نے فتح کیا تھا..... میدانوں میں شہید کون ہوا تھا..... ٹکڑے ٹکڑے کون ہوا تھا..... بچے کس نے ذبح کرائے تھے..... مال کس نے خرچ کیا تھا.....

خلافت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم :۔

میرے بھائیو..... حضور ﷺ کے وصال کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

مسلمانوں کے خلیفہ بنے..... دوسال تین ماہ دس دن تک حکومت سنبھالی.....
خلیفہ بلافصل نے اپنے اس دور حکومت میں گیارہ لاکھ مربع میل پر (مدینہ سے شام تک) اسلام کا پرچم لہرایا.....

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق کی وفات کے بعد..... خسر النبیؐ داماد علیؓ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے..... خلافت وحکومت سنبھالی..... انہوں نے دس سال چھ ماہ دس دن تک بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا.....

مراد رسول سیدنا عمر فاروق کی وفات کے بعد..... شہادت کے بعد ..... پیکر شرم وحیا..... دوہرے داماد رسول ..... امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بارہ دن کم بارہ سال تک..... چوالیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا.....

فخر اسلام..... مظلوم مدینہ..... سیدنا عثمان ذوالنورین کی شہادت کے بعد..... شیر خدا..... داماد مصطفیٰ..... سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تقریباً ساڑھے پانچ سال تک..... بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا.....

خلیفہ رابع امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ کی شہادت کے بعد..... نواسہ رسول..... جگر گوشہ بتول..... امیر المؤمنین سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے تقریباً چھ مہینے تک..... بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا.....

شہزادہ جنت..... صلح پسند اُمت رسولؐ..... سیدنا حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے خسر..... سیدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے حق میں دست بردار ہونے کے بعد..... کاتب وحی..... خلیفہ ششم..... امیر المؤمنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُنیس سال تک..... چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا.....

Scanned with CamScanner

فدایانِ اسلام صحابہ ﷺ :۔

میرے دوستو.....کیا میں سوال کرسکتا ہوں کہ اگر صحابہ ﷺ کافی نہیں تھے.....تو پھر بتاؤ.....

ہرقل کو شکست کس نے دی
قیصر کو شکست کس نے دی
کسریٰ کو شکست کس نے دی
مکران کے ساحل تک کون آیا
بلوچستان کے ساحل تک کون آیا
افغانستان کے پہاڑوں پر کون آیا
افریقہ کے جزیرے کس نے فتح کئے
بادان بن ساسان کو شکست کس نے دی
سندھ کے دروازے پر اسلام کی دستک دینے والا کون تھا

محمد مصطفیٰ ﷺ کے صحابہ ﷺ کی عظمت کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا.....کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے ساتھ صحابہ ﷺ کا ذکر کرکے.....اپنے نبی ﷺ کو تسلی دی ہے کہ.....یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ.....اے نبی ﷺ تیرے لئے خدا بھی کافی ہے.....اور تیرے لئے صحابہ بھی کافی ہیں.....

اکابرینؒ دیوبند کے نقش قدم پر:۔

میرے بھائیو.....ہم کفر کے خلاف برسرپیکار ہیں.....اور بعض ناعاقبت اندیش ہمیں فرقہ واریت کا طعنہ دیتے ہیں.....ایک وہ وقت بھی تھا جب سید

Scanned with CamScanner

عطا اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے مرزا قادیانی کے کفر کو للکارا تھا..... تو اس وقت بھی کئی لوگوں نے اس مسئلے کو فرقہ واریت کہا تھا..... لیکن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے ۴۰ سال ایشاء کے در و دیوار پر قادیانیت کو ننگا کر دیا.....

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ وہ عظیم مرد قلندر تھا..... جو جب جیل میں تھا تو لوگ ضمانت کرانے کے لئے گئے تو شاہ جی نے کہا تھا.....

یہ قفس ہی مجھ کو عزیز ہے کچھ جی تو لوں گا قرار سے
مجھے اب چمن میں نہ لے چلو میں ڈرا ہوا ہوں بہار سے
جو چمن سے گزرے تو اے صبا تو کہنا یہ بلبل زار سے
خزاں کے دن بھی قریب ہیں نہ لگا دل کو بہار سے

میرے دوستو..... قادیانیت کے خلاف امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی قربانیاں رنگ لائیں ..... مجاہد اسلام مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی کی قربانیاں رنگ لائیں.....

مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ..... خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمہ اللہ..... نے قادیانیت کے کفر کو للکارا..... اور بالآخر قادیانیت کے کفر کو قومی اسمبلی سے منوالیا گیا..... اور انشاء اللہ العزیز وہ وقت بھی دور نہیں..... جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دشمنوں کے کفر کو بھی اسمبلی سے منوالیا جائے گا.....

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ عطا فرمائے اور عمل کی توفیق بخشے.....

.....آمین.....

وما علینا الا البلاغ المبین

Scanned with CamScanner

پیغمبر ﷺ اور انقلاب پیغمبر

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ۞ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَزِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ (پ۱۰ سورۃ الانفال آیت ۶۴)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی مَقَامٍ آخَرَ ..... یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۞ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۴۵۔۴۶)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ۞ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

اشعار:۔

رسول مجتبیٰ ﷺ کہیئے محمد مصطفیٰ ﷺ کہیئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیئے
شریعت کا یہ ہے اصرار ختم انبیاء کہیئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہیئے
جبین و رُخ محمد ﷺ کے تجلی ہی تجلی ہے

جسے شمس الضحیٰ کہئے جسے بدرُالدُّجیٰ کہئیے
جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش بن جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صل علیٰ کہئیے

تمہید:۔

واجب الاحترام
قابل صد اکرام
اور غیور نوجوان دوستو

اس کانفرنس میں شرکت کا موقع مل رہا ہے..... یہ پروگرام جو سیرت طیبہ کے عنوان پر منعقد ہو رہا ہے..... اس میں بڑے بڑے علماء اکابرین کے مفصل و مدلل بیانات ہوں گے..... اور ان علماء کے قیمتی بیان آپ سماعت فرمائیں گے..... اس کانفرنس کا عنوان پیغمبر انقلاب کانفرنس ہے.....

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے بہتر کوئی موضوع نہیں ہے..... تو میں چاہتا ہوں کہ آج آپ حضرات کے سامنے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت کا تذکرہ کروں..... ویسے بھی جلسے کا عنوان پیغمبر انقلاب کانفرنس تجویز کیا گیا ہے..... پیغمبر انقلاب ایک ایسا انوکھا اور لازوال موضوع ہے..... یہ سیرت طیبہ پر ایک بڑا ہی عجیب عنوان ہے.....

میرے بھائیو..... پوری امت کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے..... بہتر و برتر..... اعلیٰ اور ارفع..... پوری کائنات میں نہ کوئی شخص پیدا ہوا ہے..... اور نہ ہی قیامت کی صبح تک کوئی ہستی پیدا ہوگی اور نہ کارخانہ قدرت نے ان سے بڑی ہستی کو پیدا کیا ہے..... اور نہ ہی قیامت کی صبح تک کوئی ایسی برگزیدہ ہستی پیدا ہو سکتی ہے.....

Scanned with CamScanner

انقلاب نبوی:۔

میرے بھائیو ..... پیغمبر انقلاب کا لغوی معنی کیا ہے

عربی زبان کا لفظ ہے ..... اور انقلاب کا معنی ہے تبدیلی

انقلاب
تبدیلی کا پیغام

دینے والا پہنچا ..... یعنی ایسا رسول ﷺ جس کے آنے سے تبدیلی آئی

ایسا پیغمبر ﷺ جس کے آنے سے زاویے بدل گئے .....

علوم بدل گئے

کلچر بدل گئے

تمدن بدل گئے

انسانیت بدل گئی

سوچیں بدل گئیں

سلطنتیں بدل گئیں

تہذیبیں بدل گئیں

دانش مندیاں بدل گئیں

نبوی انقلاب کا معنی کیا ..... یعنی پیغمبر انقلاب کا مفہوم کیا ہے

کہ ایسا پیامبر آیا جس کے پیغام نے .....

ملکوں کو بدلا

ذہنوں کو بدلا

انسانوں کو بدلا

حیوانوں کو بدلا

جمادات کو بدلا

Scanned with CamScanner

زمانے کو بدلا

امیروں کو بدلا

غریبوں کو بدلا

فقیروں کو بدلا

بیواؤں کو بدلا

یتیموں کو بدلا

عظیم المرتبت تبدیلی والا نبی ﷺ آ گیا.....ایسا پیغمبر ﷺ جس نے تبدیل کیا انسانوں کو.....اور جب وہ نہیں آیا تھا تو انسان کیا تھا.....جب وہ آیا تو کیسا تھا.....جب وہ نہیں آیا تھا تو عورتیں کیسی تھیں.....جب وہ آیا تو کیسی تھیں.....جب وہ آیا تو معاشرہ کیسا تھا.....جب وہ آیا تو کیا ہوا.....جب وہ نہیں آیا تھا تو امور مملکت کیا تھے.....جب وہ آیا تو کیسے تھے.....جب وہ آیا تو اس نے کیسے ادا کئے.....یہ کیا ہے.....پیغمبر ﷺ انقلاب کا معنی ہے کہ جو تبدیلی لایا.....لہٰذا ہم نے آج دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے آنے سے تبدیلی آئی ہے کہ نہیں.....اگر تبدیلی آئی ہے تو ہمارا پیغمبر ﷺ کامیاب ہے.....اگر تبدیلی نہیں آئی تو نعوذ باللہ کامیاب نہیں ہے.....تبدیلی آئی ہے.....اور کیا یہ تبدیلی کے بغیر ایسا ہوا ہے.....

خود جو نہ تھے راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

میرے بھائیو.....انقلاب آیا ہے کہ.....

اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آیا ہے
انسان فرش سے سر اٹھا کر عرش پر پہنچا ہے

Scanned with CamScanner

کفر کو چھوڑ کر توحید کے پرچم کے نیچے آیا ہے

پتھروں سے سر اٹھا کر خدا کے دروازے پر پہنچا ہے

غیر اللہ کے دروازوں کو چھوڑ کر اپنے اللہ کے حضور سر تسلیم خم ہو گیا

میرے بھائیو..... پوری انسانیت کفر سے نکلی..... شرک و بدعت سے نکلی..... معصیت سے نکلی..... تکبر سے نکلی..... اور عاجزی کے اندر آئی..... اور انسانیت جہالت سے نکل کر قرآن کے چراغ کے نیچے آئی..... انقلاب آیا ہے..... اگر بادشاہوں کے ارادے بدل گئے..... اور ان کے ظلم مٹ گئے..... تو سمجھ لو کہ انقلاب آیا ہے اور یہ انقلاب کی بات ہے کہ.....

رنگ کے بغیر ذہن بدل گئے

علاقے کے بغیر ذہن بدل گئے

بولیوں کے بغیر ذہن بدل گئے

دعوت کے بغیر ذہن بدل گئے

انقلاب کی دلیل:۔

میرے بھائیو..... یہ انقلاب ہے کہ پتھروں کی مورت کو سجدہ کرنے والوں نے یہ بھی کہا..... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو کہا..... اے حجر اسود میں تجھے کبھی نہ چومتا..... اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتا ہوا نہ دیکھتا..... یہ اس عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا جو کچھ عرصہ پہلے پتھروں کو سجدہ کرتا تھا..... یہ انقلاب ہے..... بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا وجود یہ انقلاب کی دلیل ہے..... اگر انقلاب نہ ہوتا..... تو.....

سارے ہی ابوجہل ہوتے

سارے ہی عتبہ اور شیبہ ہوتے

Scanned with CamScanner

سارے ہی اخنس بن شریک ہوتے

سارے ہی لات وہبل کے ماننے والے ہوتے

میرے بھائیو.....ان میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار انسان پیغمبر ﷺ پر ایمان لائے اور شرف صحابیت سے سرفراز ہوئے.....یہی اس بات کی دلیل ہے کہ انقلاب آیا ہے.....اور یہ انقلاب لایا کون ہے.....تو یہ انقلاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں..... حتیٰ کہ پوری کائنات میں اتنا بڑا انقلاب..... اتنا عظیم انقلاب.....اتنی بلندیوں والا انقلاب چشم فلک نے نہیں دیکھا..... جیسا انقلاب میرے پیغمبر ﷺ نے برپا کیا ہے.....

اختلافی نقطہ نظر:۔

☆ رافضی کہتے ہیں کہ انقلاب نہیں آیا.....یعنی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے تو جن لوگوں نے کلمہ پڑھا تھا.....انہوں نے اُوپر اُوپر سے پڑھا تھا.....دل سے نہیں پڑھا تھا.....ایمان دل میں نہیں آیا..... سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نعوذ باللہ مرتد ہیں.....ارتد الناس بعد النبی الا ثلث .....تین آدمیوں کے سوا (العیاذ باللہ) سارے مرتد ہو گئے تھے.....تو یہ کہنا کہ کوئی آدمی دل سے مسلمان نہیں ہوا تھا.....یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ انقلاب نہیں آیا.....

☆ لیکن ہمارا نقطہ نظر سنیں.....انقلاب آیا ہے.....تبدیلی آئی ہے .....ہٹلر کا انقلاب آیا.....ہٹلر نے ساڑھے نو لاکھ افراد قتل کرائے..... نپولین کا انقلاب آیا.....نپولین نے ساڑھے تین لاکھ انسان قتل کرائے..... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب آیا.....تو رسول اللہ کے ۲۳ سالہ دور نبوت میں کل ۲۵۶ مسلمان شہید ہوئے.....اور مکہ کی بستی بھی نبی ﷺ کے ساتھ نہیں تھی

Scanned with CamScanner

.....لیکن جب انقلاب آیا تو پوری دنیا نبی ﷺ کے ساتھ مل گئی.....

انقلاب کی بات ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار انسان.....

بتوں کو پوجنے والے

سورج کو پوجنے والے

ستاروں کو پوجنے والے

لات وہبل کو پوجنے والے

قیصر وکسریٰ کو ماننے والے

مورتیوں کو سجدہ کرنے والے

میرے پیغمبر ﷺ کے آستانہ عظمت پر سر جھکاتے ہیں.....اور یہ انقلاب کی دلیل ہے.....رافضی کہتا ہے کہ انقلاب نہیں آیا.....یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں ایمان نہیں آیا.....عرب میں پیغمبر ﷺ نے تبلیغ کی ایمان نہیں آیا.....مدینہ میں تبلیغ کی سچے دل سے ایمان نہیں آیا.....جن لوگوں کے دلوں میں کفر تھا تو کفر ہی رہا.....دجل تھا تو دجل ہی رہا.....فریب تھا تو فریب ہی رہا.....لیکن قرآن کہتا ہے.....حدیث نبوی کہتی ہے .....تاریخ اسلامی کہتی ہے.....واقعات کہتے ہیں کہ ساری کائنات میرے پیغمبر ﷺ کے آستانہ عالیہ پر آ کر تبدیل ہوگئی.....کفر اسلام بن گیا.....عزت وحمیت عظمت کہلائی.....اور سارا حسن صحابہ رضی اللہ عنہم کے قدموں میں آیا.....پوری انسانیت صحابہ رضی اللہ عنہم کے قدموں پر جھک گئی.....یہ انقلاب آیا ہے.....

میرے بھائیو.....مجھے آپ فیصلہ کر کے بتائیں کہ کیا انقلاب نہیں آیا ہے.....کیا اس کو انقلاب نہیں کہتے کہ مکہ مکرمہ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے.....تو ایک آدمی بھی کلمہ پڑھنے والا نہیں تھا.....

Scanned with CamScanner

میرے پیغمبر ﷺ کو زخمی کیا جاتا ہے

میرے پیغمبر ﷺ کو لہولہان کیا جاتا ہے

میرے پیغمبر ﷺ کا مذاق اڑایا جاتا ہے

میرے پیغمبر ﷺ کو گالیاں دی جاتی ہیں

میرے پیغمبر ﷺ کے چہرے پر غلاظت ڈالی جاتی ہے

لیکن وہ پیغمبر ﷺ جو فاران کی چوٹی پر اعلان توحید کیا کرتا تھا.....

جب ۲۳ سال کے بعد اس کا جنازہ اٹھا تو ایک لاکھ چوالیس ہزار انسان دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے.....انقلاب آیا ہے.....ایک آدمی بھی نبی ﷺ کے ساتھ نہیں تھا.....مکہ بھی نبی ﷺ کے ساتھ نہیں.....مدینہ بھی نبی ﷺ کے ساتھ نہیں.....اور جب پیغمبر ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے تو ۹ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا جا چکا تھا.....شروع میں ایک انچ زمین نبی ﷺ کے پاس نہیں.....

میرے نبی ﷺ کو گلیوں سے نکالا گیا

میرے نبی ﷺ کو بازاروں سے نکالا گیا

میرے نبی ﷺ کو مکہ سے دھکے دیکر نکالا گیا

میرے نبی ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے

میرے نبی ﷺ نے دس سال مدینہ میں محنت کی ہے.....پیغمبر ﷺ نے کوشش کی ہے.....دس سال کے بعد ۹ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا گیا.....یہ نبوی انقلاب آیا ہے.....

انقلاب اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم :۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور آیا.....تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو سال تین مہینے دس دن تک.....ساڑھے گیارہ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا

Scanned with CamScanner

جبکہ آپ کا پاکستان صرف پونے تین لاکھ مربع میل پر قائم ہے

لیکن صدیق اکبر ؓ نے صرف سوا دو سال تک گیارہ لاکھ مربع میل
بھی زیادہ خطے پر اسلام کا پرچم لہرایا چند سال پہلے صحابہ ؓ کو گھوڑوں پر
چلنے نہیں دیتا تھا انہوں نے گیارہ لاکھ مربع میل پر میرے محمد ﷺ کی نبوت کا
پرچم لہرا کر پوری دنیا کو بتا دیا کہ یہ انقلاب آیا ہے

میرے بھائیو اس پر غور کریں چند سال پہلے کوئی شخص
بھی میرے نبی ﷺ کے ساتھ نہیں تھا لیکن جب پیغمبر ﷺ کا آخری وقت آیا
تو ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ نبی ﷺ پر ایمان لا چکے تھے دنیا کے بڑے
بڑے ملکوں میں اسلام پہنچ چکا تھا

اور اس کے بعد سیدنا ابو بکر صدیق ؓ کا زمانہ آیا انہوں نے ۲
سال تین مہینے دس دن تک گیارہ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا

اور اسکے بعد سیدنا فاروق اعظم ؓ کا زمانہ آیا انہوں نے ساڑھے
دس سال تک ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا

سیدنا عثمان غنی ؓ کا زمانہ آیا انہوں نے بارہ سال تک چوالیس
لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا

سیدنا علی المرتضی ؓ کا زمانہ آیا انہوں نے پانچ سال تک بائیس
لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا

حضرت حسن ؓ کا زمانہ آیا انہوں نے ساڑھے چھ مہینے تک
بائیس لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا

سیدنا امیر معاویہ ؓ کا زمانہ آیا انہوں نے تن تنہا ۱۹ سال تک ۲۲
لاکھ ۶۵ ہزار مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرا کر پوری دنیا کو بتا دیا کہ

قیصر کے ٹکڑے ہوگئے
کسریٰ کے ٹکڑے ہوگئے
ہرقل کے ٹکڑے ہوگئے
یزدجرد کے ٹکڑے ہوگئے
رستم کے ٹکڑے ہوگئے

چین تک

روس تک

افریقہ تک

یہودیت دم توڑ گئی
کفر وشرک بھاگ گیا
عیسائیت میدان چھوڑ گئی
آتش پرست بھاگ گئے

مکہ سے	.....	پرتگال تک
مدینہ سے	.....	مراکش تک
عرب سے	.....	حجاز یمن تک
حجاز یمن سے	.....	ہندوستان تک

صحابہؓ نے دین پہنچایا:۔

الغرض ہر خطے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسلام کا پرچم لہرا کر.....دنیا کو بتایا کہ محمد ﷺ کا انقلاب آیا ہے.....اور اگر ہم کہیں کہ العیاذ باللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسلمان نہیں تھے.....تو انقلاب کیسے آسکتا تھا.....اگر کوئی آدمی کہے کہ ۲۳ سال تک نبی ﷺ کے قدموں میں بیٹھنے والا منافق رہا.....تو انقلاب آیا کہاں تھا.....

Scanned with CamScanner

پیٹ پر پتھر باندھ کر ..... صحابہ ؓ نے دین پہنچایا

بھوکے پیاسے رہ کر ..... صحابہ ؓ نے دین پہنچایا

گھر سے بے گھر ہو کر ..... صحابہ ؓ نے دین پہنچایا

گھاس اور پتے کھا کر ..... صحابہ ؓ نے دین پہنچایا

وطن سے بے وطن ہو کر ..... صحابہ ؓ نے دین پہنچایا

افریقہ کے جزیروں میں ..... صحابہ ؓ نے دین پہنچایا

اُبلتی ہوئی دیگوں میں گر کر ..... صحابہ ؓ نے دین پہنچایا

اپنی جانوں کے ٹکڑے کرا کر ..... صحابہ ؓ نے دین پہنچایا

دھکتے ہوئے انگاروں پر لیٹ کر ..... صحابہ ؓ نے دین پہنچایا

چمکتی تلواروں کے نیچے کھڑے ہو کر ..... صحابہ ؓ نے دین پہنچایا

اور دنیا کو بتایا کہ انقلاب آیا ہے .....

حتی کہ یہ قرآن جو آج میرے پاس پہنچا ہے ..... یہ صحابہ ؓ کے ایمان کی دلیل ہے ..... یہ حدیث جو آج ہم تک آئی ہے ..... یہ صحابہ ؓ کے ایمان کی دلیل ہے ..... یہ جو ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ ؓ ہیں ..... یہ ایمان کی دلیل ہے کہ مکہ و مدینہ میں صرف دس ہزار ہیں ..... یعنی مکہ و مدینہ میں صرف دس ہزار صحابہ ؓ کی قبریں ہیں ..... جبکہ صحابہ ؓ تو ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں ..... مکہ و مدینہ میں صرف دس ہزار صحابہ ؓ کی قبریں ہیں ..... باقی ایک لاکھ چونتیس ہزار صحابہ ؓ کہاں ہیں .....

کوئی مصر میں جا سویا

کوئی چین میں جا سویا

کوئی افریقہ میں جا سویا

Scanned with CamScanner

کوئی افغانستان میں جاسویا

کوئی مکران کے ساحل پر جاسویا

کوئی سندھ کے علاقے میں جاسویا

اللہ کا قرآن لیکر.....اور نبی ﷺ کا فرمان لیکر.....صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پوری دنیا کے ایک ایک خطے میں گئے.....اور دنیا کو بتا دیا کہ محمد ﷺ کا انقلاب آیا ہے.....نبوی انقلاب آیا ہے.....

پیغامِ پیغمبر ﷺ :۔

میرے بھائیو.....آپ نے جو پیغمبر ﷺ انقلاب کا عنوان رکھا ہے .....یہ عنوان بھی نرالا ہے.....اس عنوان میں دعوت پیغمبر ﷺ پوشیدہ ہے .....انقلاب پیغمبر ﷺ کا پیغام پوشیدہ ہے.....کہ نبی ﷺ کا انقلاب آیا ہے .....انقلاب تو کئی قسم کے ہوتے ہیں.....

ایک انقلاب ہے ..... آپریشن کئے جائیں

ایک انقلاب ہے ..... قتل وغارت کی جائے

ایک انقلاب ہے ..... عمارات مسمار کردی جائیں

ایک انقلاب ہے ..... علاقے ختم کردیئے جائیں

ایک انقلاب ہے ..... سلطنتوں کو زیروزبر کردیا جائے

ایک انقلاب یہ ہے ..... انسانوں کے ذہن تبدیل کردیئے جائیں

میرے نبی ﷺ نے ذہنوں میں انقلاب پیدا کیا ہے.....یہ انقلاب نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر پتھر مارنے والے.....پیغمبر ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھانے والے .....بالآخر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں پہنچے.....تو مجھے بتاؤ کہ مکہ میں تو ایک آدمی بھی ساتھ نہیں تھا.....جب پیغمبر ﷺ نے دعوت

Scanned with CamScanner

اسلام پیش کی تھی ..... تو اسی قوم نے پہاڑ سے پتھر اٹھا لئے تھے ..... اور میرے رسول کے نرم و نازک چہرے مبارک پر مارے گئے تھے ..... لیکن جب وہ مدینہ میں پہنچے ..... اور بدر کی جنگ ہوئی تو ۳۱۳ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے ..... پہلے تو کوئی نہیں تھا ..... یہ ۳۱۳ کون تھے ..... ۳۱۳ میں سے ۱۴ صحابی اپنے نبی ﷺ کے قدموں پر شہید ہو گئے ..... یہ میرے پیغمبر کے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے .....

دشمنی محبت میں بدل ہو گئی:۔

جنگ اُحد ہوئی ..... اس میں ۷۵۰ صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے ساتھ گئے تھے ..... اس میں سے تقریباً ۷۰ شہید ہو گئے .....

خندق کی لڑائی ہوئی ۳۶۵۰ صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے ..... ان میں سے تقریباً ۲۲ صحابی شہید ہو گئے .....

تبوک کی جنگ ہوئی تیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے ..... ان میں سے تقریباً ۲۲ صحابی شہید ہو گئے .....

حنین کا معرکہ ہوا بارہ ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم شریک تھے ..... ان میں سے ۱۹ صحابی شہید ہو گئے .....

خیبر کا معرکہ تھا اُنیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم کا لشکر تھا ..... ان میں سے تقریباً ۱۸ صحابی شہید ہوئے .....

مجھے یہ بتاؤ کہ مکے میں تو ایک آدمی بھی ساتھ نہیں تھا ..... جب اعلان توحید کیا گیا تھا ..... تو ۳۶۰ بت کعبے میں رکھے ہوئے تھے ..... ان کو خدا مانا جاتا تھا ..... ان کو پروردگار کہا جاتا تھا .....

یہ تین سو تیرہ ..... کہاں سے آئے

یہ سات سو پچاس ..... کہاں سے آئے

Scanned with CamScanner

یہ تین سو تیرہ بدری ..... کہاں سے آئے

اُحد میں سات سو پچاس ..... کہاں سے آئے

غزوہ تبوک میں تیس ہزار ..... کہاں سے آئے

حنین میں بارہ ہزار ..... کہاں سے آئے

خیبر میں اُنیس ہزار ..... کہاں سے آئے

خندق میں تین ہزار چھ سو پچاس ..... کہاں سے آئے

مجھے بتاؤ تو سہی..... پوری کائنات میں یہ لوگ چل کر..... جب پیغمبر ﷺ کے قدموں پر آ کر ذبح ہو گئے..... اور نبی ﷺ کے قدموں پر آ کر قربان ہو گئے..... یہ لوگ کہاں سے آئے تھے..... ان کو لایا کون تھا..... اور وہ کون سا انقلاب آیا تھا..... وہ کون سا ذہن تھا..... جس نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیا تھا..... چند سال پہلے تو پیغمبر ﷺ کے حریف تھے ..... آج نبی ﷺ کے حلیف بن گئے ہیں..... چند سال پہلے تو پیغمبر ﷺ کے دشمن تھے..... آج پیغمبر ﷺ پر جان دینے والے بن گئے.....

آخر کیوں یہ سب کچھ کیوں ہوا..... اسلئے کہ وہ محمد مصطفیٰ ﷺ جو دنیا کا سب سے بڑا پیغمبر تھا..... اس کا انقلاب بھی سب سے بڑا انقلاب تھا.....

انقلاب نبوی کا عجیب واقعہ:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ نے سنا ہے کہ ایک بوڑھی عورت ..... جو روزانہ حضور ﷺ کے چہرہ اقدس پر کوڑے کے ڈھیر ڈالتی تھی..... چھ مہینے تک گھر کا کوڑا اور غلاظت نبی ﷺ کے چہرہ اقدس پر ڈالتی رہی..... چھ مہینے کے بعد نبی علیہ السلام کا گزر اس کے گھر کے قریب سے ہوا..... تو اس دن وہ عورت نہ آئی اور کوڑا نہ ڈالا گیا..... تو حضور ﷺ نے پوچھا کہ وہ عورت کہاں ہے؟

Scanned with CamScanner

.....تو محلے والوں نے عرض کیا کہ حضرت وہ بیمار ہے.....تو رسول اللہ ﷺ اس کے گھر چلے گئے.....دروازہ کھٹکھٹایا.....اس کا بیٹا باہر نکلا.....اس نے کہا کیسے آئے ہو؟.....کون ہو؟.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں.....سنا ہے کہ تیری ماں بیمار ہے.....میں اس کی عیادت کرنے آیا ہوں.....تو وہ لڑکا رو پڑا.....اور کہنے لگا کہ میری ماں تو روز آپ پر کوڑا ڈالتی تھی.....اور آپ اس کی عیادت کرنے چلے آئے ہیں.....حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو تیری ماں کا کام تھا وہ اس نے کیا.....اور جو میرا کام ہے وہ میں نے کیا ہے.....یہ نبوی انقلاب آیا ہے.....یہ مصطفوی انقلاب آیا ہے.....

صحابہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی توبہ توبہ:۔

اب دیکھئے.....یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا معاملہ تھا.....تو وہ رحمۃ للعالمین پیغمبر ﷺ.....کوڑا کرکٹ ڈالنے والی عورت کی عیادت کرنے کیلئے چلے گئے تھے.....لیکن اس پیغمبر کو دیکھو کہ جب ایک جنازے میں.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے.....جنازہ آگے رکھا ہوا ہے.....لیکن جنازہ پڑھا نہیں واپس ہو گئے تھے.....

اور ادھر پیغمبر ﷺ اپنے اوپر کوڑا کرکٹ ڈالنے والی عورت کی عیادت تو کرنے گئے تھے.....لیکن جب اپنے دوہرے داماد اور ہم زلف سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ.....یعنی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے ساتھ بغض رکھنے والے کی باری آئی.....تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جنازہ پڑھانے سے پیچھے ہٹ گئے.....جب اپنی ذات کا معاملہ آیا.....تو اس چھ ماہ تک کوڑا پھینکنے والی عورت کو معاف کر دیا.....لیکن جب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دشمن کی بات آئی

.....تو پیغمبرؐ نے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھایا..... معلوم یہ ہوا کہ صحابہ ؓ کی گستاخی پر اسلام میں معافی کی کوئی گنجائش نہیں ہے.....

اعجازِ پیغمبر ﷺ :-

میرے بھائیو..... میں نے برطانیہ میں چیلنج کیا تھا..... اور عیسائیوں کو کہا تھا کہ آؤ عیسائیو..... تم اپنی بائبل اور انجیل کو لیکر آؤ..... دیکھو برطانیہ کے چالیس بڑے شہر ہیں..... ان چالیس بڑے شہروں میں ہر شہر کی بائبل لاؤ..... اگر ایک شہر کی بائبل دوسرے شہر کی بائبل سے مل جائے..... تو تم سچے ہو اور تمہارا پیغام بھی سچا ہے..... اور اگر نہ ملے تو تم ہماری بات مان لو.....

اس نے کہا کہ کیسے مانیں.....

میں نے کہا کہ دیکھو جو پیغام میرا پیغمبر ﷺ لایا ہے..... اس پیغام کو دیکھو کہ یہاں برطانیہ کے چالیس بڑے شہر ہیں..... ان شہروں کو چھوڑ کر پوری دنیا کے ایک سو اسی ملک ہیں..... ایک سو اسی ممالک میں سے ہر ایک ملک سے قرآن پاک کا ایک ایک نسخہ لاؤ..... اور ایک سو اسی ملکوں سے لائے ہوئے ایک سو اسی نسخے قرآن پاک کے ایک جگہ جمع کر دو.....

امریکہ کا چھپا ہوا قرآن	.....	علیحدہ
پاکستان کا چھپا ہوا قرآن	.....	علیحدہ
ہندوستان کا چھپا ہوا قرآن	.....	علیحدہ
بنگلہ دیش کا چھپا ہوا قرآن	.....	علیحدہ
چین کا چھپا ہوا قرآن	.....	علیحدہ
روس کا چھپا ہوا قرآن	.....	علیحدہ
مصر کا چھپا ہوا قرآن	.....	علیحدہ

Scanned with CamScanner

سعودی عرب کا چھپا ہوا قرآن ..... علیحدہ

اگر "الحمد سے والناس" تک ایک لفظ بھی تبدیل ہوا ہو..... تو سمجھو کہ انقلاب نہیں آیا..... اور اگر سمجھو کہ تیری کتاب بائبل ہر شہر میں علیحدہ چھپی ..... اور میرے محمد ﷺ کا قرآن پوری دنیا میں ایک ہے..... تو سمجھ لو کہ جو انقلاب مدینے سے چلا تھا..... وہ ایک سو اسی ملکوں میں پہنچ چکا ہے.....

اعجازِ قرآن:-

میں نے گلاسکو میں ایک عیسائی رہنما کو چیلنج کیا کہ چلو آپ کتابوں کو بھی چھوڑ دو..... میں دعوت دیتا ہوں کہ یو۔این۔او میں..... میں اور آپ چلتے ہیں..... اور درخواست دیتے ہیں کہ ہم نے ایک فیصلہ کرانا ہے..... اور اس فیصلے کیلئے آپ ہمیں موقع دیں..... اس نے کہا کہ کیا فیصلہ اقوام متحدہ کرے گی ..... میں نے کہا کہ چلیں آپ ایک بات کریں کہ قرآن پاک کو چھوڑیں..... آپ حافظوں کو لائیں..... دیکھئے میں مانتا ہوں کہ .....

تم چاند ستاروں پر پہنچے
تم نے زمینوں کو مسخر کیا
تم نے اسلحہ اور بارود پر ریسرچ کی
تم نے کارخانے اور وائرلیس سیٹ بنائے

لیکن پوری دنیائے عیسائیت ملکر..... اپنے مذہب میں ایک انجیل کا حافظ نہیں بنا سکتی..... لہٰذا آؤ میرے پاس میں تمہیں بتاتا ہوں کہ انقلاب کے کہتے ہیں..... تم کہتے ہو کہ انقلاب نہیں آیا..... یہ انقلاب ہے کہ آج ۱۸۰ دنیا کے ممالک ہیں..... ۱۸۰ ملکوں میں سے قرآن نہ لاؤ..... بلکہ بچے لاؤ اور پھر ہر بچے کی عمر ۱۰ سال سے زیادہ نہ ہو..... اور وہ بچہ حافظ قرآن ہو.....

Scanned with CamScanner

پوری دنیا کے ممالک اس کا اہتمام کریں..... میں چیلنج کرتا ہوں..... ۱۸۰ بچوں کو قطار میں کھڑا کر دیں..... اور ہر ہر ملک کا بچہ.....

زبان ..... علیحدہ

علاقہ ..... علیحدہ

تمدن ..... علیحدہ

بستر ..... علیحدہ

کھانا ..... علیحدہ

خوراک ..... علیحدہ

اور ان بچوں کی.....

شکل ..... علیحدہ

رنگ ..... علیحدہ

قد ..... علیحدہ

لباس ..... علیحدہ

اور اسی طرح.....

بنگالی بچہ ..... اور کھائے گا

پاکستانی بچہ ..... اور کھائے گا

افغانی بچہ ..... اور کھائے گا

ایرانی بچہ ..... اور کھائے گا

مصری بچہ ..... اور کھائے گا

ہندوستانی بچہ ..... اور کھائے گا

سوڈانی بچہ ..... اور کھائے گا

Scanned with CamScanner

افریقی بچہ ..... اور کھائے گا

فلپائنی بچہ ..... اور کھائے گا

یونانی بچہ ..... اور کھائے گا

عربی بچہ ..... اور کھائے گا

عجمی بچہ ..... اور کھائے گا

امریکی بچہ ..... اور کھائے گا

حتیٰ کہ ان بچوں کا سب کچھ ہی علیحدہ ہے..... لیکن "اَلْحَمْدُ" سے "وَالنَّاس" تک ہر بچہ قرآن پڑھے..... اور ایک لفظ بھی تبدیل ہو میں تیری بات مان لوں گا..... اور اگر یہ تبدیلی آئی ہے..... تو تو قبول کرے گا کہ انقلاب آیا ہے.....

انقلابِ پیغمبر ﷺ اور مقامِ عورت:۔

میرے بھائیو..... اس معاشرے میں جب عورت بازاری جنس بن کر رہ گئی تھی..... عورتوں کی عزتوں کے سودے ہوتے تھے..... بیوہ عورتوں کو کوئی شخص اپنے گھر میں نہیں رکھتا تھا..... ایسے وقت میں دنیا کے سب سے بڑے سردار محمد عربی ﷺ نے..... گیارہ میں سے دس بیوہ عورتوں کے ساتھ شادی کی..... اور بیوہ عورتوں سے شادی کر کے ان کو اعلیٰ مقام بخشا..... کتنا مقام بخشا کہ صرف شادی کر کے مقام نہیں..... بلکہ اس عورت کو صرف بیوی نہیں بنایا..... بلکہ اس عورت کو جس کو معاشرے نے ٹھوکر سے اڑا دیا تھا..... اس عورت کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نکاح میں لے کر..... پوری امت کی ماں بنا دیا..... یہ تبدیلی آئی ہے.....

اے میری ماں اور بہن..... تیری آبرو کو تو میرے محمد ﷺ نے بچایا ہے..... تیری آبرو پر تو میرے محمد ﷺ نے چوکیداری کی ہے..... اور یہ ہمیشہ

کیلئے واضح کر دیا ہے کہ اسلام میں عورت کا مقام ہے.....لیکن قوم اور معاشرے نے تجھے بازاروں میں بیچا ہے.....

تیرے جسم کو بیچا
تیرے نام کو بیچا
تیرے فوٹو کو بیچا
تیرے رنگ کو بیچا
تیری آنکھوں کو بیچا
تیری عزت کو بیچا
تیری عظمت کو بیچا

اور پورٹریٹ بنا کر تیرے جسم کو بیچا.....وہ معاشرہ تیری آزادی کا ضامن ہے.....اور جس محمد ﷺ نے تجھے ماں قرار دیکر تیرے قدموں میں ساری دنیا کو بٹھایا.....تو تو نہیں مانتی کہ تبدیلی آئی ہے.....اس محمد ﷺ نے تبدیلی پیدا کی ہے.....اور ہمارا حال تو یہ ہے کہ اکبر کی زبان میں.....

بے پردہ نظر آئیں جو کل چند بیبیاں
تو اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

یہ ہمارا معاشرہ ہے.....یہ ہمارا ماحول ہے.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبدیلی پیدا کی ہے.....دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیشہ اس عظیم پیغمبر ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے.....آمین.....

وَمَاعَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

Scanned with CamScanner

﴿سیرت پیغمبر ﷺ اور قرآن﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ✿ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ✿ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ✿ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ✿ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ✿ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ✿ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ✿ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْراً وَّ نَذِیْراً وَّدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیْرًا ✿ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ✿

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِداً وَّمُبَشِّراً وَّنَذِیْراً ✿ وَدَاعِیاً اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجاً مُّنِیْرًا ✿ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَبِیْرًا ✿ (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۴۵ تا ۴۷)

وَقَالَ فِیْ مَوْضِعٍ آخَرَ ✿ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ✿ (الم نشرح آیت ۴)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ✿ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ✿ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ✿

تمہید:۔

واجب الاحترام

بزرگو اور دوستو

آج آپ حضرات کے سامنے..... تقریر کی غرض سے حاضری کا اتفاق ہوا ہے..... چونکہ ربیع الاوّل کا مہینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت، وفات کا مہینہ ہے..... اسلئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس ماہ کی مناسبت سے آپ کے

سامنے..... حضور ﷺ کی سیرت طیبہ کے عنوان پر ہی اپنی معروضات پیش کروں
..... ویسے بھی ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑی کوئی اور سعادت نہیں ہے
..... کہ وہ رسول اللہ کے ذکر کی مجلس میں بیٹھے..... اور حضور ﷺ کے تذکرے
سے مشام جاں کو معطر کرے..... ہم پیغمبر ﷺ کی تعریف کرنے والوں میں اپنے
نام لکھوا سکتے ہیں.....

پیغمبر ﷺ کے ثناء خوانوں میں :۔

میرے دوستو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے سینکڑوں
موضوعات ہیں..... کوئی آدمی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میں حضور ﷺ کی شان بیان
کرنے کا حق ادا کرسکتا ہوں..... کسی ثناء خوان رسول کا یہ دعویٰ نہیں ہے.....
لیکن ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ثناء خوانوں میں اپنا نام تو لکھوا سکتے ہیں..... ثناء
خوانی کا حق نہیں ادا ہوسکتا.....

میرے بھائیو..... ہماری مثال مصر کی اس بڑھیا کی سی ہے.....
جو روئی کی ایک گٹھڑی لیکر اللہ کے جلیل القدر پیغمبر سیدنا یوسف علیہ السلام کو خریدنے
کیلئے آئی تھی..... اور کسی نے کہا اماں بھلا تیری گٹھڑی سے بھی یوسفؑ خریدے
جاسکیں گے..... تو اس نے کہا کہ بھائی بات یوسف کو خریدنے کی نہیں ہے.....
میں تو اسلئے گٹھڑی لیکر آئی ہوں..... تا کہ کل قیامت کے دن اگر خدا نے پوچھ لیا
..... بتاؤ یوسفؑ کا خریدار کون کون تھا..... تو میرا نام بھی یوسفؑ کے ان
خریداروں میں آجائے گا..... تو ہماری مثال بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ثناء
خوانوں کی ہے..... اور محبت کے خریداروں کی ہے..... ہم بھی چاہتے ہیں کہ
ہم بھی رسول خدا کے ثناء خوانوں میں شامل ہوجائیں.....

Scanned with CamScanner

پیغمبر ﷺ کا بچپن کیسا تھا؟:۔

میرے دوستو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن کیسا تھا؟..... تو میرے پیغمبر کا بچپن مبارک یہ ہے..... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب دائی حلیمہ کی گود میں دودھ پینے کیلئے آتے تھے..... تو ہمیشہ دائیں طرف اپنا منہ مبارک لگا کر دودھ پیتے تھے..... اور ایک دن دائی حلیمہؓ نے میرے پیغمبر کا بائیں طرف منہ مبارک لگا دیا..... تو پیغمبر ﷺ نے دودھ نہ پیا..... کیونکہ دائی حلیمہ کی گود میں ایک اور بچہ بھی تھا..... معلوم ہوا کہ پیغمبر ﷺ نے اپنے بچپن میں اپنی سیرت کو..... پوری دنیا کے سامنے رکھ کر بتا دیا کہ محمد ﷺ اپنے بچپن میں بھی..... اپنے بھائی کا حق نہیں کھایا کرتے تھے..... یہ میرے نبی کی سیرت ہے..... یہ میرے نبی کا لڑکپن ہے..... جب انسان لڑکپن کی عمر میں ہوتا ہے..... تو انسان کیا کچھ کرتا پھرتا ہے..... کیونکہ اس عمر میں اس کو کیا علم ہوتا ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے.....

یہود و نصاریٰ حیران ہو گئے:۔

میرے بھائیو..... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بارہ سال ہے..... رسول اللہ ملک شام میں تجارت کرنیوالے اس قافلے میں ابو طالب کے ساتھ ہیں..... جس قافلے نے تجارت کی غرض سے ملک شام کا رخت سفر باندھا ہوا تھا..... اور جس وقت مقام جرف پر پہنچتے ہیں..... جرف ایک ایسی جگہ کا نام ہے..... جہاں یہودیوں کے عالم رہا کرتے تھے..... ایک چھت کے اوپر یہودیوں کا ایک عالم بیٹھا ہوا تھا..... وہ تورات اور انجیل کا مطالعہ کر رہا تھا..... قافلے آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں..... رات کو کوئی قافلہ ٹھہرتا ہے کوئی چلا جاتا ہے..... لیکن یہودیوں کو رات کی کوئی خبر نہیں ہوتی تھی.....

Scanned with CamScanner

لیکن ایک دن دوپہر کے گیارہ، بارہ بجے کا وقت ہے.....اس نے دور سے ایک قافلہ دیکھا.....اس قافلے میں آٹھ دس آدمی اور بھی تھے.....لیکن ایک گیارہ بارہ سال کا بچہ بھی تھا.....اس نے بچے کی طرف دیکھا تو اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی.....اس نے کہا کہ اس انجیل میں اس آخرالزماں پیغمبر کی نشانیاں موجود ہیں.....مجھے وہ ساری نشانیاں اس بچے کے چہرے میں محسوس ہوتی ہیں.....

وہ یہودی عالم مقام جرف میں ایک مکان کی چھت پر بیٹھا ہوا ہے.....

اور صبح گیارہ، بارہ بجے کا وقت ہے.....اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھا.....اور اس نے تورات کے صفحات کو پلٹا.....اس نے انجیل کے ورقوں کو پلٹا.....اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے چہرے مبارک والی انور کتاب کو دیکھا .....تاجدار رسالت کو دیکھتا ہوا وہ مبہوط ہو گیا.....

تھوڑی دیر کے بعد جب قافلہ.....اس کی کٹیا یعنی اس کی جھونپڑی اور اس کی حویلی کے قریب پہنچا.....تو وہ نیچے اتر آیا.....اس کو پتہ تھا کہ یہ قافلہ یہاں ٹھہرے گا.....کیونکہ.....

یہ جگہ مسافروں کی رہائش کیلئے ہے
یہ جگہ مسافروں کے پانی پینے کیلئے ہے
یہ جگہ مسافروں کے آرام کرنے کیلئے ہے

یہودیوں کا وہ عالم مکان کی چھت سے نیچے اتر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا مطالعہ کرتا رہا.....

یہودی راہب کی دعوت پر:۔

میرے بھائیو.....اور تھوڑی دیر کے بعد اس یہودی عالم نے کہا کہ اس

Scanned with CamScanner

قافلے کا سردار کون ہے..... تو پتہ چلا کہ ابوطالب ہے..... تو وہ ابوطالب سے جا کر کہنے لگا..... ابوطالب آج شام کو تمہارا کھانا میرے پاس ہے..... تمہاری دعوت میرے پاس ہے..... ابوطالب کئی مرتبہ اس سفر سے گزرے تھے..... پہلے کبھی اس راہب نے دعوت نہیں دی تھی..... اور کبھی اس نے کھانے پر نہیں بلایا تھا..... پہلے کبھی اس نے اس طرح عزت افزائی نہیں کی تھی..... شام کا وقت تھا..... نماز عشاء کے قریب ابوطالب اپنے ساتھیوں کو لیکر..... اس راہب کے کمرے میں چلے گئے..... جہاں دسترخوان بچھا ہوا تھا..... اور کھانا رکھا ہوا تھا..... تو اس راہب نے کہا کہ وہ بچہ کہاں ہے..... تو ابوطالب نے کہا کہ بچے کو تو میں سامان کے پاس چھوڑ آیا ہوں..... تو راہب نے کہا کہ خبردار تم میں سے کسی کو روٹی کھانے کی اجازت نہیں..... اسلئے کہ یہ دعوت اصل میں اس بچے کی ہے..... تم تو صدقہ کھانے آئے ہو..... یہ میرے نبی کا لڑکپن ہے..... بچپن بھی میرے نبی کی سیرت ہے..... اور پیغمبر کا لڑکپن بھی میرے نبی کی سیرت ہے.....

میرے نبی ﷺ تاجر کیسے؟:۔

اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳ سال کی عمر میں شام کے دوسرے سفر میں گئے..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے بھیجا تھا..... سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے بھیجا تھا..... جو مکہ کی ایک تاجر خاتون تھی..... حضور ﷺ کی شادی اس وقت تک سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نہیں ہوئی تھی..... ایک غلام میسرہ کو حضور ﷺ کے ساتھ بھیج دیا..... خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ اے محمد ﷺ..... میں نے تیری بڑی شہرت سنی ہے..... تو بڑا حسین و جمیل ہے..... اور تو بڑا دیانت دار ہے..... لہٰذا تو میرا مال لے کر شام چلا جا.....

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ خدیجہ کا مال لے کر شام جا رہے ہیں..... میسرہ غلام بھی ساتھ ہے..... اور راستے میں بارش ہوگئی..... کچھ کھجوریں گیلی ہوگئیں تھیں اور نیچے والی خشک رہ گئیں تھیں..... اور کچھ گندم بھی گیلی ہوگئی..... اور نیچے والی خشک رہ گئی..... جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شام کی منڈی میں پہنچے..... تو آپ نے خشک کھجوروں کا علیحدہ ڈھیر لگا دیا..... اور گیلی کھجوروں کا علیحدہ ڈھیر لگا دیا..... خشک گندم کو علیحدہ جگہ رکھا.....

شام کے تاجروں نے یہ منظر تو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا..... لیکن اب وہ حیران ہوگئے کہ یہ عجیب وغریب تاجر آیا ہے..... جو خشک گندم کا علیحدہ بھاؤ لگائے جا رہا ہے..... گیلی گندم کا علیحدہ بھاؤ لگائے جا رہا ہے..... وہ تمام تاجر حیران ہوتے ہیں..... اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت میں..... اور آپ کی شرافت اور آپ کی تجارت میں..... اور آپ کی اس اصول پسندی اور ایمانداری کو دیکھ کر بے انتہا متاثر ہوتے ہیں..... پوچھتے رہے کہ اے نوجوان تیرا کیا نام ہے..... تو کہاں سے آیا ہے..... تو ہر سال تجارت کیلئے آیا کر..... تیرے سے اچھا تاجر ہم نے نہیں دیکھا..... ان کو کیا پتہ تھا کہ یہ صرف تاجر نہیں ہے..... بلکہ یہ تو عرش اور فرش کا والی ہے.....

اس سفر میں میسرہ کہتا ہے کہ میں جب چلتا تھا..... تو دھوپ کے سماں میں..... میں یہ دیکھتا تھا کہ جب دھوپ کڑاکے کی پڑتی تھی..... تو آسمان پر ایک بادل کا ٹکڑا محمد ﷺ پر سایہ کرتا تھا.....

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں..... کہ ایسا آدمی میں نے کہیں نہیں دیکھا تھا..... یعنی جب محمد ﷺ تجارت کرنے جاتے تھے تو واپس آکر پہلے یائی پائی کا حساب میرے گھر میں دیکر..... پھر اپنے گھر واپس جایا کرتے تھے۔

Scanned with CamScanner

یہ میرے نبی ﷺ کی سیرت ہے:-

میرے بھائیو..... سیرت کیا ہے..... نبی کا چلنا نبی کی سیرت ہے

..... نبی کا اٹھنا نبی کی سیرت ہے..... نبی کا بیٹھنا نبی کی سیرت ہے.....

نبی کا مسکرانا نبی کی سیرت ہے..... حضور ﷺ کی پیدائش پر جو معجزات سرزد ہوئے

تھے..... یہ تمام معجزات میرے نبی ﷺ کی سیرت مبارکہ ہیں.....

حضور ﷺ پر قرآن اترا..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ دارارقم میں گئے..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ بکریاں چراتے ہیں..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ آمنہ کی گود میں ہیں..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ حلیمہ کی سواری پر ہیں..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ معبد کے خیمے میں ہیں..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ یہودیوں کے گھر گئے..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ غریب کی عیادت کو گئے..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ تیرہ سال مکے میں رہے..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ نے بازار میں اعلان توحید کیا..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ کے دندان مبارک زخمی ہوئے..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ کو طائف کی گلیوں میں گھسیٹا گیا..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ کانٹے بچھانے والی عورت کے گھر گئے..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ پر مردوں میں پہلے ابوبکرؓ ایمان لائے..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ پر اِقْرَا بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ اتری..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ پر عورتوں میں پہلے خدیجہؓ نے کلمہ پڑھا..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے

حضور ﷺ نے سمندر کے کنارے بیٹھ کر قرآن پڑھا..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے
حضور ﷺ کے کپڑے خون کی وجہ سے چپک گئے..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے
حضورؐ نے پہاڑ پر وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ کہا..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے
حضورؐ نے تیرہ سالہ مکی زندگی میں ۱۱۴ آدمیوں کو کلمہ پڑھایا..... یہ نبی ﷺ کی سیرت ہے
حتی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے..... مکۃ المکرمہ کی گلیوں
میں اعلان توحید ببانگ دہل کیا..... یہ بھی میرے نبی کی سیرت ہے.....

بے آسرا لوگوں کے آسرا:۔

میرے دوستو..... یہ بھی نبی ﷺ کی سیرت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ کی گلی سے گزر رہے تھے..... تو آپ نے دیکھا کہ ایک عورت کے سر پر بہت
بڑی گٹھڑی ہے..... وہ چلتی ہے تو تھک جاتی ہے..... پیغمبرؐ نے جب یہ
دیکھا کہ یہ گٹھڑی اس بے چاری سے ابھی گر جائے گی..... تو رسول اللہ اس کے
قریب گئے..... اور فرمایا کہ اماں یہ گٹھڑی میرے سر پر رکھ دو..... میں آپ
کو پہنچا دیتا ہوں..... تو وہ بوڑھی عورت دعائیں دینے لگی..... رسول اللہ نے
نبوت والے سر پر گٹھڑی اٹھائی ہے..... اور گٹھڑی اٹھا کر پیغمبرؐ جا رہے ہیں
..... جب مکے کی بستی ختم ہوگئی..... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اماں
کدھر جاتی ہے..... تو کہنے لگی اے نوجوان میں مکہ چھوڑ کر اپنی بستی میں جا رہی
ہوں..... اس لئے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مکے کے شہر میں (نعوذ باللہ) ایک محمد
نامی جادوگر آیا ہوا ہے..... وہ لوگوں کے عقائد کو خراب کرتا ہے..... وہ رشتہ
داروں کو آپس میں لڑاتا ہے..... وہ صرف کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے..... خالق و
مالک ایک ہے..... مشکل کشا ایک ہے..... میں اپنا دین اور مذہب بچانے
کیلئے..... اس بستی کو چھوڑ رہی ہوں..... حالانکہ.....

Scanned with CamScanner

وہ تاجدار رسالت ﷺ ..... تو اخلاق کا پیکر ہے

وہ تاجدار رسالت ﷺ ..... تو دین کا پیکر ہے

وہ تاجدار رسالت ﷺ ..... تو محبت کا پیکر ہے

وہ تاجدار رسالت ﷺ ..... تو مروت کا پیکر ہے

وہ تاجدار رسالت ﷺ ..... تو مودت کا پیکر ہے

وہ تاجدار رسالت ﷺ ..... تو عافیت کا پیکر ہے

وہ تاجدار رسالت ﷺ ..... تو رحمت کا پیکر ہے

وہ تاجدار رسالت ﷺ ..... تو اخلاق کا پیکر ہے

وہ تاجدار رسالت ﷺ ..... تو کردار کا پیکر ہے

وہ تاجدار رسالت ﷺ ..... تو خلوص کا پیکر ہے

لیکن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کا کوئی نوٹس نہ لیا.....

جب پیغمبر ﷺ اس کی بستی کے قریب پہنچ گئے .....اور نبوت والے سر سے اس کی گٹھڑی اتار کر نیچے رکھی .....تو وہ رسول اللہ کا بازو پکڑ کر کہنے لگی.....اے نوجوان اپنا نام تو بتاتا جا..... کیونکہ تیرے جیسا سعادت مند بچہ میں نے زندگی میں نہیں دیکھا..... بلکہ مکے کی گلیوں میں کوئی ایسا نہیں ہے.....کہ اتنی عمر والا بچہ اس بوڑھی کی گٹھڑی اٹھا کر جائے.....

رسول اللہ نے فرمایا اماں.....میرا پتہ کیوں پوچھتی ہو.....کہنے لگی کہ میں تیرا نام اس لئے پوچھتی ہوں کہ میں جب مکے میں آیا کروں گی.....تو تیرے گھر ٹھہرا کروں گی.....تیرے جیسا مجھے کوئی جوان نظر نہیں آیا.....تو رسول اللہ نے فرمایا کہ اماں نام نہ پوچھو تو بہتر ہے.....کہنے لگی نہیں میں تیرا نام ضرور پوچھوں گی.....کیونکہ تو سعادت مند بیٹا ہے.....تو حضور ﷺ نے فرمایا

کہ سارا راستہ اماں جس محمد کو تو گالیاں دیتی آئی ہے..... وہ محمد ﷺ میرا ہی نام ہے
..... یہ میرے نبی ﷺ کی سیرت ہے.....

سیرت پیغمبرؐ کا اثر:۔

تیرہ سال پیغمبر ﷺ نے یہ کردار دنیا کے سامنے پیش کیا..... یہ میرے نبی کی سیرت ہے..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے گئے.....
.....اور مدینہ منورہ کی زندگی میں آپ دیکھئے..... رسول اللہ کے گھر میں ایک آدمی مہمان بنتا ہے..... جبکہ وہ آدمی مسلمان بھی نہیں ہے..... وہ آدمی پیغمبر ﷺ کا قریبی دوست یا رشتہ دار بھی نہیں ہے..... بلکہ رسول اللہ کا دشمن ہے
..... پیغمبر کے گھر میں آیا ہے..... اور حضور ﷺ سے ملنے آیا ہے..... حضور ﷺ اسے اپنے گھر لے گئے ہیں..... بیٹھک میں اس کا بستر بچھایا اور وہ سو گیا
..... رات کو اس نے بستر خراب کر دیا..... جب اس مہمان سے بستر خراب ہو گیا..... تو آپ حیران ہوں گے کہ وہ تہجد کے وقت گھر سے نکل کر بھاگ گیا
..... کیونکہ اس سے بستر خراب ہوا تھا..... وہ سوچتا تھا کہ دنیا کے سب سے بڑے سردار کا میں مہمان ہوں ..... اور میں نے ان کا بستر خراب کر دیا ہے
..... کہیں ان سے بددعا نہ ہو جائے ..... کہیں رسول اللہ مجھے سخت سست نہ کہہ دیں ..... مجھے برا بھلا نہ کہیں ..... یا ان کے غلام مجھے مارنے پیٹنے نہ لگ جائیں..... وہ گھر چلا گیا..... گھر جا کر اس کو معلوم ہوا کہ میں اپنی تلوار تو رسول اللہ کے گھر میں بھول آیا ہوں..... تو دوپہر گیارہ بجے جب وہ اپنی تلوار لینے آیا..... تو آ کر دیکھا کہ آمنہ کے در یتیم..... اس کے گندے کئے ہوئے بستر کو اپنے نبوت والے ہاتھوں سے صاف کر رہے تھے..... وہ نبوت کے اس کردار سے بڑا متاثر ہوا..... اور عرض کیا کہ آقا مجھے کلمہ پڑھایئے..... کلمہ پڑھا اور

Scanned with CamScanner

سعادت مندوں میں شامل ہوگیا..... یہ میرے نبی ﷺ کی سیرت ہے.....

یہ میرے نبی ﷺ کا کردار ہے..... یہ میرے نبی ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے.....

میرے نبی ﷺ کا طرز عمل ہے.....

سیرت پیغمبر قرآن کے آئینہ میں:۔

توجہ کیجئے..... حضور ﷺ کی ختم نبوت کا ذکر آیا..... تو قرآن نے کہا

..... مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط ..... وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۴۰)

پیغمبر ﷺ کے تکمیل دین کا ذکر آیا..... تو قرآن نے کہا..... اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

(پ۶ سورۃ المائدۃ آیت ۳)

پیغمبر ﷺ کی نماز کا ذکر آیا تو قرآن بولا ..... وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

پیغمبر ﷺ کی زکوۃ کا ذکر آیا تو قرآن بولا ..... وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

پیغمبر ﷺ کے رکوع کا ذکر آیا تو قرآن بولا ..... وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

پیغمبر ﷺ کے روزوں کا ذکر آیا تو قرآن بولا ..... ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ

پیغمبر ﷺ کے حج کا ذکر آیا تو قرآن بولا ..... وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

حتی کہ .....

نبی ﷺ کے بچوں کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے چلنے کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

نبی ﷺ کے رونے کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے آنے کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

Scanned with CamScanner

پیغمبر ﷺ کے نوافل کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے فرائض کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی تجارت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے مسکرانے کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے اصحاب کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے معراج کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے مزاج کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے یار کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے پیار کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے اخلاق کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے جہاد کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کے کردار کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی تجارت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی معیشت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی شریعت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی طریقت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی نبوت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی ابوت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی دیانت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی امانت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی شرافت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

Scanned with CamScanner

پیغمبر ﷺ کی لیاقت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی قیادت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی سیادت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی عبادت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی ریاضت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی بیویوں کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی بیٹیوں کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

پیغمبر ﷺ کی ختم نبوت کا ذکر آیا ..... تو قرآن بولا

یہ میرے نبی ﷺ کی سیرت ہے..... یہ میرے نبی ﷺ کی شان ہے

..... یہ میرے نبی ﷺ کی عظمت ہے..... یہ میرے نبی ﷺ کا مقام ہے

..... اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِداً وَّمُبَشِّراً وَّ نَذِيراً .....

شاھداً کا حقیقی معنی:۔

میرے دوستو..... آپ حیران ہوں گے..... قرآن نے کہا..... اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِداً..... اے ﷺ پیغمبر ہم نے تمہیں گواہ بنایا..... کم فہم لوگ اس کا معنی کرتے ہیں کہ گواہ کا معنی حاضر ناظر ہے..... تو اسکا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ بھی حاضر و ناظر ہے..... ان کو کہو کہ گواہ موقع پر حاضر ہوتا ہے.....

اگر گواہ کا معنی ہر جگہ ہونا ہے تو پھر جتنے بھی عدالتوں کے گواہ..... یہاں عدالتوں کے گواہ ہوتے ہیں..... یہ بھی ساری دنیا میں حاضر و ناظر ہو گئے.....

تو قرآن نے پیغمبر ﷺ سے کہا..... اے پیغمبر ﷺ ہم نے تجھے گواہ بنایا.....

کس چیز کا گواہ.....

توجہ کریں..... یہاں پر اللہ نے بڑی عجیب بات کہی..... اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ

Scanned with CamScanner

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ..... اے پیغمبر ﷺ تو گواہ ہے

..... میری ربوبیت کا گواہ ..... گواہ کس چیز کا

میں خدا ہوں اور تو گواہ ہے:۔

اے پیغمبر ﷺ .....

داتا میں ہوں

مولا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

قادر میں ہوں ..... گواہ تو ہے

خالق میں ہوں ..... گواہ تو ہے

مالک میں ہوں ..... گواہ تو ہے

رازق میں ہوں ..... گواہ تو ہے

ستار میں ہوں ..... گواہ تو ہے

قہار میں ہوں ..... گواہ تو ہے

جبار میں ہوں ..... گواہ تو ہے

غفار میں ہوں ..... گواہ تو ہے

غوث میں ہوں ..... گواہ تو ہے

حی و قیوم میں ہوں ..... گواہ تو ہے

مشکل کشا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

حاجت روا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

عالم الغیب میں ہوں ..... گواہ تو ہے

ہر جگہ موجود میں ہوں ..... گواہ تو ہے

نبیوں کو میں نے پیدا کیا ..... گواہ تو ہے

Scanned with CamScanner

عزت دینے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

ذلت دینے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

اولاد دینے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

مال دینے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

زندگی دینے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

موت دینے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

فراوانی دینے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

رکھوالی کرنے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

بگڑی بنانے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

نذر و نیاز کے لائق میں ہوں ..... گواہ تو ہے

تنگ دستی دینے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

نگہبانی کرنے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

منت منوتی کے لائق میں ہوں ..... گواہ تو ہے

ہر ایک کی مدد کرنے والا میں ہوں ..... گواہ تو ہے

ابدالون کی ابدالی کو میں نے پیدا کیا ..... گواہ تو ہے

بزرگوں کی بزرگی کو میں نے پیدا کیا ..... گواہ تو ہے

ولیوں کی ولائیت کو میں نے پیدا کیا ..... گواہ تو ہے

قطبوں کی قطبیت کو میں نے پیدا کیا ..... گواہ تو ہے

غرض ہر ایک کی ہر جگہ سے سورو پکار سننے والا میں ہوں.....اور اے میرے پیغمبر ﷺ تو بھی گواہ ہے.....اور تجھ سے پہلے آنے والے نبی بھی گواہ تھے .....ایک لاکھ چالیس ہزار انبیاء میری ربوبیت کے گواہ تھے ..... میری

خالقیت کے گواہ تھے..... میری مالکیت کے گواہ تھے..... انہوں نے بھی گواہی دی تھی..... اور تو نے بھی گواہی دی ہے.....

تیری گواہی میں فرق:۔

میرے دوستو..... ایک آدمی موقع پر موجود ہوتا ہے..... ایک آدمی مشاہدہ کرتا ہے..... آپ کے ہاں چوک میں ایک آدمی قتل ہو گیا..... دس آدمیوں نے اس کو دیکھا..... لیکن ایک آدمی اگلے چوک میں کھڑا ہے..... اس نے قتل ہوتے ہوئے نہیں دیکھا..... صرف زخمیوں کو دیکھا..... خون کو دیکھا..... لڑائی کو دور سے دیکھا..... یہ پتہ نہیں کہ کون کون تھا.....

ایک آدمی موقع پر موجود ہوتا ہے..... وہاں اس نے قریب سے دیکھا ..... ایک آدمی نے دور سے دیکھا..... ایک آدمی نے آ کر دیکھا..... وہ بھی گواہ ہے..... یہ بھی گواہ ہے..... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھی خدا کے گواہ..... محمد رسول اللہ ﷺ بھی خدا کے گواہ..... باقی نبی گواہ ہیں خدا کی نشانیاں دیکھ کر..... اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہیں مشاہدہ کر کے.....

سابقہ انبیائے کرامؑ نے بھی گواہی دی:۔

آدم علیہ السلام نے گواہی دی	.....	رَبَّنَا ظَلَمْنَا کہہ کر
نوح علیہ السلام نے گواہی دی	.....	طوفان کی موجوں میں آ کر
موسیٰ علیہ السلام نے گواہی دی	.....	دریائے نیل میں اتر کر
عیسیٰ علیہ السلام نے گواہی دی	.....	پھانسی کی کوٹھری میں بند ہو کر
ابراہیم علیہ السلام نے گواہی دی	.....	آتش نمرود میں گر کر
اسماعیل علیہ السلام نے گواہی دی	.....	چھری کے نیچے آ کر

Scanned with CamScanner

یعقوب علیہ السلام نے گواہی دی ..... چالیس سال رو رو کر

یونس علیہ السلام نے گواہی دی ..... مچھلی کے پیٹ میں آ کر

یوسف علیہ السلام نے گواہی دی ..... کنوئیں میں اتر کر

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی عرش پر جا کر.....یہ میرے نبی ﷺ کی سیرت ہے.....یہ معنی ہے قرآن کی آیت کا.....یعنی اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِداً وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا.....اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہ بنایا.....

حضرت نانوتوی ؒ کا عشق رسول ؐ:۔

میرے دوستو.....میں حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو سلام عقیدت پیش کرتا ہوں.....جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے سے سات میل پہلے.....اپنا جوتا اتار دیتا ہے.....کسی نے کہا کہ حضرت آپکے پاؤں میں پتھر لگیں گے.....تو فرمایا کہ بات پتھروں کی نہیں.....میں تو جوتا اس لئے اتارتا ہوں کہ شاید ان پتھروں پر.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک آئے ہوں.....اور نانوتوی کا گستاخ جوتا کہیں قدموں کے اوپر نہ آجائے.....

یہ نبی ﷺ کا عشق ہے.....وقت کافی ہوا چاہتا ہے.....معزز مہمان تشریف لا چکے ہیں.....میں انہی الفاظ پر اپنی گفتگو کو ختم کرتا ہوں.....اللہ عمل کی توفیق نصیب فرمائے.....

وَآخِرُ دَعْوَنَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن

Scanned with CamScanner

وفاتِ رسول ﷺ

.....حصہ اوّل.....

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ۞ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۞ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۞ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ ط اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا ۞ .....(سورۃ الفتح پ ۳۰)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.....مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ .....

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ۞ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

اشعار:۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

Scanned with CamScanner

قابل صد احترام

قابل صد اکرام

معزز علمائے کرام

اور غیور نوجوان ساتھیو

آج کے خطبہ کا موضوع ہے وفات رسول صلی اللہ علیہ وسلم ..... اسلام کا سب سے بڑا نقصان نبی علیہ السلام کی وفات ہے ..... ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ بروز پیر بوقت چاشت میرے پیغمبر علیہ السلام نے رحلت فرمائی تھی ..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو دنیا سے جانا ہی تھا ..... (ریاض النضرہ ص ۱۹۹ ج ۲)

سورۃ النصر کا خلاصہ:۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب سورۃ النصر اتری ..... تو سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوش ہوئے ..... مولائے کریم نے ارشاد فرمایا ..... اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ ..... جب اللہ کی مدد آ پہنچی ..... وَالْفَتْحُ ..... اور فتح بھی ..... وَرَاَيْتَ النَّاسَ ..... اور اے پیغمبر ﷺ تو دیکھ رہا ہے کہ ..... يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ..... اللہ کے دین میں فوجیں کی فوجیں شامل ہو رہی ہیں ..... اور آگے کیا فرمایا ..... فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ..... اللہ کی تسبیح بیان کر ..... اے نبی ﷺ اور اللہ سے استغفار کر ..... اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ..... بس اللہ تعالیٰ قبول کرنے والا ہے .....

وفاتِ رسولؐ اور سورۃ الاخلاص:۔

اس سورۃ کو سن کر سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوش ہوئے ..... لیکن ایک

Scanned with CamScanner

صحابی وہ بھی تھا.....جس نے یہ سورۃ سنی اور مسجد نبوی کے دروازے پر رونے لگا

یہ صحابی زاروقطار روتا ہے.....لوگوں نے کہا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تجھے کیا ہوا.....

تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نہیں جانتے ہو.....اس سورۃ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیا بتایا ہے.....بظاہر تو یہ خبر لایا ہے کہ پیغمبر ﷺ اللہ کی مدد آپہنچی ہے.....

اسلام میں فوجیں درفوجیں داخل ہورہی ہیں.....

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو تم نہیں جانتے.....میں جانتا ہوں کہ اس سورۃ میں پیغمبر ﷺ کی وفات کا ذکر ہے.....اس سورۃ میں اللہ نے اشارہ دیا ہے کہ اے محمد مصطفیٰ ﷺ اب تیرا کام پورا ہوگیا ہے.....اب تو تسبیح کر.....اللہ اللہ کر.....یعنی تیرا آخری وقت آچکا ہے.....مسجد نبوی کے کونے میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیٹھ کر رورہے ہیں.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوش ہورہے ہیں.....صدیق اکبر رضی اللہ عنہ رورہے ہیں.....

کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راز دار نبوت تھا.....صدیق اکبر رضی اللہ عنہ محرم اسرار نبوت تھا.....صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قرآنی اسرار سے واقف تھا.....لوگوں نے کہا فوجیں اسلام میں داخل کرنے کا حکم ہے کہ داخل ہوگئیں فوجیں.....اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۞ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۞ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۞ .....(سورۃ النصر پارہ ۳۰)

اے پیغمبر اللہ کی مدد آچکی ہے.....اور لشکر اسلام میں فوجیں شامل ہوگئیں ہیں.....تو اللہ کی تسبیح بیان کر.....یعنی اللہ اللہ کا ذکر کر.....

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگو.....اس سورۃ نے پیغمبر ﷺ کی وفات کی خبر دی ہے.....اور میں جانتا ہوں اسکا مطلب ہے کہ اے نبی ﷺ تیرا کام پورا ہوگیا ہے.....اب تیرا آخری وقت ہے.....

Scanned with CamScanner

پیغمبر ﷺ نے موت کیوں پسند کی؟:۔

میرے دوستو..... زمانہ علالت میں ایک روز رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھ کر پہلے تو شہدائے اُحد کے لئے دعائے مغفرت فرمائی..... اور اس کے بعد ارشاد فرمایا..... اِنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ خَيَّرَهُ اللّٰهُ وَبَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ..... (سیرۃ الصدیق ص ۴۴۴)

فرمایا کہ اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے کہ وہ بندہ..... دنیا کی زندگی قبول کر لے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دنیا میں رہے..... اور یا پھر وہ موت کو قبول کر لے تا کہ اس کو موت آ جائے اور وہ اللہ سے ملاقات کرے..... یہ اللہ نے اپنے بندے کو اختیار دے دیا کہ دونوں میں سے ایک کو پسند کر لے..... لیکن وہ جو اللہ کا بندہ ہے..... اس نے یہ پسند کیا ہے کہ وہ جلدی جلدی اللہ سے ملاقات کر لے..... جب یہ بات رسول اللہ نے صحابہ کرام ؓ سے بیان کی..... تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے ساتھیوں سے کہا وہ بندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے..... اور اللہ کا وہ بندہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں.....

یہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو اختیار دیا ہے کہ تم اگر چاہتے ہو کہ میں دنیا میں ہمیشہ زندہ رہوں..... تو اللہ اس پر بھی قادر ہے کہ اللہ آپ کو ہمیشہ ہمیش دنیا میں باقی رکھے..... اور اگر چاہتے ہو کہ اللہ سے جلدی ملاقات ہو جائے تو پھر تمہارا وقت آ چکا ہے..... تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے اسی بندے نے اللہ سے کہہ دیا ہے کہ میں تجھ سے ملنا چاہتا ہوں..... یعنی دنیا کی زندگی سے تیری ملاقات مجھے زیادہ پسند ہے..... چنانچہ پیغمبر علیہ السلام کا یہ فرمانا..... حقیقت میں اپنی موت کی خبر دینا تھا کہ میرا آخری وقت آ چکا ہے..... میرا دنیا سے جانے کا وقت آ چکا ہے لہذا میں دنیا سے جا رہا ہوں..... لوگو! میں دنیا سے جا رہا ہوں.....

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو.....پیغمبر ﷺ کی وفات سے بڑی بری خبر دنیا میں کسی نے نہیں سنی.....آیت کونسی تھی.....ایک سورۃ النصر تھی.....اور ایک یہ آیت بھی تھی.....اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط.....(پ۶ سورۃ المائدہ آیت ۳)

یہ آیت کب اتری.....حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا اجتماع تھا.....حضور ﷺ نے اس میں اعلان کیا.....اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ.....آج کے دن اے پیغمبر ﷺ میں نے تجھ پر اپنا دین مکمل کر دیا.....وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ.....اور اللہ نے اپنی نعمتوں کو تجھ پر پورا کر دیا.....وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط.....اور تیرے لئے اللہ نے دن اسلام کو پسند کر لیا.....

میرے دوستو.....یہ اعلان کہاں فرمایا گیا.....یہ اعلان کس جگہ ہوا.....عرفات کے میدان میں ہوا.....اور کچھ دنوں کے بعد قرآن کی یہ سورۃ اتری.....اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ.....اور یہ آیت بھی اتری.....اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ.....ان دونوں آیتوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استدلال کیا تھا.....اب حضور ﷺ کی وفات کا وقت قریب آ چکا ہے.....

وفات سے قبل بخار کی شدت:۔

چنانچہ وفاتِ رسول ﷺ سے پندرہ دن پہلے.....حضور ﷺ ایک جنازے سے واپس آئے.....آپ ﷺ کے سر میں درد اٹھا.....اور آپ ﷺ سر کے درد کی شدت کی وجہ سے چارپائی پر لیٹ گئے.....کئی دن تک لیٹے رہے.....اور پھر وفات سے چند دن پہلے آپ ﷺ کو بخار آیا.....بخار اتنا شدید تھا کہ حضور علیہ السلام کے سرہانے سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں.....سیدہ

Scanned with CamScanner

فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں..... اے فاطمہ بیٹی کپڑے
کی ٹاکی پانی میں بھگو کر میرے ماتھے پر رکھو..... تاکہ میرے بخار کی شدت میں
کمی آجائے.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا..... یارسول اللہ
آپ آرام کریں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم شدید بخار میں بھی مسجد نبوی میں
تشریف لاتے..... کبھی ایسے ہوتا کہ آپ ﷺ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے
کندھوں پر..... اپنا ہاتھ مبارک رکھ کر مسجد میں تشریف لاتے..... لیکن پیر
کے دن آپ ﷺ کی وفات ہوئی..... جمعرات کے دن آپ کو شدت سے بخار کی
تکلیف تھی.....

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چارپائی پر لیٹے
ہوئے تھے..... چارپائی وہ تھی کہ ساگوان کی لکڑی سے جس کے پائے بنائے گئے تھے
..... اور یہ ساگوان کی لکڑی ہندوستان کے ایک راجہ نے تحفے کے طور پر دی تھی
..... اس چارپائی پر کھجوروں کی چھال لگی ہوئی تھی..... رسول اللہ ﷺ اس
چارپائی پر آرام فرمایا کرتے تھے..... بخار میں شدت آگئی.....

کھانے میں دی گئی زہر کا اثر:۔

اور حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال پہلے
..... آپ ﷺ کو ایک یہودی عورت نے کھانے میں زہر دیا تھا..... اور حضور
ﷺ نے فرمایا تھا وفات سے کچھ دن پہلے..... اے عائشہؓ جو زہر مجھے خیبر کی جنگ
کے موقع پر دیا گیا تھا..... آج میں محسوس کرتا ہوں کہ اس زہر کے اثر سے میری
شہ رگ کٹ جائے گی.....

اماں عائشہؓ فرماتی ہیں..... حضور علیہ السلام کی وفات میں اس زہر کا

Scanned with CamScanner

اثر تھا..... اسی لئے علماء نے کہا ہے کہ حضور ﷺ کی وفات بھی شہادت کی موت
ہے..... زہر سے آدمی مر جائے تو وہ شہید ہوتا ہے..... حضور ﷺ بھی...
نے شہید لکھا ہے..... اسلئے کہ حضور ﷺ کی وفات زہر سے ہوئی تھی.....
اس جنگ میں اس کھانے کے موقع پر ایک صحابی بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھا
اس کا کھانا حلق سے نیچے اتر گیا تھا..... تو وہ شہید ہو گیا تھا.....
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیلؑ نے خبر دے دی تھی..... اور آپ ﷺ نے قے
کر لی..... لیکن زہر کا اثر اندر چلا گیا تھا.....

آخری دم تک نماز کا فکر:۔

بخاری شریف میں حدیث پاک ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی.....
فرمایا عائشہ آج مجھے محسوس ہوتا ہے کہ خیبر والی زہر نے میری شہ رگ کاٹ دی ہے
..... حضور ﷺ کے سر میں درد تھا..... آپ بار بار پہلو بدلتے رہتے تھے.....
آپ ﷺ کو جب ہوش آتا تو آپ پوچھتے عائشہ نماز کا وقت ہو گیا ہے..... حضور ﷺ
نے فرمایا عائشہ مسلمانوں سے کہو نماز پڑھ لیں مجھے تکلیف ہے..... لیکن پھر کہتے
عائشہ ٹھہرو میں خود جا کر نماز پڑھاؤں گا..... یہ کہا تو پیغمبر ﷺ پر غشی طاری ہو گئی
..... بے ہوش ہو گئے..... پھر جب ہوش آیا کچھ دیر کے بعد تو فرمایا عائشہ
نماز ہو گئی ہے..... یعنی مسلمانوں نے نماز پڑھ لی ہے..... سیدہ عائشہ
صدیقہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ..... آپ کے انتظار میں تمام صحابہ بیٹھے
ہوئے ہیں.....

امامتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ:۔

حضور ﷺ نے مکان کے اندر جو کھڑکی سی تھی..... اس کھڑکی کا دروازہ

کھول کر کپڑا ہٹایا..... جب کپڑا ہٹایا تو سامنے صحابہ کرام کی قطار بیٹھی تھی
حضور علیہ السلام نے فرمایا..... مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ.....
ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو آ کر لوگوں کو نماز پڑھائے.....

حضرت عائشہؓ نے عرض کیا..... یارسول اللہ ﷺ جس دن سے آپ
ہیں..... میرا باپ بڑا پریشان ہے..... اور آپ آج کہتے ہیں کہ مصلے پر کون
..... میرے والد کا دل بڑا نرم ہے..... وہ آپ ﷺ کے مصلے پر کھڑا ہو
برداشت نہیں کریں گے..... میرے والد تو نرم دل ہیں.....

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اِنْ کُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبُ
یُوْسُفَ ..... تم میرے ساتھ یوسفؑ والی عورتوں جیسا معاملہ کرتی ہو.....
مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ ..... (سنن ترمذی ص ۲۰۸ ج ۲ سنن نسائی ص
۹۵ ج ۱ صحیح المسلم ص ۱۷۸ ج ۱ صحیح البخاری ص ۹۳، ۹۵، ۹۸ ج ۱، ص ۱۰۸۵ ج ۲)

حضور ﷺ نے فرمایا عائشہ نہیں..... ابو بکر کو بلاؤ تا کہ وہ لوگوں کو نماز
پڑھائے ..... تین مرتبہ فرمایا..... سیدہ عائشہؓ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بلایا
..... عرض کیا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ نماز پڑھاؤ..... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نماز عشاء میں جب مصلے پر کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا..... تو ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی چیخ نکلی اور بے ہوش ہو گئے..... جب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوش
آیا تو پوچھا گیا..... صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیا ہوا فرمایا میں یہ سوچ کر گرا ہوں کہ آج نبی
ﷺ کا مصلیٰ خالی ہو گیا..... کل محمد مصطفیٰ ﷺ ہی دنیا سے رخصت ہو جائیں گے
..... چنانچہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ نماز پڑھائی..... صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے جمعرات کے دن سے لے کر..... وفات کے وقت تک آپ ﷺ کے مصلے
پر نماز پڑھائی.....

Scanned with CamScanner

بیماری کے دنوں میں نماز کا حکم:۔

میرے دوستو.....کئی موقعوں پر ایسے ہوا کہ حضور علیہ السلام فرمایا کرتے تھے.....میرا دل چاہتا ہے کہ میں مسجد میں چلا جاؤں.....ایک دن جمعہ کا دن تھا جو کہ تکلیف میں گزرا تھا.....اور ہفتے کا دن تھا وہ بھی تکلیف میں گزرا .....فرمایا عائشہؓ اب تو میں ٹھیک ہوں.....تو اماں عائشہ فرماتی ہیں آپ ﷺ نے دوائی نہیں کھائی.....حضور ﷺ نے فرمایا دوائی اٹھالے.....اور اس بیماری کی حالت میں فرمایا.....اے اللہ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا.....

میرے بھائیو.....اماں فرماتی ہیں کہ دن کو رسول اللہ ﷺ پر بے ہوشی طاری ہوگئی.....جب ہوش میں آئے تو فرماتے ہیں.....اَلصَّلٰوۃ ..... اَلصَّلٰوۃ .....او مسلمانوں.....نماز کبھی نہ چھوڑنا.....میں دنیا سے چلا جاؤں تب بھی نماز نہ چھوڑنا.....مسلمانو.....نماز نہ چھوڑنا..... اَلصَّلٰوۃ.....اَلصَّلٰوۃ.....یہ حضور ﷺ کے آخری الفاظ تھے.....اس بے ہوشی کے عالم میں رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے.....اور اشاروں سے پڑھ رہے تھے.....بیٹھ کر پڑھ رہے تھے.....اماں فرماتی ہیں کہ عشاء کی نماز قضاء ہوگئی.....رسول اللہ بے ہوش ہوگئے.....آدھی رات کے وقت ہوش آیا تو فرمایا عائشہؓ.....مسجد میں دیکھو نماز ہو چکی ہے.....اگر نہیں ہوئی ہے تو میں مسجد میں چلتا ہوں.....

زندگی کی آخری وصیت:۔

اماں فرماتی ہیں کہ جب نماز کا وقت آتا تو ایسے لگتا تھا.....جیسے ہمارے واقف ہی نہیں ہیں.....ہمارے ساتھ بیٹھے بھی نہیں تھے.....جب نماز کا

وقت ہوتا تو ایسے اٹھ جاتے جیسے یہ ہمارے واقف ہی نہیں ہیں.....

حضور ﷺ نے فرمایا عائشہؓ..... اللہ بلا رہا ہے..... اللہ کے بلاوے

دیکھو..... اَلصَّلٰوۃَ..... اَلصَّلٰوۃَ..... وما ملکت ایمانکم.....

میرے دوستو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری نصیحت جو زندگی کی

فرمائی وہ یہ تھی..... اَلصَّلٰوۃَ..... اَلصَّلٰوۃَ..... وما ملکت ایمانکم

لوگو! نماز نہ چھوڑنا..... اور دوسرا ارشاد فرمایا..... اپنے غلاموں پر

زیادتی نہ کرنا..... نوکروں کو برا بھلا نہ کہنا..... یہ حضور ﷺ کی آخری وصیت

تھی..... یعنی ایک پیغمبر تریسٹھ سال کی عمر میں دنیا سے جا رہا ہے..... تیئیس

سال نبوت کے گزار کر دنیا سے جا رہا ہے..... تیئیس سال قرآن اترا

دین اترا..... شریعت اتری..... لیکن آخری الفاظ یہ کہتا ہے..... تو اس

کا مطلب ہے کہ اسکی ساری کی ساری تعلیمات کا خلاصہ نماز تھا..... کیوں بھئی نماز

کیوں تھی..... حج مالی عبادت ہے..... حج میں مال لٹایا جاتا ہے.....

زکوۃ مالی عبادت ہے..... روزہ بدنی عبادت ہے..... لیکن نماز جو ہے یہ بدنی

عبادت بھی ہے..... اور روحانی عبادت بھی ہے.....

ہم اور ہماری نمازیں:۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا..... اَلصَّلٰوۃَ..... اَلصَّلٰوۃَ.....

نماز نہیں چھوڑنا..... یہ آخری نصیحت پیغمبر ﷺ کی ہے..... آخری پیغام کہ نماز

نہیں چھوڑنی..... جو لوگ کاروبار میں بیٹھ کر نماز چھوڑ رہے ہیں..... کاروبار

آ گیا نماز چھوٹ گئی..... تھوڑی سی مجبوری ہو گئی نماز چھوٹ گئی..... دوست

آ گئے نماز چھوٹ گئی..... جبکہ نماز چھوڑنے والے کو پیغمبر ﷺ نے فرمایا..... مَنْ

تَرَكَ الصَّلٰوۃَ فَقَدْ كَفَرَ..... جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی اس نے کفر کیا

نماز کی پابندی گناہوں کا خاتمہ:۔

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں..... رسول اللہ ﷺ مجھے ایک دفعہ باہر جنگل میں لے گئے..... جنگل میں لے جا کر حضور ﷺ نے فرمایا..... ابوذر رضی اللہ عنہ دیکھو..... ایک درخت کو آپ ﷺ نے ہاتھ لگایا..... اور اس کی ٹہنی کو ہلایا تو اس کے پتے جھڑنے لگ گئے..... ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا سارے پتے جھڑ چکے ہیں..... فرمایا اسی طرح اس آدمی کے گناہ جھڑتے ہیں..... جو پانچ وقت نماز پڑھتا ہے..... یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے..... یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے..... لیکن افسوس ہے..... اذان ہو رہی ہے..... نماز کا وقت ہے..... بغیر کسی شرعی عذر کے نماز چھوڑی جا رہی ہے..... بغیر کسی مجبوری کے نماز چھوڑی جا رہی ہے..... اور ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے..... اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے..... بہت بڑا گناہ ہے نماز کا چھوڑنا.....

وفات سے قبل سیدہؓ فاطمہ کو تسلی دینا:۔

رسول اللہ ﷺ بیماری میں مبتلا ہیں..... آپ ﷺ چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں لیکن نماز نہیں چھوڑی..... غلاموں کا خیال نہیں بھولے..... پیر کا دن ہے صبح کا وقت ہے..... جس دن حضور ﷺ کی وفات ہوتی ہے..... اماں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے قریب میں ہوگئی..... میں قریب آئی تو میں نے کیا دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے قریب بیٹھی ہوئی ہیں..... اور حضور ﷺ نے اشارہ کر کے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا..... اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے کان میں کچھ کہا..... تو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا رونے لگیں.....

Scanned with CamScanner

تھوڑی دیر کے بعد حضور ﷺ نے پھر بلایا..... اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے کان میں کچھ کہا..... تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مسکرانے لگیں..... اماں فرماتی ہیں کہ میں نے کہا..... اے فاطمہ میں تیری ماں کی ماں ہوں..... میں تجھے تیری ماں ہونے کا واسطہ دیتی ہوں..... بتا تجھے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا تھا.....

تو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا..... اے اماں میں نے پہلی مرتبہ جب حضور ﷺ کے قریب اپنے کان کئے..... تو حضور ﷺ نے فرمایا اے فاطمہؓ..... جس بیماری میں تیرا باپ مبتلا ہے..... اسی بیماری میں تیرا باپ دنیا سے چلا جائے گا..... یہ کہا جس کی وجہ سے میں رونے لگی..... اور بعد میں حضور ﷺ نے میرے کان میں فرمایا..... اے فاطمہؓ رونا نہیں..... پریشان نہیں ہونا میرے اس دنیا سے جانے کے بعد..... میرے خاندان میں سے سب سے پہلے تو آ کر مجھے ملے گی..... تو میں خوشی سے ہنسنے لگی.....

وفات سے قبل مسواک کا طلب کرنا:۔

اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا..... اے عائشہ مسواک لاؤ..... اماں کہتی ہیں مسواک میں نے پیش کی..... حضور ﷺ نے منہ مبارک میں مسواک لگائی تو فرمایا یہ سخت ہے..... اماں کہتی ہیں میں نے وہ مسواک حضور ﷺ سے لے کر اپنے دانتوں سے چبائی..... اماں عائشہ رضی اللہ فرماتی ہیں مجھے یہ فخر حاصل ہے..... کہ میری چبائی ہوئی مسواک کو پیغمبر ﷺ نے چبایا.....

آخری کلمات:۔

اماں فرماتی ہیں..... حضور ﷺ کے آخری الفاظ ہیں..... اَللّٰھُمَّ

الرَّفِیقَ الْاَعْلٰی.....اے اللہ تیری رفاقت مجھے پسند ہے.....اے اللہ میں دنیا کو چھوڑ چکا ہوں.....مجھے تیری رفاقت پسند ہے.....میں تیری رفاقت چاہتا ہوں.....(بخاری شریف ص ۶۴۱ ج ۲ سطر ۱۷)

اَللّٰھُمَّ الرَّفِیقَ الْاَعْلٰی.....میں تیرے قرب میں آنا چاہتا ہوں.....میں تیرے قریب آنا چاہتا ہوں.....بار بار حضور ﷺ نے فرمایا.....اماں فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے تین مرتبہ.....اَللّٰھُمَّ الرَّفِیقَ الْاَعْلٰی فرمایا.....اور پھر آپ ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھا اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی.....

حضور ﷺ بھی اپنے اللہ سے جا ملے:۔

حضور ﷺ کی وفات ہوگئی.....مدینہ میں جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر پھیل گئی.....سفید داڑھیوں والے بوڑھے اور بزرگ صحابی زاروقطار رونے لگے.....حضور ﷺ دنیا سے رخصت ہوگئے.....تو لوگوں نے کہا دنیا میں رہنا فضول ہے.....اب ہمیں بھی مرجانا چاہئے.....

بقول ابوالکلام آزاد.....جو کھڑا تھا کھڑا رہ گیا.....جو بیٹھا تھا بیٹھا رہ گیا.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت روتی ہوئی جنگلوں کی طرف نکل گئی.....نبی ﷺ نہیں رہے.....تو اب دنیا میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں.....

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے رونا شروع کر دیا.....پیغمبر ﷺ کے جسد اطہر کے پاس آئے اور کہا اے کملی والے.....اگر تو نے مجھے رونے سے منع نہ کیا ہوتا.....تو آج علی رضی اللہ عنہ اپنی آنکھوں سے آپ ﷺ کو غسل دے دیتا.....

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا.....

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا

صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

Scanned with CamScanner

یعنی میرے باپ کی وفات نے مجھ پر غم کے اتنے پہاڑ توڑے ہیں.....
کہ اگر وہ پہاڑ دنوں پر پڑ جاتے تو دن بھی رات بن جاتے.....سیدہ فاطمہؓ نے یہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا.....

عشق رسول ﷺ میں :۔

میرے بھائیو.....ایک صحابی اپنے کھیتوں میں کھڑا ہل چلا رہا ہے
.....اس کو کسی نے کہا او بابا جی تو ہل چلا رہا ہے.....تجھے نہیں پتہ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے ہیں.....اس نے اسی وقت ہل چلانا روک دیا
اور ہل روک کر کہا.....اے اللہ میری آنکھوں کو اندھا کر دے.....میرے
کانوں کو بہرہ کر دے.....اس نے کہا یہ دعا کیوں کرتا ہے.....کہنے لگا جن
آنکھوں نے نبی ﷺ کا چہرہ دیکھا ہے.....اب اگر وہ نبی ﷺ نہیں رہے تو اب
ان آنکھوں کی ضرورت نہیں ہے.....جب ان کانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا کلام سنا.....اگر وہ کلام سنانے والے نبی ﷺ نہیں رہے تو ان کانوں کی
ضرورت بھی نہیں ہے.....

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اعلان عام :۔

رسول اللہ ﷺ کا جسد اطہر رکھا ہوا ہے.....فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جلال میں
آ گئے.....جوش میں آ گئے.....مسجد نبویؐ میں کھڑے ہو گئے.....اور
تلوار ہاتھ میں لے کر کہا او لوگو.....جس نے کہا محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں.....
میں اس کا سر قلم کر دوں گا.....میں اس کا سر اڑا دوں گا.....یہ بڑے جذبات
کی بات تھی.....بڑی عجیب بات تھی.....صحابہ وارفتگی کے حال میں مدینہ کی
گلیوں میں گھوم رہے ہیں.....کئی صحابہ جنگلوں کی طرف نکل گئے ہیں.....

Scanned with CamScanner

عورتیں رو رہی ہیں..... مرد رو رہے ہیں..... فاطمہؓ رو رہی ہیں..... ابو ہریرہؓ تو کیوں روتا ہے..... عائشہ تو کیوں روتی ہے؟..... فاطمہ تو کیوں روتی ہے؟..... فاطمہؓ نے کہا میں کیوں نہ روؤں..... عائشہؓ نے کہا میں کیوں نہ روؤں..... آج کے بعد جبرئیل امینؑ اب کبھی نہیں آئے گا..... آسمانوں سے اب کوئی فرشتہ نہیں آئے گا..... آسمانوں سے اب کبھی قرآن نہیں اترے گا..... آسمانوں سے خدا کا پیغام اب کبھی نہیں آئے گا..... یہ پیغام تھا..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو رہے ہیں.....

ایک آدمی سے کہا بابا جی! تم کیوں روتے ہو..... فرمایا میں کیوں نہ روؤں..... جو روشنی مدینہ کی گلیوں میں گھوما پھرا کرتی تھی..... وہ روشنی اب ختم ہو گئی ہے..... جو سورج چمکتا تھا وہ سورج ہمیشہ کے لئے چلا گیا..... وہ اب غروب ہو گیا ہے..... جو چاند چمکتا تھا وہ اب چھپ گیا ہے..... اب جبرئیل کیسے آئے گا..... خدا کا پیغام کیسے آئے گا..... اگر نبی ﷺ نہیں رہے..... تو ہمیں زندگی کی ضرورت نہیں ہے.....

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رو رہے ہیں..... فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مسجد نبویؐ میں اعلان کر دیا ہے..... کہا خبردار او لوگو سن لو..... جس نے کہا نبی ﷺ فوت ہو گئے ہیں..... میں اس کا سر قلم کر دوں گا.....

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں موجود نہ تھے..... سیدنا صدیق اکبرؓ مقام سخ کی بستی میں تھے..... جو مدینہ سے دو میل کے فاصلے پر تھی..... ان کو اطلاع ملی..... تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے..... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ پیغمبر ﷺ کے رفیق تھے..... سب سے زیادہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے..... سب لوگوں کی نگاہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر تھیں..... اگر ابوبکر

Scanned with CamScanner

صدیق رضی اللہ عنہ اسی طرح جذبات میں آجاتے..... تو اسلام کی کشتی ڈوب جاتی .....اور اسلام کے سارے سہارے ٹوٹ جاتے.....

جہاں وفات وہیں مدفن :۔

یارِ غار رسول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے..... مسجد نبوی میں آئے ..... پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ کا جسد اطہر عائشہ صدیقہؓ کے حجرے میں ہے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے..... آپ نے ایک دفعہ فرمایا تھا..... مَامَاتَ نَبِیٌّ قَطُّ اِلَّا یُدْفَنُ حَیْثُ تُقْبَضُ رُوْحُہٗ ..... تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے بھی ایسے ہی سنا ہے..... یعنی مسلمانوں کا نبی کے بارے میں عقیدہ یہ ہے کہ نبی جس جگہ فوت ہوتا ہے..... اس کی قبر بھی اسی جگہ پر بنتی ہے..... کسی پیغمبر کے بارے میں یہ اجازت نہیں ہے کہ اس کی لاش کو ایک لمحہ کیلئے یا ایک انچ بھی اٹھا کر..... دوسری کسی جگہ پر تدفین کی جائے .....اس کی اجازت ہرگز نہیں ہے..... یعنی نبی جہاں فوت ہوتا ہے اسی جگہ اس کی قبر بنتی ہے..... (مصنف بن ابی شیبہ ص ۲۲۸ ج ۷)

رسول اللہ ﷺ کی وفات حضرت عائشہؓ کے حجرے میں ہوتی ہے..... چنانچہ آپ کی تدفین اور آپ کی قبر بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں بنی ..... جہاں آج آپ کی قبر ہے..... یہ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ تھا.....

میرے دوستو..... اسی حجرہ میں آپ کی قبر مبارک سیدنا ابوطلحہ انصاری نے تیار کی تھی..... اور آپ کی سرخ چادر جسے آپ پہنا کرتے تھے نیچے بچھا دی گئی..... سیدنا بلالؓ نے آپ کی قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کیا..... سیدنا علی المرتضیٰؓ اور سیدنا عباسؓ کے دونوں بیٹے..... سیدنا فضل اور سیدنا قثم اور آپ کے آزاد کردہ

غلام سیدنا شقران اور سیدنا اوس بن خولی انصاری رضی اللہ عنہم نے آپ کو قبر مبارک میں اُتارا..... (تاریخ طبری ص ۲۳۳۳ ریاض النضرۃ ص ۴۲ ج ۲ تاریخ الخلفاء ص ۷۰)

میرے دوستو..... حضور علیہ السلام کی گیارہ بیویاں تھیں..... ان میں سے جو زندہ رہ گئی تھیں..... باری باری ان کے پاس آپ ﷺ قیام فرماتے تھے..... لیکن جب آپ ﷺ بیمار ہوئے تو اس رات سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی باری تھی..... حضور علیہ السلام نے فرمایا اے میری بیویو..... میرا دل چاہتا ہے کہ میں بیماری کے سارے ایام عائشہؓ کے گھر گزاروں..... کیا تمہاری طرف سے یہ اجازت ہے..... کہیں ایسا نہ ہو کہ آخری وقت ہو..... اور کسی کی باری نہ آئے اور پھر وہ ناراض ہو جائے..... تو سب نے خوشی کے ساتھ عرض کیا..... یارسول اللہ ﷺ آپ عائشہؓ کے حجرے میں ہی آرام فرمائیں.....

سیدہ عائشہ صدیقہؓ..... تیرے پاؤں کی مٹی پر قربان جاؤں..... کہ رسول اللہ ﷺ کی بیماری بھی تیرے حجرے میں ہوئی..... حضور ﷺ کی وفات بھی تیرے حجرے میں ہوئی..... اور بعد میں پیغمبر ﷺ قیامت کی صبح تک..... تیرے ہی حجرے میں آرام فرما رہے ہیں.....

عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ جنت کا ٹکڑا:۔

اور پھر یہی جگہ ہے کہ جس جگہ کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا..... مَابَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ..... اولوگو..... یہ عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ ہے..... اور اس حجرے اور میرے منبر کے درمیان یہ ساری جگہ جنت کا ٹکڑا ہے..... جس جگہ پر حضور علیہ السلام نے وفات پائی وہ جگہ بھی جنت ہے..... یہ منبر ہے یہ بھی جنت ہے..... یہ راستے میں ساری جگہ جنت ہے..... جس کو ریاض الجنۃ کہا جاتا ہے..... جو لوگ حج کرنے جاتے ہیں

Scanned with CamScanner

.....ان کو پتہ ہے کہ اس جگہ پر کتنی رحمتیں نازل ہوتی ہیں.....اس جگہ پر
برکات نازل ہوتی ہیں.....حاجی وہاں جاتا ہے حضور ﷺ کے روضہ پر تو سمجھتا ہے
سمجھتا ہے.....آج تم وہاں جاؤ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ برکت والی
جگہ پوری دنیا میں اور کوئی نہیں.....جس کو نبی ﷺ نے جنت فرمایا.....
بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّة.....یہ ریاض جنت ہے.....
ریاض عربی میں باغ کو کہتے ہیں.....رِیَاضُ الْجَنَّة.....
جنت کا باغ.....پیغمبر ﷺ جنت کے باغ میں ہیں.....جس جگہ کو حضور ﷺ
نے جنت فرمایا.....اس جگہ کے جنت ہونے میں کوئی شک نہیں ہے.....تو
حضور ﷺ نے فرمایا میرا یہ منبر اور میرا وہ حجرہ جو اُم المؤمنین سیدہ عائشہ کا حجرہ ہے
.....یہ جنت کا ٹکڑا ہے.....تو اسی جنت کے ٹکڑے میں رسول اللہ ﷺ کی قبر بنی
.....پھر اسی جگہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی قبر بنی.....اسی جگہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
آرام کر رہے ہیں.....

مسلمانو.....جس جگہ کو پیغمبر ﷺ جنت کہہ چکے ہوں.....اسی
جنت میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں.....اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہوں
.....تو آج اس کو کوئی کہے کہ جنت نہیں ہے (نعوذ باللہ).....جس جگہ کو نبی
ﷺ جنت کہہ چکے ہوں.....اسکے جنت ہونے میں کوئی شک نہیں ہے.....

پہنچی وہیں پہ خاک:۔

اور یہ بھی یاد رکھو.....میں آپ کو ایک مسئلہ بتانا چاہتا ہوں.....
جس جگہ کو قرآن فرماتا ہے..... مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا
نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى.....(پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۵۵)
قرآن کہتا ہے.....جس مٹی سے آدمی کا خمیر تیار ہوتا ہے.....اسی مٹی

Scanned with CamScanner

ہیں اس آدمی کی قبر بنتی ہے..... پیدائش کے وقت انسان کے خمیر میں جس علاقے کی مٹی داخل کی جاتی ہے..... تو اس کو اسی علاقے میں دفن کیا جاتا ہے..... اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ.....

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

اور قرآن کہتا ہے..... مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى..... کہ جس مٹی سے انسان کا خمیر بنایا گیا ہے..... اسی مٹی میں اس کی تدفین عمل میں آئے گی..... اور اسی مٹی میں وہ دفن ہوگا.....

میرے دوستو..... رسول اللہ ﷺ کا خمیر جس مٹی سے بنا تھا..... اسی مٹی سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خمیر بنا تھا..... اسی مٹی سے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا خمیر بنا تھا..... اور اسی مٹی میں پیغمبر ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ آج تک موجود ہیں..... اور اس جگہ کو اللہ کے نبی ﷺ نے کیا کہا تھا کہ یہ جنت ہے..... یہ جگہ جنت کا ٹکڑا ہے..... اس کے جنت ہونے میں کوئی شک نہیں..... جس کو نبی ﷺ جنت کہے..... اس کے جنت ہونے میں کوئی شک نہیں ہے.....

وفاتِ رسول ﷺ پر خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ:۔

سیدنا صدیق اکبر تشریف لائے..... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پیغمبر ﷺ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا..... اور فرمایا..... بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ طِبْتَ حَیًّا وَمَیِّتًا اَمَّا الْمَوْتَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَدْ ذُقْتَهَا ثُمَّ لَنْ يُّصِيْبَكَ بَعْدَهَا مَوْتَةٌ اَبَدًا..... (سیرۃ خلیفۃ الرسول ص ۱۱۹ سیرۃ الصدیق ص ۷۴ طبع دہلی دیوبند)

اے اللہ کے رسول ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں..... آپ کا دنیا میں آنا بھی پاک تھا..... آپ کا دنیا سے جانا بھی پاک تھا..... اور حضور ﷺ کے ماتھے پر بوسہ دیا..... اور فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ..... آپ

Scanned with CamScanner

نے دنیا میں نبوت کا حق ادا کر دیا..... اور یہ کہہ کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مسجد سے
چلے گئے..... مسجد نبوی کے منبر پر کھڑے ہو کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خطبہ
..... ابوبکر صدیقؓ محرم راز نبوت تھے..... سیدنا عمر فاروقؓ کو تسلی دی
اور فرمایا..... اَیُّھَا النَّاس..... مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا
فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَایَمُوْتُ قَالَ اللّٰہُ
تَعَالٰی وَمَامُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِمَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ
عَلٰی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰہُ
الشّٰکِرِیْنَ..... (بخاری شریف ص ۶۴۰ ج ۲، ص ۵۱۷ ج ۱)

اولوگو سن لو..... جو محمد ﷺ کی پوجا کرتا تھا وہ سمجھ لے..... کہ محمد ﷺ
تو دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں..... اور جو خدا کی پوجا کرتا تھا..... اس کو یہ
رکھنا چاہئے..... خدا پہلے بھی زندہ تھا..... خدا آج بھی زندہ ہے.....
میرے دوستو..... سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر تمام
صحابہ کی ہچکیاں بندھ گئیں.....

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ..... رو رہے ہیں
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ..... رو رہے ہیں
سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ..... رو رہے ہیں
سیدنا علی رضی اللہ عنہ ..... رو رہے ہیں
سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ..... رو رہے ہیں
سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ..... رو رہے ہیں
سیدہ فاطمہؓ ..... رو رہی ہیں
سیدہ عائشہؓ ..... رو رہی ہیں

Scanned with CamScanner

تمام مرد ..... رو رہے ہیں

تمام عورتیں ..... رو رہی ہیں

مرادِ نبی ﷺ کو یقین ہو گیا:۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا..... جو کہے گا محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں میں اس کا سر قلم کر دوں گا..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ کیفیت دیکھی..... تو فرمایا کیا تو نے قرآن شریف کی یہ آیت نہیں سنی کہ..... وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ..... محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں..... ان سے پہلے دنیا میں جتنے بھی نبی آئے..... سب نبیوں نے دنیا سے جانا تھا سب چلے گئے..... اَفَاِئِمَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ..... کیا میرا پیغمبر ﷺ فوت ہو جائے..... یا میرا پیغمبر ﷺ قتل کر دیا جائے..... تو اے صحابیو..... اے پیغمبر ﷺ کے دوستو..... تم محمد کا دین چھوڑ جاؤ گے..... کیا تم دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جاؤ گے.....

میرے دوستو..... یہ آیت پیغمبر ﷺ کی زندگی میں اتر چکی تھی..... جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے منبر پر آ کر یہ قرآن کی آیت سنائی..... تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے معلوم ہوا جیسے یہ اللہ کا قرآن ابھی اترا ہے..... کہتے ہیں کہ یہ ہمیں علم نہ تھا..... یہ سن کر ہمارا سینہ کھل گیا..... ہمیں یقین ہو گیا کہ محمد ﷺ دنیا سے چلے گئے ہیں..... اور پیغمبر ﷺ کے جانے کے بعد..... پیغمبر ﷺ کے دین کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے زندہ کیا.....

اپنوں کی وفات پر خوشی کیوں نہیں:۔

میرے دوستو..... فرض کریں آج دس ربیع الاوّل ہے..... آج

سے ساٹھ سال پہلے دس ربیع الاوّل کو آپ کے والد پیدا ہوئے..... اگر آپ کے
والد دس ربیع الاوّل ہی کے دن فوت ہو جائیں..... تو آپ کیا کریں گے.....
آپ خوشی کریں گے یا کہ افسوس کریں گے..... آپ چالیس سال تک.....
سو سال تک دس ربیع الاوّل کے دن..... آپ اپنے باپ کی ولادت کی خوشی
نہیں کریں گے..... اپنے باپ کی وفات کا صدمہ یاد رکھیں گے.....
حتیٰ کہ.....

آپ کے والد کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کی ماں کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کی بہن کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے بھائی کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے دوست کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے پڑوسی کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے شہری کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے استاذ کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے پیر کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے لیڈر کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے رشتہ دار کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے امام مسجد کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے خطیب کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے ایم این اے کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
آپ کے ایم پی اے کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں

Scanned with CamScanner

آپ کے روحانی پیشوا کا جنازہ اٹھے ..... تو آپ خوشی نہ کریں
لیکن آپکے نبی ﷺ کا جنازہ اٹھے تو آپ جلوس نکالیں..... آپ جھنڈیاں
لگائیں..... آپ بتیاں لگائیں..... آپ خوشیاں منائیں..... اگر کوئی
اس حرکت سے روکے..... تو الٹا اسے کہیں یہ نبی ﷺ کو نہیں مانتا.....

بارہ ربیع الاوّل کی آڑ میں :۔

میرے دوستو..... کسی نے نہیں سوچا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات بارہ ربیع
الاوّل کو ہے..... اگر ولادت بارہ ربیع الاوّل کو ہے تو ٹھیک ہے..... ولادت
بھی ہوگی لیکن وفات بھی ہے..... جب خوشی اور غمی انسان کو آتی ہے..... تو
تو آپ فیصلہ کریں خوشی ہوتی ہے یا غمی ہوتی ہے..... جیسا کہ میں نے پہلے کہا
دس ربیع الاوّل کو آپ کے والد پیدا ہوں..... اور دس ربیع الاوّل کو چالیس سال بعد
فوت ہوں..... آپ خوشی نہیں کرتے..... لیکن رسول اللہ ﷺ کی وفات کے
دن آپ خوشی کرتے ہیں..... جھنڈیاں لگاتے ہیں.....

ایک آدمی کہنے لگا (فاروقی صاحب) پھر آپ بتائیں..... ہم بارہ ربیع الاوّل
کو کیا کریں..... میں نے کہا درود پاک پڑھو..... بارہ ربیع الاوّل کو قرآن
پاک پڑھو..... بارہ ربیع الاوّل کو خوشبو لگاؤ..... بارہ ربیع الاوّل کو کلمہ شریف
پڑھو..... اور عہد کرو کہ آج بارہ ربیع الاوّل کے دن ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم رسول
اللہ ﷺ کی سیرت کو اپنائیں گے..... تین سو پینسٹھ دن ہیں سال کے.....
تین سو چونسٹھ دن نبی ﷺ کے حکموں سے بغاوت کرو..... نبی ﷺ کے احکام پہ
چھریاں چلاؤ..... پیغمبر ﷺ کے اصولوں کو توڑو..... پیغمبر ﷺ کی سیرت کا
مذاق اڑاؤ..... اور ایک دن خوشی کر کے جنت کا ٹھیکہ لینا چاہو..... اس سے
بڑا دھوکا..... اس سے بڑا فریب کوئی نہیں ہے.....

Scanned with CamScanner

ایک کسان پر غم کا اندھیرا:۔

بارہ ربیع الاوّل مدینہ میں جب آیا تھا..... مدینہ سے باہر ایک آدمی
چلا رہا تھا..... کسی نے کہا بابا ہل چلاتا ہے تجھے کسی نے نہیں بتایا کہ رسول اللہ
ﷺ فوت ہو گئے ہیں..... اس نے ہل روک دیا..... یہ بخاری شریف میں
واقعہ موجود ہے..... اس نے ہل روک کر کہا..... اے اللہ میری آنکھوں کو
اندھا کر دے..... میرے کانوں کو بہرہ کر دے..... اس آدمی نے پوچھا یہ
دعا کیوں کرتا ہے..... اس نے جواب دیا..... جن آنکھوں نے رسول اللہ
ﷺ کے چہرے کو دیکھا تھا..... اگر اب رسول اللہ ﷺ نہیں رہے..... تو مجھے
ان آنکھوں کی ضرورت نہیں رہی..... جن کانوں نے پیغمبر علیہ السلام کا پیغام سنا
ہے..... جب حضور ﷺ نہیں رہے..... تو مجھے بھی ان کانوں کی ضرورت
نہیں رہی..... یہ بارہ ربیع الاوّل ہے.....

مؤذنِ رسولؐ مدینہ چھوڑ گئے:۔

مؤذن رسول سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے مدینہ ہی چھوڑ دیا تھا.....
حضور ﷺ کی وفات کے بعد..... اب بائیس سال کے بعد جب بلال رضی اللہ عنہ مدینہ
منورہ آئے..... لوگوں نے کہا بابا جی..... حضور ﷺ کے زمانے والی اذان تو
سناؤ..... بلال رضی اللہ عنہ کہتا ہے میں اذان نہیں دیتا..... لوگ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو سفارشی
بنا کر لے گئے..... سیدنا حسینؓ نے فرمایا بابا جی اذان تو سناؤ.....

اب دیکھئے..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے لگے..... جب
..... اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه پر پہنچے..... تو بلال رضی اللہ عنہ بے ہوش
ہو کر زمین پر گر پڑے..... لوگوں نے منہ میں پانی ڈالا تو ہوش آیا..... لوگوں

Scanned with CamScanner

نے پوچھا بابا جی کیا ہوا..... کہنے لگے مجھے بائیس سال پہلے کا زمانہ یاد آ گیا.....
جب میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه کہتا تھا..... تو میرا محبوب ﷺ سامنے
ہوتا تھا..... آج میں نے محبوب ﷺ کا نام لیا..... اور چاروں طرف دیکھا مجھے
اپنا محبوب ﷺ نظر نہیں آیا..... یہ نبی ﷺ کی محبت ہے.....

بارہ ربیع الاوّل کو خوشی یا غم:۔

دوستو..... یہ دعوت فکر کی بات آپ کی سمجھ میں نہیں آتی کہ بارہ ربیع الاوّل
جب چودہ سو سال پہلے آیا..... صحابہ روئیں..... صحابہ اشک بہائیں.....
صحابہ روتے ہوئے جنگلوں کو نکل جائیں..... صحابہ مدینہ چھوڑ دیں..... صحابہ
رو رو کر نڈھال ہو جائیں..... اور سیدہ فاطمہ چیخیں ماریں..... سیدہ عائشہ صدیقہ
روئیں..... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ روئیں..... سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ روئیں.....
سفید داڑھیوں والے آدمی مسجد میں بیٹھ کر دھاڑیں مار مار کر روئیں..... وہی بارہ
ربیع الاوّل جب میرے پاس آئے..... تو میں خوشی کروں.....

مجھے بتایا جائے..... جس دن بارہ ربیع الاوّل مدینے میں آیا تھا..... تو
انہوں نے یہ کام کیوں نہیں کیا جو آج ہم کرتے ہیں..... یہ ہو سکتا ہے کہ صدیق
رضی اللہ عنہ تو روئے اور ہم خوشی کریں..... عاشق رونے والا بھی ہو..... اور عاشق
خوشی کرنے والا بھی ہو..... ہم بھی عاشق ہوں کہ خوشی کریں..... وہ بھی عاشق
ہوں کہ روئیں..... یہ میری سمجھ میں بات نہیں آتی.....

اگر بارہ ربیع الاوّل کے دن خوشی کرنا عشق ہے..... تو پھر اس عشق سے
ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ تو خالی ہیں..... انہوں نے تو بارہ ربیع الاوّل کے دن
یہ کام نہیں کیا جو آج ہم کرتے ہیں..... یہ کسی پر تنقید نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے
..... جس کا اظہار کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں.....

Scanned with CamScanner

آج کوئی آدمی مجھے یہ سمجھا دے کہ آج سے ..... پچاس سال پہلے کی
پوری ساڑھے تیرہ سو سالہ اسلام کی تاریخ میں ..... بارہ ربیع الاوّل کے دن کسی
نے وہ کام کیا ہو ..... جو آج ہوتا ہے ..... بارہ ربیع الاوّل کوئی ابھی آنے لگا
ہے ..... چودہ سو سال گزر گئے ہیں بارہ ربیع الاوّل کو آتے ہوئے .....

آپ مجھے یہ سمجھائیں کہ بارہ ربیع الاوّل مدینے میں آیا ..... چودہ
سو سال پہلے جس دن بارہ ربیع الاوّل پہلی مرتبہ مدینے میں آیا تھا ..... اس دن
ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کی حالت کیا تھی ..... اور خوشی کون منا رہا تھا .....
افسوس کس کو تھا ..... فیصلہ آپ کریں .....

یہی بارہ ربیع الاوّل ہمارے پاس آتا ہے ..... اس ماہ میں ہم نمائش
کرتے ہیں ..... عیسائیوں اور ہمارے اندر کیا فرق رہ گیا ..... ۲۵ دسمبر کو
کرسمس ڈے عیسائی مناتے ہیں ..... تین سو چونسٹھ دن عیسائی اپنے نبی کا نام
نہیں لیتے ..... ایک دن ۲۵ دسمبر کا کہتے ہیں ہم عیسائی ہیں ..... ولادت
کا دن مناتے ہیں ..... ولادت کو منانا یہ شیوہ کس کا ہے ..... ان لوگوں نے
ولادت کو تو منایا ..... لیکن اپنے نبی کی سیرت کو نہیں اپنایا .....

ولادتِ نبی ﷺ پر اظہارِ خوشی:۔

ایک بات یاد رکھیں ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے تھے
..... حضور ﷺ کی پیدائش پر پوری دنیائے اسلام کو خوشی ہے ..... حضور ﷺ جب
پیدا ہوئے ..... حضور ﷺ کے چچا ابوطالب کو بھی خوشی تھی ..... ابولہب کو بھی
خوشی ہوئی تھی ..... کتابوں میں موجود ہے کہ ابولہب نے حضور ﷺ کی پیدائش پر
اُونٹ ذبح کیا تھا ..... یہ کہہ کر کہ میرا بھائی عبداللہ فوت ہو گیا ..... یہ اس کا
یتیم بچہ ہے ..... اور یہ نشانی ہے میرے بھائی کی ..... اور ابوطالب نے حضور ﷺ

کی پیدائش کے بعد عربی میں جو شعر کہا وہ یہ ہے.....

وَابْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتٰمٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

یہ میرا بھتیجا اتنا خوبصورت ہے..... یعنی اس بھتیجے کے صدقے آسمانوں سے بارش آتی ہے..... اور یہ چہرہ اتنا خوبصورت ہے کہ یتیموں کا آسرا اور بیواؤں کا سہارا بنے گا..... ابولہب نے اُونٹ قربان کئے..... ابوطالب نے یہ شعر کہا..... حضور ﷺ کی ولادت پر خوشی منائی گئی..... لیکن ان دونوں کو جنت نہیں ملی..... ان دونوں کو ایمان نصیب نہیں ہوا.....

ولادت نہیں سیرت اپناؤ:۔

ایک تیسرے آدمی کو دیکھو کہ اس نے ولادت کے دن نہ خوشی منائی..... نہ شعر کہا..... نہ ولادت کے دن اس نے پیغمبر ﷺ کی تعریف کی..... اور نہ ہی وہ پیغمبر ﷺ کا وہ رشتے دار ہے..... پیغمبر ﷺ کا وہ قریبی نہیں..... پیغمبر ﷺ کے پاس آیا نہیں..... وہ مکے کو جانتا نہیں..... اس کا رنگ بھی کالا ہے..... اس کے ہونٹ بھی موٹے موٹے ہیں..... وہ حبشے سے چل کے آیا ہے..... اس نے صرف اپنے نبی ﷺ کی سیرت کو اپنایا تھا..... اس نے ولادت پہ خوشی نہیں کی..... بلکہ سیرت کو اپنایا تھا.....

دیکھئے..... جنہوں نے ولادت پہ خوشی کی تھی..... ابوطالب..... ابولہب..... ان کو جنت نہیں ملی..... اور جس نے سیرت کو اپنایا تھا..... جو حبشے سے چل کے آیا تھا..... وہ اتنا اونچا مقام پا گیا کہ ٹہلتا مکے کی گلیوں میں ہے..... اس کے قدموں کا کھٹکا جنت میں ہوتا ہے..... کوئی دنیا کا مسلمان ایسا نہیں..... جس کو نبی ﷺ کے آنے پر خوشی نہ ہو.....

Scanned with CamScanner

میرے دوستو..... یہ بات یاد رکھیں..... جو کہتا ہے مجھے ہیپ
ﷺ کے آنے پر خوشی نہیں..... اس سے بڑا مرتد کوئی نہیں..... اس سے
کافر کوئی نہیں..... نبی ﷺ کے آنے پر خوشی ہر آدمی کو ہے.....

خوشی خوشی میں بھی فرق ہے:۔

میرے دوستو..... لیکن خوشی خوشی میں بھی فرق ہوتا ہے.....
ہمارے گھر میں مہمان آتا ہے..... ہمارے بچوں کو خوشی ہوتی ہے کہ آج مہمان
آیا ہے..... آج گھر میں حلوہ پکے گا..... سکول جانے کی چھٹی ہوگی.....
لیکن گھر کے جو عقلمند لوگ ہیں ان کو بھی خوشی ہوتی ہے..... ان کو یہ خوشی ہے کہ جو
مہمان آیا ہے..... یہ ہمارا مہمان بڑا اچھا ہے..... اس کی دعوت بڑی اچھی
ہے..... پیغام بڑا اچھا لایا ہے..... بڑے عرصے کے بعد آیا ہے.....
تو ٹھیک ہے یہاں دو طبقوں کو خوشی ہے..... ایک طبقے کو خوشی بچوں
والی ہے کہ ربیع الاوّل کی بارہ تاریخ آ گئی ہے..... حلوہ کھانے کا موسم آ گیا ہے
..... کھانے پینے کا موسم آ گیا ہے..... اور ایک عقلمندوں کو خوشی ہے کہ جو مہمان
آج کے دن آیا ہے..... اس مہمان سے بہتر دنیا میں مہمان کوئی نہیں.....

بارہ ربیع الاوّل اور اکابرینؒ امت:۔

میرے دوستو..... اب آپ کہیں گے کہ حضور علیہ السلام جب فوت
ہوئے تھے..... تو صحابہ کرام کو خوشی کرنے کا موقعہ نہیں ملا تھا..... نمائش کرنے کا
موقع نہیں ملا تھا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ پڑا تھا..... حضور ﷺ
فوت ہو گئے تھے..... حضور علیہ السلام کو تیسرے دن دفن کر دیا گیا تھا.....
آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تھے..... آپ ﷺ یہاں سے پردہ فرما گئے تھے

Scanned with CamScanner

.....بہت بڑا افسوس ناک منظر تھا.....اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنھم رو رہے تھے.....چلو وہ بارہ ربیع الاوّل تو گزر گیا.....اس کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آیا.....

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ..... دو مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ..... دس مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں ..... بارہ مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا

سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے دور میں ..... پانچ مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے دور میں ..... ایک مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ..... اُنیس مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ .....محبوب سبحانی.....پیران پیر کے دور میں.....چوالیس (۴۴) مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا.....

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے دور میں.....ترپن (۵۳) مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا.....

حضرت بابا پیر فرید الدینؒ گنج شکر کے دور میں.....ستر (۷۰) مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا.....

سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ کے دور میں.....تینتالیس (۴۳) مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا.....

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے دور میں.....پچپن (۵۵) مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا.....

حضرت خواجہ بہاء الدین ذکریاؒ ملتانی کے دور میں.....ترپن (۵۳) مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا.....

Scanned with CamScanner

میرے دوستو..... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور سے لے کر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تک..... دنیائے اسلام کی ساڑھے بارہ سو سالہ پوری تاریخ اسلامی میں.....

امام غزالیؒ کے دور میں

امام رازیؒ کے دور میں

سلاطین سلجوقیہ کے دور میں

مغل بادشاہوں کے دور میں

بغداد کے حکمرانوں کے دور میں

بڑے بڑے حکمرانوں کے دور میں

یہ بارہ ربیع الاوّل آتا رہا..... لیکن.....

کسی امام نے

کسی محقق نے

کسی محدث نے

کسی پیر نے

کسی ولی نے

کسی بزرگ نے

کسی سلطان نے

کسی قطب نے

کسی ابدال نے

بارہ ربیع الاوّل اس طرح منایا ہو..... جس طرح آج میں اور آپ منا چاہتے ہیں نمائش کر کے..... تو مجھے کسی ایک بزرگ کی مثال دیں وہ کیوں نہیں منانے

Scanned with CamScanner

.....ان کو پتہ تھا کہ آج بارہ ربیع الاوّل کے دن نبوت کا جنازہ اٹھا ہے.....
آج صحابہ کی چیخیں نکلیں تھیں.....آج ابوبکر رضی اللہ عنہ رویا تھا.....
رویا تھا.....آج حسین رضی اللہ عنہ رویا تھا.....آج عائشہؓ روئی تھی.....آج عمر رضی اللہ عنہ
اسلام دنیا میں یتیم ہوا تھا.....آج ہم کیوں خوشی کر سکتے ہیں.....آج
سال کے اماموں کو یہ خوشی نہیں سوجھی.....پچاس سال پہلے ہم نے یہ خوشی شروع.....تیرہ سو
کر کے اس کو دین بنالیا.....

میرے دوستو.....کبھی سیرت کو بھی منایا جاتا ہے.....سیرت تو اپنانے
کی چیز ہے.....سیرت منانے کی چیز نہیں.....سیرت کہتے ہیں خاص قسم کا
کردار.....خاص قسم کے کردار کو منایا نہیں جاتا اپنایا جاتا ہے.....کسی کے
چال چلن کو اپنایا جاتا ہے.....کسی کے کردار کو اپنایا جاتا ہے.....کسی کی بات
کو اپنایا جاتا ہے.....نہ یہ کہ کسی کی بات کو منایا جاتا ہے.....

یہ بڑی قابل غور بات ہے.....ممکن ہے کہ آپ میں سے بہت سارے
سارے لوگ اس بات کو سمجھ نہ سکیں.....لیکن اس میں میرا قصور نہیں ہے.....
میں نے دعوت فکر آپ کو دینی تھی.....اور میں نے وہ آپ کو پہنچائی ہے.....
دعا ہے کہ اللہ پاک ہم سب کو دین سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے.....آمین.....

وآخر دعونا عن الحمد للّٰہ رب العلمین

Scanned with CamScanner

وفاتِ رسول ﷺ

..... حصہ دوم .....

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ۞ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۞ (پ ۳ آل عمران آیت ۳۱)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ۞ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

اشعار:۔

حضور ﷺ آئے تو سر آفرینش پا گئی دنیا
اندھیروں سے نکل کر روشنی میں آگئی دنیا
بجھے چہروں کا زنگ اُترا ستے چہروں پہ نور آیا
حضور ﷺ آئے تو انسانوں کو جینے کا شعور آیا
خرد کی شمع افروزی جنوں کی چارہ فرمائی

زمانے کو اسی اُمی کے صدقے میں سمجھ آئی
یتیموں اور ضعیفوں کو پناہیں مل گئیں آخر
حضور ﷺ آئے تو ذروں کو نگاہیں مل گئیں آخر
ضمیر اس در سے گر نسبت نہ رکھے لوح پیشانی
تو شکوہ گدائی ہے چہ درویشی چہ سلطانی

تمہید:۔

واجب الاحترام
بزرگو اور عزیز دوستو

آج کا یہ مذہبی پروگرام خالص سیرت طیبہ ﷺ کے عنوان پر منعقد ہوا ہے .....اور آج میں آپ حضرات کے سامنے اسی مقدس موضوع پر تقریر کی غرض سے مخاطب ہونے کا موقع پا رہا ہوں.....

میرے دوستو.....حضور علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا حق ہم کیا ادا کر سکتے ہیں .....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کہاں ہے.....اور ہم کہاں گھوم پھر رہے ہیں .....چراغ مردہ کجا و آفتاب کجا است.....

لیکن مقصود نام لکھوانا ہے.....ایک آدمی مجھے کہنے لگا (فاروقی صاحب) اگر آپ حضور ﷺ کی سیرت اور شان کا حق ادا نہیں کر سکتے.....تو آپ کو کیا ضرورت ہے کہ آپ اسٹیج پر کھڑے ہو جاتے ہیں.....تو میں نے کہا کہ بھائی ہم حق تو ادا نہیں کر سکتے.....لیکن ہم طرف داروں میں اپنا نام تو ضرور لکھوا سکتے ہیں.....

میرے بھائیو.....ہماری مثال تو اس کنیش کے عشق باز کی سی ہے .....ہماری مثال اس سیاہ چڑیا کی طرح ہے کہ جو اپنی چونچ کے ایک قطرے سے

Scanned with CamScanner

.....نمرود کی اتنی بڑی جلائی ہوئی آگ کو بجھانے کیلئے آئی تھی.....اور لوگوں نے کہا تھا اس چڑیا سے کہ اے چڑیا.....تیری چونچ کے ایک قطرے سے بھی بجھا چالیس میل لمبی آگ بجھ سکتی ہے.....تو خالق ذوالجلال نے اس کو قوت گویائی دے دی.....تو اس نے جواب دیا کہ مقصد آگ بجھانا نہیں ہے.....مقصود یہ ہے کہ جب قیامت کے دن خدا نے اگر پوچھ لیا کہ ابراہیمؑ کا طرف دار کون کون تھا؟.....تو میرا نام بھی ان طرف داروں میں آجائے گا.....

میں نے کہا بھائی.....مقصود میرا بھی نبی ﷺ کی شان کا حق ادا کرنا نہیں ہے.....بلکہ مقصود میرا بھی طرف داروں میں نام لکھوانا ہے.....مقصود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ثناء خوانوں میں اپنا تذکرہ لانا ہے.....مقصود یہ ہے کہ اگر خدا نے کل روز قیامت یہ پوچھا کہ اس شہر میں کون کون تھا.....جو میرے نبی ﷺ کا تذکرہ کر رہا تھا.....تو ہمارا نام بھی ان تذکرہ کرنے والوں میں آجائیگا.....

درجاتِ سیرتِ پیغمبر ﷺ:۔

میرے دوستو.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا جب ہم ذکر کرتے ہیں.....تو تین چیزیں سامنے آتی ہیں.....وہ تین چیزیں ہر آدمی کو معلوم ہیں.....جب بھی حضور ﷺ کا ذکر ہوگا.....تو ان تین چیزوں کے اندر بند ہوگا.....ان تینوں چیزوں سے باہر آپ نہیں جاسکتے.....

پہلا درجہ:۔

سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آئے گا .....تو حضور ﷺ کی ولادت کا ذکر آئے گا.....حضور ﷺ کی ولادت کا واقعہ بیان ہوگا.....حضور ﷺ کی ولادت کی جگہ کی فضیلت بیان ہوگی.....حضور ﷺ

Scanned with CamScanner

کی ولادت پر ہم اور آپ خوشی کا اظہار کریں گے..... اسی چیز کا نام آج کل کی زبان میں میلاد ہے..... گویا کہ حضور ﷺ کی ولادت کی جگہ کا ذکر اور ولادت کا ذکر یعنی پیغمبر ﷺ کی ولادت کا ذکر یہ سب سے پہلے آئے گا..... جب بھی آپ حضور ﷺ کی بات کریں گے تو میلاد کا ذکر ضرور آئے گا.....

دوسرا درجہ:۔

اور دوسرے نمبر پر حضور ﷺ کی تعریف کا ذکر آئے گا..... یعنی جب بھی کوئی نبی ﷺ کی شان بیان کرتا ہے..... چاہے قصیدے کی شکل میں شان بیان کرے..... چاہے نثر کی شکل میں شان بیان کرے..... چاہے نظم کی شکل میں شان بیان کرے..... تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتا ہے..... تو حضور ﷺ کی تعریف یہ دوسری چیز ہے.....

تیسرا درجہ:۔

اور تیسرے نمبر پر جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوگا تو آپ کی سیرت و کردار کا ذکر ہوگا..... آپ کے اخلاق واطوار کا ذکر ہوگا..... آپ کے حسن وانوار کا ذکر ہوگا..... حتی کہ.....

آپ کی امانت کا ذکر ہوگا
آپ کی دیانت کا ذکر ہوگا
آپ کی صداقت کا ذکر ہوگا
آپ کی سنت کا ذکر ہوگا
آپ کی اُمت کا ذکر ہوگا
آپ کی محنت کا ذکر ہوگا

Scanned with CamScanner

آپ کی محبت کا ذکر ہوگا
آپ کی مروت کا ذکر ہوگا
آپ کی ابوت کا ذکر ہوگا
آپ کی بنوت کا ذکر ہوگا
آپ کی نبوت کا ذکر ہوگا
آپ کی ملت کا ذکر ہوگا
آپ کی حدت کا ذکر ہوگا
آپ کی جدت کا ذکر ہوگا
آپ کی ولادت کا ذکر ہوگا
آپ کی شرافت کا ذکر ہوگا
آپ کی شجاعت کا ذکر ہوگا
آپ کی سیاست کا ذکر ہوگا
آپ کی سیادت کا ذکر ہوگا
آپ کی قیادت کا ذکر ہوگا
آپ کی استقامت کا ذکر ہوگا
آپ کی شریعت کا ذکر ہوگا
آپ کے تقوے کا ذکر ہوگا
آپ کے فتوے کا ذکر ہوگا
آپ کے جلوے کا ذکر ہوگا
آپ کے جلال کا ذکر ہوگا
آپ کے جمال کا ذکر ہوگا

Scanned with CamScanner

آپ کے کمال کا ذکر ہوگا
آپ کے بخت کا ذکر ہوگا
آپ کے رواج کا ذکر ہوگا
آپ کے مزاج کا ذکر ہوگا
آپ کے معراج کا ذکر ہوگا
آپ کے اصحاب کا ذکر ہوگا
آپ کے ازواج کا ذکر ہوگا
آپ کے خلفاء کا ذکر ہوگا
آپ کے وزراء کا ذکر ہوگا
آپ کے خدماء کا ذکر ہوگا
آپ کے نجباء کا ذکر ہوگا
آپ کے عشرہ مبشرہ کا ذکر ہوگا
آپ کے بدر والوں کا ذکر ہوگا
آپ کے اُحد والوں کا ذکر ہوگا
آپ کے خیبر والوں کا ذکر ہوگا
آپ کے حنین والوں کا ذکر ہوگا
آپ کے مدینہ والوں کا ذکر ہوگا
آپ کے مکہ والوں کا ذکر ہوگا

اسلام اور میلاد النبیؐ:۔

بعض لوگ ..... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بارے میں
کہتے ہیں کہ پیغمبر کی ولادت کا ذکر کرنا ہی دین ہے ..... لیکن ہم کہتے ہیں کہ بات

Scanned with CamScanner

صرف یہیں ختم نہیں ہوتی..... کیونکہ نبی ﷺ کی ولادت کا ذکر کرنا عبادت ہو سکتا ہے..... لیکن نبی ﷺ کی ولادت کا ذکر کرنا دین نہیں ہو سکتا..... اگر ولادت کا ذکر دین ہوتا..... تو.....

نبی ﷺ کی ولادت پر مسکرانے سے
نبی ﷺ کی ولادت کا ذکر کرنے سے
نبی ﷺ کی ولادت پر خوشی کرنے سے
نبی ﷺ کی ولادت پر جلوس نکالنے سے
نبی ﷺ کی ولادت پر خیرات کرنے سے
نبی ﷺ کی ولادت کا واقعہ بیان کرنے سے
نبی ﷺ کی ولادت پر جھنڈیاں لگانے سے
نبی ﷺ کی ولادت پر چندے بٹورنے سے
نبی ﷺ کی ولادت پر اونٹ قربان کرنے سے

اگر کسی کو جنت ملتی..... تو پھر.....

نہ ابوجہل جہنم میں جاتا
نہ ابوطالب جہنم میں جاتا
نہ ابولہب جہنم میں جاتا
نہ اُمیہ جہنم میں جاتا
نہ عتبہ جہنم میں جاتا
نہ شیبہ جہنم میں جاتا

رؤسائے قریش اور میلاد النبیؐ:۔

اسلئے کہ حضور ﷺ جب دنیا میں تشریف لائے..... تو دنیا کی حالت

تو یہ تھی کہ عبدالمطلب کے ہونہار بیٹے ..... جناب عبداللہ کے گھر میں حضور ﷺ پیدا ہوئے ..... جبکہ عبدالمطلب کے بیٹے اور ہمارے پیغمبر کے والد محترم ..... جناب عبداللہ حضور ﷺ کی ولادت سے تین مہینے پہلے دنیا سے جا چکے تھے ..... یعنی فوت ہو چکے تھے ..... اور عبداللہ کی عمر اس وقت ۲۴ سال کی تھی ..... تو گویا حضور ﷺ کے والد ۲۴ سال کی عمر میں دنیا سے چلے گئے تھے .....

اور جب حضور ﷺ پیدا ہوئے ..... تو اس وقت حضور ﷺ کے گیارہ چچا زندہ تھے ..... اور ان گیارہ چچوں کو اس وقت آپ کی ولادت باسعادت پر ..... اتنی زیادہ خوشی ہوئی کہ ہمارے بھائی عبداللہ کی بیوی ..... یعنی ہماری بھابھی بی بی آمنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے ..... اسکی گود ہری بھری ہوگئی ہے ..... اور ہمارا بھائی تو آخر دنیا سے چلا گیا ہے ..... اس کی جدائی کا غم تو ہے ہی سہی ..... لیکن اس کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے ..... چنانچہ اس بچے کی پیدائش پر فطری طور پر ..... اور عقلی طور پر اتنی خوشی ہوئی تھی ..... اور ابھی تک ابوطالب کو ..... یا ابولہب کو ..... یا عتبہ اور شیبہ کو ..... یا اسکے علاوہ ان کے دوسرے بھائیوں میں جن کے نام یہ ہیں ..... عبدالکعبہ ہے ..... عبدالشمس ہے ..... عبدمناف ہے ..... اور اسی طرح عبدحارث ہے ..... زبیر ہے ..... عباس ہے ..... حمزہ ہے ..... یہ تمام حضور ﷺ کے چچا تھے .....

ان تمام چچاؤں کو خوشی ہوئی تھی ..... اس بات کی خوشی ہوئی تھی کہ یہ ہمارا یتیم بھتیجا ہے ..... لیکن ہمارے بھائی کی نشانی ہے ..... تو جب بھائی کی نشانی یاد آتی ہے ..... اور بھائی بھی تازہ تازہ فوت ہوا ہو ..... تو فطری بات ہے کہ ہر ایک ایسے بھتیجوں کے چچا حضرات خوشی کیا کرتے ہیں ..... وہ محبت کا اظہار کیا کرتے ہیں ..... چنانچہ تمام کتابیں اس پر دال ہیں ..... اور کتابوں میں

موجود ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش پر ابولہب نے جس کا نام اصل میں عبدالعزیٰ ہے .....اسی وقت اونٹ قربان کئے.....اور اسی طرح عبد مناف کو ہی ابوطالب کہتے ہیں.....اس نے بھی اونٹ قربان کئے.....

اور اسی طرح.....

عبد شمس نے بھی اونٹ قربان کئے

عبد مناف نے بھی اونٹ قربان کئے

عبد حارث نے بھی اونٹ قربان کئے

عبد الکعبہ نے بھی اونٹ قربان کئے

عباس نے بھی اونٹ قربان کئے

حمزہ نے بھی اونٹ قربان کئے

اور اونٹوں کی قطاریں لگ گئیں.....اور ہر آدمی اپنی خوشی میں لگا ہوا ہے کہ جناب محمد ﷺ پیدا ہوا ہے.....ہمارا یتیم بھتیجا پیدا ہوا ہے.....

میلاد منانے سے جنت نہیں ملتی:۔

اب دیکھو.....ایک عام انسان ہے.....اور وہ پیغمبر ﷺ کا رشتہ دار ہے.....نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے.....نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے .....اور وہ نبی علیہ السلام کی ولادت پر خوشی کرتا ہے .....یعنی ولادت رسول پر خوش ہوتا ہے.....ولادت پر قربانی کرتا ہے..... ولادت کی خوشی میں اس کی دھوم دھام مچ جاتی ہے.....اور یہ خوشی پوری دنیا میں پھیل جاتی ہے.....لیکن جب ہم تاریخ کے اوراق کو پلٹ کر دیکھتے ہیں.....تو ہمیں نظر آتا ہے کہ.....

ابولہب کو جنت نہیں ملی

ابوطالب کو جنت نہیں ملی
عبد شمس کو جنت نہیں ملی
عبد مناف کو جنت نہیں ملی
عتبہ کو جنت نہیں ملی
شیبہ کو جنت نہیں ملی

میں سوال کرتا ہوں کہ آپ کے تمام رشتہ داروں نے تو نبی ﷺ کے آنے پر خوشی کی تھی..... آپ ﷺ کی میلاد کا ذکر کیا تھا..... آپ ﷺ کی ولادت کو منانا چاہا تھا..... آپ ﷺ کی ولادت پر اونٹوں کی قربانیاں پیش کیں تھیں..... لیکن کیا ہوا؟..... یہ سارے کے سارے ایمان سے نکل گئے ہیں..... آخر کیا ہو گیا ہے؟..... ان تمام کو جنت کیوں نہیں ملتی.....

سیرت اپنانے سے جنت ملتی ہے:۔

تو اس بات نے یہ ایک سبق دے دیا ہے کہ صرف میلاد کا ذکر کرنے سے .....اور صرف ولادت کی بات کرنے سے..... کسی میلادی کو جنت نہیں ملا کرتی..... جب تک کہ اس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپنایا نہ جائے..... اس وقت تک جنت نہیں مل سکتی..... سارے چچے ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں..... لیکن جنت مین وہ چچا جاتا ہے جس کا نام حمزہؓ ہے..... جس نے نبی کریم ﷺ کی سیرت کو اپنایا ہے..... جنت میں وہ چچا جاتا ہے جس کا نام عباسؓ ہے ..... جس نے نبی ﷺ کی سیرت کو اپنایا ہے..... جو سیرت پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا.....

معلوم ہوا کہ صرف ولادت رسول کا جلسہ کرنے سے..... ولادت رسول کا ذکر کرنے سے..... اگر کسی کو جنت میں جانا نصیب ہوتا تو یہ سارے چچے

Scanned with CamScanner

جنت میں چلے جاتے.....بلکہ جنت میں وہ جاتا ہے جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت

اپناتا ہے.....اور سیرت کیا ہے؟.....

سیرت توحید ہے

سیرت قرآن ہے

سیرت شریعت ہے

سیرت ہمدردی ہے

سیرت محبت کا درس ہے

سیرت سچائی کا مہر منیر ہے

سیرت اعمال صالحہ کا پیکر ہے

سیرت جذبہ ایثار کا مہر منیر ہے

سیرت رسم ورواج کا خاتمہ ہے

سیرت شرک وبدعت کا خاتمہ ہے

سیرت غیرت کے سبق دیا کرتی ہے

سیرت بدکردار لوگوں کی تبدیلی ہے

سیرت زنا وشراب سے دور کرتی ہے

سیرت انسانیت کی ظاہری پاکیزگی ہے

سیرت جہالت کے اندھیروں سے نکالتی ہے

سیرت حق وصداقت پر ڈٹ جانے کا ثبوت ہے

سیرت ۲۳ سالہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے

جو نبی ﷺ کے پیغام کو سینے سے لگاتا ہے.....وہ چاہے ولادت پر خوشی

کرے یا نہ کرے.....وہ جنت کا وارث بن جاتا ہے.....

عیسائیوں کی خوشی کیا؟:۔

میرے دوستو.....ایک طرف تو یہ ذکر ہے کہ ولادت پر خوشی جنہوں نے منائی.....لیکن جنت میں وہ سارے نہیں گئے.....جنت میں عباسؓ اور امیر حمزہؓ جاتے ہیں.....اور کوئی بھی نہیں جاتا.....کیوں نہیں جاتا؟ .....اس لئے کہ انہوں نے صرف ولادت پر سب کچھ کرلیا تھا.....ولادت کا ذکر کرنے کو سب کچھ سمجھا.....تو جنت میں نہ جاسکے.....

یوم ۲۵ دسمبر اور عیسائیت:۔

میرے بھائیو.....اور اسی طرز فکر کو آج دنیا میں دیکھو.....ہم نے برطانیہ میں.....اور اسکاٹ لینڈ میں.....اور دوسرے ملکوں میں.....یہ دیکھا ہے کہ عیسائیوں کو پورے سال کے اندر.....سب سے زیادہ انتظار ۲۵ دسمبر کا ہوتا ہے.....۲۵ دسمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا دن ہے.....اور ان کو اپنے پیغمبر کی ولادت کی خوشی ہے.....

اب دیکھو.....پوری دنیا میں جب ۲۵ دسمبر آئے گا.....تو آپ دیکھیں گے کہ واشنگٹن کے وائٹ ہاؤس پر بجلیاں چمکیں گی.....اور برطانیہ کے دارالعلوم پر زرق و برق ہوگا.....چکا چوند روشنی ہوگی.....اور ایسی روشنی ہوگی کہ جو آنکھوں کو خیرہ کردے گی.....اور اسی طرح پوری دنیا میں.....اور پورے پاکستان میں.....اور پاکستان کے عیسائیوں کو آپ دیکھیں گے.....

وہ عیش کریں گے

وہ خوشی کریں گے

وہ ڈانس کریں گے

Scanned with CamScanner

وہ پکنک منائیں گے

وہ رنگ برنگے ستارے لٹکائیں گے

پوری دنیا میں عیسائی اپنے نبی کی ولادت کو منائے گا.....ولادت پر چراغاں کرے گا.....لیکن کوئی عیسائی اپنے پیغمبر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت کا ذکر نہیں کریگا.....اپنے نبی کی سیرت کو نہیں اپنائے گا.....اسلئے کہ عیسائیوں نے اپنے مذہب کو صرف اپنے نبی کی ولادت تک محدود کر رکھا ہے.....اسلئے.....

ان کا اسوہ بدل گیا

ان کا پیغام بدل گیا

ان کا کردار بدل گیا

ان کا مشن بدل گیا

ان کا موقف بدل گیا

ان کی تعلیم بدل گئی

ان کی انجیل بدل گئی

ان کی شریعت بدل گئی

ان کا مذہب بدل گیا

ان کی تعلیمات بدل گئیں

کیونکہ انہوں نے صرف سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا ذکر کیا.....

تو ان کا سارا مذہب بدل گیا.....ان کا سارا دین بدل گیا.....بلکہ صرف ۲۵ دسمبر کے رنگ دار کپڑے رہ گئے.....

عیسائیت کے نقش قدم پر:۔

آج پاکستان میں ایک طبقہ ہے.....جو صرف ولادت کا ذکر کر کے

Scanned with CamScanner

قرآن وحدیث کو مٹانا چاہتا ہے..... ولادت کا ذکر کر کے سیرتِ پیغمبرؐ سے رخصت ہونا چاہتا ہے..... آپ جب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کا ذکر صرف ایک بار کر کے..... باقی پورا سال بدمعاشی کریں..... پورا سال عیاشی کریں..... پورا سال جھوٹ بولیں..... پورا سال بے نمازی رہیں.....

لیکن ربیع الاوّل کی ۱۲ تاریخ کو دس روپے کی جھنڈیاں لگا کر..... کیا جنت کے وارث بن جائیں گے..... اگر یہ فضول خرچی کرنے سے جنت نہیں مل سکتی تو پھر یہ وہی طرز ہوگا کہ عیسائی پورا سال..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی کتاب کو نہ مانیں اور صرف ۲۵ دسمبر کو ولادت کا ذکر کریں..... اور تو بھی پورا سال اسلام کو نہ مانے اور صرف ۱۲ ربیع الاوّل کو ولادت کا ذکر کرے..... کیونکہ اگر صرف ولادت کا ذکر کرے گا تو پھر تجھے.....

نماز کی چھٹی ہوگی
حج کی چھٹی ہوگی
زکوٰۃ کی چھٹی ہوگی
روزے کی چھٹی ہوگی
تراویح کی چھٹی ہوگی
قرآن کی چھٹی ہوگی
حدیث کی چھٹی ہوگی

میرے بھائیو..... اگر ولادت کا ہی ذکر کرنے سے سارے اسلام سے چھٹی ہوتی..... تو پھر باقی احکام نافذ نہ ہوتے..... لیکن جب تک اس برصغیر میں اہلسنت دیوبند کا ایک فرزند بھی موجود ہے..... وہ عیسائیوں کی اس طرز پر سازش کو کامیاب نہیں ہونے دے گا..... وہ جہاں محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کا ذکر کرے گا

Scanned with CamScanner

.....وہاں گلی گلی میں اس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کے پرچم کو بھی بلند

.....ولادت مصطفیٰ کا ذکر کرنا عبادت ہے.....لیکن صرف ولادت کا

اور سیرتِ پیغمبرؐ کا ذکر نہ کرنا.....یہ عاشق رسول مسلمان کا طرزِ عمل نہیں ہے

بلکہ صرف ولادت کا ذکر کرنا یہ تو عیسائیوں کا طرزِ عمل ہے.....

سیرت پیغمبر ﷺ بذبان عیسائی مؤرخین:۔

میرے دوستو.....ایک چیز اور ہے.....اور وہ چیز ہے تعریف

اپنے پیغمبر ﷺ کی.....نبی کی تعریف کس نے نہیں کی؟.....

ایک امریکہ کا مؤرخ ہے.....اور ایک جرمنی کا مستشرک ہے.....

ان دونوں نے مل کر ایک کتاب لکھی ہے.....اور اس کتاب کا نام ہے.....

سو بڑے آدمی (The Hundred).....یہ کتاب انگریزی زبان میں چھپی ہے

.....اس کتاب نے پوری دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے.....اس کتاب میں سو بڑے

آدمیوں کا تذکرہ ہے.....اور ان میں سب سے پہلا نام انہوں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا

لکھا ہے.....

میرے دوستو.....یورپ کے عیسائیوں نے اس سے کہا کہ تم عیسائی

ہو کر محمد ﷺ کا نام لیتے ہو.....اور اس کو بڑا آدمی کہتے ہو.....تو اس انگریز

مؤرخ نے بڑی عجیب بات کہی.....اور بڑا عجیب جواب دیا.....اس نے

کہا مجھ سے سوال کرنے والو.....میں نے ساری دنیا کے بڑے بڑے انسانوں

کی سیرتوں کا مطالعہ کیا ہے.....لیکن جب میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی کو دیکھتا

ہوں.....تو وہ کردار مجھے کسی کی سیرت میں نظر نہیں آتا.....اس نے محمد

مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کی تعریف کی ہے.....

وہ ایک مثال دیتا ہے کہ مدینہ منورہ میں.....چند قیدی میرے نبی

Scanned with CamScanner

ﷺ کے سامنے ہیں.....اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں لکھا ہے.....صرف کہا کہ محمدؐ کے سامنے ہزاروں قیدی لائے گئے ہیں.....اوران قیدیوں کے اندر ایک لڑکی بھی ہے.....محمد مصطفیٰ ﷺ نے سب قیدیوں کوایک نگاہ دیکھا.....اور جب ان کے سامنے ایک لڑکی کولایا گیا .....تو محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے خادم صحابی سے فرمایا اے بلالؓ.....یہ میری نبوت والی چادر اس لڑکی کے چہرے پر ڈال دے.....تو سیدنا بلالؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ تو کافر کی بیٹی ہے.....تو محمد ﷺ نے کہا کہ اے بلالؓ بیٹی، بیٹی ہی ہوتی ہے.....چاہے کافر کی لڑکی ہو یا مسلمان کی لڑکی ہو .....آج تو کافر کی بیٹی پر پردہ ڈالے گا خدا قیامت کے دن تیرے گناہوں پر پردہ ڈالے گا.....

اس نے کہا دیکھو.....یہ سیرت کس نے اپنائی ہے.....یہ تعلیم کس نے پیش کی ہے.....یہ ایک انگریزی کی کتاب ہے(The hundred) سو بڑے آدمی.....اس کتاب کو لکھنے والا بھی انگریز مؤرخ ہے.....اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اتنی بلندی کا اظہار کیا ہے.....لیکن اسکے باوجود آپ اس کو جنت کا وارث نہیں کہیں گے.....اور میں بھی اس کو جنت کا وارث نہیں کہوں گا.....آپ اس کو عاشق رسول بھی نہیں کہیں گے.....اسلئے کہ اس نے تعریف تو نبی ﷺ کی ضرور کی ہے لیکن نبی ﷺ کا حکم نہیں مانا ہے.....

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کا کلمہ نہیں پڑھا

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کی تبلیغ کو نہیں مانا

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کی سنت کو نہیں مانا

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کی وحی کو نہیں مانا

Scanned with CamScanner

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کی دعوت کو نہیں مانا

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کے مشن کو نہیں مانا

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کے قرآن کو نہیں مانا

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کی شریعت کو نہیں مانا

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کی حدیث کو نہیں مانا

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کے مؤقف کو نہیں مانا

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کے اصحاب کو نہیں مانا

تعریف تو کی ہے ..... محمد ﷺ کے خلفاء کو نہیں مانا

ولادتِ پیغمبر ﷺ کی اصل تاریخ:۔

میرے دوستو.....میں ایک بات کہتا ہوں.....مجھے اس سے

سروکار نہیں کہ آپ میں سے کوئی بریلوی ہو.....آپ میں سے کوئی دیوبندی

.....آپ میں سے کوئی اہلحدیث ہو.....آپ میں سے کوئی اور پیغمبر صلی

علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والا ہو.....مجھے اس سے بحث نہیں.....میرا مقصد کسی

یا فرقے پر تنقید کرنا نہیں ہے.....میرا مقصد کسی کو گالی دینا نہیں ہے.....

مقصد کسی کی پگڑی اچھالنا نہیں ہے.....

لیکن ایک بات ضرور ہے.....میں آپ کے قلب وجگر کو جھنجھوڑنا چاہتا

ہوں.....میں آپ کے قلب وجگر کو جھنجھوڑ کر ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں.....

اگر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں.....میں نے پورے ملک

میں لوگوں سے پوچھا ہے.....لیکن مجھے اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا.....

اور میں بڑا پریشان ہوں اس معاملہ میں.....اور آج وہی بات میں آپ حضرات

سے پوچھتا ہوں.....مجھے یہ بتائیں کہ حضور ﷺ کی وفات ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوئی ہے

Scanned with CamScanner

.....اور کئی سال پہلے لوگ بھی یہی کہا کرتے تھے.....یعنی وفات ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوئی ہے.....کوئی آدمی ۱۲ ربیع الاوّل کو ولادت نہیں کہتا تھا.....اور حضور ﷺ کی ولادت کی تاریخ ۹ ربیع الاوّل ہے.....نور ربیع لاول ولادت ہے اور بارہ ربیع الاول وفات ہے.....اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ولادت کی تاریخ میں تو اختلاف ہے.....ٹھیک ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ اختلاف ہے.....

اور جبکہ حضور ﷺ کی ولادت کے بارے میں ایک قول ہے.....بارہ ربیع الاول کو آپ کی ولادت ہوئی.....ایک قول ہے کہ ۸ کو ولادت ہوئی.....ایک قول ہے کہ ۱۴ کو ولادت ہوئی.....یہ کتب تاریخ میں مختلف ولادت کے اقوال ہیں .....لیکن دنیا کی کسی کتاب اور تاریخ میں وفات کے بارے میں اختلاف نہیں ہے .....وفات صرف ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ کو ہوئی ہے.....

ایک اور بات بتاؤں کہ اختلاف صرف چاند کی تاریخ میں ہے..... انگریزی کی تاریخ میں کوئی اختلاف نہیں ہے.....حضور ﷺ کی ولادت کی تاریخ ہے ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی.....اس انگریزی تاریخ کے حساب سے.....۵۷۱ عیسوی ۲۲ اپریل اور یکم بکرمی سوموار کا دن حضور ﷺ کی ولادت کا دن ہے.....اور اسی طرح ۷ جون ۶۳۴ عیسوی سوموار کا دن .....حضور ﷺ کی وفات کا دن ہے .....اس طرح میرے نبی کی کل عمر ۶۳ سال ایک ماہ ۶ دن بنتی ہے.....اور کل دن نبوی زندگی کے تیئیس ہزار اکتالیس (23041) بنتے ہیں.....

اب دیکھو.....انگریزی کی دونوں تاریخیں ہیں.....ان دونوں تاریخوں میں کوئی اختلاف نہیں.....دن میں کوئی اختلاف نہیں.....دن بھی پیر کا ہے.....اور وفات ہے ۷ جون ۶۳۴ عیسوی کو اور ولادت ہے ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی کو.....اور اسی طرح یکم بکرمی ولادت کا دن ہے.....یہ تو انگریزی کی

تاریخیں ہیں..... لیکن اختلاف صرف چاند کے مہینے میں آ گیا..... یعنی تاریخ
کی کون سی تاریخ بنتی ہے اس میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے.....

اس اختلاف کو دور کرنے کیلئے علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ بہت بڑے
گزرے ہیں..... ہندوستان میں سب سے بڑی سیرت کی کتاب انہوں نے لکھی
ہے..... سیرت النبی ﷺ کا وہ تذکرہ نگار ہے..... ہندوستان کا بہت
سیرت نگار ہے..... اس نے آج سے سو سال پہلے لکھا ہے کہ محمود پاشا فلکی ایک
عالم تھا..... مصر میں فلکیات کا ماہر تھا..... اس نے سو فلکیات کے ماہر علماء کا
ایک اجلاس مصر میں بلایا..... اور اس نے یہی انگریزی کی تاریخ ان کے سامنے
رکھی..... اور ان سے کہا کہ باقی تاریخیں تو ٹھیک ہیں..... صرف چاند کی
تاریخ نکالو..... تو سو علماء نے متفقہ فیصلہ کر کے یہ لکھا کہ حضور ﷺ کی ولادت کی
چاند کی تاریخ..... ۹ ربیع الاول ۲۲ اپریل کو بنتی ہے..... اور وفات کی تاریخ جو
سوموار کا دن ۷ جون ۶۳۴ عیسوی ہے..... وہ بارہ ربیع الاول بنتی ہے.....
انہوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ لکھ دیا..... اور متفقہ فیصلے کے بعد چودہ سو سال کی
تاریخ کے مؤرخین کا پیدا کیا جانے والا سارا اختلاف ختم ہو گیا..... اب اس مسئلہ
پر اتفاق ہو گیا ہے.....

اس لئے علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے.....
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ۹ ربیع الاول کو ہوئی ہے..... اور وفات ۱۲ ربیع
الاول کو ہوئی ہے.....

اور اسی طرح مولانا ابوالکلام آزادؒ نے رسول رحمت میں لکھا ہے.....
ولادت ۹ ربیع الاول کو ہوئی..... اور وفات ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی تھی.....
مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ نے "رحمۃ للعالمین" میں لکھا ہے.....

Scanned with CamScanner

ولادت ۹ ربیع الاول کو ہوئی..... اور وفات ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی تھی.....

میرے بھائیو..... اب اس بات پر اتفاق ہوگیا کہ ۹ ربیع الاول کو ولادت ہوئی ہے..... اور ۱۲ ربیع الاول کو وفات ہوئی ہے..... اب ہمارا کیا رویہ ہے کہ ہم ۹ ربیع الاول کہیں ہمیں بھی پتہ نہیں..... اس شہر کے نوجوان کہیں ہمیں بھی پتہ نہیں..... یعنی.....

مجھے بھی پتہ نہیں

پیر کو بھی پتہ نہیں

مولوی کو بھی پتہ نہیں

چیئرمین کو بھی پتہ نہیں

ایم پی اے کو بھی پتہ نہیں

ایم این اے کو بھی پتہ نہیں

انتظامیہ کے افسر کو بھی پتہ نہیں

۹ ربیع الاول آتا ہے اور گزر جاتا ہے..... لیکن جب بارہ ربیع الاول آتا ہے ..... جس دن پیغمبر ﷺ کا جنازہ اٹھتا ہے..... جس دن نبی ﷺ دنیا سے رخصت ہوتے ہیں..... جس دن سیدنا صدیق اکبرؓ زار وقطار رو رہا ہے..... جس دن سیدہ فاطمہ کی چیخیں نکل گئیں تھیں..... جس دن سیدنا حسنؓ و حسینؓ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے..... جس دن سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے رو رو کر نبی ﷺ کے سرہانے کہا تھا..... اے پیغمبر ﷺ تو نے رونے سے منع نہ کیا ہوتا..... تو علی آج اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے تجھے غسل دیتا.....

میرے بھائیو..... جب ۱۲ ربیع الاول کا دن آتا ہے..... تو اس دن خوشی کرنے کیلئے..... میلاد منانے کے لئے یہ عاشق جھنڈیاں لے کر بازار

Scanned with CamScanner

میں آجاتا ہے.....اور یہ خوشی کرنے کیلئے کاروبار کو چھوڑ دیتا ہے.....

جلوس نکالتا ہے

جھنڈیاں لگاتا ہے

گھوڑے اور خچر لاتا ہے

بازاروں میں نکل آتا ہے

پھولوں کے ہار پہن لیتا ہے

چندے اکٹھے کرنا شروع کر دیتا ہے

مجھے اس سے غرض نہیں کہ خچروں کو لانا.....جلوس وغیرہ نکالنا شرعی طور پر اس کی کیا حیثیت ہے؟.....صرف ایک سادہ سا سوال ہے کہ پیغمبر ﷺ کا جنازہ پڑا ہوا ہے.....تمام صحابہ کرامؓ رو رہے ہیں.....جس دن صحابہ کرامؓ رو رہے ہیں اس دن کے چودہ سو سال بعد تو خوشی کر رہا ہے.....اب تو نے ہی فیصلہ کرنا ہے کہ تو عاشق ہے یا وہ عاشق تھے.....اگر صدیق اکبرؓ عاشق ہے تو پھر تو عاشق نہیں ہے.....اگر تو عاشق ہے تو معاذ اللہ صحابہؓ عاشق نہیں تھے.....

اگر آپ میں سے کوئی آدمی یہ بات کہہ دے کہ جناب.....۱۲ ربیع الاول تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا بھی دن ہے اور وفات کا بھی دن ہے.....ہم تو ۱۲ کو ولادت مانتے ہیں.....ہم تو اسی قول پر عمل کرتے ہیں.....تو چلو صاحب میں آپ کی بات ماننے کو تیار ہوں.....میں کہتا ہوں کہ آپ یہ مانتے ہیں.....اس اتفاق کے بعد بھی آپ کہتے ہیں کہ جناب بارہ ہی آپ کی ولادت ہے.....اور بارہ ہی آپ کی وفات ہے یہ مان لیتے ہیں.....

لیکن کیا میں ایک بات آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ جناب فرض کریں کہ آج آپکے والد صاحب کی وفات کی تاریخ ہے.....آج سے ستر سال پہلے آپ

کے والد صاحب جمعہ کے دن شام کو پیدا ہوئے ہوں گے.....اور ستر سال کے بعد جمعہ کے دن شام کو ہی فوت ہو جائیں.....جب وہ فوت ہوں تو تو دھاڑیں مارے گا.....جب وہ فوت ہوں گے تو تو چیخیں مارے گا.....جب وہ فوت ہوں گے تو تیرے گھر میں قیامت آئے گی.....اور میں تجھ سے کہوں کہ جناب تیرا باپ تو آج کے دن پیدا ہوا تھا.....تو روتا اور چیختا چلاتا کیوں ہے؟.....

تو تو کہے گا کہ جناب میرے باپ کا جنازہ پڑا ہوا ہے.....میں کیسے نہ روؤں.....میں کہتا ہوں کہ آج ہی کے دن تو پیدا ہوا تھا.....اور آج ہی کے دن فوت ہوا ہے.....لہذا پیدا ہونے والے دن پر تجھے مسکرانا چاہئے.....

تو تو مجھ سے ناراض ہونے لگ جائے گا.....مجھ سے لڑائی کرنے لگ جائے گا کہ تجھے میرے باپ کے جنازے کی حیا نہیں ہے.....

تو پھر کیا میں تجھ سے پوچھ سکتا ہوں.....مجھے یہ تو بتا کہ باپ کی لاش پڑی ہو تو تو نہ مسکرائے.....بھائی کی لاش پڑی ہو تو تو نہ مسکرائے.....تیری ماں کا جنازہ پڑا ہو تو تو نہ مسکرائے.....لیکن تیرے پیغمبر ﷺ کا جنازہ پڑا ہو تو تو خوشی کرتا پھرے.....تو گلیوں بازاروں میں مسکراتا پھرے.....اور تو جنازے کے دن مسکراتا پھرے.....

پھر تو خود فیصلہ کر کہ کل قیامت کو کیا جواب دے گا.....تیری عقل پر پردہ کیوں پڑ گیا ہے.....تیرا دماغ کیوں ماؤف ہو گیا ہے.....تو نے جناب کو نسا نشہ کر لیا ہے.....یہ سیاسی طاقت کا مظاہرہ کرنے کیلئے کیا تو نے مکے کے یتیم سے دشمنی کرنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے.....

جس دن سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ابو کا جنازہ پڑھا گیا ہے.....اس دن تو خوشی کرتا پھرے.....اپنے ضمیر سے فیصلہ کر کے بتا کہ تو پیغمبر ﷺ کا عاشق

Scanned with CamScanner

ہے یا پیغمبر ﷺ کا دشمن ہے..... یہ فیصلہ میں نے تجھ پر چھوڑ دیا ہے.....
نے کوئی غلط بات نہیں کہی ہے..... میں کسی کو گالی دینے کے حق میں نہیں ہوں
..... اور اگر میرا کوئی بھائی اس خوشی میں شریک ہوتا ہے..... میں یہ نہیں کہتا
کہ جناب تو مشرک ہو گیا ہے..... تو اس کو میں یہ نہیں کہتا کہ تو بے ادب ہو گیا
ہے..... میں صرف تجھ سے یہ پوچھتا ہوں..... تو مجھے صرف یہ بتا کہ اگر تو آن
کے دن مسکراتا ہے..... تو اس دن کو.....

فاطمہ رضی اللہ عنہا کیوں روئیں؟
عائشہ رضی اللہ عنہا کیوں روئیں؟
حفصہ رضی اللہ عنہا کیوں روئیں؟
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیوں روئے؟
عمر فاروق رضی اللہ عنہ کیوں روئے؟
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کیوں روئے؟
علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کیوں روئے؟
حسنین رضی اللہ عنہم کیوں روئے؟
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیوں روئے؟

اگر یہ فلسفہ تو مجھے سمجھا دے تو بات ختم ہو جاتی ہے.....

مولانا ابوالکلام آزادؒ کہتے ہیں..... بارہ بجے دوپہر کے جب حضور ﷺ کی وفات کا اعلان ہوا..... تو مدینے کی گلیوں میں کہرام مچ گیا..... جو کھڑا تھا کھڑا رہ گیا..... جو بیٹھا تھا بیٹھا رہ گیا..... صحابہ کی ایک جماعت دھاڑیں مارتی ہوئی مدینہ کی گلیوں سے باہر نکل گئی..... مسجد نبویؐ میں صحابہ کی جماعت بیٹھی ہے..... سفید داڑھیوں والے ہیں..... ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو چکی

ہیں.....ایک آدمی روتا ہوا بھاگا جا رہا تھا.....وہ کہتا جا رہا تھا اے محمد ﷺ.....
تیرے جانے کے بعد زندگی فضول ہوگئی ہے.....اب ہمارا زندہ رہنا فضول ہوگیا ہے
.....اور سیدہ فاطمۃ الزہراؓ نے رو کر کہا تھا.....

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صرن لَیَا لِیُهَا

اے ابا جان.....آپ کی وفات کے بعد مجھ پر مصیبتوں کے اتنے پہاڑ
ٹوٹ پڑے.....اگر یہ مصیبتیں دنوں پر آتیں تو دن بھی رات بن جاتے.....
یہ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں.....اور حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور
ﷺ کے جسد اطہر کے پاس آئے.....نبی ﷺ کے چہرے انور سے کپڑا اٹھایا.....
اور آپ ﷺ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دے کر کہا.....اے پیغمبر ﷺ.....تیرا
دنیا میں آنا بھی پاک تھا.....تیرا دنیا سے جانا بھی پاک ہے.....

صحابہؓ رو رہے ہیں
ابوبکرؓ و عمرؓ رو رہے ہیں
عثمانؓ و علیؓ رو رہے ہیں
بلالؓ و معاویہؓ رو رہے ہیں
عائشہؓ و حفصہؓ رو رہی ہیں
زینبؓ و رقیہؓ رو رہی ہیں
اُم کلثومؓ و فاطمہؓ رو رہی ہیں

ایک آدمی نے مدینہ منورہ سے باہر نکل کر کہہ دیا.....او بابا جی.....
او ہل چلانے والے بابا جی.....تجھے پتہ ہے کہ حضور ﷺ دنیا سے چلے گئے ہیں
.....جب اس نے کہا کہ حضور ﷺ دنیا سے چلے گئے ہیں.....تو اس نے ہل

Scanned with CamScanner

روک دیا.....وہ عاشق صادق تھا.....اُونچی اُونچی آواز سے رونے لگا
اور رو کر ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اے اللہ.....میری آنکھوں کو اندھا کر دے
میرے کانوں کو بہرہ کر دے.....

اس نے کہا یہ دعا کیوں کرتا ہے.....کہنے لگا جن آنکھوں نے نبی ﷺ کا
چہرہ دیکھا ہے.....جب نبی ﷺ نہیں رہے تو مجھے ان آنکھوں کی ضرورت نہیں
ہے.....جن کانوں نے نبی ﷺ کا کلام سنا ہے.....جب نبی ﷺ نہیں رہے تو
مجھے ان کانوں کی ضرورت نہیں ہے.....یہ صحابہؓ پر مشکل آئی تھی.....

اب بھی خوشیاں کرونا:۔

اور تیری کیا مشکل ہے.....تجھے کیا تکلیف ہے.....

تیری ماں کا جنازہ پڑا ہو.....تو تو جھنڈیاں کیوں نہیں لگاتا؟

تیرے بھائی کی لاش پڑی ہو.....تو تو جھنڈیاں کیوں نہیں لگاتا؟

تیرے استاذ کا جنازہ پڑا ہو.....تو تو گلیوں کوچوں میں کیوں نہیں نکلتا؟

تیرے محلے دار کا جنازہ پڑا ہو.....تو تو کھیر کی پلیٹیں کیوں نہیں تقسیم کرتا؟

تیرے پڑوسی کا جنازہ پڑا ہو.....تو تو حلوے کی ٹبریاں کیوں نہیں تقسیم کرتا؟

تیرے باپ کا جنازہ پڑا ہو.....تو تو خچر لے کر بازاروں میں کیوں نہیں آتا؟

تیرے رشتہ دار کا جنازہ پڑا ہو.....تو تو پھولوں کے ہار پہن کر کیوں نہیں نکلتا؟

تیرے قائد کا جنازہ پڑا ہو.....تو تو اسی طرح کی حرکات شریفہ کیوں نہیں کرتا؟

تیرے دوست کا جنازہ پڑا ہو.....تو تو آ گئے آ گئے کے نعرے کیوں نہیں لگاتا؟

تیرے مرشد کا جنازہ پڑا ہو.....تو تو چندے بٹورنے والی ٹولیاں کیوں نہیں بناتا؟

تجھے مکے کے یتیم سے ضد ہے
تجھے صدیقؓ و عمرؓ کے داماد سے ضد ہے

Scanned with CamScanner

تجھے زینبؓ و رقیہؓ کے ابا سے ضد ہے
تجھے اُم الکلثوم و فاطمہؓ کے باپ سے ضد ہے
تجھے ابوالعاص اور عثمانؓ کے خسر سے ضد ہے
تجھے علی و عبداللہ کے نانا سے ضد ہے
تجھے حسنؓ و حسینؓ کے نانا سے ضد ہے

تجھے ایک لاکھ چوالیس ہزار کم وبیش صحابہ کرام کے پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ضد ہے..... تو کیوں نہیں سوچتا.....

اپنی دکانداریوں کیلئے
پیروں کے نذرانوں کیلئے
ملاؤں کی چودھراہٹ کیلئے
عشق رسول ﷺ کے من گھڑت دعووں کیلئے

تونے اپنے پیغمبر ﷺ سے دشمنی کی ہے..... ذرا ٹھنڈے دل ودماغ سے سوچ تو سہی..... اگر کوئی کہے کہ جانشین رسول حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور ﷺ کے جنازے کی موجودگی میں..... میلاد کے نام پر جلوس لیکر کیسے بازاروں میں آجاتے..... جھنڈیاں کیسے لگاتے؟..... تو میں تیری بات مان لیتا ہوں..... ٹھیک ہے حضور ﷺ کا جنازہ پڑا ہوا ہے..... ابوبکر جھنڈیاں نہیں لگا سکتے تھے..... لیکن جب جنازے کی تدفین عمل میں آئی..... جب جنازے کو دفن کیا گیا تھا..... حضور ﷺ کی تدفین عمل میں آگئی تھی..... روضۂ اقدس میں آپ ﷺ کو مدفون کردیا گیا تھا..... تو پھر کیا اسکے بعد ۱۲ ربیع الاول نہیں آیا تھا.....

حضرت ابوبکر صدیقؓ دو سال تین مہینے دس دن تک خلیفہ رہے..... کیا ان کے دور حکومت میں بھی بارہ ربیع الاوّل نہیں آیا تھا بلکہ یہ بارہ ربیع الاوّل کا دن.....

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو.....اب ذرا انصاف کی نظر سے.....تاریخ اسلامی کے اوراق پلٹ کر ملاحظہ فرماؤ.....

سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں	.....	2 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
سیدنا عمرؓ فاروق کے دور خلافت میں	.....	10 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
سیدنا عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں	.....	12 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
سیدنا علی المرتضیٰؓ کے دور خلافت میں	.....	5 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
سیدنا امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں	.....	18 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں	.....	3 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
امام ابوحنیفہؒ کے دور میں	.....	47 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
امام مالکؒ کے دور میں	.....	63 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
امام شافعیؒ کے دور میں	.....	55 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
امام احمد بن حنبلؒ کے دور میں	.....	38 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
عبدالقادرؒ جیلانی کے دور میں	.....	63 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
معین الدین اجمیریؒ کے دور میں	.....	63 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
پیر سید علی ہجویریؒ کے دور میں	.....	62 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
سلطان باہوؒ کے دور میں	.....	67 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے دور میں	.....	53 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
قطب الدین بختیار کاکیؒ کے دور میں	.....	47 مرتبہ بارہ ربیع الاوّل آیا
مجدد الف ثانیؒ کے دور میں	.....	بارہ ربیع الاوّل آیا
امام شاہ ولی اللہؒ کے دور میں	.....	بارہ ربیع الاوّل آیا
شاہ عبدالحق محدثؒ کے دور میں	.....	بارہ ربیع الاوّل آیا

Scanned with CamScanner

ڈھائی لاکھ محدثین کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

اتقیاء کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

آئمہ کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

محمود غزنویؒ کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

محمد بن قاسمؒ کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

طارق ابن زیادؒ کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

سلطان ٹیپو کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

محمد شاہ فاتح کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

ساڑھے تین لاکھ مفسرین کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

کئی لاکھ علماء کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

..... غرض .....

بادشاہوں کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

جہانگیر عالم کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

ظہیر الدین بابر کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

اورنگزیب عالمگیر کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

نصیر الدین ہمایوں کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل آیا

بڑے بڑے سپہ سالاروں کے دور میں ..... بارہ ربیع الاوّل کا دن آیا

اور قیامت کی صبح تک آتا رہے گا ..... ۱۲ ربیع الاول دنیا میں آتا رہا .....

وہ ۱۲ ربیع الاول کو دیکھتے رہے ..... تیرہ سو سال کی پوری تاریخ میں ..... کسی پیر

نے جلوس نکالا ہو ..... کسی ولی نے جھنڈیاں لگائی ہوں ..... کسی پیر نے خچروں کا

جلوس نکالا ہو ..... تیرہ سو سال کی تاریخ میں کسی کتاب سے دکھادو ..... کسی

حوالے سے دکھا دو..... کسی چال سے دکھادو..... کسی دستاویز سے دکھادو
.....اگر تیرہ سو سال کی تاریخ میں یہ چیزیں موجود نہیں ہیں.....اور صرف
تیس چالیس سال پہلے تو نے اپنے پاس سے بنائی ہیں.....
تو یاد رکھ تیرہ سو سال کے امام جانتے تھے یعنی ۱۲ ربیع الاول پیغمبر ﷺ کی
وفات کا دن ہے.....اور وفات پیغمبر ﷺ کے دن دشمن بھی خوشی نہیں کرتا.....
.....اور اسی لئے انہوں نے تیرہ سو سال تک کوئی خوشی نہیں کی ہے.....اور تو
یہ خوشی کر کے جہاں تیرہ سو سال کے آئمہ کا باغی ہے.....وہاں مصطفیٰ ﷺ کا بھی
باغی ہے.....
اب تو خود فیصلہ کر.....اور تو ہمیں کہتا ہے کہ یہ لوگ منکر ہیں.....
ہمیں نبی ﷺ کے آنے کی خوشی نہیں ہے.....تو پھر کس کو خوشی ہے؟.....
ہمارا تو وہ مضبوط نظریہ ہے جس کے بارے میں.....میرے پیر و مرشد حجۃ الاسلام
مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ.....بانی دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں کہ عشق
رسول پیغمبر ﷺ کے نقش پاء پر چلنے کا نام ہے.....
دعا فرمائیں اللہ رب العالمین ہمیں پیغمبر ﷺ کے مرتبے اور مقام کو سمجھنے کی
.....اور پھر اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے

آمین .....

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ



Scanned with CamScanner

سیدنا فاروق اعظمؓ اور نظام حکومت

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ۞ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞.....

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط.....(پ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۹)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ.....(رواہ الترمذی)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ۞ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

اشعار:۔

رہبر عمرؓ آقا عمرؓ مرشد عمرؓ مولا عمرؓ
برتر عمرؓ بالا عمرؓ اعلیٰ عمرؓ اولیٰ عمرؓ
ذات نبی ﷺ پاک پر سو جان سے شیدا عمرؓ
ایمان میں ایقان میں احسان میں یکتا عمرؓ

Scanned with CamScanner

روح صفا موج سخا جان وفا وقف رضا
اک ہستی دیبا عمر اک پیکر رعنا عمرؓ
باد ہادی کی طرح گذرا عراق وروم سے
ابر کرم بن کر اٹھا ایران پر برسا عمرؓ
مابعد ختم المرسلین کوئی نبی اٹھنا نہیں
یہ سلسلہ چلتا اگر تو اک نبی ہوتا عمرؓ
آقا میرے صدیق رضی اللہ عنہ بھی آقا میرے عثمان رضی اللہ عنہ بھی
اک طرف مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں اک طرف مولا عمرؓ

تمہید:۔

واجب الاحترام
معزز علمائے کرام
اور غیور نوجوان دوستو

چونکہ یہ جلسے شہادت کے عنوان پر ہو رہے ہیں.....اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت یکم محرم کو ہوئی تھی.....لہذا یہ محرم کا پہلا ہفتہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ہی چل رہا ہے.....کیونکہ سیدنا فاروق اعظم کا شمار دنیا کے بڑے آدمیوں میں ہوتا ہے.....اور نو اور دس محرم کی تاریخوں میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کی جاتی ہے.....

میرے دوستو.....جو کام سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کیا اس کی مثال کوئی پیش نہیں کر سکتا.....امریکہ کے ایک عیسائی نے ایک کتاب لکھی ہے..... جس کا نام ہے (The Hundred) دی ہنڈرڈ "سو بڑے آدمی".....اس کتاب میں پہلے نمبر پر اس نے حضور علیہ السلام کا نام لکھا ہے.....اس نے لکھا ہے کہ

روئے زمین پر جو سب سے بڑے آدمی ہیں.....ان میں تیسرا نمبر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے.....یعنی ایک عیسائی تو.....بلکہ ایک غیر مسلم تو.....سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عظمت کا ترانہ گاتا ہے.....اور اس غیر مسلم کو سیدنا فاروق اعظم کی سیرت وصورت نظر آتی ہے.....

اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کی کہانی نظر آتی ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کی برتری نظر آتی ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کا عدل نظر آتا ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کا کردار نظر آتا ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کا علم نظر آتا ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کا حلم نظر آتا ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کا دبدبہ نظر آتا ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کا جذبہ نظر آتا ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کا عشق رسول نظر آتا ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کا سیاسی کردار نظر آتا ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کا نظام حکومت نظر آتا ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کا اسلامی دور حکومت نظر آتا ہے
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کے اسلامی قوانین نظر آتے ہیں
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کے حل کردہ مسائل نظر آتے ہیں
اس غیر مسلم کو ..... عمر رضی اللہ عنہ کے ایجاد کردہ وسائل نظر آتے ہیں

میرے دوستو.....ایک اور آدمی ہے.....جو بظاہر تو اسلام کا نعرہ لگاتا ہے.....جبکہ اسلام کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے.....وہ اسلام کا

Scanned with CamScanner

نعرہ لگا کر اپنے میں انقلاب برپا کرتا ہے.....اور وہ اپنی تصنیف کردہ کتب میں
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کافر قرار دیتا ہے.....جبکہ ایک عیسائی عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی
عظمت کا ترانہ گائے.....اور ایک اسلام کا ٹھیکیدار جس کا ریڈیو.....جس کا
ٹیلی ویژن اسلام اسلام پکار کر.....پوری امت کو قادیانیوں کی طرح دھوکہ دیتا
ہے.....وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی کافر کہے.....سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو بھی کافر
کہے.....سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھی کافر کہے.....میرے نزدیک اس سے بڑا
مرتد اور کافر کائنات میں اور کوئی نہیں ہے.....

میرے دوستو.....آج انسان کے ہر درد اور دکھ کا علاج خلافت راشدہ
کے نظام میں مضمر ہے.....اگر خلافت راشدہ کا نظام اس ملک میں نافذ ہو جاتا
.....تو آج کوئی تکلیف اور پریشانی نہ ہوتی.....

ضرورتِ اسلام:۔

میرے دوستو.....میں یہ عرض کر رہا تھا کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا
مقام جو اسلام کی تاریخ میں ہے.....صرف اسلام کی تاریخ میں ہی نہیں بلکہ
پوری دنیا کی تاریخ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا مقام اونچا ہے.....اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
وہ انسان ہے.....جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے خود نبوت والے ہاتھ
اٹھا کر مانگا تھا.....

میرے بھائیو.....اب دیکھو.....

تجھے اسلام کی ضرورت ہے
مجھے اسلام کی ضرورت ہے
صحابہ کو اسلام کی ضرورت ہے
ولیوں کو اسلام کی ضرورت ہے

Scanned with CamScanner

پیروں کو اسلام کی ضرورت ہے
غوثوں کو اسلام کی ضرورت ہے
قطبوں کو اسلام کی ضرورت ہے
بزرگوں کو اسلام کی ضرورت ہے
محدثین کو اسلام کی ضرورت ہے
مفسرین کو اسلام کی ضرورت ہے
مصنفین کو اسلام کی ضرورت ہے
مؤرخین کو اسلام کی ضرورت ہے
علماء کو اسلام کی ضرورت ہے
طلباء کو اسلام کی ضروت ہے
صلحاء کو اسلام کی ضرورت ہے
امراء کو اسلام کی ضرورت ہے
وزراء کو اسلام کی ضرورت ہے
زعماء کو اسلام کی ضرورت ہے
رؤساء کو اسلام کی ضرورت ہے
وکلاء کو اسلام کی ضرورت ہے
قیدیوں کو اسلام کی ضرورت ہے
مظلوموں کو اسلام کی ضرورت ہے
مخدوموں کو اسلام کی ضرورت ہے
بوڑھوں کو اسلام کی ضرورت ہے
جوانوں کو اسلام کی ضرورت ہے

Scanned with CamScanner

عورتوں کو اسلام کی ضرورت ہے
بچوں کو اسلام کی ضرورت ہے
بچیوں کو اسلام کی ضرورت ہے
یتیموں کو اسلام کی ضرورت ہے
مسکینوں کو اسلام کی ضرورت ہے
غریبوں کو اسلام کی ضرورت ہے
مالداروں کو اسلام کی ضرورت ہے
پڑوسیوں کو اسلام کی ضرورت ہے
کسانوں کو اسلام کی ضرورت ہے
بیوگان کو اسلام کی ضرورت ہے
پوری کائنات والوں کو اسلام کی ضرورت ہے

لیکن اسلام کو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ضرورت ہے..... سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے اللہ سے مانگا..... ہر نبی نے اللہ سے کچھ نہ کچھ مانگا تھا..... اللہ نے اگر چاہا تو دے دیا نہیں چاہا تو نہیں دیا..... اور اس نبی کیلئے اگر مفید ہوا تو دیدیا ..... اور اگر اس نبی کیلئے کوئی چیز مفید نہیں ہوئی تو نہیں دی.....

مرادِ رسول ﷺ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ :۔

سیدنا نوح علیہ السلام نے ہاتھ اٹھائے..... اور عرض کیا اے اللہ میرے بیٹے کو ہدایت دے دے..... اللہ نے فرمایا ہدایت نہیں مل سکتی..... نبی کے ہاتھ خالی لوٹا دیئے.....

جد الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھ اٹھائے..... اور عرض کیا اے اللہ میرے باپ کو ہدایت دے دے..... اللہ نے فرمایا ہدایت نہیں مل سکتی

Scanned with CamScanner

.....نبی کے ہاتھ خالی لوٹا دیئے.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ میرے چچا کو ہدایت دے دے.....اللہ نے فرمایا ہدایت نہیں مل سکتی.....لہذا میرے نبی ﷺ کے ہاتھ بھی خالی لوٹا دیئے.....کیونکہ.....

چچا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ..... نبی کیلئے مفید نہیں تھا

بیٹا نوح علیہ السلام کا ..... نبی کیلئے مفید نہیں تھا

باپ ابراہیم علیہ السلام کا ..... نبی کیلئے مفید نہیں تھا

اسلئے نہیں ملا.....لیکن جب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کی بجائے.....خانہ کعبہ کی دیواروں کے نیچے آ کر.....سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کیلئے ہاتھ اٹھائے تو عمر رضی اللہ عنہ دوسرے دن ہی محمد کے قدموں میں آ گیا.....اگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسلام کیلئے مفید نہ ہوتا.....تو عمر رضی اللہ عنہ بھی اسلام کے دامن میں نہ آتا.....

اور اگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہؓ فاطمہ کا باغ چھیننا ہوتا.....اور اگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بقول روافض اہل بیت پر ظلم کرنا ہوتا.....تو آج عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر نہ آتا.....سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نبی ﷺ کے مرید ہیں.....اور عمر رضی اللہ عنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے.....کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو مانگا گیا ہے.....اور پورے اسلام کی بھلائی کیلئے مانگا گیا ہے.....

چھپ کر کیوں عبادت ہو:۔

میرے بھائیو.....سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وہ عظیم انسان ہے.....جس کے کلمہ پڑھنے سے خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا تھا.....جس کے کلمہ پڑھنے سے کعبہ میں اذان بلند ہوئی تھی.....

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام کی تاریخ کا وہ عظیم انسان ہے.....جو دو

قبیلوں کا فاتح ہے..... حالانکہ.....

کلمہ نبی ﷺ کا ..... علی رضی اللہ عنہ نے بھی پڑھا تھا

کلمہ نبی ﷺ کا ..... ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی پڑھا تھا

کلمہ نبی ﷺ کا ..... عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی پڑھا تھا

لیکن کعبے میں اذان اس وقت ہوئی..... جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مراد رسول بن کر میرے محمد ﷺ کی جھولی میں آیا..... جب کلمہ نبی ﷺ کا عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھ لیا اذان ہونے لگی تھی دار ارقم میں..... تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ عمر رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے..... اور اذان آج بھی دار ارقم میں ہو..... لہذا آج اذان کعبہ کی چھت پر ہوگی.....

اولیات سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ:۔

میرے دوستو..... جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کا اعلان کیا تھا..... سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت نبی ﷺ کے ساتھ کی..... سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہجرت نبی ﷺ کے حکم پر کی..... سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی..... بلکہ سب صحابہ نے ہجرت کی..... کسی نے ہجرت خفیہ کی..... کسی نے ہجرت رات کو کی..... کسی نے ہجرت صبح کو کی..... کسی نے ہجرت دوپہر کو کی..... جب کوئی دیکھتا نہ تھا..... لیکن تاریخ کہتی ہے.....

اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ عَلَانِيَةً ..... فَهُوَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ

اَوَّلَ مَنْ هَاجَرَ عَلَانِيَةً ..... فَهُوَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ

اَوَّلَ مَنْ اَذَّنَ فِي دَارِ الْكَعْبَةِ ..... فَهُوَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ

یعنی..... جس نے علی الاعلان ایمان قبول کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا..... جس نے علی الاعلان ہجرت کی وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا..... جس نے علی الاعلان کعبے میں

Scanned with CamScanner

اللہ کا نام بلند کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا ..... حتیٰ کہ .....

جس نے دفتر مال قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے نہریں کھدوائیں ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے جیل خانہ قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے عدالتیں اور جج مقرر کئے ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے مردم شماری کا نظام قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے غرباء کیلئے بیت المال قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے شراب کی سزا ۸۰ کوڑے مقرر کی ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے جگہ جگہ فوجی چھاؤنیاں قائم کیں ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے مساجد میں روشنیوں کا انتظام کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے مساجد میں وعظ کا طریقہ جاری کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے پولیس کا محکمہ سب سے پہلے قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے نماز جنازہ کی چار تکبیروں پر اجماع کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے مسائل فقیہ میں قیاس کا اصول قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے راتوں کو چوکیداری کرنے کا انتظام کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے تاریخ اور سن قائم کر کے سن ہجری کا آغاز کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے صدیقؓ سے بااصرار کلام اللہ کی تدوین کرائی ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے مساجد کے اماموں اور مؤذنوں کے وظائف مقرر کئے ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوم کا اضافہ کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

میرے دوستو ..... جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہجرت کرنے لگے تو کعبۃ اللہ کے سامنے آئے ..... اور آ کر کہا او ابوجہل میں اپنے نبی کے حکم پر ہجرت کر رہا

اللہ کا نام بلند کیا وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا ..... حتیٰ کہ .....

جس نے دفتر مال قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے نہریں کھدوائیں ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے جیل خانہ قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے عدالتیں اور جج مقرر کئے ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے مردم شماری کا نظام قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے غرباء کیلئے بیت المال قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے شراب کی سزا ۸۰ کوڑے مقرر کی ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے جگہ جگہ فوجی چھاؤنیاں قائم کیں ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے مساجد میں روشنیوں کا انتظام کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے مساجد میں وعظ کا طریقہ جاری کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے پولیس کا محکمہ سب سے پہلے قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے نماز جنازہ کی چار تکبیروں پر اجماع کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے مسائل فقیہ میں قیاس کا اصول قائم کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے راتوں کو چوکیداری کرنے کا انتظام کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے تاریخ اور سن قائم کر کے سن ہجری کا آغاز کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے صدیقؓ سے بااصرار کلام اللہ کی تدوین کرائی ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے مساجد کے اماموں اور مؤذنوں کے وظائف مقرر کئے ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

جس نے فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوم کا اضافہ کیا ..... وہ عمر رضی اللہ عنہ تھا

میرے دوستو ..... جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہجرت کرنے لگے تو کعبۃ اللہ کے سامنے آئے ..... اور آ کر کہا ابوجہل میں اپنے نبی کے حکم پر ہجرت کر رہا

اگر تو روک سکتا ہے تو روک کر دکھا..... اگر کسی نے اپنے بچوں کو یتیم ہوں..... اگر تو روک سکتا ہے تو روک کر دکھا..... اگر کسی نے اپنے بچوں کو یتیم کرانا ہے..... اور اگر کسی نے اپنی بیویوں کو بیوہ کرانا ہے تو وہ آ کر عمر کا راستہ روک لے..... میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا.....

جہاں پیغمبر ﷺ وہاں عمر رضی اللہ عنہ :-

میرے دوستو..... امیر المؤمنین مراد رسول سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہر وقت میرے نبی ﷺ کے ساتھ رہے..... میرے نبی ﷺ نے ہجرت کی..... تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ہجرت کی.....

پیغمبر ﷺ میدان میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ میدان میں
پیغمبر ﷺ جہاد میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ جہاد میں
پیغمبر ﷺ بدر میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ بدر میں
پیغمبر ﷺ اُحد میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ اُحد میں
پیغمبر ﷺ خندق میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ خندق میں
پیغمبر ﷺ حنین میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ حنین میں
پیغمبر ﷺ خیبر میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ خیبر میں
پیغمبر ﷺ تبوک میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ تبوک میں
پیغمبر ﷺ مکے میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ مکے میں
پیغمبر ﷺ مدینے میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ مدینے میں
پیغمبر ﷺ مسجد نبویؐ میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبویؐ میں
پیغمبر ﷺ عائشہؓ کے حجرے میں	.....	عمر رضی اللہ عنہ عائشہؓ کے حجرے میں

غرض سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہر وقت نبی ﷺ کے ساتھ ہے..... عمرؓ نبی ﷺ سے جدا نہیں..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمر رضی اللہ عنہ سے جدا نہیں..... عمر رضی اللہ عنہ کا نام کتنا

پیارا ہے..... جو عمر رضی اللہ عنہ کو نہ مانے وہ قبر میں چلا جائے..... عمر رضی اللہ عنہ تو وہ ہے
جسے کافر بھی مانے گا..... اور کافر کو ماننا پڑے گا.....

امیر شریعتؒ نے فرمایا:۔

ایک رافضی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے پاس آیا.....
اور آ کر کہنے لگا شاہ جی جب بھی میرا کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے..... تو وہ بچہ مر جاتا ہے
لہذا آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے بچہ دے اور وہ بچہ زندہ بھی رہے..... امیر شریعت
سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے ہاتھ اٹھائے اور اللہ سے دعا کی..... اللہ تعالیٰ
نے بچہ دے دیا..... بچے کو اللہ نے عمر بھی عطا فرمائی..... چند دنوں کے بعد
وہ رافضی آیا..... کہنے لگا شاہ جی مولا علی رضی اللہ عنہ کا کرم ہوا کہ بچہ بچ گیا ہے.....
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا..... اگر اس بچے کی عمر نہ ہوتی تو کبھی
نہ بچتا..... اگر عمر کی وفا نہ ہوتی تو کبھی نہ بچتا..... اور اگر عمر (یعنی زندگی) کی
وفا نہ ہو تو کوئی آدمی بھی نہیں بچ سکتا..... قبر میں پہنچا دیا جاتا ہے.....

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قرآن کے آئینہ میں:۔

میرے دوستو..... ایک بات یاد رکھیں..... سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دو
قبیلوں کا فاتح ہے..... خانہ کعبہ میں اللہ کا نام سب سے پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے
بلند کیا تھا..... اور بیت المقدس کو آزاد بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کروایا تھا.....
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اتنا عظیم انسان ہے کہ دس سال چھ مہینے خلیفہ رہتا ہے.....
قیصر و کسریٰ کا جنازہ نکالتا ہے..... عمر رضی اللہ عنہ دس سال خلیفہ رہتا ہے..... قرآن
کے اندر پیشین گوئیاں ہیں..... الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝ فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَ
هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ..... روم فتح ہو جائیگا.....

Scanned with CamScanner

قرآن کہتا ہے.....اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ (الانبیاء آیت ۱۰۵)

قرآن کہتا ہے.....وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ .....(پ۱۸ سورۃ النور آیت ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین پر خلافت دینے کا وعدہ کر رکھا ہے.....

اور آگے قرآن کہتا ہے.....هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝.....اے پیغمبر ﷺ ہم نے تمہیں اسلئے بھیجا ہے تا کہ تیرا دین پوری دنیا کے دینوں پر غالب آجائے.....

اور ہم تاریخ کے اوراق کو دیکھتے ہیں.....حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی.....اسلام پوری دنیا کے دینوں پر غالب ہونے کیلئے آیا تھا.....

اسلام دلیل کے طور پر تو غالب تھا لیکن ابھی عملی طور پر غالب نہیں تھا.....اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کو فتح کیا تھا.....لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ.....

سارے دینوں پر اسلام غالب آجائے یہ کام نہیں ہوا تھا.....اللہ نے یہ کام کس سے لیا.....اگر حضرت عمر فاروقؓ کے دور حکومت کو نکال دیں.....تو لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ کا مفہوم پورا نہیں ہوتا.....اللہ نے دین کو غالب کرنا ہے.....

.....یہ نبی ﷺ کا فریضہ ہے.....روم کو فتح کرنا ہے.....کس کے دور میں روم فتح ہوا.....اگر ابوبکر و عمر کو نکال دیں تو نہ روم پر غلبہ ہو سکتا ہے.....

اور نہ اسلام ساری دنیا کے دینوں پر غالب آسکتا ہے.....

محدث دہلوی رحمہ اللہ کا استدلال:۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کہتے ہیں.....هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ

رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝
کا مفہوم یہ ہے..... (پ ۲۸ الصف آیت ۹)

میرے بھائیو..... یہ دین اسلام ساری دنیا کے دینوں پر غالب آجائے
..... چاہئیے تو یہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایسا ہوتا..... لیکن اللہ
تعالیٰ نے یہ کام خلفائے راشدین کے دور میں پورا کیا.....

دنیا میں سب سے بڑی طاقت قیصر کی تھی..... اور دوسری بڑی طاقت
کسریٰ کی تھی..... قیصر کے نیچے عیسائی اور یہودی تھے..... اور پوری دنیا کے
اہل کتاب تھے..... اور کسریٰ کے نیچے مشرک تھے..... آتش پرست تھے
..... اور بت پرست تھے..... اللہ تعالیٰ نے صورت ایسی بنادی کہ سیدنا فاروق
اعظم رضی اللہ عنہ کی فوجیں..... پہلے قیصر کے دروازے پر گئیں..... قیصر کو تہس نہس
کردیا..... قیصر کی سلطنت فتح کر کے روم کے اوپر اسلام کا پرچم لہرا دیا.....
پھر کسریٰ کا جنازہ نکالا..... اور کسریٰ پر اسلام کا پرچم لہرایا..... اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری ہوگئی.....

پوری دنیا پر پرچم اسلام بلند:۔

قرآن کہتا ہے..... لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ..... اسلام اس
لئے آیا کہ پوری دنیا کے دینوں پر غالب آجائے..... ساری دنیا کے دینوں پر
اسلام کو غالب کرنے والا شخص سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہے..... کیونکہ سیدنا فاروق
اعظم رضی اللہ عنہ نے قیصر اور کسریٰ پر اسلام کا پرچم لہرایا.....

حتیٰ کہ.....

روم بھی اسلام کے قدموں میں
شام بھی اسلام کے قدموں میں

Scanned with CamScanner

عراق بھی اسلام کے قدموں میں
عرب بھی اسلام کے قدموں میں
عجم بھی اسلام کے قدموں میں
کابل بھی اسلام کے قدموں میں
افریقہ بھی اسلام کے قدموں میں

بلکہ ساری دنیا کی ایک ایک ریاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلام بن گئی..... یہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اخلاص کی بدولت ہے.....

فضیلت عمر رضی اللہ عنہ بزبان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم :۔

میرے دوستو..... سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ عظیم انسان ہے کہ جس کو کافر بھی نہیں بھلا سکتا..... دشمن بھی نہیں بھلا سکتا..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ..... اے عمر رضی اللہ عنہ اللہ نے تیری زبان پر حق کو جاری کر دیا ہے..... عمر رضی اللہ عنہ فرش پر بولتا ہے تو خدا عرش پر بولتا ہے..... جو رائے عمر رضی اللہ عنہ فرش پر پیش کرتا..... وہی رائے عرش سے اللہ کا قرآن بن کر آجاتی.....

فرما گئے یہ ہادی صلی اللہ علیہ وسلم :۔

میرے دوستو..... عَنْ عُقْبَۃَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ..... اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ..... (ترمذی شریف ص ۲۰۹ ج ۲)

اگر میرے بعد کسی نے نبی بننا ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ کا سر اس لائق تھا کہ اس پر نبوت کا تاج رکھا جاتا.....

Scanned with CamScanner

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے شیطان ڈرتا ہے:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر رضی اللہ عنہ تو ایسا عظیم انسان ہے..... کہ جس گلی سے تو گزرتا ہے..... اس گلی سے شیطان نہیں گزرتا.....

شہر علم نبوت کی دیواریں عمر رضی اللہ عنہ :۔

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعُمَرُ جِدَارُھَا ..... میں علم نبوت کا شہر ہوں اور عمر اس شہر کی دیواریں ہیں..... عمر رضی اللہ عنہ کو دیواریں کیوں کہا..... اس لئے کہ دیوار مضبوط ہونی چاہئے کیونکہ دیوار کے اندر آنے والی تمام چیزیں نقصان سے محفوظ ہو جاتی ہیں..... لہذا عمر بھی نبوی علوم کے اردگرد مضبوط دیوار ہے..... تا کہ کوئی شگاف نہ لگا سکے..... تا کہ کوئی قدغن نہ لگا سکے..... تا کہ کوئی سوراخ نہ بنا سکے..... عمر رضی اللہ عنہ علم کے شہر نبوی کی دیوار ہے..... عمر رضی اللہ عنہ مدینے کے شہر کی دیوار ہے..... عمر رضی اللہ عنہ کفر کے مقابلے میں مضبوط دیوار ہے.....

شیطان اور بغضِ عمر رضی اللہ عنہ :۔

عمر رضی اللہ عنہ ایسی مضبوط دیوار ہے کہ جس گلی سے عمر رضی اللہ عنہ گزر جائے..... اس گلی سے شیطان نہیں گزر سکتا..... آپ تجربہ کر کے دیکھ لیں..... اس دور کا شیطان عمر رضی اللہ عنہ کے راستے پر نہیں آتا تھا..... اور آج کے دور کا شیطان ایسا ہے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ کے نام کا بینر لکھوا کر..... اور اگر باب عمر رضی اللہ عنہ لکھ کر کسی چوک میں لٹکا دیں..... آج کا شیطان اس کتبے کے نیچے سے نہیں گزرے گا.....

عمر رضی اللہ عنہ تیرے نام میں ..... اتنا رعب ہے

عمر رضی اللہ عنہ تیرے نام میں ..... اتنا دبدبہ ہے

Scanned with CamScanner

عمر رضی اللہ عنہ تیرے نام میں ..... اتنی تاثیر ہے

عمر رضی اللہ عنہ تیرے نام میں ..... اتنی سچائی ہے

عمر رضی اللہ عنہ تیرے نام میں ..... اتنی عزت ہے

عمر رضی اللہ عنہ تیرے نام میں ..... اتنی جرأت ہے

عمر رضی اللہ عنہ تیرے نام میں ..... اتنی طاقت ہے

عمر رضی اللہ عنہ تیرے نام میں ..... اتنی جاذبیت ہے

عمر رضی اللہ عنہ تیرے نام میں ..... اتنی وجاہت ہے

کہ جس چوک میں آج بھی تیرے نام کا کتبہ لگا ہوا ہو..... آج کا شیطان اس دروازے سے کبھی نہیں گزرے گا.....

یومِ شہادت پر خاموشی کیوں:۔

چاہئے تو یہ تھا کہ آج پاکستان میں یکم محرم سے لے کر نو محرم تک..... امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ترانے سنائے جاتے..... ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر سیرت سیدنا فاروق اعظم کے فضائل پر بیانات سنائے جاتے..... اخبارات میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تدبر کا ذکر ہوتا..... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی کہانی کا ذکر ہوتا..... لیکن تم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نام یکم محرم کو تھوڑا سا لے کر..... باقی پورے نو دن نواسہ رسولؐ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کرتے ہو..... اور ان کی مظلومانہ شہادت کا بھی انکار نہیں ہے..... لیکن.....

عمر رضی اللہ عنہ کا تدبر ..... کہاں گیا؟

عمر رضی اللہ عنہ کا انصاف ..... کہاں گیا؟

عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت ..... کہاں گئی؟

عمر رضی اللہ عنہ کی عظمت ..... کہاں گئی؟

Scanned with CamScanner

عمر رضی اللہ عنہ کی شجاعت ..... کہاں گئی؟

عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ..... کہاں گئی؟

عمر رضی اللہ عنہ کا دور سخاوت کا دور ہے..... عمر رضی اللہ عنہ کا دور عدالت کا دور ہے

..... عمر رضی اللہ عنہ کے دور کو کافر بھی جانتا ہے..... عمر رضی اللہ عنہ کے دور کو غیر مسلم بھی جانتا ہے..... اور تم مسلمان ہو کر عمر رضی اللہ عنہ کو بھلانا چاہتے ہو.....

عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف پاکستان میں کتابیں چھپیں..... اور اسی ملک میں بکتی رہیں..... اور مفت تقسیم ہوتی رہیں..... لیکن تمہیں غیرت نہ آئے

..... تمہیں شرم نہ آئے..... تمہاری غیرت کا جنازہ نہ نکلے..... اور تم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت پر داغ لگانے کی کوشش کرو.....

یاد رکھو..... جب تک پاکستان میں دیوبند کا ایک فرزند بھی موجود ہے

..... یہاں نہ عداوت عمر چل سکتی ہے..... اور نہ ہی فکر رافضیت چل سکتی ہے

..... بہت جلد وہ وقت آرہا ہے کہ پاکستان کی ہر گلی میں..... امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نام روشن ہوگا..... ہر چوک میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نام روشن ہوگا

..... ہر شہر میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا نام روشن ہوگا.....

ریڈیو پر عمر رضی اللہ عنہ کا نام آئے گا

ٹیلی ویژن پر عمر رضی اللہ عنہ کا نام آئے گا

اخبارات میں عمر رضی اللہ عنہ کا نام آئے گا

جرائد میں عمر رضی اللہ عنہ کا نام آئے گا

رسائل میں عمر رضی اللہ عنہ کا نام آئے گا

بیانات میں عمر رضی اللہ عنہ کا نام آئے گا

تحریرات میں عمر رضی اللہ عنہ کا نام آئے گا

Scanned with CamScanner

میرے دوستو.....میری جماعت پورے پاکستان میں ایک لائحہ عمل تیار کر رہی ہے.....اگر خلفائے راشدین کے ایامہائے وفات پر ان کا ذکر اور ان کے کارنامے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بیان نہ کئے گئے.....تو ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے خلاف پرامن احتجاج ہمارے پروگرام میں شامل ہے.....ریڈیو، ٹیلی ویژن پاکستانی عوام کی ملکیت ہے.....اور پاکستانی عوام کی اکثریت اہلسنت کی ہے.....یہ پاکستان اصحاب رسولؐ اور اہل بیت رسولؐ کے دشمنوں کا نہیں ہے.....

عہد فاروقی میں اہل کتاب کو تحفظ :۔

میرے دوستو.....سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عدل کو دیکھو.....مکہ مکرمہ میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی کھلی کچہری لگی ہوئی ہے.....سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی نے بڑی عجیب بات کہی ہے کہ.....

متاع عام نہیں خسر و درویشی
کب ایک شخص میں ہوتے ہیں دو ہنر پیدا
جلال کا پیکر بنا قبا کا ہر پیوند
عمر رضی اللہ عنہ کے بعد کب ہوا ہے عمر رضی اللہ عنہ پیدا

میرے دوستو.....سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کتنا عظیم انسان ہے.....ایران کے سرکاری دورے میں ایک گرجا گھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو نظر آیا.....سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سرکاری دورہ کر رہے تھے.....چرچ کے پادری نے کہا آیئے تشریف لایئے.....سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ چرچ دیکھنے کے لئے اندر چلے گئے.....چرچ دیکھتے ہوئے نماز عصر کا وقت ہو گیا.....تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وہاں نماز پڑھنے لگے.....لیکن تھوڑی دیر کے بعد کہا نہیں میں یہاں نماز نہیں پڑھتا.....

Scanned with CamScanner

پادری نے کہا ہمارے چرچ کے باہر پاک جگہ ہے وہاں نماز پڑھ لیں.....
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں وہاں بھی نماز نہیں پڑھ سکتا..... پادری نے کہا
کیوں نہیں پڑھتے..... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اسلئے تیرے چرچ
کے دروازے پر..... اپنے اللہ کی نماز نہیں پڑھتا کہ میرے بعد آنے والا اسلامی
حکمران..... کہیں اس وجہ سے تیرے چرچ پر قبضہ نہ کرلے کہ یہاں مسلمانوں
کے خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی تھی.....

عدل وانصاف کا پیکر عمر رضی اللہ عنہ :۔

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ گورنر حمص تھے..... (حمص ایک علاقہ ہے عراق
میں) سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ وہاں کے غیر مسلموں سے جزیہ
وصول کرو..... جزیئے کا مطلب ہوتا ہے کہ ہم پورا سال تمہاری حفاظت کریں گے
..... لیکن تین مہینے کے بعد مسلمانوں کی فوج کو حمص سے نکلنا پڑا..... جب
تین مہینے کے بعد مسلمانوں کی فوجیں وہاں سے نکلنے لگیں..... تو سیدنا عمر فاروق
رضی اللہ عنہ کو سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم نے جزیہ تو پورے سال کی حفاظت
کا وصول کیا تھا..... جبکہ تین مہینے کے بعد ہم حمص چھوڑ رہے ہیں.....

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ باقی نو مہینوں کا جزیہ ان غیر مسلموں
کے دروازوں پر جا کر واپس دے دو..... جب عیسائیوں کے دروازوں پر گورنر
مصر وہ جزیہ واپس کرنے گئے..... اور کہا کہ ہم مسلمان باقی نو مہینے یہاں نہیں رہ
سکتے..... تو عیسائی دھاڑیں مار مار کر روتے تھے..... اور کہتے تھے عمر رضی اللہ عنہ
تیرے عدل کی وجہ سے زمین قائم ہے..... ایسا انصاف تو اگر پادریوں کی حکومت
ہوتی تو وہ بھی ہم پر نہ کرتے..... جس طرح تو نے انصاف کے تقاضوں کو پورا
کیا ہے.....

Scanned with CamScanner

لشکر اسلام کا پہریدار عمر رضی اللہ عنہ :۔

امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رات کو گھر میں سوئے ہوئے ہیں...
ایک آدمی نے دروازہ کھٹکھٹایا.....اور بتایا کہ مدینہ سے تین میل کے فاصلے پہ
اسلامی فوجوں نے پراؤ ڈال رکھا ہے.....اور ملک شام سے فوجیں آئی ہوئی ہیں
.....اور یمن کی طرف جانا چاہتی ہیں.....سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسی وقت
اُٹھے.....اپنے وزیر سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف کو اپنے ساتھ لیا اور ان فوجوں کے
پاس پہنچے.....ایک آدمی پہرہ دے رہا تھا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے
کہا بھائی تم سو جاؤ.....ہم مدینہ سے نئے پہریدار آئے ہیں.....

امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس چوکیدار کو سلا دیا.....اور خود
اس لشکر کا پہرہ دینے لگے.....صبح کو اس چوکیدار کو پتہ چلا کہ یہ تو امیر المؤمنین
سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں.....تو وہ شرم کے مارے ہاتھ جوڑنے لگا.....تو سیدنا
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا میں خلیفہ بعد میں ہوں تمہارا غلام پہلے ہوں.....

لشکر اسلام کا خادم عمر رضی اللہ عنہ :۔

میرے دوستو.....جب صبح کا وقت ہوا تو اس فوج کے سپہ سالار سے
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کسی چیز کی کمی تو نہیں.....اس نے کہا سالن کی کمی
ہے.....ترکاری کی کمی ہے.....زیتون کا تیل نہیں ہے.....

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت مدینہ سے سالن منگوایا.....گوشت
منگوایا.....دالیں منگوائیں.....اور پکانا شروع کر دیں.....جب سالن
پک گیا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ سالن تقسیم کرنے کیلئے خود دیگ پر بیٹھ گئے.....اور چمچہ
لے کر برتنوں میں سالن ڈالنے لگے.....سارے لوگ قطاروں میں بیٹھ گئے

Scanned with CamScanner

.....لوگ حیران تھے کہ یہ خلیفہ جس کے نام سے دنیا کانپتی ہے.....کتنا عظیم ہے کہ خود سالن تقسیم کر رہا ہے.....

حسن سلوک کا مہر منیر عمر رضی اللہ عنہ :۔

ایک آدمی کو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کی بجائے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا ہے.....سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اسکے پاس چلے گئے.....اور جا کر کہا بھائی تجھے پتہ نہیں دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے.....اور تو بائیں ہاتھ سے کیوں کھاتا ہے.....اس نے عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور کہا امیر المؤمنین.....آپ کو پتہ نہیں کہ میرا دائیاں ہاتھ غزوہ موتہ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا.....تو اس غزوہ میں کٹ گیا تھا.....اس وجہ سے میں بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا ہوں.....

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے.....مولانا شبلی نعمانی کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا.....اے بزرگ مجھے معاف کر دے.....میں تیری اس بات کا جواب قیامت کے دن نہیں دے سکتا.....اس نے کہا کیا بات ہو گئی ہے.....

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا کہ تیری فوج میں میرا ایک صحابی تھا.....جس کا ہاتھ ایک غزوہ میں کٹ گیا تھا.....وہ کپڑے کیسے دھوتا ہوگا.....وہ غسل کیسے کرتا ہوگا.....وہ کھانا کیسے کھاتا ہوگا.....عمر رضی اللہ عنہ تو نے اس کیلئے کوئی غلام مقرر کیوں نہیں کیا.....عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس کا جواب کوئی نہیں.....اے نوجوان مجھے معاف کر دے کیونکہ عمر قیامت کی رسوائی سے بچنا چاہتا ہے.....روئے زمین پر ایسا کوئی عمر پیش کرو جس نے ایسا طرز حکومت سکھایا ہے.....جو عمر رضی اللہ عنہ نے دنیا کو دستور حکومت سکھایا ہے.....

Scanned with CamScanner

قیصر روم کے تحائف:۔

میرے دوستو.....قیصر روم نے ایک آدمی کو بھیجا.....اور کہا کہ یہ
ایک زہر کی شیشی ہے.....یہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دے دینا اور کہنا کہ جہاں سے تم
نے آنا ہو.....یہ شیشی وہاں چھڑک دو دشمن مر جائے گا.....یہ خوشبو کی شیشی
ہے.....جہاں ڈالو گے کئی کئی سال تک خوشبو نہیں جائے گی.....یہ ایک
لونڈی ہے اور بڑی خوبصورت ہے.....میں ہدیہ کے طور پر عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجتا
ہوں.....وہ قاصد مدینہ میں آکر پوچھتا ہے.....اَیْنَ سَیِّدِکُمْ؟.....
تمہارا سردار کہاں ہے؟.....صحابہؓ نے جواب دیا.....لَیْسَ سَیِّدُنَا.....
ہمارا سردار نہیں ہوتا.....بَلْ اَمِیْرُنَا.....بلکہ ہمارا امیر ہوتا ہے.....

اس قاصد نے پوچھا کہ تمہارا وہ امیر کہاں ہے.....بتایا گیا کہ مسجد نبویؐ
میں ہے.....مسجد نبوی کی تعمیر شروع تھی.....سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تعمیر
کرا رہے تھے.....وہ قریب آیا تو کسی سے پوچھتا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟
.....تو کسی نے بتایا کہ یہ جو آدمی گارے میں کھڑا ہو کر گارا برتنوں میں ڈال رہا ہے
.....یہ ہمارا خلیفہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہے.....وہ حیران ہو گیا.....

پہلا تحفہ زہر بھری بوتل:۔

اس نے کہا امیر المؤمنین یہ میرے پاس زہر کی شیشی ہے.....سیدنا
فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے زہر کی شیشی پکڑی.....یہ بات ایک عیسائی مؤرخ ایڈورڈ
گبن نے اپنی انگریزی تاریخ (History of Islam) میں لکھی ہے.....
کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھی اور زہر کی ساری شیشی پی لی.....اور کہا کہ تو
کہتا ہے کہ اس میں اتنی سخت زہر ہے کہ دشمن اس کو سونگھے تو مر جاتا ہے.....لیکن
میں نے تو ساری شیشی پی لی ہے.....مجھے تو کچھ نہیں ہوا.....

Scanned with CamScanner

وہ کافر بے ہوش ہو گیا..... جب اس کو ہوش آیا تو اس نے کہا کہ عمر ؓ تم نے اس بوتل پر دم کر دیا تھا..... فاروق اعظم ؓ نے فرمایا او بتوں کو پوجنے والے ..... تجھے تیرے بتوں نے سکھایا ہے کہ زہر مارتی ہے..... مجھے میرے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے کہ جب تک خدا نہ مارے..... دنیا کی کوئی طاقت نہیں مار سکتی.....

دوسرا تحفہ عطر بھری بوتل:۔

توجہ کرنا..... اس رومی قاصد نے دوسرا تحفہ پیش کیا..... سیدنا فاروق اعظم ؓ نے وہ خوشبو کی بوتل پکڑی..... اور مسجد نبوی کی اس مٹی میں ڈال دی ..... جس سے وہ مسجد تیار ہو رہی تھی..... وہ خوشبو کی شیشی ختم ہو گئی.....

تیسرا تحفہ خوبصورت لڑکی:۔

میرے دوستو..... اس رومی قاصد نے کہا یہ ایک لڑکی ہے..... تحفے کے طور پر لایا ہوں ..... سیدنا فاروق اعظم ؓ نے ان مزدوروں سے کہا جو مٹی اٹھا رہے تھے..... بتاؤ تم میں سے کس کی شادی نہیں ہوئی..... ایک کی قسمت جاگ اٹھی..... وہ کہنے لگا امیر المؤمنین میری شادی نہیں ہوئی..... سیدنا فاروق اعظم ؓ نے اسی وقت وہ لونڈی اس کے سپرد کر دی..... اور اس لونڈی کا اس مزدور سے نکاح ہو گیا.....

رومی قاصد کا واپسی پر تبصرہ:۔

میرے دوستو..... کتنی عظمت ہے سیدنا فاروق اعظم ؓ کی..... اس قاصد نے جا کر کہا قیصر روم سے کہ تم مسلمانوں کے امیر سیدنا عمر ؓ کا مقابلہ نہیں کر سکتے..... میں نے عمر ؓ کی فوجوں کو دیکھا ہے..... جو رات کے وقت

Scanned with CamScanner

اپنے رب کے حضور مصلے پر روتے ہیں..... اور دن کو میدان جہاد میں گھوڑے کی پشت پر ہوتے ہیں.....

آخری حیلہ:۔

میرے دوستو..... قیصر روم نے کہا کوئی صورت تو بتاؤ کہ عمر رضی اللہ عنہ کو ہم شکست دے سکیں ..... اس قاصد نے کہا صورت یہ ہے کہ نوجوان اور خوبرو ایرانی لڑکیوں کو قطاروں میں کھڑا کر دیا جائے ..... جہاں سے مسلمانوں کی فوج گزرے ..... یہ لڑکیاں حسن و جمال لے کر اس راستے میں کھڑی ہوں ..... جب مسلمانوں کی فوج ان کے پاس سے گزرے گی تو انہیں دیکھ کر..... ان لوگوں کا ایمان ضائع ہو جائیگا..... اور اللہ کی نصرت بند ہو جائے گی.....

چنانچہ قادسیہ کے بعد یرموک کی لڑائی میں جب مسلمانوں کی فوجیں ایران جانا چاہتی تھیں..... قیصر روم اور ایران کے آرڈر سے پانچ میل لمبی نوجوان خوبصورت لڑکیوں کی قطار لگائی گئی..... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بتا دیا گیا کہ لڑکیوں کی قطار لگ گئی ہے..... سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کو جمع کیا ..... اور اپنے اللہ کا حکم سنایا..... قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ..... اے پیغمبر مومنوں سے کہہ دو کہ اپنی نظروں کو نیچا کر کے چلیں..... (النور آیت ۳۰ پ ۱۸)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب یہ پیغام الٰہی اپنی فوجوں کو سنایا..... جس وقت وہ فوجیں قادسیہ کے علاقے سے گزریں..... پانچ میل تک لمبی لڑکیوں کی قطار موجود تھی..... تیس ہزار صحابہ کرام کی فوج ان لڑکیوں کے درمیان سے گزر گئی ..... اور ایک آدمی نے بھی نظر اٹھا کر نہ دیکھا.....

میرے دوستو..... عیسائی مؤرخ کہتا ہے..... کانما علی رؤسھم

الطیر..... وہ لوگ ایسے تھے کہ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں .....جب ایک آدمی نے بھی سر اٹھا کر نہ دیکھا.....تو اُن لڑکیوں نے جوش میں آکر زلیخا کی سہیلیوں والی بات دہرائی.....وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَاهٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ.....خدا کی قسم یہ دنیا کے انسان نہیں ہیں یہ تو آسمانوں کے فرشتے ہیں.....

میری گذارش اہل ایمان سے:۔

میرے دوستو.....چونکہ وقت کافی ہو چکا ہے.....ایک بات یاد رکھیں.....تمام نوجوانوں سے.....اور اپنے بزرگوں سے.....میں درخواست کروں گا.....کہ دین کے کاموں میں مصروف ہوں.....سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا نام گلی گلی میں پہنچائیں.....ان کے ترانے گائیں..... ان کا نام دیواروں پر لکھیں.....گلی گلی، نگر نگر.....عمر عمر عمر عمر.....

اس نعرے کو ہر بچے کی زبان پر گونجنا چاہئے.....ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر آنا چاہے.....سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اگر نہیں ہوگا.....تو اسلام کے دامن میں کیا چیز باقی رہ جائے گی.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کام جو اس دور میں کرنا ہے .....میرے نزدیک وہ اس دور کی سب سے بڑی عبادت ہے.....

اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے.....

آمین .....

وَ آخِرُ دَعْوَنَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن

Scanned with CamScanner

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور بیعتِ رضوان

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ۞ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۞ وَّ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَّاْخُذُوْنَھَا ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۞ وَعَدَکُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً تَاْخُذُوْنَھَا فَعَجَّلَ لَکُمْ ھٰذِہٖ وَکَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ عَنْکُمْ ۚ وَلِتَکُوْنَ اٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَھْدِیَکُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۞ وَّاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِھَا ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۞ .....

(پ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۱۸ تا ۲۱)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ھٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِھَا عَلٰی یَدِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ لِعُثْمَانَ .....

(مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب عثمانؓ)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃِ رَجُلٍ لِیُصَلِّیَ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَارَاَیْنَاکَ تَرَکْتَ الصَّلٰوۃَ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلَ ھٰذَا قَالَ اِنَّہٗ کَانَ یُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَہُ اللّٰہُ ..... اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ (ترمذی شریف ص۲۱۲ ج۲)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ مَاضَرَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمَ ۞ اَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ (مستدرک حاکم ص۱۰۲ ج۳)

صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ۞ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞

تمہید:۔

واجب الاحترام

قابل صد اکرام

بزرگو اور عزیز ساتھیو

آج آپ حضرات کے سامنے..... داماد رسول امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب پر گفتگو کرنے کا ارادہ ہے..... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اسلامی تاریخ کے وہ جلیل القدر انسان ہیں..... جن کی مثال دنیا میں کوئی پیش نہیں کر سکتا ..... امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد..... سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اسلام میں مسلم ہے..... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زندگی کے ابتدائی واقعات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ بیعت رضوان کا واقعہ بھی بیان ہوگا..... اس آیت کریمہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب..... اور انکے بارے میں اسلام کی ایک بے مثال روایت..... اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انکے ساتھ والہانہ محبت اور اخوت کا اعلان کیا گیا ہے.....

واہ عثمان رضی اللہ عنہ تیرے اعزاز:۔

میرے بھائیو..... آپ حضرات کے سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی یہ

Scanned with CamScanner

دونوں فضیلتیں ظاہر ہیں کہ آپکے گھر میں..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں
ہیں ..... جن کی وجہ سے آپ کو ذوالنورین کہا جاتا ہے..... اور اسی طرح
آپ کو ذوالبحرتین بھی کہا گیا ہے..... یہ ایسے فضائل ہیں جن کی بناء پر حضرت
عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی امتیازی حیثیت نمایاں ہوتی ہے..... ان باتوں میں دنیا کا کوئی
شخص آپ کا شریک ثانی نہیں ہے.....

میرے بھائیو..... اسلامی تاریخ کا یہ شاندار واقعہ جس کا نام بیعت رضوان
ہے..... تفصیل کے ساتھ انشاء اللہ آج بیان ہوگا..... اور قرآن پاک کی روشنی
میں ان حقائق سے میں انشاء اللہ پردہ اٹھاؤں گا..... جو عام طور پر بیعت رضوان
کے عنوان سے بھی بیان نہیں کئے جاتے.....

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سخاوت کے دریا بہادیئے تھے
..... دولت اسلام کیلئے اتنی لٹائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانا پڑا غزوہ تبوک
میں..... جس کو جیش العسرۃ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے..... یعنی سخت تنگی والا
غزوہ جو رجب ۹ھ میں ہوا تھا..... اس غزوہ تبوک کے لئے سیدنا عثمانؓ نے کیا کچھ
دیا تھا اس سلسلے میں مختلف روایات ہیں.....

☆ ایک نے لکھا ہے کہ دو سو اوقیہ چاندی اور دو اونٹ..... (زرقانی ص ۲۷ ج ۳)

☆ دوسری روایت ہے کہ..... صرف ستر ہزار درہم (انساب الاشرف ص ۲۶۸ ج ۱)

☆ تیسری روایت والے نے لکھا ہے کہ..... ایک ہزار اونٹ، ستر ہزار گھوڑے
اور ایک ہزار دینا نقد..... (مستدرک حاکم ص ۱۰۲ ج ۳)

☆ چوتھی روایت کے مطابق سات سو اوقیہ سونا ہے..... (عثمان ذوالنورین ص ۷۸)

☆ پانچویں روایت ابن سعد کی ہے کہ آپؓ نے غزوہ تبوک میں پوری تیس چالیس
ہزار فوج کے ایک تہائی حصہ کے اخراجات اپنے ذمے لئے تھے (خلفائے راشدین ص ۱۹۲)

Scanned with CamScanner

میرے دوستو..... سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی اس والہانہ فیاضی کو دیکھ کر..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر خوش ہوئے..... تو آپؐ نے ارشاد فرمایا..... مَا ضَرَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ وَعَنْہُ مَا عَمِلَ بَعْدَ ھٰذَا الْیَوْمَ..... عثمان رضی اللہ عنہ آج کے بعد اگر کوئی غلطی بھی کرے گا..... تو وہ غلطی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نامۂ اعمال پر کوئی اثر نہیں کرے گی..... یہ اعزاز بھی کسی اور کے حصے میں نہیں آیا..... (مستدرک حاکم ص ۱۰۲ ج ۳)

بیعتِ رضوان بزبان قرآن:۔

میرے دوستو..... میں نے جو آیات مقدسہ آپ حضرات کے سامنے تلاوت کی ہیں..... ان میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں..... لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ..... اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا..... عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ..... ان صحابہ کے ساتھ جنہوں نے..... اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ..... حدیبیہ کے مقام پر ایک درخت کے نیچے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی..... فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ..... اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو جانتا ہے..... یعنی انکے دلوں میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کتنی محبت ہے..... فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ..... اللہ تعالیٰ نے ان پر سکون نازل کیا..... ان کی گھبراہٹ اور دل کے خوف کو اللہ نے ختم کر ڈالا..... وَاَثَابَھُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۝..... اور ان کیلئے بہت جلد بڑی فتح کا فیصلہ کر دیا ہے..... وَّمَغَانِمَ کَثِیْرَۃً یَّاْخُذُوْنَھَا ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝ وَعَدَکُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ کَثِیْرَۃً تَاْخُذُوْنَھَا فَعَجَّلَ لَکُمْ ھٰذِہٖ وَکَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ عَنْکُمْ ۚ وَلِتَکُوْنَ اٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَیَھْدِیَکُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝..... اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اے صحابہ کرام..... میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ دنیا کا مال تمہیں دوں گا..... اور تمہاری غریبی دور

ہوجائے گی.....اور آگے فرمایا..... وَّاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۝ (پ۲۶ الفتح آیت ۱۸ تا ۲۱)

یعنی آج تم جن پر قابض نہیں ہو.....وہ اللہ تعالیٰ تمہارے قدموں میں ڈال دے گا.....یہ سب کچھ کیوں ہوگا.....اسلئے کہ تم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر کے اللہ کو راضی کیا ہے.....

میرے دوستو.....یہ ہے ان آیات کریمہ کا مفہوم جن کا خلاصہ میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے.....ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک تاریخ ساز واقعہ بیان فرمایا ہے.....جو میں انشاء اللہ آج آپ حضرات کے سامنے اپنی کوشش کے مطابق عرض کروں گا.....

پیغمبر ﷺ کا خواب وحی ہوتا ہے:۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ گئے ہوئے چھ سال ہوگئے تھے .....آپ کو معلوم ہے کہ تیرہ سال حضور ﷺ نے مکے میں تبلیغ فرمائی.....صحابہ نے آپ کو پریشانیوں اور مشکلات میں دیکھا.....اور مشرکین مکہ نے آپ کو اتنی تکالیف دیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگیا.....اے پیغمبر ﷺ ہجرت کر کے مدینہ کی طرف چلے جاؤ.....اس حکم کی تکمیل میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے ہوئے چھ سال گزر گئے تھے.....

چنانچہ حضور ﷺ کے دل میں بڑی تڑپ تھی کہ میں کعبہ کی زیارت کروں..... اور میں خانہ کعبہ میں عمرہ، طواف کروں.....لیکن مکہ کافروں کے قبضہ میں تھا .....مشرکین مکہ کی ایک قوت اور حکومت تھی.....پہلے ابوجہل ان کا سردار تھا .....پھر ابوسفیان ان کا سردار تھا.....لیکن حضور ﷺ کے دل کی خواہش دل ہی میں رہی.....چھ سال جب گزر گئے تو ایک رات حضور ﷺ نے خواب میں دیکھا

Scanned with CamScanner

.....میں مکہ مکرمہ سے عمرہ کر کے مدینہ منورہ جا رہا ہوں.....اور ساڑھے چودہ سو صحابہ کا قافلہ بھی میرے ساتھ ہے.....

میرے بھائیو.....یہ خواب پیغمبر ﷺ نے دیکھا.....اور آپ کو یاد رہے کہ پیغمبر کا خواب بھی وحی ہوتا ہے.....رات کو خواب آیا صبح حضور ﷺ نے اعلان فرمادیا کہ صحابیو!.....اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں مدینہ سے مکہ پہنچوں.....اور عمرہ ادا کروں.....کعبۃ اللہ کا طواف کروں.....

یہ اعلان سنتے ہی صحابہ کرام میں جوش وخروش پیدا ہو گیا.....چھ سال گزر گئے تھے کعبہ کو دیکھے ہوئے.....ہر آدمی خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا.....ہر ایک آدمی نے اپنے اپنے کپڑے سنبھالے.....اور اپنی اپنی سواریاں تیار کیں اور احرام بنائے.....اور ساڑھے چودہ سو صحابہ کی جماعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرے کی نیت سے چل پڑی.....مدینہ سے باہر نکل کر ایک جگہ پڑاؤ ڈالا.....اور وہاں پہنچ کر ہر ایک نے احرام باندھ لئے.....

عقلی دلیل اور علمِ غیب:۔

میرے دوستو.....اب آپ یہ بتائیں کہ اتنے لوگ جہاں تشریف فرما ہوں.....اس وقت جب احرام باندھا گیا تھا.....کیا حضور ﷺ کو پتہ تھا کہ میں خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہو سکوں گا.....اب بتاؤ پتہ تھا کہ نہیں تھا.....حضور ﷺ تو اس نیت سے جا رہے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کی زیارت کروں گا.....وہاں جا کر طواف اور عمرہ کروں گا.....لیکن آپ آگے نہیں جا سکے.....اور خانہ کعبہ کا طواف اس سفر میں نہیں کر سکے.....لیکن نیت کیا تھی کہ میں اپنے صحابہ کے ہمراہ عمرہ اور طواف کروں.....

میرے دوستو.....اگر پیغمبر ﷺ عالم الغیب ہوتے تو آج یہاں سے سفر

Scanned with CamScanner

کرنے کی کیا ضرورت تھی ..... اور احرام باندھنے کی کیا ضرورت تھی ..... احرام تو حرم کعبہ میں داخلے کیلئے باندھا جاتا ہے ..... آپ کو تو معلوم ہونا چاہئے تھا کہ آپ مکے میں داخل نہیں ہو سکیں گے ..... تو معلوم یہ ہوا کہ غیب کے سارے خزانے پروردگار عالم کے پاس ہیں ..... غیب کا علم بھی اللہ ہی جانتا ہے ..... اور ہر چیز کا دینے والا بھی اللہ ہی ہے .....

کون بنے گا سفیر رسولؐ :۔

میرے بھائیو ..... ساڑھے چودہ سو صحابہ کے ہمراہ آپ ﷺ نے احرام باندھا ..... اور عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ کی طرف چل پڑے ..... حضور علیہ السلام نے کئی دنوں کا سفر کیا ہوا تھا ..... اور مکہ مکرمہ سے آٹھ دس میل پہلے ایک جگہ آتی ہے ..... جس کا نام حدیبیہ ہے ..... اس جگہ تمام صحابہؓ نے حضور علیہ السلام کے ساتھ قیام کیا ..... اور حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ مکہ میں کس طرح داخل ہوا جائے ..... وہاں حکومت ابوسفیان کی تھی جو امیر معاویہ ؓ کے والد ہیں ..... اور خود بعد میں ابوسفیان بھی پیغمبر ﷺ کے صحابی بنے ..... اور آپ ہی کے ہاتھ مبارک پر اسلام قبول کیا ..... لیکن اس وقت بیعتِ رضوان کے موقع پر مسلمان نہیں ہوئے تھے .....

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کو ایک جگہ جمع کیا ..... اور فرمایا میری رائے یہ ہے کہ ایک وفد ایک سفیر کی قیادت میں مکہ بھیجوں ..... اور ابوسفیان سے عمرہ کی اجازت حاصل کروں .....

حضور ﷺ نے جب صحابہ کرام ؓ سے مشورہ کیا ..... تو فرمایا اے عمر ؓ میری رائے یہ ہے کہ تمہیں اپنا سفیر بنا کر بھیجوں .....

فاروق اعظم ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ..... مجھے مکہ جانے سے .

Scanned with CamScanner

انکار نہیں ہے..... لیکن میں بڑا سخت آدمی مشہور ہوں..... میں نے مشرکین مکہ سے کئی لڑائیاں لڑی ہیں..... میں جب وہاں پہنچوں گا تو میرے کئی دشمن پیدا ہو جائیں گے..... اور اگر آپ کو اجازت ملنی بھی ہوئی تو میری وجہ سے نہیں ملے گی ..... بہتر یہ ہے کہ آپ کسی اور کو بھیج دیں.....

حضور ﷺ نے فرمایا تو پھر کس کو بھیجوں..... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ایک ایسا آدمی بتاتا ہوں..... جس آدمی کی دشمن بھی تعریف کرتا ہے ..... آپ اسے اپنا سفیر بنا کر بھیجیں.....

حضور ﷺ نے فرمایا وہ شخص کون ہے؟..... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے میرے محبوب وہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہے.....

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بلایا..... اور بلا کر ارشاد فرمایا..... اے عثمان رضی اللہ عنہ تم میرے سفیر بنو.....

عثمان رضی اللہ عنہ سفیر نبوت ہے:۔

میرے بھائیو.....

کوئی سعودیہ کا سفیر ہوگا
کوئی عرب امارات کا سفیر ہوگا
کوئی افغانستان کا سفیر ہوگا
کوئی مصر کا سفیر ہوگا
کوئی شام کا سفیر ہوگا
کوئی چین کا سفیر ہوگا
کوئی ایران کا سفیر ہوگا
کوئی پاکستان کا سفیر ہوگا

Scanned with CamScanner

آج ان ممالک کے سفیر کسی حکومت سے معاہدہ کریں..... تو حکومت اسے تسلیم کرتی ہے..... آج کل ملکوں کے سفیروں کی بہت اہمیت ہے لیکن عثمان غنی ؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سفیر ہے..... دنیا کے سب سے بڑے سردار کا سفیر ہے..... کائنات کے رسول کا سفیر ہے.....

سفیر رسول ﷺ کی ابوسفیان سے ملاقات:۔

حضور ﷺ نے فرمایا عثمان ؓ تم میرے سفیر بن کر جاؤ..... چنانچہ سیدنا عثمان ؓ سفیر بن کر وہاں پہنچے..... اور سردار مکہ ابوسفیان سے ملاقات کی ..... اس ملاقات میں ابوسفیان نے کہا عثمان ؓ تم بڑے شریف آدمی ہو..... بڑے اچھے آدمی ہو..... تمہاری شرافت پر کسی کو کوئی کلام نہیں ہے..... لیکن اے عثمان ؓ تمہارے پیغمبر ﷺ کو میں مکہ میں داخل ہو کر..... خانہ کعبہ کے طواف کی اجازت نہیں دے سکتا البتہ تمہیں اجازت ہے جتنا جی چاہے طواف کرو..... جتنے چاہے عمرے کرو.....

سفیر رسول حضرت عثمان غنی ؓ نے فرمایا..... عمرہ اور حج بہت بڑی عبادت اور سعادت ہے..... لیکن میں اپنے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے بغیر یہ عبادت نہیں کر سکتا..... یہاں سے یہ ثابت ہوا کہ عبادت بھی وہی ہے ..... جس میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی شامل ہو.....

سفیر رسول گرفتار یا شہید:۔

میرے بھائیو..... میرے اور آپ کے عمرہ اور طواف میں حضور ﷺ کی مرضی نہ ہو..... تو میرا اور آپ کا عمرہ اور طواف بھی فضول ہے..... کیونکہ نبی ﷺ کی مرضی شرط ہے عبادت میں..... اگر پیغمبر ﷺ کی مرضی نہیں تھی.....

Scanned with CamScanner

تو عثمان غنی ؓ نے عمرہ نہیں کیا تھا..... اور کہا قبلہ تو ہے لیکن قبلہ نما موجود نہیں ہے ..... جس نے قبلے کا راستہ بتلایا اور سمجھایا ہے..... جب وہ پیغمبر ﷺ ہی موجود نہیں ہے..... تو میں کعبے کا طواف کیسے کر سکتا ہوں..... حضرت عثمان غنی سے ابوسفیان نے اصرار کیا کہ آپ طواف کر لیں..... لیکن عثمان غنی ؓ نے صاف انکار کر دیا.....

چنانچہ اس نے حضرت عثمان غنی ؓ کو گرفتار کر کے قید کر دیا..... حضرت عثمان غنی ؓ گرفتار ہو گئے..... جس حکومت کا سفیر گرفتار ہو جائے اس سے بڑی کوئی بات نہیں ہوتی..... نبی ﷺ کا سفیر مکہ میں گرفتار ہو گیا..... باقی ساتھی بھی گرفتار ہوئے تھے لیکن وہ تو رہا کر دیئے گئے تھے..... صرف سیدنا عثمان غنی ؓ گرفتار رہے..... اور ادھر حدیبیہ میں غلط خبر مشہور کر دی گئی کہ سیدنا عثمان غنی ؓ شہید ہو گئے ہیں.....

میرے بھائیو..... یہ خبر غلط تھی یا صحیح تھی یہ کوئی نہیں جانتا تھا..... اگر نبی عالم الغیب ہوتے تو یہاں بھی پیغمبر ﷺ فرماتے کہ یہ خبر غلط ہے..... لیکن نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا..... جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ عثمان غنی ؓ شہید ہو گئے ہیں..... تو حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا ..... پیغمبر پریشان ہوئے اور پریشانی میں فرمایا کہ محمد اپنے سفیر عثمان غنی ؓ کا بدلہ لئے بغیر واپس نہیں جائے گا میں بدلہ ضرور لوں گا..... او مدینہ کے لوگو..... او میرے صحابیو..... میں عثمان ؓ کا بدلہ ضرور لوں گا..... یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے..... بلکہ یہ بہت بڑی سعادت والی بات ہے..... جو عثمان غنی ؓ کے حصے میں آئی کہ پیغمبر نے عزم کر لیا تھا کہ بدلہ لئے بغیر واپس نہیں جاؤں گا ..... حالانکہ عثمان غنی ؓ تو ابھی تک شہید نہیں ہوئے تھے.....

Scanned with CamScanner

ہم خونِ عثمان ؓ کا بدلہ لیں گے:۔

میرے بھائیو..... تم جانتے ہو کہ بدلہ لیتے ہوئے آدمی خود بھی شہید ہوسکتا ہے..... اب حضور صلی اللہ وعلیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بدلہ لوں گا..... بالفاظ دیگر کیا کہا کہ میں عثمان غنی ؓ کیلئے..... خود شہید ہو جاؤں گا.....

پیغمبر کائنات ﷺ نے کہا ..... عثمان غنی ؓ کیلئے میں شہید ہو جاؤں گا

ابوبکر صدیق ؓ نے کہا ..... عثمان غنی ؓ کیلئے میں شہید ہو جاؤں گا

عمر فاروق ؓ نے کہا ..... عثمان غنی ؓ کیلئے میں شہید ہو جاؤں گا

علی المرتضیٰ ؓ نے کہا ..... عثمان غنی ؓ کیلئے میں شہید ہو جاؤں گا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... تم بتاؤ میں سے کون کون آدمی عثمان غنی ؓ کا بدلہ لینا چاہتا ہے..... ساڑھے چودہ سو صحابہ کرام ؓ نے ہاتھ بلند کر دیئے کہ ہم عثمان غنی ؓ کا بدلہ لیں گے.....

حضور ﷺ نے فرمایا..... اچھا سب کے سب عثمان غنی ؓ کا بدلہ لو گے

..... صحابہ ؓ نے کہا بات عثمان کی نہیں ہے..... بلکہ اے پیغمبر ﷺ بات آپ کے سفیر کی ہے..... جو آپ کا نمائندہ اور ترجمان تھا.....

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے..... اس مجمع میں جو جو آدمی عثمان ؓ کا بدلہ لینا چاہتا ہے..... وہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے..... وہ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر عہد کرے کہ میں عثمان غنی ؓ کا بدلہ لوں گا..... چاہے عثمان غنی ؓ کیلئے مجھے اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے.....

ساڑھے چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قطار بنائی..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم رضوان کے درخت کے نیچے تشریف فرما ہیں..... ہر ایک صحابی نے پیغمبر ﷺ کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر کہا تھا کہ میں عثمان غنی ؓ کا بدلہ لوں گا..... میں

Scanned with CamScanner

عثمان غنی ؓ کیلئے خود کو ذبح کرادوں گا..... یہ الفاظ کہہ کر آگے بڑھتے جاتے تھے..... اور پیغمبرؐ کے دست مبارک پر ہاتھ رکھتے جاتے تھے.....

میرے بھائیو..... یہاں سے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عظمت و رفعت اور مرتبت کا پتہ چلتا ہے کہ اللہ کا وہ رسول..... اور کائنات کا وہ پیغمبر ﷺ جس کے قدموں کی خاک پر پوری دنیا کو نثار کر دیا جائے..... جس کے قدموں کی دھول پہ ساری کائنات کے انسانوں کی جانیں لٹادی جائیں..... وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان غنی ؓ کیلئے..... اپنی جان دینے کو تیار ہے..... وہ پیغمبر ﷺ جس کے چہرے کی قسم قرآن نے کھائی..... وہ پیغمبر ﷺ جس کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے.....

نماز اچھی روزہ اچھا حج اچھا زکوۃ اچھی
مگر باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ ءِ یثرب ﷺ کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کہ کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

وہ پیغمبر ﷺ جس کیلئے..... قیامت تک آنے والا مسلمان اپنی جان کٹانا باعث فخر سمجھتا ہے..... وہ پیغمبر ﷺ خود عثمان غنی ؓ کیلئے..... اپنی جان کا نذرانہ دینے کو تیار نظر آتا ہے.....

کارکن کی قدر و قیمت:۔

میرے بھائیو..... ساڑھے چودہ سو صحابہ کرام ؓ نے حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر کے..... ایک ہی موقف کو دوہرایا کہ ہم عثمان غنی ؓ کا بدلہ لیں گے..... اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی تو فرما سکتے تھے کہ اے میرے صحابیو..... تم جاؤ جا کر عثمان غنی ؓ کا بدلہ لے لو..... میری دعائیں اور اللہ کی نصرت

تمہارے ساتھ ہے.....لیکن نہیں یہاں تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خود عثمان غنی رضی اللہ عنہ کیلئے.....اپنی اعلیٰ وارفع جان نچھاور کرنے کو تیار نظر آتے ہیں.....یہ ہے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی رفعت، مرتبہ اور مقام.....

میرے دوستو.....یہاں سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ کسی دینی جماعت کا کوئی کارکن شہید ہو جائے.....تو اس جماعت کے قائد کو چاہئے کہ اس کا انتقام ضرور لے.....تاکہ کارکن کی جان بے توقیر اور بے وقار نہ ہو.....کارکن کی اہمیت ہے اسلام میں.....یہ کارکن کی قیمت ہے امت محمدیہ میں.....کیونکہ کارکن بے کار نہیں ہوتا.....اور نہ ہی کارکن بے قیمت ہوتا ہے.....بلکہ کارکن انمول ہوتا ہے.....اسی لئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کارکن کیلئے.....اپنی جان تک دینے کو تیار نظر آتے ہیں.....

قاتل کو تو معافی مل گئی؟:۔

وہ نبی ﷺ جنہوں نے اپنے چچا کے قاتلوں کو معاف کر دیا.....وہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو معاف کرنے پر تیار نہیں ہیں.....میرے پیغمبر ﷺ کے سگے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے بارہ ٹکڑے ہوئے.....لیکن وہی قاتل جو پیغمبر ﷺ کے سگے چچا کا قاتل تھا.....جب کلمہ پڑھنے آیا تو نبی ﷺ نے اسے معاف کر دیا.....اور فرمایا کہ وحشی بن حرب میں تمہیں معاف کرتا ہوں.....لیکن تم میری نگاہوں کے سامنے نہ بیٹھا کرو.....تمہیں دیکھ کر مجھے میرا چچا یاد آجاتا ہے.....تم سامنے بیٹھے ہو تو مجھے چچا کی لاش کے ٹکڑے یاد آجاتے ہیں.....اس نبی ﷺ کو دیکھو جو اپنے چچا کے قاتل کو معاف کر رہا ہے.....لیکن وہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے لڑ کر مر جانے پر.....ساڑھے چودہ سو صحابہ سے بیعت لے رہا ہے.....پیغمبر ﷺ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خون معاف کیوں نہیں کر دیتے

Scanned with CamScanner

اسلام میں مقام سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ:۔

لوگو مجھے بتاؤ کہ پیغمبر ﷺ نے ..... سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خون معاف کیوں نہیں کیا..... حالانکہ ابھی عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید نہیں ہوئے تھے..... جبکہ یہ خبر بھی غلط ملی تھی..... پیغمبر ﷺ نے موت کی بیعت کیوں لی تھی..... اسلئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اسلام میں عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اہمیت بتانا چاہتے تھے..... کہ آج نہ سہی کل کو اگر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کسی موقع پر شہید کر دیا گیا..... ایسا اگر پیغمبر علیہ السلام کی حیات میں ہوا تب بھی..... اور اگر بعد میں کسی موقع پر ہوا تب بھی..... کم از کم ساڑھے چودہ سو آدمی عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کیلئے..... اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کیلئے اپنی جان قربان کرنے کیلئے تیار ہوں..... اگر یہ بات نہ ہوتی تو بعد میں جب عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر جھوٹی ثابت ہوئی..... تو پیغمبر ﷺ اس بیعت کو منسوخ کرنے کا اعلان فرما دیتے..... لیکن پیغمبر ﷺ نے یہ بیعت جو کہ قتال اور شہادت کی تھی منسوخ نہیں فرمائی.....

قصاص سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور جنگِ جمل:۔

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو تو پتہ تھا کہ آج عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید نہیں ہوئے ..... لیکن کل کو جب شہید ہوں گے..... تو آج کی بیعت کل کا بدلہ لینے کے کام آجائے گی..... چنانچہ جب عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے..... تو ان کا بدلہ لینے کیلئے اُم المؤمنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے..... ایک لشکر تیار کیا اور جنگ جمل ہوئی.....

اگرچہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جنگ کے ارادے سے نہیں گئی تھیں..... بلکہ فقط طالب قصاص بن کر گئیں تھیں..... لیکن

Scanned with CamScanner

حضرت علی ﷺ کے لشکر میں گھسے ہوئے منافقین نے.....اور قاتلان سیدنا
غنی رضی اللہ عنہ نے افہام و تفہیم کو ناکام بنا کر جنگ کا ماحول پیدا کر دیا.....
فلک نے دیکھا کہ بیعت رضوان والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم.....اس دن کا بدلہ
عثمان سے قصاص لینے کیلئے ٹوٹ پڑے.....اور خون کی ندیاں بہہ گئیں.....

میرے بھائیو.....اس جنگ کو جنگِ جمل اسلئے کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ
رضی اللہ عنہا اُونٹ پر سوار تھیں.....اور عربی میں اُونٹ کو جمل کہا جاتا ہے.....
جنگ چونکہ حضرت عثمان غنی ﷺ کا بدلہ لینے کیلئے تھی.....اور اس جنگ میں وہی
لوگ شریک ہوئے تھے.....جنہوں نے بیعت رضوان کے موقعے پر حضور ﷺ
کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی تھی.....اور یہ عہد کیا تھا کہ ہم عثمان غنی ﷺ کا بدلہ
ضرور لیں گے.....تو یہ بیعت اس وقت کام آئی.....اور چونکہ اس نے کام
آنا تھا اس لئے اللہ نے اسے برقرار رکھا.....

دستِ نبی ﷺ تو دستِ غنی ﷺ بن گیا:۔

میرے بھائیو.....حضور ﷺ کو اللہ نے بتا دیا تھا کہ عثمان غنی ﷺ زندہ
ہیں.....اب آپ دیکھیں.....دائیں ہاتھ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیعت
لے رہے ہیں.....یہ ہے دایاں ہاتھ.....اس ہاتھ پر صحابہ کرام اپنا ہاتھ
رکھتے جا رہے ہیں.....جب یہ پتہ چلا کہ عثمان غنی ﷺ زندہ ہیں.....تو اللہ
کے رسول ﷺ نے فرمایا عثمان ﷺ کو بھی میرے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہئے تھی.....
.....عثمان ﷺ کو بھی اقرار کرنا چاہئے تھا کہ اگر وہ شہید ہو جائیں.....تو اس
کے شہید ہو جانے کے بعد اس کے خون کا بدلہ لینے میں اس کی اپنی مرضی بھی شامل ہو
.....اب عثمان غنی ﷺ کیسے بیعت کریں.....کیونکہ وہ تو وہاں موجود ہی نہیں
ہیں.....قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .....تو حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے کیا فرمایا..... بِيَدِهِ الْيُمْنىٰ هٰذِهٖ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلٰى يَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لِعُثْمَانَ..... (مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب عثمانؓ)

میرے بھائیو..... پیغمبر ﷺ نے یہ کیوں فرمایا کہ اب تم فرض کرو کہ یہ میرا ہاتھ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے..... اب سوچیں کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ کیوں کہا؟..... اس لئے کہ اللہ کو پتہ تھا کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ وہ شخص ہے کہ جس نے اپنے ہاتھ سے قرآن لکھا ہے..... اور کاتب وحی ہونے کے ساتھ ناشر القرآن بھی ہیں..... تو اللہ کو پتہ تھا کہ کل کو ایسے لوگ آئیں گے دنیا میں ..... جو کہیں گے کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قرآن کو بدل دیا تھا..... تو اللہ نے چودہ سو سال پہلے دنیا کو بتا دیا کہ اس ہاتھ نے قرآن لکھا ہے..... اور یہ ہاتھ اتنا دیانت دار ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اسے اپنا ہاتھ قرار دیا ہے..... جس ہاتھ کو نبی ﷺ اپنا ہاتھ قرار دیں..... وہ ہاتھ قرآن کو تبدیل نہیں کر سکتا.....

جن پر ہاتھ اللہ کا ہو:۔

میرے بھائیو..... یہ ہے وہ عظمت..... یہ ہے وہ رفعت..... یہ ہے وہ صداقت..... یہ ہے وہ بلندی کہ پیغمبر ﷺ کے ہاتھ پر صحابہ کرام بیعت کر رہے ہیں..... حالانکہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ ابھی تک زندہ ہیں..... لیکن اللہ کو عرش پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ ادا اتنی پسند آئی..... کہ اللہ نے خود عرش پر اعلان کر دیا..... لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ..... درخت کے نیچے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے کیلئے..... جن لوگوں نے بیعت کی ہے..... میں خدا عرش سے ان کیلئے رضامندی کا اعلان کرتا ہوں..... یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں پر ان سے راضی ہو گئے ہیں..... اور اعلان فرما دیا..... يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ..... کہ جن لوگوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا.....

Scanned with CamScanner

ان ہاتھوں کے اوپر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ہاتھ رکھا..... یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ.....

میرے دوستو.....اب دیکھو نیچے نبی ﷺ کا ہاتھ ہے.....اس کے ساڑھے چودہ سو صحابہ کرام کا ہاتھ.....اور ان سب کے اوپر اللہ کا ہاتھ.....اللہ فرماتے ہیں.....یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِم.....ان سب ہاتھوں پر میرا ہاتھ ہے.....اب آپ بتائیں.....جن ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہو.....وہ ہاتھ چھوٹ سکتے ہیں.....

ایک آدمی اپنے بچے کو لے کر بازار جائے.....اور اسکے بچے کی انگلی اسکے ہاتھ میں ہو.....کیا وہ بچہ چھوٹ سکتا ہے.....کیا وہ بچہ گم ہوسکتا ہے.....بازار میں بچے کی انگلی تیرے ہاتھ میں ہو.....تو تیرا بچہ تیرے ہاتھ سے نہیں چھوٹ سکتا.....گم نہیں ہوسکتا.....اور جن صحابہ کے ہاتھ اللہ کے ہاتھ میں ہوں.....وہ کیسے چھوٹ سکتے ہیں.....کیسے گم ہوسکتے ہیں.....کیسے گمراہ ہوسکتے ہیں.....وہ تو اللہ کے ہاتھ میں آگئے ہیں.....

نیچے نبی ﷺ کا ہاتھ

اُوپر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہاتھ

ان سب ہاتھوں پر پروردگار کا ہاتھ

اور یہ سب کچھ کس وجہ سے ہورہا ہے.....عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ہو رہا ہے.....حالانکہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ تو ابھی زندہ ہیں.....اگر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر نہ ملی ہوتی.....اور یہ بیعت رضوان کبھی نہ ہوتی.....اور یہ قرآن کی آیت کیوں نازل ہوئی ہے.....لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْیُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ.....اے پیغمبر ﷺ اللہ ان سب سے راضی ہوگیا.....کیونکہ

Scanned with CamScanner

انکے دل میں عثمان غنی ﷺ کی محبت ہے.....

پیغمبر ﷺ نے جنازہ کیوں نہ پڑھایا:۔

میرے بھائیو.....میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا عثمانؓ سے کتنا پیار ہے.....سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے.....عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃِ رَجُلٍ لِیُصَلِّیَ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ فَقِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَارَاَیْنَاکَ تَرَکْتَ الصَّلٰوۃَ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلَ ھٰذَا قَالَ اِنَّہٗ کَانَ یُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَہُ اللّٰہُ .....اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۞ (ترمذی شریف ص۲۱۲ ج۲)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ میں تشریف لے گئے.....صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا جنازہ آپ پڑھائیں.....جنازہ تو حضور ﷺ نے پڑھانا ہی تھا.....جب جنازے کے پاس حضور ﷺ پہنچے.....اور جنازہ کی نیت فرمانے لگے.....تو اچانک آپ نے پوچھ لیا کہ یہ کس کا جنازہ ہے.....لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں آدمی کا جنازہ ہے.....حضور ﷺ مصلے سے واپس ہٹ گئے.....صحابہ ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جنازہ کیوں نہیں پڑھاتے.....فرمایا.....اِنَّہٗ کَانَ یُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَہُ اللّٰہُ .....اس شخص کے دل میں عثمان ﷺ کا بغض تھا.....لہذا یہ اللہ کا مبغوض ہے.....

میرے دوستو.....جس کے دل میں عثمان ﷺ کا بغض ہے.....پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھاؤں گا.....یعنی عثمان ﷺ کی محبت سے خدا اس قدر خوش ہے.....اور اس نے اپنی رضامندی کا اعلان کردیا ہے.....نبی ﷺ اتنے خوش ہیں کہ انہوں نے بھی اپنی رضامندی کا اعلان کردیا.....اور جس کے دل میں بغض ہے عثمان غنی ﷺ کا.....پیغمبر اس

Scanned with CamScanner

سے اتنے ناراض ہیں کہ رحمۃ اللعالمین ہونے کے باوجود.....اس باغی کا جنازہ نہیں پڑھایا.....

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور نسبت قرآن:۔

میرے بھائیو.....ایک اور بات آپ کو بتاؤں آپ نے سنا ہوگا کہ رافضی حافظ قرآن نہیں ہوتا.....اور یہ حقیقت ہے کہ کوئی حافظ قرآن رافضی نہیں ہوتا.....کیونکہ علماء کہتے ہیں کہ قرآن پاک کو لکھا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تھا.....

عثمان غنی رضی اللہ عنہ	.....	کاتب قرآن ہیں
عثمان غنی رضی اللہ عنہ	.....	حافظ قرآن ہیں
عثمان غنی رضی اللہ عنہ	.....	جامع قرآن ہیں
عثمان غنی رضی اللہ عنہ	.....	عالم قرآن ہیں
عثمان غنی رضی اللہ عنہ	.....	عامل قرآن ہیں
عثمان غنی رضی اللہ عنہ	.....	ناشر قرآن ہیں
عثمان غنی رضی اللہ عنہ	.....	خادم قرآن ہیں
عثمان غنی رضی اللہ عنہ	.....	حامل قرآن ہیں
عثمان غنی رضی اللہ عنہ	.....	محافظ قرآن ہیں
عثمان غنی رضی اللہ عنہ	.....	قاری قرآن ہیں

حتیٰ کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید قرآن ہیں.....کیونکہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہونے لگے تو انکے خون کا پہلا قطرہ قرآن پر گرا.....اور یہ عادت مبارکہ تھی کہ دن رات میں مکمل قرآن تلاوت کیا کرتے تھے.....سات سال تک کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں عثمان رضی اللہ عنہ نے اللہ کا قرآن ختم نہ کیا ہو.....جس دل میں عثمان رضی اللہ عنہ نہیں آسکتا اس دل میں قرآن بھی نہیں آسکتا.....

Scanned with CamScanner

اب آپ دیکھیں.....عثمان غنی ﷺ کاتب قرآن بھی ہوا.....
عثمان غنی ﷺ عالم قرآن بھی ہوا.....اور جب دونوں باتیں مکمل ہوگئیں.....
تو پھر عثمان غنی ﷺ شہید قرآن بھی ہوا.....تو جب عثمان غنی ﷺ قرآن پر شہید
ہوگیا تو اللہ نے اس قرآن کی محبت کی وجہ سے.....ہمیشہ کیلئے ضابطہ بنادیا کہ جس
دل میں عثمان ﷺ نہ ہوگا.....اس دل میں قرآن کبھی نہیں ہوسکتا.....اور جس
دل میں عثمان ﷺ ہوگا اسی دل میں قرآن بھی ہوگا.....چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ
جن لوگوں کے دل میں عثمان ﷺ کا بغض ہے.....وہ لوگ قرآن کے حافظ نہیں
ہوسکتے.....کوئی قرآن کا حافظ رافضی نہیں ہوگا.....کیونکہ عثمان غنی ﷺ کا
بغض ان کے دل میں ہے.....

پہلا انعام اور نسبتِ قرآن:۔

میرے بھائیو.....بیعت رضوان میں شریک ہونے والے ساڑھے
چودہ سو صحابہ کرام ﷺ کو اللہ نے پانچ انعام دیئے ہیں.....
یہ سیدنا عثمان غنی ﷺ سے محبت کی وجہ سے ملے ہیں.....اللہ نے
فرمایا.....لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ
مَافِیْ قُلُوْبِھِمْ.....میں ان سے راضی ہوگیا ہوں.....یعنی میں نے ان پر
جنت واجب کردی ہے.....جنہوں نے عثمان غنی ﷺ کا بدلہ لینے کیلئے.....
نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے.....عثمان غنی ﷺ کی وجہ سے ساڑھے چودہ سو
صحابہ کو جنت کا ٹکٹ مل گیا.....

دوسرا انعام اور نسبتِ قرآن:۔

آگے اللہ نے فرمایا.....فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ.....انکے

Scanned with CamScanner

اب آپ دیکھیں.....عثمان غنی ؓ کاتب قرآن بھی ہوا.....

عثمان غنی ؓ عالم قرآن بھی ہوا.....اور جب دونوں باتیں مکمل ہوگئیں.....

تو پھر عثمان غنی ؓ شہید قرآن بھی ہوا.....تو جب عثمان غنی ؓ قرآن پر شہید ہوگیا تو اللہ نے اس قرآن کی محبت کی وجہ سے.....ہمیشہ کیلئے ضابطہ بنادیا کہ جس دل میں عثمان ؓ نہ ہوگا.....اس دل میں قرآن کبھی نہیں ہوسکتا.....اور جس دل میں عثمان ؓ ہوگا اسی دل میں قرآن بھی ہوگا.....چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ جن لوگوں کے دل میں عثمان ؓ کا بغض ہے.....وہ لوگ قرآن کے حافظ نہیں ہوسکتے.....کوئی قرآن کا حافظ رافضی نہیں ہوگا.....کیونکہ عثمان غنی ؓ کا بغض ان کے دل میں ہے.....

پہلا انعام اور نسبتِ قرآن:۔

میرے بھائیو.....بیعت رضوان میں شریک ہونے والے ساڑھے چودہ سو صحابہ کرام ؓ کو اللہ نے پانچ انعام دیئے ہیں.....

یہ سیدنا عثمان غنی ؓ سے محبت کی وجہ سے ملے ہیں.....اللہ نے فرمایا.....لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْیُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَافِیْ قُلُوْبِھِمْ.....میں ان سے راضی ہوگیا ہوں.....یعنی میں نے ان پر جنت واجب کردی ہے.....جنہوں نے عثمان غنی ؓ کا بدلہ لینے کیلئے.....نبی ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے.....عثمان غنی ؓ کی وجہ سے ساڑھے چودہ سو صحابہ کو جنت کا ٹکٹ مل گیا.....

دوسرا انعام اور نسبتِ قرآن:۔

آگے اللہ نے فرمایا.....فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ.....انکے

Scanned with CamScanner

دلوں میں خوف تھا کہ مشرکین مکہ نے ہمیں عمرہ اور طواف نہیں کرنے دیا..... کہیں ہم پر حملہ نہ کر دیں..... انکے دلوں میں خوف تھا..... اللہ فرماتے ہیں اس بیعت کی وجہ سے میں نے ان کے دلوں سے خوف اتار کر..... ان کے دلوں میں سکون نازل کر دیا ہے.....

تیسرا انعام اور نسبتِ قرآن:۔

اور آگے اللہ نے فرمایا..... وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۞ وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ..... اس بیعت کے بعد اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کی خوشخبری دے دی..... آج بے شک تم مکہ میں داخل نہیں ہو رہے ..... لیکن اس بیعت کی وجہ سے وہ وقت بہت جلد آئے گا کہ مکہ فتح ہوگا..... اور خانہ کعبہ پر اسلام کا پرچم لہرائے گا.....

میرے بھائیو..... داماد رسول سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے رضامندی بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ملی..... اور سفیر رسول سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے سکون بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ملا..... اور امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ..... فتح مکہ کی خوشخبری بھی اللہ نے عطا فرمائی.....

چوتھا انعام اور نسبتِ قرآن:۔

اور آگے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا..... وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ..... اے صحابیو!..... آج تم بہت تنگ دست ہو..... بڑے غریب ہو..... لیکن عنقریب اللہ تعالیٰ فتوحات کے دروازے کھول کر مال غنیمت کے دروازے کھول دے گا..... اتنا مال غنیمت آئے گا کہ تم نے کبھی دیکھا بھی نہیں ہوگا.....

Scanned with CamScanner

پانچواں انعام اور نسبتِ قرآن:۔

میرے دوستو.....میں سمجھتا ہوں یہ بہت بڑا انعام ہے.....اور وہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے.....وَّاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۞.....علماء کہتے ہیں اس سے مراد بہت بڑی فتح ہے .....یعنی اللہ نے فرمایا اے میرے پیغمبر ﷺ کے صحابیو!.....آج تم اس قوت میں نہیں ہو کہ قیصر و کسریٰ کو اُلٹ سکو.....لیکن اس بیعتِ رضوان کی وجہ سے میں خدا عرش سے یہ اعلان کرتا ہوں.....وَّاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ط.....آج تم قیصر و کسریٰ کو فتح نہیں کر سکتے.....لیکن بہت جلد قیصر بھی تمہارے قدموں میں ہوگا.....اور کسریٰ بھی تمہارے قدموں میں ہوگا.....اور ایران اور روم کے بازاروں میں اسلام کا پرچم لہرا دیا جائے گا.....اور پوری دنیا میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا غلبہ ہوگا.....اور یہ غلبہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قدموں کے صدقے میں ہوگا.....

میرے دوستو.....مسلمانوں کی اس سے بڑی عظمت کیا ہو سکتی ہے .....یعنی جس پیغمبر ﷺ کا صحابی اللہ کا اتنا پسندیدہ بندہ ہے کہ اسکی وجہ سے..... اللہ تمام صحابہ کرام کو پانچ انعامات سے نواز دیں.....وہ انعام جو کسی اور کی وجہ سے نہیں ملے.....وہ صرف سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ملے ہیں.....ان انعامات کا سبب سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بن جائے.....کیا عظمت والی بات ہے.....

حُبِ عثمان رضی اللہ عنہ جزو ایمان ہے:۔

میرے دوستو.....ایک لاکھ چوالیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم.....

ان کا مقام ..... ایک طرف

ان کی جانثاری ..... ایک طرف

ان کی عبادت ..... ایک طرف

ان کی ریاضت ..... ایک طرف

ان کی محبت ..... ایک طرف

ان کی عظمت ..... ایک طرف

ان کی بلندیاں ..... ایک طرف

ان کی بزرگیاں ..... ایک طرف

ان کا جذبہ ..... ایک طرف

ان کا مرتبہ ..... ایک طرف

ان کا جہاد کرنا ..... ایک طرف

ان کا تقویٰ ..... ایک طرف

ان کا فتویٰ ..... ایک طرف

ان کا عاشق رسولؐ ہونا ..... ایک طرف

میرے بھائیو..... مجھے یہ بتاؤ کہ کس صحابی کی جان اتنی قیمتی تھی کہ

..... جس کیلئے .....

قیصر بھی ..... تمہارے قدموں میں

کسریٰ بھی ..... تمہارے قدموں میں

مکہ کی فتح بھی ..... تمہارے قدموں میں

غنیمت کا مال بھی ..... تمہارے قدموں میں

رضامندی کا اعلان بھی ..... تمہارے قدموں میں

میرے دوستو..... یہ سب کچھ حضور ﷺ کے داماد..... مظلوم مدینہ

Scanned with CamScanner

.....شہید قرآن.....سفیر رسول سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے پوری امت کو نعمت عطا فرمائی گئی.....ان آیات سے معلوم ہوا کہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی محبت جزو ایمان ہے.....اہل سنت کے ایمان کا حصہ ہے.....

مسلمانوں تم مجھے بتاؤ.....کیا قرآن کی اس آیت کی روشنی میں.....

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے محبت واجب ہے یا نہیں.....جبکہ آج کے رافضی نے اس عثمان رضی اللہ عنہ کو بدقماش لکھا ہے.....کیا کسی بدقماش آدمی کی تعریف میں اللہ کے قرآن کی آیتیں اتر سکتی ہیں.....کیا کسی بدقماش آدمی کو پیغمبر ﷺ کی بیٹیوں کا رشتہ مل سکتا ہے.....

میرے دوستو.....جس کو تم اپنی بیٹی کا رشتہ دیتے ہو تو اسے تو انتہائی شریف کہتے ہو.....ہمارا داماد بڑا شریف ہے یہ کہتے ہو یا نہیں کہتے..... لیکن جس شخص کو پیغمبر ﷺ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیاں نکاح میں دے دیں .....وہ بدقماش کیسے ٹھہرا.....

میرے دوستو.....ہم مٹ سکتے ہیں.....خون میں اپنے قائدین رح نہا سکتے ہیں.....حق نواز کی طرح بچوں کو یتیم کرا سکتے ہیں..... ایثار القاسمی کی طرح اپنی جوانیاں لٹا سکتے ہیں.....لیکن منکرین اصحاب رسول واہل بیت کو معاف نہیں کر سکتے.....بلکہ جب تک ہماری جماعت کا ایک فرد بھی باقی رہے گا.....اس دھرتی پر یہ نعرہ گونجتا رہے گا.....حب صحابہ رحمۃ اللہ علیہ .....بغض صحابہ لعنت اللہ.....دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں صحابہ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے.....

.....آمین ثم آمین.....

وَمَاعَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

Scanned with CamScanner

﴿جہاد اور مجاہدین کے کارنامے﴾

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ۞ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۞ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۞ وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ط وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۞ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ ق وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ۞ .....(پ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۳ تا ۱۵۷)

۞ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ..... اَلْجِھَادُ مَاضٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ..... جہاد قیامت تک جاری رہے گا.....

۞ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ..... اَفْضَلُ الْجِھَادِ کَلِمَۃُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ..... بہترین جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہے.....

۞ اَوْ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ..... اخرجہ البغوی فی شرح السنۃ بھذا اللفظ .....(ص ۲۵ ج ۱۰)

Scanned with CamScanner

✿ واخرجه ابوداؤد فی کتاب الملاحم وابن ماجة فی کتاب الفتن بلفظ افضل الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر.....

✿ واخرجه الترمذی فی ابواب الفتن بلفظ ان اعظم الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر.....

✿ واخرجه النسائی فی کتاب البیعة .....(مواختلاف یسیر)

✿ اخرجه البغوی فی شرح السنة بهذا اللفظ .....(ص۲۵ج۱۰)

عن زید بن خالد رضی اللّٰه عنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَذَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَذَا.....(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجہاد ص۳۲۹)

صَدَقَ اللّٰهُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ ✿ وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَالشَّاكِرِيْنَ ✿ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ✿

اشعار:۔

تیرے راستے میں اگر یارب میرا بھی سر ہوجائے
پھر بھی میری زباں پہ تیرا ہی نام آئے
بقائے دین کی خاطر میری جان بھی حاضر ہے
لیکن پرچم اسلام کبھی نہ جھکنے پائے
میں چلا شہید ہونے جہاں کوئی غم نہیں ہے
جس کو ہو شوقِ شہادت وہ میرے ساتھ آئے
میں جنت کو پانے چلا ہوں اگرچہ راستہ ہے مشکل
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مقتل سے لو لگائے

Scanned with CamScanner

تمہید:۔

واجب الاحترام

بزرگو اور دوستو

آج کا یہ پروگرام جہاد افغانستان کے مجاہدین کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے منعقد کیا گیا ہے.....

جیسے آج پوری دنیا کا مسلمان اس اعتبار سے سر بلند ہو چکا ہے..... روس جیسا آدم خور افغانستان کے پہاڑوں سے کوچ کر چکا ہے..... نو سال کے اندر پندرہ لاکھ افغانستان کے مجاہدین نے جامِ شہادت نوش کیا..... پندرہ لاکھ انسان اس جرم میں ذبح کر دیئے کہ انہوں نے دنیا کی کمیونسٹ طاقت کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا..... اور کفر کے سامنے جھکنے سے انکار کیا..... صرف اس بات کیلئے کوئی اور مقصد نہیں تھا..... پندرہ لاکھ انسانوں کا شہید ہونا کوئی بات نہیں ہے ..... اسلام کی ساری تاریخ شہیدوں کے خون سے بھری پڑی ہے..... اسلام شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے.....

جہاد کا لغوی معنی:۔

میرے بھائیو..... پہلے ابتدائی کلمات میں میرا دل چاہتا ہے کہ میں جہاد کا لغوی معنی اور اسکا مطلب عرض کروں..... جہاد کا معنی ہے..... خوب محنت کرنا..... مشقت کرنا.....

اور لغت عربی میں اس طرح معنی بیان کیا گیا ہے..... بَذْلُ اَقْصٰی مَایَسْتَطِیْعُہٗ الْاِنْسَانُ مِنْ طَاقَتِہٖ لِنَیْلِ مَرْغُوْبٍ اَوْ لِدَفْعِ مَکْرُوْہٍ..... یعنی انسان کا اپنی کسی مرغوب چیز کو حاصل کرنے یا ناپسندیدہ چیز سے بچنے کے لئے انتہائی درجے کی کوشش کرنا.....

Scanned with CamScanner

جہاد کا اصطلاحی معنی:۔

مشہور محدث علامہ ابوبکر مسعود ابن احمد کاسانی رحمہ اللہ.....اپنی مایہ ناز تصنیف بدائع الصنائع میں جہاد کی اصطلاحی تعریف یوں فرماتے ہیں.....

اَلْجِهَادُ بَذْلُ الْوُسْعِ بِالْقِتَالِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالنَّفْسِ وَالْمَالِ وَاللِّسَانِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ .....یعنی اللہ رب العزت کے راستے میں قتال کیلئے اپنی جان، مال زبان اور دوسری چیزوں سے بھرپور کوشش کرنے کو جہاد کہتے ہیں.....

میرے دوستو.....ایک وقت وہ تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے دنیا کی دو بڑی طاقتوں کا مقابلہ کیا تھا.....یعنی ایران اور روم کا مقابلہ کیا تھا.....ان دو بڑی طاقتوں کو رسول اللہ ﷺ نے چیلنج کیا تھا.....اور اسکے مقابلے میں ایک محمدی بلاک کو سرخرو کیا تھا.....اور آپ نے دیکھا کہ اسلام کی پچاس سالہ ابتدائی تاریخ میں.....دنیا کی دو سپر طاقتیں صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئیں.....اور ان دو سپر طاقتوں کے.....

غرور کو

تکبر کو

استکبار کو

انانیت کو

حشمت کو

عزت و وقار کو

شان و شوکت کو

سروت و فطنت کو

دولت و جاہت کو

Scanned with CamScanner

ان بوریا نشین انسانوں نے اپنے پاؤں تلے روند کر..... پوری دنیا کو بتا دیا کہ اسلام ہی دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے.....

ابن تیمیہؒ میدان کارزار میں:۔

میرے بھائیو..... چودہ سو سال کی تاریخ میں بڑے بڑے واقعات پیش آئے..... اور ان واقعات میں ایک واقعہ تو امام ابن تیمیہؒ کا ہے..... جنہوں نے تاتاری فوجوں کا مقابلہ کرنے کیلئے خود تلوار اٹھائی تھی.....

وہ امام ابن تیمیہؒ..... جس کی وفات کے بعد تقریباً چھ سو قلمی کتابیں لکھی ہوئی نکلیں.....

وہ امام ابن تیمیہؒ..... جسکے مقام علم کے بارے میں..... محدث وقت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں ابن تیمیہؒ کے علم کو دیکھتا ہوں ..... تو میرے سر سے پگڑی زمین پر گرتی ہے.....

وہ امام ابن تیمیہؒ..... جس کے شاگردوں میں سے..... حافظ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ جیسا دنیا کا سب سے بڑا سیرت نگار پیدا ہوا.....

وہ امام ابن تیمیہؒ جس کے اہل علم تلامذہ میں سے ایک شاگرد نے..... زادالمعاد جیسی سیرت طیبہ پر ضخیم کتاب سب سے پہلے لکھی تھی.....

وہ امام ابن تیمیہؒ..... جسکے قابل رشک شاگردوں میں حافظ عماد الدین ابن کثیر جیسا مفسر قرآن پیدا ہوا..... جو تفسیر ابن کثیر کا مصنف ہے.....

وہ امام ابن تیمیہؒ..... جو درس حدیث دیتا تھا تو دس ہزار طلباء اسکے حلقۂ درس میں بیٹھ کر..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک لکھا کرتے تھے ..... لیکن جب اس امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو پتہ چلا کہ تاتاری فوجیں..... اسلام کے قلعہ کو گرانے کیلئے آرہی ہیں..... تو.....

Scanned with CamScanner

ابن تیمیہؒ نے ..... قلم چھوڑ دیا

ابن تیمیہؒ نے ..... مصلیٰ چھوڑ دیا

ابن تیمیہؒ نے ..... مسند چھوڑ دی

ابن تیمیہؒ نے ..... مسجد چھوڑ دی

ابن تیمیہؒ نے ..... تدریس چھوڑ دی

ابن تیمیہؒ نے ..... تصنیف چھوڑ دی

ابن تیمیہؒ نے ..... درس حدیث چھوڑ دیا

ابن تیمیہؒ نے ..... ورق گردانی چھوڑ دی

خود تلوار اٹھائی

خود نبرد آزما ہوا

خود شمشیر آزما ہوا

خود میدان میں آیا

خود تلوار اٹھا کر لڑتا رہا

بالآخر امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ گرفتار ہو گیا.....اور تین سال تک دمشق کی جیل میں قید رہا.....اور اس کا جنازہ بھی اسی جیل سے اٹھا.....اور تین لاکھ انسانوں نے اس کی نماز جنازہ میں شرکت کی.....

میرے دوستو.....اسلام کی ساری تاریخ انہی چیزوں سے بھری پڑی ہے .....آپ بتائیں کہ حضور ﷺ کے دور میں سب سے پہلے شہید کون ہوا.....میں چاہتا ہوں کہ اسلام کی ساری شہادت کی تاریخ.....اس جہاد کے عنوان پر آپ کے سامنے رکھی جائے.....کیونکہ مجھے موضوع دیا گیا ہے کہ میں شہید کے بارے میں .....اور شہداء کی شہادت کے بارے میں.....اور جہاد کے بارے میں اپنی

Scanned with CamScanner

معروضات پیش کروں.....اسی وجہ سے میری خواہش ہے کہ اس تھوڑے سے وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر افغانستان کے مجاہدین تک..... ساری نہ سہی سال کی تاریخ آپ حضرات کے سامنے رکھوں.....لیکن آپ کو اس تاریخ میں کہیں جگہ یہ بھی ملے گا.....کہ.....

سر علیحدہ ہے
دھڑ علیحدہ ہے
ہاتھ علیحدہ ہیں
پاؤں علیحدہ ہیں
معصوم بچے یتیم ہیں
بیویاں بیوہ ہیں
آنکھیں علیحدہ ہیں

حتیٰ کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں..... اور کہنے والے نے انہی لوگوں کے بارے میں کہا ہے.....کہ.....

رہے گا کوئی تیغ ستم کے یادگاروں میں
میری نعش کے ٹکڑے دفن کرنا سو مزاروں میں

میرے بھائیو.....پھر ایسا بھی وقت آیا کہ مجاہدین اسلام..... ٹکڑے ٹکڑے ہوئے پڑے ہیں.....اور اپنی جانوں کو قربان کر چکے ہیں..... اور پھر قربانی کی مثال قائم کر دی ہے.....

کہیں سر نہیں ملا
کہیں دھڑ نہیں ملا
کہیں ہاتھ نہیں ملے



Scanned with CamScanner

کہیں آنکھیں نہیں ملیں

ان عظیم المرتبت لوگوں کے ساتھ..... یہ سب کچھ ہوا مگر ان کے جذبہ ایمان میں..... ذرا برابر بھی فرق نہیں آیا..... ایسا وقت بھی ان لوگوں پر آیا..... لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ.....

حضور ﷺ کی زندگی میں ..... سب سے پہلا شہید کون ہے

حضور ﷺ کی زندگی میں ..... سب سے آخری شہید کون ہے

حضور ﷺ کی زندگی میں ..... کل کتنے انسان شہید ہوئے

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں ..... کل کتنے انسان شہید ہوئے

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں ..... کل کتنے انسان شہید ہوئے؟

عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ..... کل کتنے انسان شہید ہوئے؟

عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں ..... کل کتنے انسان شہید ہوئے؟

علی رضی اللہ عنہ کے دور میں ..... کل کتنے انسان شہید ہوئے؟

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ..... کل کتنے انسان شہید ہوئے؟

اسلام کی پچاس سالہ ابتدائی تاریخ میں..... کتنے انسان جام شہادت نوش کر چکے ہیں..... اور کتنے انسان نذرانہ شہادت پیش کرتے جا رہے ہیں؟.....

کتنے انسانوں نے ..... چین کے دروازے پر جام شہادت نوش کیا؟

کتنے انسانوں نے ..... قسطنطنیہ کے قلعہ میں اپنی قبریں بنوائیں؟

کتنے انسانوں نے ..... امریکہ کے جزیروں میں اپنی قبریں بنوائیں؟

کتنے انسانوں نے ..... پشاور کے در و دیوار پر آ کر دستک دی؟

ساحل مکران پر ..... کون پہنچا؟

تاشقند و بخارہ میں ..... کون پہنچا؟

Scanned with CamScanner

روس کی ستاون سلطنتوں میں ..... اسلام کس نے پہنچایا؟

لہذا میں چاہتا ہوں کہ آج ان سارے انسانوں کی .....قربانیوں اور شہادت کی داستان کو.....آپ حضرات کے سامنے پیش کروں.....

پیغمبر ﷺ کا سوتیلا بیٹا شہید:۔

میرے دوستو.....حضور ﷺ کی تیرہ سالہ مکی زندگی ہے.....اس تیرہ سالہ مکی زندگی میں.....آپ کے اس تیرہ سالہ مکی دور میں.....سب سے پہلے جو آدمی شہید ہوا.....اس کا نام زید ابن ابی حالہ رضی اللہ عنہ ہے.....یہ اُم المؤمنین سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا پچھلے خاوند سے صاحبزادہ تھا .....اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سوتیلا بیٹا تھا.....

دورِ صحابہؓ کے معرکے اور شہادتیں:۔

میرے بھائیو.....اور اسکے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے گئے.....تو یہ قربانیوں کا سلسلہ اور ترقی کرتا چلا گیا.....

جنگ بدر میں	.....	چودہ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے
جنگ اُحد میں	.....	ستر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے
جنگ خیبر میں	.....	اُنیس صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے
جنگ حنین میں	.....	تیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے
جنگ خندق میں	.....	سترہ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے
صلح حدیبیہ کے سفر میں	.....	چار صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے
فتح مکہ کے سفر میں	.....	چھ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے
جنگ تبوک میں بیماری کی وجہ سے	.....	تین صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے
اور اسی طرح بیر معونہ کے مقام پر	.....	ستاسٹھ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے

Scanned with CamScanner

میرے دوستو.....جن صحابہ کو عامر بن طفیل کے کارندے مبلغ بنا کر لے گئے تھے.....اور وہاں لیجا کر ان کو شہید کر دیا تھا.....ان کی تعداد ستاسٹھ تھی.....اس موقع پر کل ستر صحابہ کرام تھے.....ان میں سے تین صحابہ بچ گئے تھے.....جو جنگل میں لکڑیاں لینے گئے ہوئے تھے.....

تو حضور ﷺ کے دور نبوت میں.....دوسو (۲۵۶) چھپن صحابہ شہید ہوئے ہیں.....بعض مؤرخین نے دوسو تریسٹھ کی تعداد بھی لکھی ہے.....تو دوسو چھپن صحابہ حضور ﷺ کے دور نبوت میں شہید ہوئے ہیں.....اور یہاں سے اسلام میں شہادت کی تاریخ شروع ہوتی ہے.....

تاریخ اسلام کے پہلے شہید.....حضرت زید ابن حالہ رضی اللہ عنہ کو خانہ کعبہ میں مشرکین مکہ نے شہید کیا تھا.....اسلام کی تاریخ کی پہلی شہید عورت سیدہ سمیہ رضی اللہ عنہا ہیں.....اسلام کی تاریخ میں خلافت راشدہ اور حضور ﷺ کے دور کا سب سے آخری شہید.....سیدنا عامر ابن ربیعہ رضی اللہ عنہ ہے.....

اور اسی طرح ایک لڑکی ہے جس کا نام لبینہ رضی اللہ عنہا ہے.....بعض مؤرخین نے اس کا نام عتیقہ بھی لکھا ہے.....لیکن یہ اسلام کی تاریخ میں دور نبوت میں سب سے آخری شہید عورت ہے.....

سیدنا ابن ربیعہؓ کے آخری پیغام:۔

حضور ﷺ کے دور میں عجیب وغریب واقعات پیش آئے.....آپ کو جنگ اُحد کا وہ واقعہ یاد نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اُحد میں.....ایک صحابی کو حکم دیا کہ تم جاؤ اور جا کر سعد ابن ربیعہ کو تلاش کر کے لاؤ.....وہ صحابی کہتے ہیں کہ میں تلاش کرنے چلا گیا.....حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جہاں تجھے سعد ابن ربیعہ ملے اس کو میرا اسلام کہنا.....اور اسے کہنا کہ رسول اللہ تجھے بلاتے ہیں.....

Scanned with CamScanner

وہ صحابی کہتا ہے کہ میں حضرت سعد کو تلاش کرنے کیلئے جب گیا..... تو
میں نے پہلے دیکھا زندہ صحابہ میں مجھے سعد نہ ملا..... میں نے شہداء میں سعد کو
دیکھا تو سعد نہ ملا..... جب میں زخمیوں میں گیا تو زخمیوں کی ایک تہہ لگی ہوئی تھی
.....اور اس کے نیچے سعدؓ ابن ربیعہ تڑپ رہے تھے..... میں نے اُوپر سے
زخمیوں کو ہٹایا..... تو نیچے سے سعد کو کھینچ کر باہر نکالا..... اور کہا کہ تجھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام دیا ہے.....

وہ صحابی کہتا ہے کہ جب میں نے اسی حالت میں..... اس زخمی سعدؓ
کو رسول اللہ کا سلام دیا..... تو وہ خوشی سے چمک، دمک اٹھا..... اور وہ زخمی
شیر کی طرح اٹھنا چاہتا تھا..... وہ بار بار اوپر اُٹھتا تھا پھر گر جاتا تھا..... پھر اٹھتا
تھا پھر گر جاتا تھا..... جب اس سے اٹھا نہ گیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے
.....اور اس نے کہا کہ میری طرف رسول اللہ نے سلام بھیجا ہے..... مجھے پیغمبر
نے یاد کیا ہے..... میں حضور ﷺ کی زیارت کرنے ضرور آتا..... لیکن اے
نوجوان میں نہیں آسکتا..... میرے پیغمبر کو میرا بھی سلام کہنا..... اور میرے
پیغمبر سے عرض کرنا کہ میرے لئے دعا کریں..... کیونکہ میرا آخری وقت آچکا ہے
.....میں جنت کی خوشبو پا رہا ہوں.....

وہ پیغام پہنچانے والے صحابی کہتے ہیں..... جب میں چلنے لگا تو میری
قمیض کے ایک کنارے کو اس نے پکڑ لیا..... اور کہا کہ اے بھائی ایک پیغام
تو نے میرا بھی حضور علیہ السلام کو دینا ہے..... اور ایک پیغام میری انصاری قوم
کے سارے جوانوں کو جمع کر کے دینا ہے..... اور ان سے کہنا ہے کہ تمہارا سردار تو
اس دنیا سے چلا گیا ہے.....

Scanned with CamScanner

وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا
وہ اپنے بچے یتیم کرا گیا
وہ جام شہادت نوش کر گیا
وہ اپنا منصبی فرض نبھا گیا

لیکن اس کا آخری پیغام یہ تھا کہ تم سارے کے سارے..... کٹ ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا..... حتیٰ کہ..... جانا

تمہارے بچے یتیم ہو جائیں
تمہاری عورتیں بیوہ ہو جائیں
تم سمندروں میں اُتر جاؤ
تم کنوؤں میں چھلانگ لگا جاؤ
تم دہکتے ہوئے انگاروں پہ لوٹ جاؤ

غرض تم اپنا تو سب کچھ لٹا دینا..... لیکن میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ نہ آنے دینا..... یہ اس کا آخری پیغام تھا..... وہ صحابی کہتا ہے کہ میں پیغام لے کر چلا گیا..... اور راستہ میں روتا رہا کہ ایسا انسان جو خود جان دے رہا ہے..... اور اپنی قوم کو کہتا ہے کہ تم بھی میرے پیچھے آؤ..... میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کیلئے آجاؤ..... وہ صحابی کہتا ہے کہ جب میں نے سارا واقعہ آپ کے سامنے بیان کیا..... تو رسول اللہ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے ..... اور پیغمبر ﷺ نے نبوت والے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی..... اے اللہ میں سعدؓ سے راضی ہوں تو بھی سعدؓ سے راضی ہو جا.....

یتیم بچی سے صدیق اکبرؓ کا پیار:۔

اور اس کے بعد وہ صحابی کہتے ہیں کہ جنگ ختم ہو گئی..... تو میں مدینہ کی

Scanned with CamScanner

ایک گلی سے دوسرے دن گزر رہا تھا..... تو میں نے دیکھا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ اپنے مکان کے باہر ایک چبوترے پر لیٹے ہوئے ہیں..... اور ابوبکرؓ کے سینے پر ایک بچی کھیل رہی ہے..... وہ اس کو کبھی چومتے ہیں کبھی سینہ سے لگاتے ہیں..... میں قریب گیا تو میں نے کہا اے ابوبکرؓ..... یہ آپ کی بچی ہے یا آپ کی پوتی ہے..... کیا یہ آپ کے بیٹے عبدالرحمٰن کی بیٹی ہے.....

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا یہ میری بیٹی نہیں ہے..... اور نہ ہی میرے بیٹے کی بیٹی ہے..... صحابی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ پھر یہ کس کی بچی ہے..... آپ بڑا پیار کر رہے ہیں اس بچی سے..... میں ادھر سے گزرا تھا تو بھی یہ بچی آپ کے سینے پر کھیل رہی تھی..... میں واپس آیا تب بھی یہ بچی آپ کے سینے پر کھیل رہی تھی.....

سیدنا ابوبکرؓ نے آہ بھری اور رونے لگ گئے..... اور فرمایا بھائی تمہیں پتہ نہیں یہ کس کی بچی ہے..... فرمایا یہ سعد ابن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی یتیم بچی ہے..... میں اسے اسلئے چومتا ہوں کہ اسکے باپ پر جب آخری وقت آیا تھا..... تو اس نے یہ پیغام تو دیا تھا کہ میرے نبیؐ پر آنچ نہ آنے دینا..... لیکن اس نے کسی کو یہ نہیں کہا کہ میری بچی کا خیال رکھنا..... اس نے بچی کا خیال چھوڑ دیا..... مگر پیغمبر کا خیال نہیں چھوڑا..... کتنی عظیم یہ شہادت ہے..... کتنی سچی یہ اسلام کی داستان ہے..... اسلام کی تاریخ یہاں سے شروع ہوتی ہے.....

سیدہ عمارہؓ کا حضور ﷺ سے پیار:۔

میرے بھائیو..... پھر وہ واقعہ جو تاریخ کی کتابوں میں بڑا مشہور ہے کہ ایک عورت کا لڑکا بھی میدان جہاد میں تھا..... اس کا باپ بھی میدان جہاد میں تھا..... اس کا بھائی بھی میدان جہاد میں تھا..... اس کا شوہر بھی میدان

Scanned with CamScanner

جہاد میں تھا..... ستر سال کے قریب اس عورت کی عمر تھی..... اور وہ بڑی بوڑھی عورت تھی..... اس کا بوڑھا باپ میدان جنگ میں تھا..... سارے رشتہ دار میدان جنگ میں تھے..... اسکو پتہ چلا کہ حضور ﷺ میدان جنگ میں شہید ہو چکے ہیں..... جنگ اُحد میں یہ غلط خبر اُڑا دی گئی تھی کہ پیغمبر شہید ہو گئے ہیں.....

تو وہ بوڑھی عورت لاٹھی ٹیکتی ہوئی مدینہ سے باہر نکلتی ہے..... تو کسی نے کہا اماں تیرا نام عمارہ تو نہیں ہے..... اس نے کہا ہاں بیٹا میرا نام عمارہ ہے..... وہ آدمی کہنے لگا اماں تیرا بیٹا شہید ہو گیا ہے..... تھوڑی اور آگے گئی تو کسی نے کہا..... اماں تیرا خاوند بھی شہید ہو گیا ہے..... اور آگے گئی تو ایک نے کہا تیرا باپ بھی شہید ہو گیا ہے..... اس سے تھوڑا آگے گئی تو کسی نے کہا..... اماں تیرا بھائی بھی شہید ہو گیا ہے..... سیدہ عمارہ رضی اللہ عنہا کو سب کی شہادت کی خبر باری باری ملتی ہے..... لیکن وہ ان سب کی خبر سننے کے باوجود غمگین نہیں ہوتی..... صرف یہی لب پہ سوال ہے کہ حضور ﷺ کیسے ہیں.....

شفاعت میں خود کروں گا:۔

میرے دوستو..... ان کے دلوں میں کتنا ایمان تھا..... ان کے دلوں میں کتنا جذبہ تھا..... وہ واقعات آپ نے سنے ہوں گے کہ پاس کچھ نہیں ہے..... لیکن جنگ میں جا رہا ہے..... مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ کو دیکھو..... وہ مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ جو تین جوڑے دن میں بدلتا تھا.....

لیکن آج اُحد کے پہاڑوں میں اسکی لاش اس طرح پڑی ہوئی ہے..... اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کو کفن پہناتے ہیں..... مصعب ابن عمیر رضی اللہ عنہ کے سر پر کپڑا ڈالتے ہیں..... تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں..... پاؤں پر کپڑا ڈالتے ہیں..... تو سر ننگا ہو جاتا ہے.....

Scanned with CamScanner

اسی کشمکش میں رسول اللہ تشریف لائے ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کر رہے ہو ..... صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کفن کیلئے کپڑا پورا نہیں آرہا ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے اور فرمانے لگے ..... اے اللہ ..... دیکھ تیرے نام پر یہ شہزادہ شہید ہو گیا ہے ..... جب یہ گھر سے آتا تھا تو خوشبو لگی ہوئی ہوتی تھی ..... کپڑے دن میں تین تین جوڑے بدلتا تھا ..... آج اس کی ایسی بے کسی کی حالت ہے کہ جسم پر آخری بار کفن کا کپڑا بھی پورا نہیں آرہا ..... سر پر کپڑا ڈالتے ہیں تو پاؤں ننگے ہو جاتے ہیں ..... پاؤں پر ڈالتے ہیں تو سر ننگا ہو جاتا ہے ..... آپ نے فرمایا اسکے سر پر کپڑا ڈال دو ..... قیامت کے دن اسکی شفاعت میں خود کروں گا ..... یہ شہادت کا وہ رتبہ ہے ..... جس کا سبق تاجدار رسالت ﷺ نے اسلام کے ان عظیم المرتبت فرزندوں کو عطا کیا تھا .....

دونوں دعائیں قبول ہو گئیں:۔

میرے دوستو ..... حضور کے دور میں ایک اور حیرت انگیز واقعہ پیش آیا ہے ..... جس میں حضور ﷺ نے بڑے بڑے جرنیلوں کو بھیجا تھا ..... بالآخر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں پرچم اسلام آیا ..... اور پھر فتح کا پروانہ نظر آنے لگا ..... وہ ایک عجیب واقعہ ہے ..... اس میں ایک صحابی عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ موجود ہیں ..... اور انہی کے ساتھ دو دوسرے صحابی بھی موجود ہیں ..... ایک مہاجر صحابی ہیں ..... اور ایک انصاری صحابی ہیں .....

یہ جنگ موتہ کا واقعہ ہے ..... یہ دونوں صحابی اس جنگ میں موجود ہیں ..... ایک صحابی کہتا ہے کہ ہم مل کر دعا کریں ..... دوسرا کہتا ہے ضرور دعا کریں ..... مہاجر نے کہا پہلے تم دعا کرو ..... انصاری صحابی دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہے ..... دونوں پہاڑ کے دامن میں کھڑے ہیں

Scanned with CamScanner

انصاری کہتا ہے اے اللہ..... کل جب جنگ شروع ہو تو میری تلوار سے نبی ﷺ کے بڑے بڑے دشمن قتل ہوں..... دوسرا آمین کہتا ہے..... انصاری کہتا ہے میں سرخرو ہو جاؤں اور میں فاتح بنوں..... دوسرا آمین کہتا ہے..... اسکے بعد مہاجر کی باری آتی ہے..... وہ دعا کرتا ہے..... اے اللہ میری تلوار سے نبی ﷺ کے بڑے بڑے دشمن ہلاک ہو جائیں..... تو اسکے بعد نبی کا بہت بڑا دشمن مجھ پر حملہ کر دے..... اور پھر مجھے قتل کر کے میرے سینے پہ بیٹھ جائے..... پھر.....

میری آنکھوں کو نکال دے

میرے ہاتھوں کے ٹکڑے کر دے

میرے سارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے

اور پھر انہیں پہاڑوں پر بکھیر دے..... جب قیامت کے دن میرے یہی ٹکڑے تیرے دروازے پر پیش ہوں..... اور تو پوچھے کہ اے نوجوان تو کیا لایا ہے؟ ..... تو میں کہوں اے اللہ میں تیرے دربار میں یہی ٹکڑے لایا ہوں..... پھر اللہ پوچھے بتا تو کیا چاہتا ہے؟..... تو میں پھر یہی کہوں کہ اللہ مجھے دنیا میں دوبارہ بھیج دے..... میں اسی طرح دوبارہ قتل کر دیا جاؤں..... پھر دنیا میں جاؤں ..... پھر قتل کر دیا جاؤں..... ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰ..... ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰ..... ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیٰ..... میں اسی منظر کی تصویر بنا رہا ہوں..... بحر حال دعا ختم ہو گئی..... دوسرا صحابی آمین کہتا ہے.....

اور پھر دوسرے دن جنگ شروع ہو جاتی ہے..... وہ صحابی جو دعا کرتا ہے کہ اے اللہ میری تلوار سے بڑے بڑے دشمن قتل ہوں..... اس نے کفار کے بڑے بڑے جرنیلوں کو مارا..... لیکن جب وہ جنگ ختم ہوئی تو وہ واپس

Scanned with CamScanner

لوٹنے لگا..... تو جہاں اس نے دعا کی تھی..... اسی جگہ اس مہاجر صحابی کی نعش کے ٹکڑے بکھرے ہوئے پڑے تھے.....

ایک طرف اس کی آنکھیں ہیں
ایک طرف اس کا سر ہے
ایک طرف اس کے ہاتھ ہیں
ایک طرف اس کے پاؤں ہیں

جگر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں..... ہاتھوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں..... دیکھ کر اس سے رہا نہ گیا..... اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں یتیم ہو گئیں..... اسکے تو بچے یتیم ہو گئے..... یہ کہہ کر وہ انصاری صحابی رونے لگا..... اور ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے اے اللہ کاش میں بھی یہی دعا کرتا..... اور میرے جسم کے ٹکڑے انہی پہاڑوں پر ہوتے..... یہ شہادت کا وہ جذبہ ہے..... جو رسول اللہ ﷺ کی مقدس تعلیم سے چلا آرہا ہے.....

شہادت اور تعلیم نبوت کا اثر:۔

میرے دوستو..... امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت ہے..... سیدنا صدیق اکبر کے دور میں بڑی بڑی اُنیس جنگیں ہوئیں..... انہی جنگوں میں سب سے پہلی جنگ..... جنگ ذوالقریہ ہے..... اس جنگ ذوالقریہ میں چودہ صحابہ شہید ہوئے..... توجہ کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی جنگ، جنگِ بدر ہے..... اس میں بھی چودہ صحابہ شہید ہوئے..... اور حضرت ابوبکرؓ کی پہلی جنگ ذوالقریہ میں بھی چودہ صحابہ شہید ہوئے.....

اور دوسری جنگ جنگِ یمامہ ہے..... جس میں ستر صحابہ زخمی ہوئے..... اور دس سو گیارہ صحابہ شہید ہوئے..... یہ جنگِ یمامہ وہ تھی جو مسیلمہ کذاب

Scanned with CamScanner

کے مقابلے میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے لڑی تھی..... اور آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ پہلے دو لشکر مسیلمہ کذاب سے شکست کھا کر واپس آ گئے تھے..... اور ان میں سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ (بن ابوجہل) اور ایک اور صحابی بھی تھے..... یہ دو جرنیل تھے.....

اور ان کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید کو..... حضرت ابوبکرؓ نے ملک شام سے بلایا تھا..... اور جب انکے ہاتھوں میں لشکر کی کمان آئی..... تو خالدؓ بن ولید کے ہاتھوں پر مسیلمہ کذاب کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے..... اور اس جنگ یمامہ میں وہ سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ بھی تھا..... جس نے مسیلمہ کذاب کے ٹکڑے ٹکڑے کئے..... اور حضرت خالدؓ بن ولید کو فتح نصیب ہوئی.....

اور اسی طرح داماد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ..... یعنی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ستائیس جنگیں لڑی گئیں..... ان ستائیس جنگوں میں چھتیس سو علاقے مسلمانوں کے قبضے میں آئے..... ان جنگوں میں تیرہ ہزار انسان پہلے چھ سالوں میں شہید ہوئے.....

اور اسی طرح داماد رسول مظلوم مدینہ..... یعنی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں..... فتوحات بڑی دور دور تک پھیلیں..... مثلاً ..... طرابلس..... بخارا..... افریقہ..... قسطنطنیہ..... یہ سارے علاقے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں فتح ہوئے تھے.....

خلفائے راشدینؓ کا دورِ حکومت:۔

میرے بھائیو..... اور اب آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ.....

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت..... دو سال تین مہینے دس دن تک قائم رہا تھا..... اور اس دو سال تین مہینے دس دن میں..... انہوں نے گیارہ لاکھ مربع میل زمین پر اسلامی حکومت قائم کی..... جبکہ آپ کا یہ پاکستان

Scanned with CamScanner

صرف تین لاکھ مربع میل زمین پر آباد ہے.....

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور خلافت.....دس سال چھ مہینے دس دن تک قائم رہا.....اور اسی دوران انہوں نے .....ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل زمین کے علاقے پر اسلامی حکومت قائم کی.....

☆ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت.....چوالیس لاکھ مربع میل زمین پر بارہ دن کم بارہ سال تک رہا.....

☆ اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت.....ساڑھے پانچ سال تک بائیس لاکھ مربع میل زمین کے علاقے پر قائم رہا.....

☆ حضرت حسن رضی اللہ عنہ چھ مہینے کی مدت تک خلیفہ رہے.....اور ان چھ مہینوں میں بائیس لاکھ مربع میل زمین پر حکومت قائم کی.....

☆ اور اس کے بعد کاتب وحی.....امیر شام سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے.....تو انہوں نے اُنیس سال تک تن تنہا چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل زمین پر.....یعنی پوری دنیا کے نصف جغرافیہ سے بھی زیادہ خطہ پر اسلامی سلطنت قائم کی.....

میرے دوستو.....خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر.....کاتب وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تک پچاس سالہ خلافت کا دور ہے .....اس میں جنگِ صفین اور جنگِ جمل کے علاوہ.....کل تقریباً ستائیس ہزار صحابی شہید ہوئے.....اور صحابہ کرام کا سب سے آخری معرکہ کون سا تھا؟.....

آپ توجہ کریں.....آخری معرکہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ملک شام سے ایک لشکر کو پشاور اور افغانستان کی طرف بھیجا تھا.....اور آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اس لشکر میں امیر معاویہؓ کے ایک سپہ سالار نے آکر.....

Scanned with CamScanner

افغانستان کے چار صوبوں کو فتح کیا تھا..... اور انہوں نے آ کر پشاور کے شہر کو بھی فتح کیا تھا..... اور جو پشاور سے تین میل کے فاصلے پر..... اصحاب بابا کے نام سے ایک قبر ہے..... وہ قبر بھی حضرت معاویہؓ کے اسی سپہ سالار کی تھی..... جس نے ۴۵ھ میں امیر معاویہؓ کی ۳۵ ہزار فوج کو لا کر..... افغانستان اور پشاور میں حملہ کر کے مہاتما بدھ کے پیروکاروں کو زیر و زبر کر دیا..... اور اسلام کا پرچم پہلی مرتبہ یہاں لہرایا گیا تھا..... وہ حضرت امیر معاویہؓ کی بہت بڑی فوج تھی ..... تو آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر حضرت امیر معاویہؓ تک..... جنگ جمل اور جنگ صفین کے علاوہ..... ستائیس ہزار آدمی شہید ہوئے.....

غیرت مند سعیدؒ ابن جبیر شہید:۔

میرے دوستو..... اس کے بعد.....

علماء میں

فقہاء میں

مربیوں میں

مجاہدین میں

دانشوروں میں

رفارمروں میں

مصلحین میں

اور بڑے بڑے افلاسین اُمت میں سب سے پہلا شہید..... حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ ہے..... سب کہہ دو رحمت اللہ علیہ..... سعید بن جبیر رحمہ اللہ وہ آدمی ہے..... جس کی عمر ۵۳ سال تھی.....

Scanned with CamScanner

جس کو حجاج بن یوسف نے اس جرم میں اپنے دربار میں شہید کروایا تھا.....
اس نے ابن اشعث کی بغاوت میں حصہ لے کر حجاج بن یوسف کے خلاف
یعنی حجاج کے ظلم وستم کے خلاف آواز اٹھائی تھی.....

اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو پانچ سو علماء کی موجودگی میں ہتھکڑیاں لگا کر
.....خالد بن عبداللہ قسری جو اس وقت کا حاکم تھا.....جس نے سعید بن
جبیر رحمہ اللہ کو حجاج بن یوسف کے دربار میں پیش کیا تھا.....حجاج انہیں دیکھتے ہی
شعلہ جوالہ بن گیا تھا.....اس کی جفا جو اور خون آشام طبیعت کو ایک ضیافت ہاتھ
آ گئی.....حجاج اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے درمیان جو گفتگو ہوئی.....تاریخ
نے اسے اپنے صفحات پر محفوظ کر لیا ہے.....

توجہ کریں.....حجاج بن یوسف نے طنزاً کہا تمہارا نام کیا ہے؟.....

سعید رحمہ اللہ نے کہا .....میرا نام سعید بن جبیر ہے.....سعید کے معنی نیک
بخت کے ہیں.....اور جبیر کے معنی اصلاح یافتہ چیز کے ہیں.....

حجاج نے چیں بہ چیں ہو کر کہا کہ تم شقی بن کشیر ہو.....شقی کے معنی
بد بخت ہے.....اور کشیر کے معنی ٹوٹی پھوٹی چیز کے ہیں.....

سعید ابن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا.....میری ماں میرا نام تجھ سے بہتر جانتی
ہے.....

حجاج ابن یوسف نے سعید ابن جبیر سے کہا.....تم بھی بد بخت ہو اور
تمہاری والدہ بھی.....

سعید ابن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا.....غیب کا علم تیرے پاس نہیں
ہے.....یہ علم کسی دوسری ذات کے پاس ہے.....

حجاج نے کہا.....میں تجھے دنیا کے بدلے بھڑکتی ہوئی آگ کے

Scanned with CamScanner

حوالے کردوں گا.....

سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا.....اگر ایسا کرنا تیرے اختیار میں ہوتا تو میں تجھے عبادت کے لائق سمجھتا.....

حجاج نے کہا.....رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا جانتے ہو.....

سعید ابن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا.....آپؐ اللہ کے برگزیدہ رسول تھے.....ہمارے ہادی اور رہبر تھے.....اور رحمۃ اللعالمین تھے.....

حجاج نے کہا.....علیؓ وعثمانؓ کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے؟.....

سعید ابن جبیر رحمہ اللہ نے جواب دیا.....سیدنا علی رضی اللہ عنہ نوجوانوں میں سب سے پہلے ایمان لائے تھے.....سیدنا علیؓ پیغمبر ﷺ کے چچازاد بھائی تھے.....بنت رسول سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سرتاج اور سیدنا حسنینؓ کے باپ تھے.....اور امیر المؤمنین سیدنا عثمانؓ دامادِ رسول اور ذوالنورین تھے.....سیدنا عثمانؓ نے اپنا گھر بار راہ خدا میں لٹا دیا تھا.....اور ان کو ناحق قتل کیا گیا.....

بعض روایتوں میں آتا ہے کہ حجاج نے پوچھا.....علیؓ وعثمانؓ جنت میں ہیں یا دوزخ میں؟.....

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا.....اگر میں وہاں گیا ہوتا تو تجھے ضرور بتاتا

حجاج نے کہا.....خلفاء راشدین کی نسبت تمہارا کیا قول ہے

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا.....میں ان کا وکیل نہیں ہوں

حجاج نے کہا.....ان سب میں بہتر کون ہے؟

جواب ملا.....جو میرے خالق کی رضا کا سب سے زیادہ پابند تھا

حجاج نے کہا.....خالق کی رضا کا سب سے زیادہ کون پابند تھا؟

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا.....اس کا علم اس ذات پاک کو ہے.....

Scanned with CamScanner

جوظاہری اور پوشیدہ باتوں کو جاننے والی ہے.....

حجاج نے کہا.....امیر المؤمنین عبدالملک کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے.....

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا.....اس کے عظیم گناہوں میں سے ایک گناہ تمہارا وجود ہے.....

حجاج نے کہا.....میرے متعلق تم کیا کہتے ہو.....

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا.....تمہارا قول وفعل کتاب اللہ کے خلاف ہے.....تم اپنا رعب ودبدبہ قائم کرنے کیلئے سفاکیاں (ظلم) کرتے ہو.....کام تجھے برباد کررہے ہیں.....کل تو جب محشر میں اللہ کے سامنے حاضر ہوگا.....تو پھر تجھے قدرے عافیت معلوم ہوجائے گی.....

حجاج نے یہ سنتے ہی کہا.....تم پر ہلاکت ہو.....

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا.....ہلاکت اس پر ہے جسے جنت سے الگ کر کے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا.....

حجاج نے کہا.....تم ہنستے کیوں نہیں؟.....

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا.....وہ کس طرح ہنس سکتا ہے.....جس کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہو.....اور مٹی کو آگ کھا سکتی ہے.....

حجاج نے کہا.....پھر تم لوگ تفریح ومشاغل سے ہنستے ہو

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا.....سب کے دل ایک طرح کے نہیں ہوتے

حجاج نے کہا.....تم نے تفریح کا سامان کبھی دیکھا ہے؟.....اور یہ پوچھتے ہوئے حجاج نے.....عود اور بانسری بجانے کا اپنے دربار میں حکم دے دیا.....سعید رحمہ اللہ ان کی آواز سن کر رونے لگا.....

Scanned with CamScanner

حجاج نے کہا یہ رونے کا کیا موقع ہے.....

سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے کہا کہ قیامت کا دن یاد آ گیا..... جب صور پھونکا جائے گا..... اور عود ایک درخت کی کاٹی ہوئی لکڑی ہے..... جو ممکن ہے ناحق کاٹی گئی ہو..... اور اس کی تاریں بکریوں کے پٹھوں کی ہیں..... جو ان کے ساتھ قیامت کے دن اٹھائی جائیں گی.....

حجاج نے یہ سنتے ہی کہا..... اے سعید تمہاری حالت ناقابل افسوس ہے

سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا..... وہ شخص قابل افسوس نہیں ہوتا ..... جو آگ سے نجات پا کر جنت میں چلا جائے.....

میرے دوستو..... تاریخ میں آتا ہے کہ اس موقع پر حجاج بن یوسف نے مختلف رنگ کے موتی اور بہت سے یاقوت منگوا کر اپنے سامنے رکھ لئے.....

سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا..... اگر تو نے انہیں اسلئے جمع کیا ہے کہ ان کے ذریعے..... کل قیامت کے دن تو خوف سے بچ جائے..... تو پھر ٹھیک ہے..... ورنہ یاد رکھ..... قیامت کے دن کا ایک جھٹکا..... دودھ پلانے والی عورتوں کو بچوں سے غافل کر دے گا..... اور جو چیزیں دنیا کیلئے جمع کی جائیں..... ان میں طیب اور پاکیزہ چیزیں ہی پسندیدہ ہیں.....

یہ سنتے ہی حجاج نے کہا..... اے سعید رحمہ اللہ میں نے تجھے کوفہ کا امام اور قاضی نہیں بنایا تھا.....

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا بے شک بنایا تھا.....

حجاج نے کہا..... کیا میں نے تجھے ایک لاکھ کی نقدی رقم خیرات کیلئے نہیں دی تھی..... جواب ملا بے شک دی تھی.....

حجاج نے کہا..... پھر تم میری مخالفت پر کمربستہ کیوں ہوئے ہو؟

Scanned with CamScanner

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا..... مجھے تمہارے مظالم اور بداعمالیوں نے
اس پر مجبور کیا ہے..... اور پھر مجھے ابن اشعث کی بیعت کا پاس بھی تھا.....

حجاج نے کہا..... خدا کی قسم میں تجھے قتل کیے بغیر نہ رہوں گا.....

سعید بن جبیر رحمہ اللہ بولے کوئی بات نہیں..... تم میری دنیا خراب
کرو گے..... میں تمہاری آخرت برباد کردوں گا.....

حجاج نے کہا..... سعید تمہارا دل چاہتا ہے کہ تمہیں معافی مل جائے؟

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا..... معافی دینا اللہ کے اختیار میں ہے.....
یہ تیری قدرت سے باہر ہے کہ کسی کو بری کرے یا کسی کا عذر قبول کرے.....

حجاج نے کہا..... میں تجھے ضرور قتل کروں گا.....

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا..... ہر شخص کی موت کا ایک وقت مقرر ہے
..... اگر میرا وقت ابھی آ گیا ہے..... تو پھر اسے کوئی نہیں ٹال سکتا.....
اور اگر نہیں آیا تو مجھے کوئی نہیں مار سکتا.....

حجاج نے کہا..... تیری آخری خواہش کیا ہے؟.....

سعید رحمہ اللہ نے فرمایا..... مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت دے
دی جائے.....

حجاج نے کہا..... تو مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ.....

تو اس موقع پر سعید رحمہ اللہ نے یہ آیت تلاوت کی..... وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ
وَالْمَغْرِبُ..... مشرق اور مغرب دونوں اللہ کیلئے ہیں..... یعنی اگر مجبوری
ہے تو مشرق کی طرف منہ کر کے بھی نماز پڑھ سکتا ہوں.....

حجاج بن یوسف نے..... فرط غضب سے بے تاب ہو کر جلاد کو حکم دیا
کہ اسے لے جا کر قتل کر دو.....

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو..... اس وقت مجمع میں سے ایک شخص اپنے آپ سے بے قابو ہو کر..... اس معدن علم و فضل کی مظلومیت پر رونے لگا.....

حضرت سعید رحمہ اللہ نے فرمایا..... بھائی تم روتے کیوں ہو..... ہر بات کو اللہ بہتر جانتا ہے..... اور پھر یہ آیت پڑھی..... مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝..... (پ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۲۲)

اسکے بعد سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے اپنے لڑکے کو دیکھنے کیلئے بلوایا..... وہ اپنے باپ کو دیکھ کر رونے لگا تو سعید رحمہ اللہ نے انہیں صبر کی تلقین کی..... اور فرمایا بیٹے اس سے زیادہ تیرے باپ کی زندگی تھی ہی نہیں اب رونے سے کیا ہوگا..... جلاد انہیں کھینچ کر مقتل کی طرف بڑھا.....

حضرت سعید ابن جبیر رحمہ اللہ کھلکھلا کر ہنس پڑے.....

حجاج نے جلاد سے کہا..... انہیں واپس لاؤ.....

پھر جب سعید ابن جبیر رحمہ اللہ حجاج بن یوسف کے سامنے آئے..... تو اس نے پوچھا تم کس بات پر ہنسے ہو؟.....

سعید رحمہ اللہ نے جواب دیا خدا کے مقابلے میں تیری جرأت..... اور تیری نسبت خدا کا عفو و حلم دیکھ کر مجھے تعجب ہوا.....

حجاج ان کلمات کو سن کر بھڑ بھڑا اٹھا..... اور جلاد کو حکم دیا اسے میرے سامنے قتل کرو..... اسکے بعد جلاد نے چمڑا بچھایا.....

حضرت سعید بھی سر کٹانے کیلئے مستعد ہو گئے..... اور قبلہ رخ ہو کر یہ آیت پڑھی..... اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝..... (پ ۷ سورۃ الانعام آیت ۷۹)

Scanned with CamScanner

یہ سننے کے بعد حجاج نے حکم دیا کہ اسکا منہ قبلہ سے پھیر دو.....

سعید کی زبان پر قرآن مجید کے یہ الفاظ جاری ہو گئے..... وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ.....

(پ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۱۱۵)

اب حجاج نے حکم دیا..... اسے منہ کے بل لٹا دو.....

اس کے بعد سعید خود ہی اوندھے ہو گئے..... اور یہ آیت تلاوت کی.....

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى.....

(پ ۱۶ سورت طٰہٰ آیت ۵۵)

حجاج بن یوسف یہ سن کر مشتعل ہو گیا..... اور اس نے جلاد کو حکم دیا کہ جلدی کرو اس کا سر قلم کر دو.....

میرے دوستو..... اس کے بعد جلاد آگے بڑھا..... تو حجاج نے کہا اے سعید اگر کوئی وصیت کرنی ہو تو کر لو..... فرمایا کوئی وصیت نہیں کرنی..... اسکے بعد ہاتھ اٹھا کر کہا میں دعا کرنا چاہتا ہوں.....

اب دیکھو..... سعید بن جبیر رحمہ اللہ دعا کرتے ہیں..... فرمایا اے اللہ! میں تو دنیا سے جا رہا ہوں..... میں چلا جاؤں گا دین کیلئے..... لیکن میرے مرنے کے بعد حجاج بن یوسف کو اتنا کمزور کر دینا کہ یہ کسی انسان کو شہید نہ کر سکے..... پھر اس کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا شروع کیا..... ابھی کلمہ شہادت زبان پر جاری ہی تھا کہ سر تن سے جدا کر دیا گیا.....

سعید ابن جبیر رحمہ اللہ شہید ہو گئے..... انکے جسم سے اتنا خون نکلا کہ حجاج حیران رہ گیا کہ میں نے اٹھارہ ہزار انسانوں کو قتل کرایا..... لیکن کسی کے جسم سے اتنا خون نہ نکلا..... اس نے ڈاکٹر بلائے اور ان سے وجہ معلوم کی تو ڈاکٹروں

Scanned with CamScanner

نے کہا جو آدمی تیرے دربار میں قتل کیلئے لائے جاتے تھے.....ان کا خون تو تیرے ڈر کی وجہ سے خشک ہو جاتا تھا.....لیکن یہ سعید ابن جبیر رحمہ اللہ واحد آدمی ہے کہ جس کے اوپر تیرا کوئی خوف طاری نہیں ہوا.....یہ حق کا وہ پیغام تھا .....جس کو اسلام کی تاریخ میں اہل حق نے دوہرایا تھا.....

حجاج بن یوسف کی آخری گھڑیاں:۔

میرے دوستو.....پچاسی، ستاسی ہزار آدمی جیلوں میں قید پڑے تھے .....اور اٹھارہ ہزار آدمیوں کو حجاج قتل کرا چکا تھا.....سعید رحمہ اللہ کے قتل ہو جانے کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں.....حجاج بیمار ہوا.....آخری وقت ہے.....اور اسکی عیادت کیلئے بڑے بڑے لوگ گئے تھے.....اور جا کر یہ دیکھتے ہیں کہ حجاج تڑپ رہا ہے.....آگ کی انگیٹھی جل رہی ہے..... حجاج کا جسم اس انگیٹھی کے ساتھ لگایا جاتا ہے.....جسم جل جاتا ہے..... لیکن سردی کی شدت کم نہیں ہوتی.....

کیوں؟.....اسلئے کہ اسے زم ہریرہ کی بیماری لگ گئی تھی.....اور زم ہریرہ کی بیماری سے سارے جسم کا چمڑا جل جاتا ہے.....لیکن مریض کو کچھ پتہ نہیں چلتا.....اور سردی کی شدت پھر بھی کم نہیں ہوتی.....اور وہ مریض کانپتا رہتا ہے.....تو حجاج اسی طرح تڑپ تڑپ کر جان دے گیا.....لیکن اسکے مقابلے میں سعید ابن جبیر رحمہ اللہ کو دیکھو کہ جان تو دے گیا.....لیکن حق و صداقت کا پرچم ہمیشہ کے لئے لہرا گیا.....

استقامتِ امام اعظم رحمہ اللہ:۔

میرے دوستو.....اسکے علاوہ امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو دیکھو کہ جیل کے اندر چار سال تک سختیاں جھیلیں.....کیونکہ اس وقت کے خلیفہ معتصم باللہ

Scanned with CamScanner

اور اس کے دور کے تمام امرا امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف ہو گئے تھے ..... لیکن آپ نے دیکھا کہ چار سال جیل میں رہے ..... اور وہیں سے آپ کا جنازہ اٹھا ..... یہ بھی اللہ کے راستے میں شہادت تھی ..... نوے ہزار عیسائیوں نے امام صاحب کا جنازہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا .....

استقامت امام احمد بن حنبلؒ :۔

میرے بھائیو ..... پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ جبل استقامت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا اللہ نے امتحان لیا ..... اور اس امتحان میں آپ جیل میں گئے ..... روزانہ چالیس کوڑے انکی پشت پر لگائے جاتے تھے .....

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں ..... لو ضربت علی الفیل لحرا ..... وہ کوڑا اتنا سخت تھا کہ اگر ہاتھی کو لگتا تو وہ بھی کانپ جاتا ..... جبکہ چالیس کوڑے روزانہ امام احمدؒ بن حنبل اپنی پشت پر برداشت کرتا ہے ..... لیکن اس کے ایمان اور یقین میں ذرا بھر فرق نہیں آتا ..... وہی امام احمدؒ بن حنبل استقامت کا پہاڑ بن گیا .....

استقامتِ امام غزالیؒ :۔

پھر اسکے بعد امام غزالی رحمہ اللہ کو دیکھو ..... کہ چار سال بغداد کے جنگلوں میں پھرتا رہا ..... لیکن نظام الملک بادشاہ کی اطاعت قبول نہ کی .....

غیرت مند مجدد الف ثانیؒ :۔

اور اسکے بعد مجدد الفؒ ثانی کو دیکھو ..... جو حاکم وقت جلال الدین اکبر اور جہانگیر کا مقابلہ کرنے کیلئے میدان میں اتر آیا ..... ساری سلطنت، سارا ملک ..... ساری حشمت ایک طرف ہے ..... درباری ملاں ایک طرف ہیں ..... لیکن مجدد الفؒ ثانی نے انکے سامنے سر نہیں جھکایا تھا ..... یہ وہی مجدد

Scanned with CamScanner

الفؒ ثانی تھے جو تن تنہا ظلم کا مقابلہ کرنے کیلئے میدان کارزار میں اُتر آئے تھے۔

فکر و مشن محدث وقت امام دہلویؒ:۔

اور اسکے بعد آپ نے ہندوستان میں دیکھا کہ شاہ ولی اللہ المحدث دہلوی ۱۷۰۳ء کو دنیا میں تشریف لائے.....اور ۱۷۶۴ء کو دنیا سے رخصت ہوئے .....اور ساری دنیا جانتی ہے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے جو فکر اور مشن اس دنیا میں پیش کیا ہے.....اس کی مثال کوئی پیش نہیں کر سکتا.....

اسلام کا معاشی نظام

اسلام کا سیاسی نظام

اسلا م کا سماجی نظام

اسلام کا اشتراقی نظام

اسلام کا نظام خلافت

میرے دوستو.....پہلی مرتبہ امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اسلام کا نظام قرآن سے نکال کر "حجۃ اللہ البالغہ" میں پیش کیا....."البدور البازغہ" انکی کتاب ہے.....جس میں نظم مملکت کی پوری تفصیل موجود ہے.....انسان حیران ہوتا ہے کہ "کارالماکس" حضرت شاہ ولی اللہ سے پچپن سال بعد پیدا ہوا.....اور اسی طرح دنیا کے بڑے بڑے علمبردار.....جنہوں نے جمہوریت کے بعد نئے نئے مغربی فلسفے تراشے.....سب چیزیں امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اسی فلسفے سے اخذ کیں.....اور اشتراقی نظام کو دیکھو..... جو اچھائیاں اسلام میں نظام معیشت میں تھیں.....وہ شاہ ولی اللہ کے فلسفے سے اخذ کر کے انہوں نے اپنے ملکوں میں رائج کیں.....

میرے دوستو.....لیکن آج کا انسان اور مسلمان اتنا مایوس ہو چکا ہے

Scanned with CamScanner

کہ نہ وہ شاہ ولی اللہ کا فلسفہ پڑھے.....اور نہ وہ اسلام کا معاشی نظام پڑھے
.....نہ وہ اسلام کے اقتصادی نظام پر نظر کرے.....نہ وہ اسلام کے سیاسی
نظام کو آگے رکھے.....بس مسجد کی چار دیواری میں سوائے قرآن وحدیث کی تعلیم
کے کسی کو اور کوئی کام نہیں ہے.....لیکن ایک وہ دور تھا کہ سعید ابن جبیرؒ سے لے
کر شاہ ولی اللہؒ تک.....اور شاہ ولی اللہؒ سے لیکر شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی
رحمہ اللہ تک.....آپ دیکھیں کہ ایک وقت میں.....

وہ عالم بھی تھا	.....	وہ قائد بھی تھا
وہ مدرس بھی تھا	.....	وہ معلم بھی تھا
وہ مرد قلندر بھی تھا	.....	وہ صحافی بھی تھا
وہ مفسر بھی تھا	.....	وہ محدث بھی تھا
وہ مؤرخ بھی تھا	.....	وہ مبلغ بھی تھا
وہ سیاست دان بھی تھا	.....	وہ مجاہد فی سبیل اللہ بھی تھا
وہ نقطہ داں بھی تھا	.....	وہ صاحب بصیرت بھی تھا

اور درِ کف جام شریعت ایک نمونہ.....اور ایک ہی جامعیت اس دور
کے ہر عالم میں پائی جاتی تھی.....یہی اسلام کی روح ہے.....یہی جہاد کا
فلسفہ آج ختم ہو گیا تھا.....جس کی وجہ سے مسلمان دو سو سال تک انگریز کی غلامی
کرتا رہا.....انگریز کی غلامی کی زنجیروں میں جکڑا رہا.....وہ اس لئے کہ ہم
مجاہدین کو بھلا چکے ہیں.....

میرے بھائیو.....جب کوئی قوم اپنے عظیم المرتبت مجاہدوں کو بھلا دیتی
ہے.....جب کوئی قوم اپنے جہاد کرنے والے جانباز فرزندوں کو بھلا دیتی ہے
.....تو وہ ذلت ورسوائی کی دلدل میں ڈوب جاتی ہے.....آج یہی فلسفہ جو

Scanned with CamScanner

مجاہدین افغان نے دوہرایا تھا..... یہ فلسفہ صرف انہوں نے ہی نہیں دہرایا تھا

..... بلکہ میں کہوں گا.....

جو تاریخ ..... بدر میں دہرائی گئی

جو تاریخ ..... اُحد میں دہرائی گئی

جو تاریخ ..... تبوک میں دہرائی گئی

جو تاریخ ..... حنین میں دہرائی گئی

جو تاریخ ..... فتح مکہ میں دہرائی گئی

جو تاریخ فاروقؓ نے ..... مصلے پر خون گرا کر دہرائی

جو تاریخ عثمانؓ نے ..... قرآن پر خون گرا کر دہرائی

جو تاریخ حسینؓ نے ..... کربلا میں ذبح ہو کر دہرائی

جو تاریخ ابو حنیفہؒ نے ..... جیل میں جان دے کر دہرائی

جو تاریخ احمدؒ بن حنبل نے ..... جسم پر کوڑے کھا کر دہرائی

جو تاریخ ابن تیمیہؒ نے ..... جیل میں شہید ہو کر دہرائی

جو تاریخ مجدد الفؒ ثانی نے ..... ہتھکڑیاں پہن کر دہرائی

جو تاریخ شاہ ولیؒ اللہ نے ..... دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کٹوا کر دہرائی

جو تاریخ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں..... چودہ لاکھ مظلوم انسانوں نے

جام شہادت نوش کر کے دہرائی.....

جو تاریخ امام اہل سنت علامہ عبدالشکور لکھنوی نے..... حرمت و عصمت

اصحاب رسول کو ببانگ دہل بیان کر کے دہرائی.....

جو تاریخ علامہ حق نواز نے..... جھنگ کی گلیوں میں خون بہا کر دہرائی

..... وہی تاریخ آج افغانستان کے پہاڑوں پر دہرائی گئی ہے.....

Scanned with CamScanner

میرے دوستو.....افغانستان کے ان مجاہدوں نے کیا کرنا تھا.....

وہ لوگ جو یہاں سے گئے ..... ان کے باپ روتے رہے

وہ لوگ جو یہاں سے گئے ..... ان کی بہنیں روتی رہیں

وہ لوگ جو یہاں سے گئے ..... ان کے بچے روتے رہے

وہ لوگ جو یہاں سے گئے ..... وہاں سے ان کی نعشیں آئیں

وہ لوگ جو یہاں سے گئے ..... وہاں سے ان کے ٹکڑے آئے

لیکن وہ اس سرخ سامراج سے ٹکرا گئے.....پہاڑوں کو پاش پاش کر کے.....توپوں کو پاش پاش کر کے.....جہازوں کو اُڑا کر.....بموں کو اُڑا کر.....F16 طیاروں کو اُڑا کر اپنے جسموں کے ٹکڑے کرا گئے.....

لیکن انہوں نے دنیا کو بتا دیا کہ اگر اسلام میں تین سو تیرہ مجاہدین.....ایک ہزار مشرکین کا مقابلہ کر سکتے ہیں.....تو افغانستان کے مرد قلندر بھی سرخ سامراج کے گھٹنے ٹکوا سکتے ہیں.....اور ان کو سرنگوں کر سکتے ہیں.....اگر کسی کی سمجھ میں افغانستان کا جہاد نہیں آتا.....تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں.....اس کو تو اسلام کی تاریخ کا پتہ نہیں.....

اسلام ظلم کو برداشت نہیں کرتا

اسلام ستم کو برداشت نہیں کرتا

اسلام کھلے کفر کے عام ہونے کو برداشت نہیں کرتا

افغانستان کے مجاہدین اور علماء.....جن کی اکثریت ہمارے مذہبی اداروں کی فارغ التحصیل ہے.....جن کی اکثریت محدث وقت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کی شاگرد ہے.....جن کے اندر ایک ایک بچہ.....ایک ایک مواہبی.....ایک ایک طالبعلم.....اکوڑہ خٹک سے پڑھ کر گیا ہے.....

یہاں سے حدیث پڑھ کر گیا.....اور وہاں کلاشنکوف لے کر سرخ سامراج کے منہ پر بیٹھ گیا.....اور اس نے دنیا کو بتا دیا.....کہ.....

اسلام میں صرف مسجد نہیں
اسلام میں صرف مکتب نہیں
اسلام میں صرف تسبیح نہیں
اسلام میں صرف خطابت نہیں
اسلام میں صرف امامت نہیں
اسلام میں صرف تدریس نہیں
اسلام میں صرف تصنیف نہیں

..... بلکہ .....

جب بھی کوئی ظالم وقت اپنے ظلم کو عام کرتا ہے.....تو اسلام کا چاہنے والا ہر ایک مرد قلندر میدان میں نکل آتا ہے.....اور کفر کا سینہ چاک کر دیتا ہے .....یہ اسلام میں جہاد ہے.....

اللہ ہمیں جہاد کی عظمت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو کر شہادت جیسی نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمائے.....

دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان شہدائے اسلام کی شہادتوں کو قبول فرما کر ان تمام مجاہدین کو سرخرو فرمائے.....آمین.....

وَآخِرُ دَعْوَنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن

نظریہ پاکستان اور علمائے دیوبندؒ

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ✿ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ✿ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ✿ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ✿ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ✿ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ✿ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ✿ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ✿ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ✿ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ کَذٰلِکَ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ✿ صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ✿ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ✿ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ✿ (پ۲۲ سورۃ فاطر آیت ۲۸)

اشعار:۔

ہوں لاکھوں سلام اس آقا پر بت لاکھوں جس نے توڑ دیئے
دنیا کو دیا پیغام سکوں طوفانوں کے رخ موڑ دیئے
اس محسن عالم نے الیاس کیا کیا نہ دیا انسانوں کو
دستور دیا منشور دیا کئی راہیں دیں کئی موڑ دیئے
زباں پر مومنوں کے جب بھی ذکر تاجدار آئے
تو ایک کے بعد لازم ہے کہ ذکر چار یار آئے
ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ و حیدر رضی اللہ عنہ باوفا جب ہوں
تو پھر کیوں نہ کر باغ مصطفیٰ ﷺ میں بہار آئے

Scanned with CamScanner

تمہید:۔

قابل صدر احترام

اور علمائے کرام

اور صاحب صدر

میں آپ حضرات کا انتہائی مشکور ہوں..... کہ آپ دور دراز سے میری معروضات سننے کیلئے تشریف لائے ہیں..... آپ حضرات کے اس شہر میں تقریر کی غرض سے آنے کا اتفاق ہوا ہے..... اور مجھے یہ کہا گیا ہے کہ میں آپ حضرات کے سامنے.....اسلامی تاریخ کی ان اولوالعزم جماعت .....اور تحریک آزادی ہند کی سب سے سرخیل جماعت..... علماء اہل سنت علمائے دیوبند کی تاریخ آپ کے سامنے بیان کروں .....

تو میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ آپ حضرات کے سامنے..... انتہائی مثبت انداز میں..... اپنے اسلاف کی تاریخ اور واقعات بیان کروں..... اور میں امید کروں گا کہ اگر آپ میری معروضات کو نہایت غور و فکر سے ملاحظہ فرمائیں گے..... تو انشاء اللہ کئی نئی نئی باتیں آپ حضرات کے سامنے آئیں گی.....

میرے دوستو!.....اسلامی تاریخ کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں ..... اور اسلامی کتابوں کو جب کھنگال کر دیکھتے ہیں..... تو ہمیں صاف طور پر نظر آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک .....اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک ..... جتنے بھی دور آئے..... ہر دور میں اور باطل کی آویزش اور ٹکر رہی

Scanned with CamScanner

..... یہ کوئی نظام ایسا ہے ..... یہ قدرت کی کرشمہ سازی ہے کہ
میں حق اور باطل مقابلے میں آئے ہیں ..... حق بے سروسامانی کے عالم
آیا ہے ..... اور جبکہ باطل .....

تکبر

غرور

سرکشی

دھوکہ

عنانیت

حشمت جاہ

استکبار شوکت

اور طاقت لے کر نمودار ہوا ہے

لیکن جب ہم تاریخ کے اوراق دیکھتے ہیں ..... تو ہمیں نظر آ
ہے کہ بے سروسامانی کے عالم میں نمایاں ہونے والے حق کو ..... ہمیشہ اللہ
نے فتح دی ہے ..... حق اور باطل کی ٹکر روز اول سے جاری ہے .....
اور تاریخ کے طالب علم کو معلوم ہونا چاہیے کہ تاریخ بھی .....
فیصلہ کر کے بتاتی ہے کہ اس دور کا حق کونسا ہے ..... اور اس دور کا باطل
کون سا ہے ..... اگر ہم نظر غائب سے ان چیزوں کا مطالعہ کریں
گے ..... تو ہمیں معلوم ہوگا کہ حق کس طرح آیا ..... اور باطل کس
طرح آیا .....

حق اور باطل دو بدو:۔

آپ ذرا اپنے ذہنوں کو..... چودہ سو سال کی تاریخ سے پیچھے لے جائیں..... تو آپ کو معلوم ہوگا.....

.....کہ.....

اگر باطل نمرود کے لباس میں آیا.....تو حق ابراہیمؑ کی بے سروسامانی کے عالم میں آیا.....

اگر باطل فرعون کی شکل میں آیا.....تو حق موسیٰؑ کی شکل میں آیا.....

اگر باطل بنی اسرائیل کے خون خواروں کی شکل میں آیا.....تو حق عیسیٰؑ کی شکل میں آیا.....

اگر باطل قیصر و کسریٰ کی شکل میں آیا..... تو حق محمد رسول اللہ ﷺ کی شکل میں آیا.....

اگر باطل حجاج ابن یوسف کی شکل میں آیا..... تو حق سعید ابن جبیرؒ کی شکل میں آیا.....

اگر باطل خلیفہ معتصم باللہ کی شکل میں آیا.....تو حق امام ابو حنیفہؒ کی شکل میں آیا.....

اگر باطل خلیفہ منصور کی شکل میں..... تو حق امام احمد بن حنبلؒ کی شکل میں آیا.....

اگر باطل نظام الملک بادشاہ کی شکل میں آیا.....تو حق امام ابن تیمیہؒ کی شکل میں آیا.....

اگر باطل جلال الدین اکبر کی شکل میں آیا..... تو حق امام مجدد

Scanned with CamScanner

الف ثانیؒ کی شکل میں آیا.....

اگر باطل فتنہ اموندیت کی شکل میں آیا.....تو حق امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی شکل میں آیا.....

اگر باطل راجہ رنجیت سنگھ کی شکل میں آیا.....تو حق امام شاہ اسماعیل شہیدؒ کی شکل میں آیا.....

اگر باطل انگریز کی شکل میں آیا.....تو حق امام شاہ عبدالعزیزؒ کی شکل میں آیا.....

اگر باطل اور کسی فتنے کی شکل میں آیا.....تو حق علمائے دیوبند کی شکل میں آیا.....

میرے دوستو!.....ہر دور میں حق و باطل کی اور ٹکرائی ہے .....ہم نے بہت چیزیں دیکھیں..... بڑے حالات سنے.....لیکن تاریخ کے طالب علم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ حق والے لوگ کون ہیں.....اور کس طرح انہوں نے ہر دور میں اسلام کے لئے کام کیا ہے.....

میرے دوستو!.....ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ جس طرح سورج آسمانوں پر روزانہ روشن ہوتا ہے..... اسی طرح ہمیں یقین ہے کہ صحیح معنوں میں اہل سنت و الجماعت..... اور حق پر قائم آج جو دنیا میں جماعت ہے.....وہ علمائے دیوبند کی جماعت ہے.....

ہمیں کوئی شبہ نہیں..... بلکہ سورج کی روشنی سے زیادہ یقین ہے کہ علمائے دیوبند کی جماعت..... اس دور میں انبیاء کی وارث جماعت ہے..... اور اہل حق کی جماعت ہے .....کہ جس نے رسول اللہ ؐ کی

Scanned with CamScanner

سنت کے عین مطابق پر باطل کا ہر طریقے سے مقابلہ کیا.....

اگر انگریز آیا ..... تو اس کا مقابلہ کیا

اگر قادیانی آیا ..... تو اس کا مقابلہ کیا

اگر پرویزی آیا ..... تو اس کا مقابلہ کیا

اگر دشمنان صحابہؓ آئے ..... تو ان کا مقابلہ کیا

بلکہ باطل جس لباس میں آیا..... علمائے دیوبند کے فرزند نے اسی طرح اس کا مقابلہ کیا.....

کلام شورش کاشمیریؒ:۔

اور ایسے ہی تو نہیں شورش کاشمیری نے کہا.....

اوہ اس میں نہیں کلام کہ دیوبند کا وجود
ہندوستان کے سر پر ہے احسان مصطفیٰؐ
او تا حشر ان پہ رحمت پروردگار ہو
کہ پیدا کیے ہیں جس نے فدایان مصطفیٰؐ
اور اس مدرسہ کے جذبہ عزت سرشت سے
پہنچا ہے خاص و عام کو فیضان مصطفیٰؐ
اور گونجے کا چار کھوئے نانا توی کا نام
کم بانٹا ہے جس نے باداء عرفان مصطفیٰؐ

میرے دوستو!..... یہ ایک تاریخ ہے..... اور ریاست علی ظفر نے ایک بڑی عجیب بات کہی ہے..... وہ کیا ہے کہ تم ہمارے اکابرین کی تاریخ ہم سے پوچھتے ہو..... اور ہمارے اکابرین کی کیا تاریخ ہے.....

Scanned with CamScanner

وہ کہتا ہے کہ.....

اس وادی گل کا ہرزرہ خورشید جہاں کہلایا ہے
جورندیہاں سے اٹھا ہے پیر مغاں کہلایا ہے
اس بزم جنوں کہ دیوانے ہر رات سے پہلے یزداں تک
ہوتے عام ہمارے افسانے دیوار چمن سے زنداں تک
سو ہار سنوارہ ہے ہم نے اس ملک کے گیسوئے برہم کو
ہر اہل جنوں بتائیں گئے کہ کیادیا ہے ہم نے عالم کو
اور ہر خورشید دین احمد کاعالم کے افق پر چمکے گا
یہ نور ہمیشہ چمکا ہے یہ نور برابر چمکے گا

تاریخ ہندوستان:۔

میرے دوستو!.....میں عرض کر رہا تھا کہ ہندوستان کی تاریخ مختصر انداز میں سمجھ لینی چاہیے..... تا کہ اپنے اکابرین کی تاریخ کو سمجھنے میں مدد مل جائے.....

میرے دوستو..... ہندوستان اور پاکستان کی تقسیم نئی نسل کا تو ماشاء اللہ حافظہ ایسا نہیں .....اور نہ ہی معلومات ہیں..... ۱۹۴۷ء میں یہ برصغیر تقسیم ہوا..... پاکستان و ہندوستان اور بنگلا دیش ..... اس کو برصغیر کہتے ہیں.....اور اس کی تقسیم ۱۹۴۷ء میں ہوئی .....

اس کی تقسیم کیوں ہوئی..... اس لئے کہ اس برصغیر پہ انگریز نے ۳۰۰ سال سے زیادہ حکومت کی..... اس لئے ضرورت پیش آئی کہ انگریز کے خلاف علماء میدان میں نکلیں..... علماء نے جیلوں کو آباد کیا.....

Scanned with CamScanner

اور انگریز کے مظالم کے مقابلے میں علماء پھانسی کے تختہ پر چڑھے ۔ ۔ ۔

اترا..... اور اس نے حکومت وقت سے درخواست کی کہ ہمارے ساتھ تعاون کیا جائے..... ہم ہندوستان کی تجارت کو مستحکم کرنے کے لئے آئے ہیں..... ہم مال برطانیہ کی منڈی میں لے جائیں گے..... وہاں کے پیسوں کو ہندوستان میں لگائیں گے..... اس وقت کا مغل حکمران احمد شاہ ابدالی ناعاقبت اندیش تھا..... وہ انگریز کی شاطرانہ سیاست کو سمجھ نہ سکا..... اس نے انگریزی وفد کو بہت زیادہ سہولتیں دیں..... بڑے بڑے کارخانے لگانے کی اجازت دی..... کئی ریاستیں انگریز افسروں کے نام لگوادیں..... کئی علاقوں کے علاقے اس کو ہدیہ کر دیئے..... پانچ پانچ سو مربع زمینیں ایک ایک انگریز کو دے کر کہہ دیا کہ اس علاقے پر تیری حکومت ہے..... اس کے فیصلے تو کرے گا.....

۱۶۰۱ء میں تجارتی کمپنی آئی..... تقریباً ایک صدی بعد تقریباً ۱۷۰۱ء میں ہندوستان کے کئی چھوٹے چھوٹے علاقوں پر انگریزوں کی حکومت قائم ہو گئی تھی..... انگریز نے ۱۷۱۷ء میں ہندوستان میں میسور کے ایک صوبے پر قبضہ کر لیا..... اور قبضہ کر کے اس کی گورنری ایک انگریز کے ہاتھ میں آ گئی..... اور اس طرح ہندوستان کے چار بڑے بڑے صوبوں پر ۱۷۴۰ء سے پہلے پہلے انگریز حکمران ہو گیا تھا.....

تاریخ پیدائش شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ:۔

میرے دوستو!..... یہ ۱۷۴۰ء کی بات ہے کہ انگریز کئی صوبوں کا گورنر بنا..... اس کے ہاتھ میں حکومت آ گئی..... اسی اثناء میں ۱۷۰۲ء میں ہندوستان میں دہلی میں ایک لڑکا شیخ عبدالرحیم کے گھر پیدا ہوتا

ہے..... اس لڑکے نے آنکھیں کھولیں..... وہ کیا دیکھتا ہے کہ ہندوستان کے کئی صوبوں پر انگریزی حکومت قائم ہو رہی ہے..... وہ لڑکا کون تھا..... اس لڑکے کو شاہ ولی اللہؒ کی ذات کہتے ہیں..... ۱۷۰۲ء میں شاہ ولی اللہؒ پیدا ہوئے ۱۶۰۱ء میں انگریز آیا..... ۱۷۰۲ء میں شاہ ولی اللہؒ پیدا ہوئے..... اور ۱۷۴۰ء شاہ ولی اللہؒ دیکھتے ہیں کہ انگریز چار بڑے بڑے صوبوں پر قابض ہو گیا ہے.....

بھارت میں درس حدیث کی ابتداء:۔

میرے دوستو!..... شاہ ولی اللہؒ اپنی مسند پر بیٹھے ہیں..... شاہ ولی اللہؒ کا مختصر تعارف کرانا چاہتا ہوں کہ ہندوستان میں شاہ ولی اللہؒ سب سے پہلے انسان ہیں کہ جنہوں نے ہندوستان کی پوری تاریخ میں سب سے پہلے درس حدیث سروع کیا..... شاہ ولی اللہ سے پہلے حدیث کا درس کسی نہیں دیا..... شاہ ولی اللہ مکہ مکرمہ کے ایک عالم شیخ ابوطاہر مدنی سے حدیث پڑھ کر ہندوستان آئے..... اور آ کر انہوں نے سب سے پہلے درس حدیث شروع کیا..... جس کی وجہ سے آج پاکستان کے تمام مکاتب فکر.....

دیوبندی

اہلحدیث

بریلوی

جتنے بھی مکاتب فکر ہیں ان کے سلسلہ نصب کو آپ دیکھیں..... اگر ان میں سے کسی ایک کا بھی سلسلہ نصب ہے..... تو اس کا سلسلہ نصب شاہ ولی اللہؒ پر ہی جا کر ختم ہو گا..... شاہ ولی اللہؒ کے علاوہ اور کسی کا سلسلہ

Scanned with CamScanner

پہنچ نہیں سکتا..... اس لئے کہ ان سے ہی علم حدیث شروع ہوا ہے.....

پہلا ترجمۂ قرآن فارسی میں :۔

میرے دوستو!..... شاہ ولی اللہؒ نے یہ دیکھا کہ انگریز چاروں طرف اسی طرح قبضہ جما رہا ہے ..... شاہ ولی اللہ نے سب سے پہلے قرآن کریم کو عربی زبان سے فارسی میں منتقل کیا..... اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ شاہ ولی اللہؒ سے پہلے..... پوری بارہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں قرآن کا ترجمہ..... عربی زبان سے کسی اور زبان میں کسی نے بھی نہیں کیا تھا..... چنانچہ شاہ ولی اللہؒ وہ پہلے انسان ہیں..... جنہوں نے قرآن کو فارسی میں منتقل کیا.....

پہلی تفسیر قرآن فارسی میں :۔

اور پھر اس کے بعد ان کے بیٹے شاہ عبدالعزیزؒ محدث دہلوی نے..... فارسی میں قرآن کی تفسیر ''تفسیر عزیزی'' لکھی تھی.....

پہلا ترجمۂ قرآن اردو میں :۔

اور پھر اس کے بعد ان کے دوسرے بیٹے شاہ رفیع الدینؒ اور شاہ عبدالقادر محدثین دہلیؒ نے..... قرآن کے فارسی سے اردو میں ترجمے کئے ..... اور آج جتنے بھی برصغیر میں تراجم ہیں..... ان تمام کی بنیاد امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے انہی بیٹوں کا ترجمہ ہے.....

میرے دوستو!..... اور جو ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ اور شاہ رفیع الدینؒ کے ترجمے سے ملے گا..... وہ ترجمہ صحیح ہو گا..... اور جو ترجمہ ان

Scanned with CamScanner

ترجموں سے نہیں ملتا تھا..... اس ترجمے کو آج بھی متحدہ عرب امارات کی حکومت نے ضبط کرلیا ہے..... اس لئے کہ ان کا ترجمہ شاہ ولی اللہؒ کے ترجمے سے نہیں ملتا تھا.....

شاہ ولی اللہؒ کی تصنیف وتحریک:۔

میرے دوستو!..... یہ قرآن کے کام کی ابتداء ہندوستان میں سب سے پہلے شاہ ولی اللہؒ نے کی ہے .....اور قرآن کا ترجمہ شاہ ولی اللہؒ نے کیا..... اور حدیث کا علم شاہ ولی اللہؒ نے پھیلایا..... شاہ ولی اللہؒ نے کیوں پھیلایا..... اس لئے کہ شاہ ولی اللہؒ سمجھتے تھے کہ قرآن و حدیث کے علوم کو اگر پھیلایا نہ گیا..... تو انگریزی حکومت اسی طرح مستحکم ہوتی رہے گی..... شاہ ولی اللہؒ نے ایک کتاب لکھی..... ''حجۃ اللہ البالغہ''..... علماء جانتے ہیں کہ اسلامی تاریخ میں..... اتنی عظیم المرتبت کتاب شاہ اللہ محدث دہلویؒ سے پہلے..... کسی نے بھی نہیں لکھی تھی..... تو شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ وہ انسان ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے..... قرآن کریم کی آیات کو لے کر.....

اسلام کا	.....	معاشی نظام پیش کیا
اسلام کا	.....	اقتصادی نظام پیش کیا
اسلام کی	.....	نظام سیاست کو پیش کیا
اسلام میں	.....	رزق کے فلسفے کو پیش کیا

اور شاہ ولی اللہؒ کی اس کتاب کو لینن اور مارکس نے..... پورے ستر سال بعد چرایا.....اور انہی اصولوں کو چرا کر قرآن اور اللہ کے نام کو ختم

کر کے..... اس کو اشتراکیت کے نظام کے نام سے ترتیب دیا.....

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے اصولوں کو لینن اور مارکس نے چرا

..... ہمارے پاس اس کے شواہد موجود ہیں..... چنانچہ شاہ ولی اللہ

محدث دہلویؒ وہ واحد انسان ہے..... جس نے سب سے پہلے اسلام کا

معاشی نظام پیش کیا.....

اور ان کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تفصیل میں جانا نہیں چاہتا

..... اور تفہیمات الٰہیہ ..... فیوض الحرمین ..... اور بڑی بڑی دیگر

کتابیں..... وہ تمام ان کے علوم کا جیتا جاگتا ثبوت ہے.....

میرے دوستو!..... شاہ ولی اللہؒ نے فتنہ اموزک کا مقابلہ کیا

..... شاہ ولی اللہؒ نے کرامتی فتنے کا مقابلہ کیا..... شاہ ولی اللہؒ نے

سکھوں کی رسموں کے خلاف جہاد کیا..... ہندوؤں کی رسموں کے خلاف

جہاد کیا..... اسی اثناء میں ۱۷۶۲ء میں امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ

اللہ علیہ کا انتقال ہوگیا.....

تاریخ پیدائش شاہ عبدالعزیز دہلویؒ:۔

اور شاہ ولی اللہؒ کے انتقال سے پہلے ۱۷۳۹ء میں شاہ ولی اللہؒ کے گھر

ایک بچہ پیدا ہوا..... اسی بچے کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کہتے ہیں

..... اور اسی بچے نے ۱۷۶۲ء میں اپنے باپ کی مسند پر بیٹھ کر.....

حدیث رسول اللہ ﷺ کا درس دینا شروع کیا.....

اور ۱۷۷۲ء میں جب اس بچے نے دیکھا کہ ہندوستان کے بڑے

بڑے علاقوں پر..... انگریزی حکومت کا تسلط ہوگیا ہے..... تو ۱۷۷۲ء

Scanned with CamScanner

میں سب سے پہلے ہندوستان کی تاریخ میں..... جس نے انگریز کے خلاف دشمنی کا بیج بویا..... وہ اسی شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کی ذات تھی.....

۱۷۷۲ء میں سب سے پہلے شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے.....

انگریزی حکومت

انگریزی ذریت

اور انگریز قوم کے خلاف جہاد کا فتویٰ جاری کیا

سلطان ٹیپوؒ میدان کارزار میں :۔

میرے دوستو!.....شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے اس فتوے کے بعد..... ایک آدمی جس کا نام حیدر علی تھا..... وہ حیدر علی تو انگریز کی فوج میں شامل تھا..... لیکن اس حیدر علی کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا..... اس بچے نے جب سنا کہ علماء نے انگریز کے خلاف فتویٰ جہاد جاری کر دیا ہے.....تو وہ بچہ رضا کاروں کو تربیت دینے لگا..... اس نے اپنی قوم کو زنجیروں میں جکڑا ہوا پایا..... اس نے اپنی قوم کو غلامی کی زنجیروں میں پایا.....تو اس بچے سے رہا نہ گیا..... اس نے ۳۵۰ رضا کاروں کا ایک دستہ تیار کیا..... جس دستے نے اس نوجوان کے ہاتھ پر موت کی بیعت کی..... اس نوجوان کو تاریخ کی زبان میں..... جو حیدر علی کا بیٹا تھا.....اسی نوجوان کو فتح علی سلطان ٹیپوؒ کہتے ہیں.....

میرے دوستو..... وہ فتح علی سلطان ٹیپو ۱۷۷۲ء میں عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے فتوے کی وجہ سے .....اس نے میدان جنگ قائم کیا.....اور ۱۷۹۲ء میں سلطان ٹیپو فوجوں کو لے کر سرنگا پٹم کے علاقے میں

Scanned with CamScanner

آیا..... اور اس نے انگریز کی فوجوں کے مقابلے میں ہم کلام ہونے کی دعوت دی..... اور چار میسور کی لڑائیاں لڑیں..... انگریز سے لڑ گیا..... تن تنہا لڑتا رہا..... تن تنہا ٹکراتا رہا..... لیکن انگریز بڑی شاطر قوم تھی..... اس نے سوچا کہ سلطان کے جذبات کو ہم اس طرح ختم نہیں کر سکتے..... اس نے سلطان کی فوج کے سپہ سالار میر صادق کو دو مربع زمین کا لالچ دے کر خرید لیا.....

سلطان ٹیپوؒ کی جعلی تصویر:۔

میرے دوستو..... آج کتنی ستم ظریفی ہے پاکستان کی اس بدقسمت قوم کی..... جس کے آج پاکستان کے نصاب تعلیم میں..... یونیورسٹی اور کالج کے نصاب تعلیم میں..... سلطان ٹیپوؒ کی تاریخ کو مکمل طور پر نہیں پڑھایا جاتا..... آج سلطان ٹیپوؒ کی وہ تصویر کتابوں میں آپ لوگوں کو دکھائی جاتی ہے..... جو کہ سلطان ٹیپوؒ کی تصویر اپنی نہیں ہے.....

حالانکہ سلطان ٹیپوؒ نے ساری زندگی داڑھی نہیں منڈوائی..... لیکن سلطان ٹیپوؒ کا وہ فوٹو کتابوں میں چھاپا گیا کہ جس میں..... اس کی داڑھی نہیں ہے..... جب کہ سلطان ٹیپو تو داڑھی کی سنت سے آراستہ تھا.....

سلطان ٹیپوؒ قطب وقت:۔

شیخ العرب و العجم سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ..... اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ سلطان ٹیپوؒ اپنے دور کا قطب وقت تھا.....

مولانا مدنیؒ کہتے ہیں کہ سلطان ٹیپوؒ تہجد گزار تھا..... سلطان ٹیپوؒ

شب زندہ دار تھا..... سلطان ٹیپوؒ کے وہ خطوط اٹھا کر دیکھو..... جو اس نے سید احمد شہیدؒ کو لکھے..... اس نے کہا کہ میں انگریز کو ختم کر کے برصغیر پر اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتا ہوں..... اس برصغیر میں اسلامی حکومت کا فلسفہ سلطان ٹیپوؒ نے پیش کیا تھا.....

میرے بھائیو!.....سلطان ٹیپوؒ اتنا نیک آدمی تھا کہ اس نے میسور کی جامع مسجد تعمیر کروائی..... اس نے کہا کہ پہلی جماعت وہ عالم کروائے کہ جو صاحب ترتیب ہو.....

علماء جانتے ہیں کہ صاحب ترتیب اسے کہتے ہیں کہ جس کی پانچ نمازیں کبھی اکٹھی قضاء نہ ہوئی ہوں.....سلطان ٹیپو نے شرط لگائی ..... جو صاحب ترتیب ہو وہ جماعت کروائے..... سارے علماء اپنی جگہ کھڑے رہے..... سلطان ٹیپوؒ دیکھتا رہا..... جب کوئی آگے نہ بڑھا..... تو خود سلطان ٹیپو آگے آیا..... اور اس نے کہا کہ میں یہ بات کھولنا نہیں چاہتا تھا..... جب سے بالغ ہوا تھا..... آج تک میری پانچ نمازیں کبھی اکٹھی قضاء نہیں ہوئی ہیں.....اتنا بڑا درویش انسان تھا.....

ہم نے اس کا نام کتوں کے نام پر رکھا..... جو آج سلطان ٹیپوؒ کی مخالفت کرتا ہے..... جس نصاب تعلیم میں سلطان ٹیپوؒ کی مخالفت کی گئی ہے..... جن لوگوں نے سلطان ٹیپو..... کا نام کتوں کے نام پر رکھا..... یہ سلطان ٹیپو کے نام لیوا نہیں تھے.....

میرے بھائیو!.....آج یہ میر صادق کی منحوس اولاد ہے..... یہ انگریزوں کے خوشامدی تھے..... آج بھی اس ملک میں انگریزی ذریت

Scanned with CamScanner

کا ایک پودا موجود ہے..... کہ جو.....

انگریزی کلچر کو

انگریزی تسلط کو

انگریزی تمدن کو

انگریزی ذریت کو

اچھا سمجھتا ہے..... اس انگریزی تمدن کو اچھا سمجھنے والے کو چاہئے کہ وہ اس ملک کو چھوڑ کر..... اپنے اس آباء کے پاس چلا جائے..... یہ ملک انگریزی مخالفوں کا ملک ہے..... اس ملک کی بنیادوں میں انگریز دشمنی رچی بسی ہے.....

تاریخ شہادت سلطان ٹیپوؒ:۔

میرے دوستو..... میں اپ کے سامنے تاریخ کے اوراق کھول رہا ہوں..... اور مجھے امید ہے کہ ان تاریخ کے اوراق کو آپ ازبر کریں گے..... اور اس سے استفادہ کریں گے.....

میرے دوستو..... آ دیکھتے ہیں کہ ۱۷۹۲ء میں سلطان ٹیپوؒ کو شہید کردیا گیا..... اور تن تنہا وہ میسور کا مجاہد شہید ہوگیا..... وہ مجاہد جس نے کہا گیدڑ کی سولہ سالہ زندگی سے شیر کی..... ایک دن کی زندگی بہتر ہے..... وہ مجاہد میسو کے قلعے پر شہید ہوگیا..... اور میر صادق نے غداری کرکے ۹ سو میل مربع زمین الاٹ کرالی.....

میرے دوستو..... اب یہاں سے دو رخ پیدا ہوتے ہیں..... اب میں اپنی معروضات کو بجھانا چاہتا ہوں..... ایک رخ انگریز کی حمایت

کرنے والا ہے ..... وہ کون سا رخ ہے؟ ..... میر صادق .....
اور ایک انگریز سے ٹکرانے والا ہے ..... وہ کون سا رخ ہے
..... سلطان ٹیپوؒ کا ..... اور اس رخ کی تائید میں فتویٰ دینے والا کون
تھا؟ ..... وہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تھے .....
چنانچہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا فتویٰ ..... بنیاد ہے ہندوستان
کی جنگ آزادی کی ..... اگر شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا فتویٰ نہ
ہوتا ..... تو تحریک آزادی بھی نہ چلتی ..... اگر شاہ عبدالعزیز محدث
دہلویؒ کا فتویٰ نہ ہوتا .....

..... تو .....

ریشمی رومال کی ..... تحریک نہ چلتی
ہندوستان چھوڑ دو کی ..... تحریک نہ چلتی
تاریخ ترک موالات کی ..... تحریک نہ چلتی
تحریک خلافت کی ..... تحریک نہ چلتی
بالاکوٹ کی ..... تحریک نہ چلتی

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے فتویٰ کی بنیاد پر ..... انگریز کے
خلاف مسلمان قوم کو متحد ہو کر لڑنے کا سبق ملا .....
میرے دوستو ..... ۱۷۹۲ء میں سلطان ٹیپو شہیدؒ ہو گیا ..... اور
انگریز نے سمجھا کہ ایک روڑہ جو میرے راستے میں تھا ..... وہ سلطان ٹیپو
شہیدؒ ہو گیا ہے ..... اور میر صادق کو ۹ سو مربع میل زمین مل گئی .....

تاریخ شہادت نواب سراج الدولہؒ:۔

Scanned with CamScanner

اس کے بعد نواب سراج الدولہؒ میدان میں آیا..... اس نے جنگ پلاسی لڑی..... یہ جنگ پلاسی کل ۲۲ گھنٹے جاری رہی..... انگریز نے نواب سراج الدولہؒ کے سپہ سالار میر جعفر اور ایمٹن کو خرید لیا..... اور نواب سراج الدولہؒ جو تھا..... وہ سلطان ٹیپوؒ کی طرح شہید ہوگیا..... اور میر جعفر اور ایمٹن نے میر صادق کی طرح غداری کی..... اس ہندوستان کی تاریخ میں.....

ایک غداروں کا گروہ ہے

ایک وفاداروں کا گروہ ہے

ایک انگریز کے دشمنوں کا گروہ ہے

ایک انگریز کے حاشیہ نشینوں کا گروہ ہے

اور اس دور میں حاشیہ نشینوں کا دور تھا..... آج بھی وہ حاشیہ نشین اس ملک میں موجود ہیں..... اس وقت جو انگریز کے دشمن تھے..... وہ گروہ بھی..... آج علماء دیوبند کی شکل میں موجود ہے.....

فرقہ واریت کا موجد کون؟:۔

میرے دوستو..... آپ حیران ہوں گے..... ہندوستان میں آ کر کیا ہوا..... فرقہ واریت کیسے پیدا ہوئی..... غلام احمد قادیانی کو کس نے پیدا کیا اور فتنے کیسے اٹھے..... جاگیر دار طبقے نے کیا کچھ کیا..... نو نو سو مربع زمینیں کیسے الاٹ کرائی گئیں.....

امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو غدار کس نے کہا

.....اور.....

Scanned with CamScanner

شیخ العرب والعجم حسین احمد مدنیؒ پر کفر کے فتوے کس نے لگائے

اور آج فتنوں کی بنیاد کون رکھا ہے..... کون خانہ کعبہ کے امام کو کافر کہتا ہے..... یہ ایک داستان ہے کہ جو شروع سے لے کر آخر تک سمجھنے کے قابل ہے..... اگر آپ اس تمہید کو سمجھ لیں گے..... آپ کو پورے ہندوستان کے اختلافات سمجھ آجائیں گے.....

میرے بھائیو!..... میں کسی پر کفر کے فتوے لگانے کا عادی نہیں ہوں..... میں کسی کو برا کہنے کا عادی نہیں ہوں..... آپ تاریخ کے اوراق کو دیکھتے جائیں..... آپ کو پتہ چل جائے گا کہ فرقہ واریت کہاں سے پیدا ہوئی..... اور غلط لوگ کہاں سے اٹھے..... میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا.....

راجہ رنجیت سنگھ کی ستم ظریفیاں:۔

میرے دوستو..... اس کے بعد دوزخ ہندوستان کی تاریخ کے ہیں..... ایک غداروں کا..... ایک تصویر کا پہلا رخ ایک دوسرا رخ..... نواب سراج الدولہؒ کے بعد کیا ہوا..... نواب سراج الدولہؒ کی شہادت کے بعد راجہ رنجیت سنگھ اس پنجاب پر حکمران تھا.....

اس پنجاب پر راجہ رنجیت سنگھ ۱۸۴۰ء میں حکمران بنا..... پشاور اور صوبہ سرحد بھی..... اس وقت پنجاب میں شامل تھا..... راجہ رنجیت سنگھ نے حکومت سنبھالتے ہی مسلمانوں پر ظلم و ستم شروع کر دیا..... راجہ رنجیت سنگھ نے لاہور کی شاہی مسجد کے صحن میں اصطبل بنا دیا..... اور مسجد میں گھوڑوں کو کھڑا کرنے لگا..... اور مسلمان لڑکیوں کو بے آبرو کرنا شروع

Scanned with CamScanner

کردیا..... اوراس راجہ رنجیت سنگھ کے مظالم کی داستان.....

میرے بھائیو!..... جب رائے بریلی میں پہنچی..... رائے بریلی میں ایک درویش خدا رہتا تھا..... اس درویش کا نام کیا ہے .....اس درویش کا نام سید احمد شہیدؒ ہے.....

شاہ ولی اللہؒ کی صالح اولاد:۔

میرے بھائیو!.....میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے چار بیٹے تھے.....

پہلے بیٹے کا نام	.....	شاہ عبدالعزیزؒ
دوسرے بیٹے کا نام	.....	شاہ عبدالقادرؒ
تیسرے بیٹے کا نام	.....	شاہ رفیع الدینؒ
چوتھے بیٹے کا نام	.....	شاہ عبدالغنیؒ

.....یہ چار بیٹے تھے.....

چاروں	.....	مفسر قرآن تھے
چاروں	.....	حدیث کے محدث تھے
چاروں	.....	اپنے دور کے قطب تھے

میرے دوستو! .....یہ چار بیٹے تھے..... پہلے بیٹے شاہ عبدالعزیزؒ کی تاریخ آپ کو معلوم ہوگئی..... جنہوں نے فتویٰ جہاد جاری کیا تھا.....اور شاہ عبدالقادرؒ اور شاہ رفیع الدینؒ وہ ہیں..... جنہوں نے قرآن کا ترجمہ سب سے پہلے ہندوستان میں کیا.....

اور چوتھے بیٹے شاہ عبدالغنیؒ ہیں کہ جن کو..... یہی سب سے بڑا

Scanned with CamScanner

اعزاز حاصل ہے کہ ان کے گھر میں ایک فرزند پیدا ہوا..... اس فرزند کو آج ہم شاہ اسماعیل شہیدؒ کہتے ہیں.....

میرے دوستو!.....شاہ اسماعیل شہیدؒ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے حقیقی پوتے ہیں..... اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے بھتیجے ہیں..... اور شاہ عبدالغنیؒ کے لڑکے ہیں..... راجہ رنجیت سنگھ پنجاب پر حکمران ہوا..... سید احمد شہیدؒ رائے بریلی سے چل کر.....اور دہلی میں آ کر انہوں نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ سے علم حاصل کیا..... علم حاصل کر کے واپس چلے گئے .....شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے بھتیجے شاہ اسماعیل شہیدؒ سید احمد شہیدؒ کے مرید ہوگئے .....اور سید احمد شہیدؒ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے مرید ہوگئے.....

سید احمد شہیدؒ کا اعلان جہاد:۔

میرے دوستو..... سید احمد شہیدؒ نے رائے بریلی میں..... ہندوستان میں دو شہر ہیں.....

ایک رائے بریلی ہے

.....اور.....

ایک الٹے بانس بریلی ہے

رائے بریلی سے سید احمد شہیدؒ پیدا ہوئے..... اور الٹے بانس بریلی کی تاریخ کا تو آپ کو پتہ ہوگا.....آج میں اس موضوع کو یہاں دہرانا نہیں چاہتا.....

میرے دوستو! .....رائے بریلی سے سید احمدؒ بریلی پیدا ہوئے

Scanned with CamScanner

.....اور جب ان کو پتہ چلا کہ پنجاب میں..... راجہ رنجیت سنگھ مسلمانوں پر ظلم و تشدد کر رہا ہے..... تو سید احمد شہیدؒ نے اعلان کر دیا جہادی دستہ میں بھرتی ہونے کا..... اور اپنے مریدوں کو کہا کہ انگریز کے خلاف جہاد فرض ہو چکا ہے..... چنانچہ ۷۵۰ مجاہدوں کو لے کر.....اور دس ہزار مریدوں کو لے کر..... سید احمد شہیدؒ رائے بریلی سے ۱۸۲۶ء میں چلتے ہیں.....

اور اس چلنے سے پہلے سید احمد شہیدؒ نے اپنے شاگرد شاہ اسماعیلؒ کو پنجاب بھی بھیجا تھا..... جنہوں نے واپس جا کر رپورٹ دی تھی کہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے..... مسجدوں کو اصطبل بنا دیا گیا ہے.....

میرے دوستو!.....شاہ اسماعیل شہید واپس گئے..... تو جاتے ہی سید احمد شہیدؒ نے اعلان جہاد کر دیا..... یہ قافلہ رائے بریلی سے چلا..... درہ خیبر سے ہوتا ہوا.....اور درہ بولان سے ہوتا ہوا..... ۱۸۲۷ء میں پشاور پر آ کر حملہ کیا..... اور آپ حیران ہوں گے کہ پشاور کو پہلے حملے میں فتح کر لیا.....

شاہ اسماعیل شہیدؒ کا روحانی فرزند مفتی محمودؒ:۔

اور فتح کرنے کے بعد..... جب صبح کو شاہ اسماعیلؒ نے پشاور کے چوک میں کھڑے ہو کر..... اعلان جہاد کیا کہ آج کے بعد پشاور پر .....امیر المومنین سید احمد شہیدؒ کی حکومت ہے.....

.....اور.....

آج کے بعد پشاور میں ..... جوا بازی بند ہے

آج کے بعد پشاور میں ..... اغواء ڈکیتی بند ہے

Scanned with CamScanner

آج کے بعد پشاور میں ..... چوری ڈاکہ بند ہے

آج کے بعد پشاور میں ..... سٹہ بازی بند ہے

آج کے بعد پشاور میں ..... افیون و چرس بند ہے

اور آج کے بعد پشاور میں ..... شراب خوری بند ہے

میرے بھائیو!..... جب یہ اعلان سید احمد شہیدؒ کے شاگرد ..... شاہ اسماعیل شہیدؒ نے ۱۸۲۷ء میں پشاور میں کیا ..... جس دن شاہ اسماعیل شہیدؒ نے شراب کی بندش کا اعلان کیا وہ یکم مئی اتوار کا دن تھا.....

میرے بھائیو!..... میں جب تاریخ کے اوراق کھولتا ہوں..... مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اسی شاہ اسماعیل شہیدؒ کے ایک سو سال کے بعد..... جب شاہ اسماعیلؒ کا ایک روحانی فرزند مفکر اسلام مفتی محمودؒ اسی پشاور میں برسر اقتدار آتا ہے..... تو جس دن مفتی محمودؒ نے حلف اٹھایا..... اور شراب کی بندش کا اعلان کیا..... وہ دن بھی یکم مئی ۱۹۷۲ء اتوار کا تھا.....

۱۸۲۷ء یکم مئی کو شاہ اسماعیل شہید اسی پشاور میں شراب کی بندش کا اعلان کرتا ہے ..... اور یکم مئی ۱۹۷۲ء اتوار کے بعد..... اسی پشاور میں مفتی محمودؒ شراب کی بندش کا اعلان کرتا ہے..... یہ ایک تاریخ کا اتفاق ہے..... میرے اکابر کی داستان ایک زندہ جاوید داستان ہے.....

مجاہد کی اذان اور ملاں کی اذان اور:۔

میرے دوستو!..... ۱۸۲۷ء میں یہ قافلہ وہاں پہنچا..... اس نے پشاور فتح کرلیا..... اور اس کے بعد.....

شنگھاری فتح کیا

اتمان دہی فتح کیا

چارسدہ فتح کیا

اکوڑہ خٹک فتح کیا

اکوڑہ فتح کر کے جب لوگ آگے بڑھے.....تو سید احمد شہیدؒ
پاس راجہ رنجیت سنگھ کا ایک قاصد آیا.....اور اس نے آ کر کہا کہ
صاحب جتنا علاقہ آپ نے فتح کرلیا ہے ..... اس پر آپ کی حکومت
.....اب آپ آگے نہ بڑھیں.....اور پیش قدمی روک دیں.....

تو سید احمد شہیدؒ نے کہا کہ اے رنجیت سنگھ..... میں ملک گیری او
صدارت کی ہوس کے لئے نہیں آیا .....میں تیرے بہیمانہ ظلم و ستم سے
مسلمان قوم کو نجات دلانے آیا ہوں..... جب تک تیرا ظلم باقی رہے
گا.....سید احمد کٹ تو سکتا ہے..... ٹکڑے ٹکڑے ہوسکتا ہے.....
اور ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا .....سید احمد شہیدؒ کا یہ نعرہ تھا.....

چھبیس لاکھ سکھوں نے کلمہ پڑھ لیا:۔

میرے دوستو!.....سید احمدؒ کوئی معمولی آدمی نہیں تھا.....
ہندوستان کی پوری تاریخ کا آپ مطالعہ کریں.....
میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جہاں تک میرا مطالعہ ہے.....
ہندوستان میں آج تک شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے بعد..... اتنا بڑا پیر
اور ولی پیدا نہیں ہوا کہ جس کے..... چالیس لاکھ مرید بنے ہوں.....
اتنا بڑا پیر پیدا نہیں ہوا کہ جس کے ہاتھ پر..... ۲۶ لاکھ سکھوں
نے کلمہ پڑھا ہو.....

Scanned with CamScanner

اتنا بڑا آدمی پیدا نہیں ہوا..... جس کے شاگرد شاہ اسماعیل شہیدؒ کی..... ایک کتاب تقوت الایمان کو پڑھ کر ساڑھے تین لاکھ کافروں نے نبی کا کلمہ پڑھ لیا ہو..... ایسا آدمی کبھی آپ نے نہیں دیکھا ہوگا.....

سید احمد شہیدؒ کے بارے میں آتا ہے کہ جس جگہ کھڑے ہوتے تھے..... چاہے دس لاکھ آدمی سامنے ہوتا تھا..... سید احمدؒ کا چہرہ دیکھ کر توجہ کر لیتا تھا..... اور سید احمد کے ساتھ چلتا تھا..... کافر کلمہ پڑھتے تھے اور زانی اور شرابی توبہ کرتے تھے..... لوگ سید کے چہرے کو دیکھ کر ایمان لے آتے تھے.....

وہ اتنا درویش انسان تھا

وہ اتنا ولی اللہ انسان تھا

وہ اتنا قطب وقت انسان تھا

اور جب شاہ عبدالعزیزؒ کی شاگردی کا دور تھا..... اور سید احمد شہیدؒ کتابیں پڑھا کرتے تھے..... ایک دن کتاب کھولی تو حروف نظر نہیں آئے..... سید احمد شہید نے کہا استاد جی میری کتاب کے حروف نظر نہیں آتے..... فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھے کتابوں کے علم سے بے نیاز کر کے عرش سے اپنی طرف سے تجھ علم عطا کرے گا..... اور تجھے کتابوں کے علم سے بے نیاز کر دے گا..... اور اسے علم لادنی کہا جاتا ہے..... جو سید احمد شہید کو اللہ نے عطاء فرمایا تھا.....

بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر:۔

میرے دوستو!..... یہ کوئی معمولی آدمی نہیں تھا..... سید احمد

Scanned with CamScanner

شہید نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا .....اور پھر اس کے بعد یہ قافلہ آگے بڑھتا رہا..... چنانچہ کئی سال گزر گئے..... کسی علاقے میں چھ ماہ قیام ہوتا .....کسی بستی میں ایک ماہ قیام ہوتا.....

اسی طرح گزرتے گزرتے یہ قافلہ ۱۸۳۱ء یکم مئی کو یہ قافلہ بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر پہنچا..... بالاکوٹ پاکستان میں ہے..... ہندوستان میں نہیں ہے..... اور آپ بھی جا کر دیکھ سکتے ہیں..... یہی وہ پہاڑیاں ہیں..... جن پہاڑیوں سے آج سے کئی سو سال پہلے بدر و احد کی یاد تازہ ہوئی تھی..... اور ان پہاڑیوں پر شہداء کا خون گرا تھا.....

آج پاکستان میں ایک طبقہ ایسا ہے کہ جو اتنا اتنا نامراد طبقہ ہے ..... میں حیران ہوتا ہوں..... اس ملک کی بدقسمتی دیکھئے .....یہاں ایسے لوگ بھی بستے ہیں کہ جو سید احمد شہیدؒ .....اور شاہ اسماعیل شہیدؒ پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں..... اور ان کو گستاخ کہتے ہیں..... اور ان کو سکھوں کا ایجنٹ کہتے ہیں.....

میں کہتا ہوں کہ آدمی بات کرتا ہوا سوچ تو لیتا ہے..... لیکن یہاں تو سوچ کا مادہ ہی ختم ہوگیا ہے ..... سید احمد شہیدؒ سکھوں سے لڑائی کررہے ہیں ..... اور لڑائی کرتے کرتے بچ کر واپس نہیں آگئے..... کوئی مربع الاٹ کرا کر واپس نہیں ہٹے..... بلکہ لڑتے لڑتے وہیں شہید ہوگئے..... ان کی گردن تو کٹ گئی مگر میدان نہیں چھوڑا..... ان کا مزار آج بھی بالاکوٹ کے بازار میں بنا ہوا ہے.....

ان کے شاگرد شاہ اسماعیل شہیدؒ کا مزار..... اسی بالاکوٹ کے

Scanned with CamScanner

بازار سے ایک میل کے فاصلے پر..... پہاڑی کے اوپر اور نیچے سے دریا بہتا ہے..... اور ادھر شاہ اسماعیل شہیدؒ کی گردن دفن ہے.....

کہیں دھڑ دفن ہے

کہیں ایک ٹکڑا دفن ہے

کہیں دوسرا ٹکڑا دفن ہے

جبکہ غدار ٹکڑے نہیں کرایا کرتے..... ایجنٹ جو ہوتے ہیں وہ تو بچ کر آجاتے ہیں..... وہ تو جاگیریں لے لیتے ہیں.....اور وہ اپنے ٹکڑے پہاڑوں پر نہیں بکھیرا کرتے.....

سید احمد شہیدؒ کوئی معمولی آدمی تھا..... بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر یہ لوگ یکم مئی ۱۸۳۱ء کو پہنچے..... رات کو پڑاؤ ڈالا..... اور اس علاقے کی ایک قوم نے غداری کی..... اور رنجیت سنگھ کی فوجوں کو مخبری کی..... اور انہوں نے پہاڑ کے عقب میں شب خون مارا.....

اور پانچ مئی کے دن سید احمد شہیدؒ اپنی عبادت گاہ میں..... سجدے میں موجود تھے.....اور تہجد کے وقت سجدے کی حالت میں سید احمدؒ کی گردن کاٹ دی گئی..... اور اسی دن شاہ اسماعیل شہیدؒ میدان میں نکلے..... چار دن تک شاہ اسماعیل شہیدؒ لڑائی کرتے رہے.....

شاہ اسماعیل شہیدؒ کی عجیب کرامت:۔

اور اس شاہ اسماعیل شہیدؒ کو گستاخ رسولؐ کہنے والو..... عقل کے ناخن لو..... اتنا بڑا عاشق رسولؐ کوئی پیدا ہوا ہوگا..... اس کے سامنے ایک سکھ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی.....

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو!..... شاہ اسماعیل شہیدؒ نے اس سکھ سے کہا.....
خدا کی قسم اس وقت نہیں مروں گا..... جب تک تیری گردن نہ اڑا دوں
..... شاہ اسماعیل شہیدؒ نے قسم کھالی.....

اور حدیث میں آتا ہے..... اذا الشترف اکفر ملفوع
باابواب لا اقسم باللہ بسراء..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
ایسے درویش..... انسان میری امت میں ہوں گے کہ اللہ کی اگر وہ قسم
کھالیں..... اللہ ان کی قسم کو پورا کردیتا ہے..... اگر وہ کہہ دیتے ہیں
کہ صبح بارش ہوگی..... خدا ان کی قسم کو پورا کرنے کے لئے ..... بارش
ڈال دیتے ہیں.....

میرے دوستو!..... یہ شاہ اسماعیل شہیدؒ وہی درویش خدا تھا کہ
جس نے قسم کھائی کہ میں نہیں مروں گا..... جب تک تیرے ٹکڑے نہ
کرلوں..... یہ بات کہی ہے تو پیچھے سے ایک دشمن رسولؐ نے..... شاہ
اسماعیل کی گردن پر تلوار ماری ہے..... شاہ اسماعیل کی گرن کٹ کر زمین پر
گر پڑی..... اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے ہاتھوں مین تلوار ہے.....

چونکہ قسم کھا چکے ہیں کہ میں بعد میں گروں گا پہلے تجھے گراؤں
گا..... گردن کٹنے کے باوجود..... شاہ اسماعیلؒ کی کرامت ہے کہ اس
دشمن رسولؐ کے پیچھے بھاگتے ہیں..... ایک فرلانگ کے فاصلے پر شاہ
اسماعیل شہیدؒ نے اس دشمن کے جسم اور گردن پر وہ خنجر پیوست کر دیا.....
اور میرے شاہ اسماعیل شہیدؒ خود گر گئے.....

میرے دوستو!..... دشمن رسولؐ کو قتل کر کے..... شاہ اسماعیل

Scanned with CamScanner

شہیدؒ اوپر گر گئے..... اتنا بڑا عاشق رسولؐ کون ہوگا؟.....

شاہ اسماعیل کی کتابیں اٹھا کر دیکھو..... منصب امامت پڑھو ..... شاہ اسماعیل شہید کی کتاب تقویۃ الایمان کا مطالعہ کرو..... آپ کے ایمان کو تازگی ملے گی..... بدعات سے نفرت پیدا ہوگی..... شرک سے دوری ہوگی .....

شاہ اسماعیل شہیدؒ کو گستاخ رسول کہنے والو..... ان کے نعتیہ کلام سلک نور کا مطالعہ کرو..... خدا کی قسم ایک ایک شعر ایسا ہے کہ انسان سر دھنتا ہے..... اور ان کے عشق رسولؐ پر وجد آتا ہے.....

میرے بھائیو!..... وہ بڑے لوگ تھے..... چنانچہ بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر سید احمد شہیدؒ پانچ مئی کو شہید ہوئے..... اور شاہ اسماعیل شہیدؒ ۹ مئی کو شہید ہوئے..... انہی بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر ۴۵۰ شاہ اسماعیلؒ کے فوجی شہید ہوئے..... اور تقریباً ۱۰۰ کے قریب باقی لوگ جو بچ گئے تھے..... وہ واپس آ گئے..... اور ان بچے ہوئے لوگوں میں .....

مولانا یحیٰ علیؒ تھے

مولانا مملوک علیؒ تھے

مولانا ولایت علیؒ تھے

مولانا محمد جعفر تھانیسریؒ تھے

۱۸۳۱ء یکم مئی سے لے کر ۱۰ مئی تک..... بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر یہ واقعہ پیش آیا..... اور آج بھی ان پہاڑیوں کو اگر غور سے دیکھا جائے..... اور تصور کیا جائے تو ان پہاڑوں سے شہداء بالاکوٹ کا ابلتا ہوا

Scanned with CamScanner

خون نظر آتا ہے.....اور بالاکوٹ کی اس تحریک کو.....تحریکِ بالاکوٹ کہتے ہیں.....اور انہی مجاہدوں کو شہداء بالاکوٹ کہا جاتا ہے.....

کیا ہم غازیان بدر سے کم ہیں:۔

میرے دوستو!.....پھر اس کے بعد ۱۸۳۱ء یکم مئی سے لے کر دس مئی تک..... پہاڑوں پر یہ مجاہدوں کا قافلہ شہید ہوگیا .....اور اس کے بعد ۱۸۳۱ء دس مئی کے بعد یہ لوگ بچ کر واپس آ گئے .....۱۸۳۱ء کے بعد ہندوستان پر انگریزوں کی حکومت مستحکم ہورہی تھی .....چنانچہ علماء نے کئی میٹنگیں کیں..... علماء نے کئی علاقے کے لوگوں کو اکٹھا کیا کہ انگریز کے خلاف فیصلہ کن لڑائی لڑی جائے..... یہ کرتے کرتے کئی سالوں کا عرصہ گزر گیا.....آخر ۱۹۵۶ء میں دہلی کے جید مقامی علماء کی میٹنگ ہوئی .....اس میٹنگ میں .....

مولانا ولایت علیؒ

حافظ محمود حسن شہیدؒ

مولانا جعفر تھانیسریؒ

مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

یہ سارے لوگ اس میٹنگ میں شریک ہوئے

مولانا قاسم نانوتویؒ نے فرمایا کہ تمہیں پتہ نہیں ہے .....انگریز ہمارے سر پر کھڑا ہے..... انگریز نے پورے ہندوستان میں اپنی حکومت کا

Scanned with CamScanner

جال بچھا دیا ہے..... لہذا تم فیصلہ کن لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ..... یا تو کٹ جائیں گے یا پھر انگریز کا مقابلہ کریں گے..... اور انگریز کو یہاں رہنے نہیں دیں گے.....

مولانا نانوتویؒ نے یہ بات فرمائی تو ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہوا..... اور اس نے کہا کہ حضرت ہماری تعداد تو بہت تھوڑی ہے..... اور ہمارے وسائل بھی بہت تھوڑے ہیں..... تو حضرت نانوتویؒ نے تاریخی بات فرمائی .....فرمایا کہ کیا ہماری تعداد غازیان بدر سے بھی کم ہے..... یہ بات کہنے کی دیر تھی کہ لوگوں میں جذبہ پیدا ہو گیا..... اور مولانا نانوتوی کی اس بات پر جنگ یا آزادی کا فیصلہ کرلیا گیا.....

جنگ آزادی کی ابتداء:۔

میرے دوستو!..... اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہندوستان کی تاریخ میں سب سے بڑی دو لڑائیاں ہیں .....ایک ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی اور ایک تحریک ریشمی رومال..... تحریک ریشمی رومال کی بنیاد بھی..... مولانا نانوتوی کے شاگرد..... مولانا شیخ الہند محمود حسنؒ نے رکھی .....اور جنگ آزادی کی بنیاد بھی..... حاجی امداد اللہؒ کے شاگرد مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے رکھی.....

میرے دوستو!..... یہ انگریز کے خلاف..... جو فیصلہ کن لڑائی لڑی گئی..... جس کے بعد ۴ ہزار علماء کو پھانسی کے تختے پر لٹکایا گیا..... جن کی تاریخ ابھی میں آپ کے سامنے بیان کرنے لگا ہوں.....

میرے دوستو!..... ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو آج پاکستان کا

Scanned with CamScanner

ایک طبقہ جس کو انگریزی ذریت کا ساتھ ہر وقت ساتھ رہتا ہے..... وہ کہتا ہے کہ یہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی نہیں تھی..... یہ عذر تھا..... ہماری کئی کتابوں میں عذر کا نام دیا جاتا ہے..... عذر وہ لوگ نام دیتے ہیں..... آج بھی جو انگریزوں کی ذہنیت رکھتے ہیں..... علماء اپنی آزادی کے لئے لڑائی کریں تو یہ عذر کیسے ہوسکتا ہے..... یہ تو تحریک آزادی تھی..... جس کے سرخیل حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ اور مولانا محمد قاسم نانوتوی تھے.....

جنگ آزادی کے دو جرنیل:۔

میرے دوستو!.....۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہوئی تو دو محاذ بتائے گئے..... ایک محاذ ابنالہ پر جس کی قیادت مولانا جعفر تھانیسری کے پاس تھی.....اور ایک قافلہ شاملی کے محاذ پر تھا.....اس قافلہ کی قیادت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے پاس تھی.....

میرے دوستو!.....آپ حیران ہوں گے..... کہ علماء نے لڑائی لڑی'.....منجنیک استعمال ہوئی..... اس جنگ میں سامان کی کمی کی وجہ سے اور چند لوگوں کی غداری کی وجہ سے..... یہ واضح بات ہے کہ ۱۸۵۷ء کی عالمگیر اس جنگ آزادی میں علماء کو فتح نہیں ہوسکی.....وہ نتائج برآمد نہیں ہوئے.....اگر نتائج برآمد نہیں ہوئے اور فتح بھی تو نہیں ہوئی ..... لیکن آزادی کا جذبہ جو اندر ہی اندر مچل رہا تھا..... آزادی کی چنگاڑی جو سلگ رہی تھی وہ سلگتی رہی اور جذبہ بیدار رہا.....اور ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ختم ہوگئی.....

Scanned with CamScanner

جذبہ جہاد کو ختم کردو:۔

انگریز نے وائسرائے برطانیہ نے ..... ہندوستان کے اپنے وذراء سے اور مشیروں سے رپورٹ طلب کی کہ بتاؤ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد ..... تمہاری حکومت ہندوستان میں کیسے قائم رہ سکتی ہے ..... جس کا نام سب سے بڑا ڈاکٹر تھا ..... ڈاکٹر ویلم حیدر ہندوستان کا ایک بہت بڑا سیاست دان اسے کہا جاتا تھا ..... اس نے وائسرائے برطانیہ کو جو رپورٹ بھیجی ..... اس رپورٹ کے الفاظ آپ کو بتاتا ہوں ..... اس نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے لوگ ..... جس میں مسلمان بہت زیادہ بیدار ہیں ..... اور جنگ آزادی صرف مسلمانوں نے لڑی ہے ..... اور مسلمانوں کے دلوں میں جب تک جذبہ جہاد موجود ہے ..... اس وقت تک ہم مسلمانوں پر حکومت نہیں کرسکتے ..... اس لئے جذبہ جہاد کو ختم کرنا ضروری ہے ..... اور جذبہ جہاد سے پہلے ایک اور چیز کو ختم کرنا ضروری ہے ..... وہ یہ ہے کہ ہندوستان سے علماء کو ختم کردیا جائے ..... اور قرآن کو ختم کردیا جائے .....

چنانچہ ۱۸۶۱ء میں ہندوستان میں ..... ساڑھے تین لاکھ قرآن کریم کے نسخے انگریز نے جلائے ..... اور پھر اس کے بعد علماء کو ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا .....

انگریز کی کہانی مؤرخ انگریز کی زبانی:۔

چنانچہ انگریز مؤرخ مسٹر ڈامسن ..... اپنی یاداشات میں لکھتا ہے

Scanned with CamScanner

کہ ۱۸۶۴ء سے لے کر ۱۸۶۷ء تک..... انگریز نے علماء کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا..... اور یہ تین سال ہندوستان کی تاریخ کے بڑے المناک سال ہیں..... ان تین سالوں میں..... ۱۶ ہزار علماء کو انگریز نے پھانسی کے تختے پر لٹکایا.....

ٹامسن کہتا ہے کہ دہلی سے چاندنی چوک سے لیکر خیبر تک کوئی درخت ایسا نہ تھا..... جن درختوں پر علماء کی گردنیں نہ لٹکتی ہوں .....

ٹامسن کہتا ہے..... علماء کو سوروں کی کھالوں میں بند کر کے جلتے ہوئے تندوروں میں ڈالا گیا.....

ٹامسن کہتا ہے کہ علماء کے..... جسموں کو تانبے سے داغا گیا ..... ٹامسن کہتا ہے کہ علماء کو ہاتھوں پر کھڑا کر کے..... درختوں پر باندھ کر ہاتھوں کو نیچے سے جلا دیا گیا.....

ٹامسن کہتا ہے کہ اس لاہور کی شاہی مسجد کے صحن میں..... انگریز نے پھانسی کا بندھا بنایا تھا..... اور ایک ایک دن میں ۸۰، ۸۰ علماء کو پھانسی دی جاتی تھی.....

ٹامسن کہتا ہے کہ لاہور کے دریائے راوی میں..... ۸۰، ۸۰ علماء کو بوریوں میں بند کر کے ڈالا جاتا تھا..... اور اوپر سے گولیوں کا نشانہ بنا دیا جاتا تھا.....

ٹامسن کہتا ہے کہ میں اپنے خیمے میں دہلی میں گیا..... تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ مجھے محسوس ہوا کہ مردار کی بدبو ہے..... اور میں اپنے خیمے سے پیچھے چلا گیا ..... تو کیا دیکھتا ہوں کہ آگ کے انگارے مچ (بھکھ)

Scanned with CamScanner

رہے ہیں..... اور ان انگاروں کے اوپر چالیس (۴۰) علماء کو کپڑے اتار کر ان انگاروں پر ڈالا گیا ہے.....

ٹامسن کہتا ہے کہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے ۴۰ اور علماء کو لایا گیا ..... اور میرے سامنے ان علماء کے کپڑے اتارے گئے.....اور انگریز نے کہا کہ او مولویو..... جس طرح ان چالیس (۴۰) علماء کو آگ پر پکایا گیا تمہیں بھی پکا دیا جائے گا.....

لہذا تم صرف یہ کہہ دو..... کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ہم شریک نہیں تھے.....تو ابھی چھوڑ دیتے ہیں.....

ٹامسن کہتا ہے کہ مجھے پیدا کرنے والے کی قسم ہے..... میں نے دیکھا کہ کئی عالم پہلے بھی آگ پر پک گئے.....اور یہ دوسرے چالیس (۴۰) علماء بھی آگ پر پک گئے .....لیکن ایک بھی عالم ایسا نہ تھا .....جس نے انگریز کے سامنے گردن جھکائی ہو.....

آج پاکستان کا کوئی ٹھیکیدار بنتا ہے کہ فلاں کی کوشش سے پاکستان بن گیا..... میں سمجھتا ہوں کہ کوششیں موجود ہیں..... ان کوششوں کو ہم جانتے ہیں..... لیکن میں لوگوں سے پوچھتا ہوں..... جن کو آج اپنے اسلاف کی تاریخ کا پتہ نہیں ہے.....

میرے بھائیو! بتاؤ..... پاکستان بنانے میں اگر ان لوگوں کا ذکر آتا ہے جن کا تم ذکر کرتے ہو..... تو یہ جو ۱۶ ہزار علماء پھانسی کے تختے پر چڑھے..... ان کی قربانیاں کہاں چلی جائیں گی..... یہ کس لئے شہید ہوئے ہیں ..... انہوں نے گردنیں کس لئے کٹائیں ہیں .....

Scanned with CamScanner

فرمان رسولؐ پر موت بھی قبول ہے :۔

کیا پاکستان بنانے میں ان علماء کی قربانیوں کا کوئی ثبوت نہیں؟..... کیا احمد اللہ شاہ مدراسی کی کوئی تاریخ نہیں ہے کہ جب ان کو ہتھکڑیاں پہنا کر..... ایک گورے کے سامنے پیش کیا گیا تو وہ گورا اٹھ کر رونے لگا..... اور اس نے کہا شاہ صاحب آپ تو میرے استاد ہیں..... میں نے تو مدارس میں آپ سے غربی کی کتاب پڑھی ہے..... جبکہ آپ کو گولی کا حکم ہے..... آپ کے وارنٹ ہیں..... اگر آپ ایک دفعہ کہہ دیں کہ میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں نہیں تھا..... تو آپ کو ابھی چھوڑ دیتا ہوں.....

مولانا احمد اللہ شاہؒ نے بڑا عجیب جواب دیا..... ''او میرے شاگرد انگریز..... میں جان کو بچانے کے لئے..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا.....''

میرے بھائیو!..... یہ بڑے لوگ تھے..... تب ہی تو کسی نے کہا ہے کہ.....

یہ حرف تمنا سے یہ زبان کی دوریاں
سختیاں ' دشواریاں ' پابندیاں ' مجبوریاں
یاد ہے ایام جفا آخر بھلائیں تو بھلائیں کس طرح
دل فرنگی سے لگائیں تو لگائیں کس طرح

..... یعنی .....

کس طرح ان کے ذہن اپنائیں

کس طرح ان کی ذریت کو اپنائیں
کس طرح ان لوگوں سے دل لگائیں
کس طرح ان کی باتوں کو تسلیم کیا جائے

کوٹ لکھپت جیل کے قیدی:۔

میرے دوستو!.....۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مولانا جعفر تھانیسری کو پھانسی کا حکم ہوا..... اور مولانا یحییٰ علی کی داڑھی کے بال کاٹے گئے..... جب پھانسی کا حکم ہوا تو ان کو انبالہ کی جیل سے لاہور لایا گیا ..... اور کوٹ لکھپت جیل لاہور میں کس حال میں لایا گیا..... مولانا جعفر تھانیسری تاریخ کالا پانی میں لکھتے ہیں کہ.....

ہمارے ہاتھوں میں ..... ہتھکڑیاں
ہمارے پاؤں میں ..... بیڑیاں
ہمارے جسم پر ..... جوگیانہ لباس
اور ہماری کمر پر ..... لوہے کی سلاخیں

جب انبالہ سے لاہور کوٹ لکھپت جیل تک پیدل لایا گیا..... تو کوٹ لکھپت جیل میں داخل ہوتے ہی..... جیل کا سپرنٹنڈنٹ کہنے لگا کہ یہ ملاں اس طرح باز نہیں آئیں گے..... بلکہ ان کو لوہے کے پنجروں میں ڈال دیا جائے.....

مولانا تھانیسری کہتے ہیں کہ ہم تینوں علماء کے لئے..... انگریز نے لوہے کے الگ الگ پنجرے بنائے..... جبکہ
ہمارے ہاتھوں سے لہو بہتا تھا

Scanned with CamScanner

ہمارے پاؤں سے لہو بہتا تھا

اور ہمیں لوہے کے پنجروں میں ڈالا گیا

اور ان پنجروں کے اندر لوہے کی چونچ دار سلاخیں لگائی گئیں..... ہم آسرا نہیں لگا سکتے تھے..... ہم بیٹھ نہیں سکتے تھے..... اور ان پنجریوں کو تہہ خانے میں رکھا گیا..... اور پھر انہیں پنجریوں کو مال گاڑی کے ڈبوں میں ڈال دیا گیا..... اور کہا کہ ملتان کی ڈسٹرکٹ جیل میں ان علماء کو پھانسی دی جائے گی.....

مولانا تھانیسری فرماتے ہیں کہ ہمیں مال گاڑی کے ڈبے میں ڈال دیا گیا..... اور وہ ڈبہ ملتان بھیجا گیا..... اور تین مہینے میں وہ ڈبہ لاہور سے ملتان پہنچا..... کہیں مہینہ ٹھہرتا ہے کہیں دس دن ٹھہرتا ہے..... سخت دھوپ کا موسم تھا..... سخت گرمی کا سماں تھا..... جبکہ ہماری آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر ملتان کے اسٹیشن سے ہمیں ڈسٹرکٹ جیل لایا گیا.....

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن :۔

مولانا تھانیسری کہتے ہیں کہ ہمیں شام کو بتایا گیا کہ صبح کو تمہیں پھانسی ہوجائے گی..... ہم نے رات بڑی خوشی منائی..... صبح کا وقت ہوا ..... گورا ہمارے کمرے میں آیا..... اور اس نے کہا کہ او مولویو تمہیں کیا ہوگیا..... جبکہ تمہیں تو پھانسی کا حکم ہوگیا اور تم خوشیاں منا رہے ہو.....

مولانا تھانیسری نے بڑی عجیب بات کہی..... فرمایا..... ''ہم اس لئے خوشی مناتے ہیں کہ ہم بڑے گناہ گار لوگ ہیں..... ہم سمجھتے تھے کہ اگر بستر پر موت آئی تو شاید ہمارے گناہوں کی بخشش نہ ہوسکے.....

Scanned with CamScanner

اب تو شہادت کی موت ہوگی..... ادھر تم پھانسی دو گے ادھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر پر پہنچ جائیں گے.....

انگریز گورے نے کہا مولویو..... جس موت سے تم خوش ہوتے ہو تمہیں وہ موت بھی نہیں دی جاسکتی..... اس نے کہا کہ تمہیں ۱۶، ۱۶ سال کی کالے پانی کی سزا دی جاتی ہے.....

مولانا تھانیسری نے اس موقع پر تاریخ کالا پانی میں بڑا عجیب شعر لکھا ہے..... مولانا فرماتے ہیں کہ جب میرا پھانسی کا حکم بدل گیا..... تو بے ساختہ میری زبان پر آیا کہ.....

مستحق دار کو حکم نظر بندی ملا
کیا کہوں کیسے رہائی ہوتے ہوتے رہ گئی

اگر پھانسی ہوجاتی تو رہائی ہوجاتی..... انہوں نے پھانسی کی موت کو رہائی سے تعبیر کیا.....

کیا کہوں کیسے رہائی ہوتے ہوتے رہ گئی

وہ لوگ بڑے عجیب تھے.....

اب ملاقات حوض کوثر پر ہوگی:۔

مولانا تھانیسری کو جب کالا پانی سے لے جایا جانے لگا..... تو ان کے بچوں کو آخری ملاقات کے لئے بلایا گیا..... مولانا فرماتے ہیں کہ میرا آٹھ سال کا چھوٹا سا بچہ جیل کی سلاخوں میں جب میرے سامنے آیا..... اور میرے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں..... اور پاؤں میں بیڑیاں دیکھ کر..... میرا بچہ زاروقطار رونے لگا..... میری بیوی بھی رونے لگی.....

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو!..... مولانا تھانیسری نے اس موقع پر بڑی عجیب بات کہی ..... میں نے کہا کہ بچے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے..... اگر تیرے باپ کی زندگی خدا نے بچا لی تو واپس آئے گا..... اگر نہ بچائی تو حوض کوثر پر ملاقات کرلوں گا.....

ایک ہزار مدارس ویران اور دارالعلوم کا قیام:۔

میرے دوستو! یہ لوگ بڑے عجیب تھے..... ان لوگوں کی بڑی قربانیاں تھیں..... ۱۸۶۷ء تک ان علماء نے قربانیاں دیں..... ۱۸۶۴ء سے لے کر ۱۸۶۷ء تک پورے ہندوستان میں علماء کو انگریز نے ختم کردیا .....واقعتہً علماء ہندوستان میں موجود نہیں تھے..... ہندوستان میں ۱۸۶۷ء میں کوئی دینی مدرسہ نہیں تھا..... آپ حیران ہوں گے ..... ۱۶۰۱ء میں جب انگریز آیا تھا تو ایک ہزار مدرسہ دہلی کے شہر میں تھا.....

لیکن ۱۸۶۷ء میں ایک مدرسہ بھی پورے ہندوستان میں باقی نہیں تھا..... انگریز نے مدرسہ رحیمیہ شاہ ولی اللہ کے مدرسے پر بلڈوزر پھیرا دیئے..... شاہ ولی اللہ کے مدرسے کو ختم کردیا..... بڑے بڑے مکاتب کو ختم کردیا..... تو جب ۱۸۶۷ء میں کوئی مدرسہ باقی نہ رہا..... علماء ختم ہونے لگے تو حضور ﷺ نے..... خواب میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کو فرمایا کہ دین کو باقی رکھنے کیلئے..... ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھو.....

مولانا نانوتویؒ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پر..... یعنی ۳۰ مئی ۱۸۶۷ء بمطابق ۱۵ محرم الحرام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پر..... دیوبند کی بستی میں انار کے درخت کے نیچے..... ایک دینی

Scanned with CamScanner

مدرسے کی بنیاد رکھی..... اسی مدرسے کو دارالعلوم دیوبند کہتے ہیں
اسی سے پڑھنے والوں کو علماء دیوبند کہتے ہیں.....

میرے دوستو!.....اس مدرسے کی بنیاد کیوں رکھی..... تاکہ
انگریز کا مقابلہ کیا جائے..... اس مدرسے کی بنیاد کیوں رکھی..... تاکہ
انگریزی تمدن کو ختم کیا جائے..... اس مدرسے کی بنیاد کیوں رکھی.....
تاکہ مسلمان قوم اپنی تہذیبی ورثہ سے ہمکنار ہوسکے.....

دارالعلوم دیوبند ایک تحریک ایک کردار:۔

میرے دوستو!..... مولانا مملوک علیؒ کے دو شاگرد تھے .....
ایک مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور سرسید احمد خانؒ..... یہ دونوں مولانا مملوک
علیؒ کے شاگرد تھے..... مولانا مملوک علیؒ کے شاگرد مولانا محمد قاسم نے
دارالعلوم دیوبند بنایا.....اور مولانا مملوک علیؒ کے دوسرے شاگرد سرسید نے
علی گڑھ کی یونیورسٹی بنائی.....

لیکن جب ہم تاریخ کی روشنی میں دیکھتے ہیں.....ہم مطالعہ
کرتے ہیں کہ ہندوستان میں یہ دو تحریکیں تھیں..... ایک تحریک دیوبند
تھی..... اور علی گڑھ یونیورسٹی کی تحریک تھی..... جب میں پورے ۱۵۰
سال کی تاریخ کا تجزیہ کرتا ہوں.....تو مجھے نظر آتا ہے کہ دیوبند ایک ایسی
اسلام کی یونیورسٹی بن گئی ہے کہ جس نے.....

مفکر پیدا کئے

مجاہد پیدا کئے

امام پیدا کئے

Scanned with CamScanner

مجتہد پیدا کئے

.....اور.....

جس نے ..... الیاس دہلویؒ جیسا مبلغ پیدا کیا

جس نے ..... مفکر پیدا کر کے دنیا کو حیران کر دیا

جس نے ..... انور شاہ کشمیریؒ جیسا محدث پیدا کیا

جس نے ..... انگریز سے ٹکرانے والے مجاہد پیدا کئے

جس نے ..... انگریزی سامراج کے مخالف پیدا کئے

جس نے ..... حضرت تھانویؒ جیسا حکیم الامت پیدا کیا

جس نے ..... مفتی عنایت اللہ جیسا مفتی اعظم ہند پیدا کیا

اور مولانا محمد علی جوہرؒ جیسے بڑے بڑے علماء کو.....دارالعلوم دیوبند کے مدرسے نے پیدا کر کے..... پورے برصغیر میں.....

کہیں ..... مدارس پھیلا دیئے

کہیں ..... مساجد پھیلا دیں

کہیں ..... تفاسیر پھیلا دیں

کہیں ..... احادیث پھیلا دیں

کہیں ..... شروحات پھیلا دیں

.....اور.....

کہیں ..... تفسیر کی کتب پھیلا دیں

کہیں ..... حدیث کی کتب پھیلا دیں

کہیں ..... تاریخ کی کتب پھیلا دیں

Scanned with CamScanner

پوری دنیا میں دارالعلوم دیوبند نے اسلام کی تہذیب وتمدن کو عام کر دیا..... اور جب مقابلے میں ہم علی گڑھ کو دیکھتے ہیں..... تو علی گڑھ نے مفکر کون سا پیدا کیا.....

علی گڑھ نے تو سر پیدا کئے

علی گڑھ نے تو کلرک پیدا کئے

علی گڑھ نے انگریز کی سلامتی والے پیدا کئے

اور علی گڑھ نے تو شمس العلماء کے لقب لینے والے پیدا کئے

چنانچہ علی گڑھ کا رخ بدلنے کے لئے..... پھر شیخ الہند محمود حسنؒ کو ۱۹۲۰ء میں جا کر خطبہ دینا پڑا..... جب شیخ الہند نے علی گڑھ یونیورسٹی میں یونیورسٹی کے طلباء کو خطبہ دیا.....

او یونیورسٹی کے مسلم نوجوانو!..... تم کدھر چلے گئے ہو..... تم انگریز کے حاشیہ نشیں بنتے جارہے ہو..... میں تو تمہارے دروازے پر آیا ہوں..... آؤ مل کر محمد بن قاسمؒ کا جذبہ پیدا کریں..... اور انگریز سے ٹکرا جائیں..... اس تقریر کو سن کر پھر وہاں سے پھر.....

شبلیؒ پیدا ہوا

شوکت علیؒ پیدا ہوا

حسرت موہانیؒ پیدا ہوا

مولانا محمد علی جوہرؒ پیدا ہوا

پھر بڑے بڑے امام پیدا ہوئے

میرے دوستو!..... دیوبند کا مدرسہ ایسا مدرسہ ہے کہ جس نے

Scanned with CamScanner

برصغیر کے مسلمانوں کے.....

مذہب اور اسلام

آبرو اور عزت کو

عفت اور عصمت کو

تہذیب اور تمدن کو

صحافت اور تہذب کو

دیانت اور امانت کو

سیاست اور قیادت کو

خطابت اور امامت کو

عبادت اور ریاضت کو

صداقت اور شرافت کو

اور معیشت کو باقی رکھنے میں سب سے بڑا کردار ادا کیا ہے

شورش کشمیریؒ کی بات:۔

میرے دوستو!..... یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے..... آپ
تاریخ کے تجزیئے میں دیکھئے..... مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اللہ اس کی قبر
کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے..... آمین.....

میرے بھائیو!..... وہ مولانا محمد قاسمؒ جس کے بارے میں شور
کہہ گیا ہے کہ.....

شافع کون و مکاں کی راہ دکھلاتا رہا
قہرمان شرک کو توحید سکھلاتا رہا

Scanned with CamScanner

پرچم اسلام ابر درخشاں کے روپ میں
بت کدوں کی چار دیواری پہ لہراتا رہا
اس زمین میں عصر حاضر کا فقیہہ بے مثال
سنت خیرالوریٰ کے زمزمے گاتا رہا

یہ لوگ تھے ہمارے اکابر..... یہ ہے ہماری زندہ جاوید داستان
.....اور ہمیں اس داستان پر فخر ہے.....

دیوبند سے گنبد خضریٰ تک :۔

میرے دوستو!.....آج لوگ کہتے ہیں کہ یہ دیوبند کا مدرسہ تو کل بنا ہے.....ہم تو شروع سے آئے ہیں.....لیکن آپ کو میں نے بتا دیا کہ دیوبند کا مدرسہ کیوں بنا..... یہ تو مدرسے کی بات ہے.....جبکہ مدرسے سے نصب نہیں چلا کرتا.....نسب تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چلتا ہے.....اور ہمیں فخر ہے کہ ہمارا روحانی تعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے.....اور ہمارا علمی تعلق بھی..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے.....چنانچہ ہمارے شیخ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے علم حاصل کیا ہے.....شاہ عبدالغنیؒ سے.....

شاہ عبدالغنیؒ نے	.....	شاہ اسحاقؒ سے
شاہ اسحاقؒ نے	.....	شاہ عبدالعزیزؒ سے
شاہ عبدالعزیزؒ نے	.....	شاہ ولی اللہؒ سے
شاہ ولی اللہؒ نے	.....	شیخ ابو طاہر مدنیؒ سے
شیخ ابو طاہر مدنیؒ نے	.....	علامہ محمد احمدؒ مجمع البہار سے

Scanned with CamScanner

علامہ محمد احمدؒ مجمع ابہار نے ..... شیخ حسام الدینؒ صاحب کنزالعمال سے

شیخ حسام الدینؒ نے ..... شیخ ربعی الدینؒ سبعی سے

شیخ ربعی الدینؒ سبعی نے ..... امام عیسیٰؒ ترمزی سے

امام عیسیٰؒ ترمذی نے ..... امام بخاریؒ سے

امام بخاریؒ نے ..... حضرت حمادؒ سے

حضرت حمادؒ نے ..... عبداللہ ابن مبارکؒ سے

عبداللہ ابن مبارکؒ نے ..... امام اعظم امام ابوحنیفہؒ سے

امام ابوحنیفہؒ نے ..... سیدنا انس ابن مالکؓ سے

سیدنا انس ابن مالکؓ نے ..... سیدنا عبداللہ ابن مسعودؓ سے

سیدنا عبداللہ ابن مسعودؓ نے ..... سیدنا محمد رسول ﷺ سے

میرے بھائیو!.....ہمارا سلسلہ نسب رسول اللہ ﷺ تک پہنچ

ہے.....اور ہمیں اس پر فخر ہے..... یہ تو علم کی بات ہے.....

پیر امداد اللہؒ سے پیر اسد اللہؒ تک:۔

میرے بھائیو!.....ایک آدمی کہتا ہے کہ خانقاہیں ہمارے پاس

ہیں.....میں نے کہا کہ نہیں ولایت بھی ہمارے پاس ہے.....

رشید احمد گنگوہیؒ نے ولایت سیکھی ..... امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے

امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے ولایت سیکھی ..... میاں جی نور محمدؒ سے

میاں جی نور محمدؒ نے ولایت سیکھی ..... شیخ عبدالباریؒ سے

شیخ عبدالباریؒ نے ولایت سیکھی ..... شیخ عبدالرحیمؒ سے

شیخ عبدالرحیمؒ نے ولایت سیکھی ..... شیخ عبدالھادیؒ سے

Scanned with CamScanner

شیخ عبدالھادیؒ نے ولایت سیکھی ..... شیخ عظہر الدینؒ سے

شیخ عظہر الدینؒ نے ولایت سیکھی ..... شیخ عبدالقدوسؒ سے

شیخ عبدالقدوسؒ نے ولایت سیکھی ..... شیخ عبدالحقؒ سے

شیخ عبدالحقؒ نے ولایت سیکھی ..... جلال الدین تھانیسریؒ سے

شیخ جلال الدینؒ نے ولایت سیکھی ..... علاؤالدینؒ صابر کلیری سے

علاؤالدینؒ صابر کلیری نے ولایت سیکھی ..... فرید الدین گنج شکرؒ سے

فریدالدین گنج شکرؒ نے ولایت سیکھی ..... خواجہ علی ہجویریؒ سے

خواجہ علی ہجویریؒ نے ولایت سیکھی ..... خواجہ معدود چشتیؒ سے

خواجہ معدود چشتیؒ نے ولایت سیکھی ..... معین الدین اجمیری سے

معین الدین اجمیریؒ نے ولایت سیکھی ..... سلطان جبیرابہریؒ سے

جبیرابہریؒ نے ولایت سیکھی ..... خواجہ عیال ابن عیاضؒ سے

عیال ابن عیاضؒ نے ولایت سیکھی ..... حسن بصریؒ سے

حسن بصریؒ نے ولایت سیکھی ..... علی المرتضیٰؓ سے

اور علی المرتضیٰؓ نے ولایت سیکھی ..... محمد رسول اللہ ﷺ سے

میرے بھائیو!..... ہمیں فخر ہے کہ ہمارا تعلق علمی اور روحانی ..... یعنی دونوں لحاظ سے سلسلہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے .....

دارالعلوم کے اساتذہ و تلامذہ:۔

تو میں عرض یہ کررہا تھا کہ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے ۱۸۶۷ء میں قصبہ مٹی کو دارالعلوم دیوبند بنایا..... اور پھر اس مدرسے میں سب سے پہلے ایک استاد مقرر کیا..... اس استاد کا نام ہے ملاں محمود حسنؒ..... اور

ملاں محمودؒ کے پاس ایک شاگرد آیا..... اس شاگرد کا نام بھی محمود حسنؒ ہے..... اور اس شاگرد نے اپنے استاد ملاں محمودؒ سے علم سیکھا..... مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے علم سیکھا..... اور وہی محمود حسنؒ جو شاگرد بن کر آیا تھا..... وہ ہندوستان کی تحریک آزادی کا سب سے بڑا لیڈر بنا.....

اسی محمود حسنؒ کو شیخ الہند محمود حسنؒ کہتے ہیں..... اسی محمود حسنؒ کو ہندستان کی سب سے بڑی عالمی تحریک..... جو انگریزوں کے خلاف چلی تھی..... ریشمی رومال کی تحریک کا بانی کہتے ہیں..... وہ شیخ الہند محمود حسنؒ جس کے شاگردوں میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ پیدا ہوا..... جس نے اٹھائیس سو کتابیں لکھیں.....

اس شیخ الہند کے شاگردوں میں..... امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ پیدا ہوا..... جس کو ۲۵ سال کے لئے انگریز نے جلا وطن کیا..... جب اس کو جلا وطن کیا..... تو داڑھی کے بال پھوٹ رہے تھے..... اور جب وہ ۲۵ سال کے بعد واپس آیا تو داڑھی سفید ہو چکی تھی.....

اور اس شیخ الہند کے شاگردوں میں..... مفتی کفایت اللہ دہلوی "جس کے ایک فتویٰ کو دیکھ کر مصر کے علماء نے کہا تھا کہ..... مارایت هذا عالم ..... "ایسا عالم روئے زمین پر موجود نہیں ہے"".....

اور اس شیخ الہند کے شاگردوں میں انور شاہ کشمیریؒ پیدا ہوا..... جس نے صحیح بخاری شریف کی شرح لکھی..... اور آج وہ بخاری کی شرح سعودی حکومت شائع کر رہی ہے..... اور کہتی ہے کہ ایسی شرح عربی میں آج تک کسی نے نہیں لکھی.....

Scanned with CamScanner

اور اس شیخ الہند کے شاگردوں میں..... مولانا محمد الیاسؒ تبلیغی جماعت کا بانی پیدا ہوا..... جو چھوٹے قد اور پتلے دبلے جسم اور انتہائی انکساری والا آدمی تھا..... وہ جماعت کے پہلے پیغام کو لے کر پانی پت کی ایک بستی میں گیا..... لوگوں نے اس کو تھپڑ مارے وہ گر گیا..... جب ہوش آیا تو آ کر کہنے لگا..... بزرگو ایک دفعہ مسجد میں جانا ہوگا..... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سننا ہوگی..... اس نے تھپڑ کھائے..... اس نے ماریں کھائیں.....

لیکن یہ ماریں کیوں کھائیں..... اس لئے ماریں نہیں کھائیں کہ وہ بہت کمزور ہوگیا تھا..... نہیں ماریں اس لئے کھائیں تھیں کہ کملی والے نے طائف میں ماریں کھائیں تھیں..... مکے کی گلیوں میں کملی والے نے ماریں کھائی تھیں..... اگر مکے کی گلیوں میں رسول اللہ ماریں نہ کھاتے تو خدا کی قسم الیاس دہلویؒ کبھی ماریں نہ کھاتا..... وہ تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتا تھا..... ہمارے اکابر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے عاشق تھے.....

اور مولانا شیخ الہند محمود الحسن کا جب جنازہ اٹھایا گیا..... ۱۹۲۱ء میں شیخ الہند کا انتقال ہوا..... حکیم اجمل خان جو جو بڑا مشہور حکیم ہے ..... یہ شیخ الہند محمود حسن کا مرید تھا..... اور دہلی میں انہی کی کوٹھی پر انتقال ہوا..... جب انتقال ہوگیا..... اور ان کے جنازے کو دیوبند لایا گیا..... اور غسل کرانے کے لئے شیخ الہند کو تختے پر لٹایا گیا..... جب کرسے کپڑا ہٹایا گیا تو ہڈیوں کے سوا کوئی چیز نہیں تھی.....

Scanned with CamScanner

سید حسین احمد مدنیؒ جب اس وقت دارالعلوم کلکتہ میں حدیث پڑھایا کرتے تھے..... وہ آئے تو لوگوں نے کہا کہ حضرت شیخ الہند کے جسم پر ہڈیاں ہی ہڈیاں تھیں..... گوشت وغیرہ نہیں تھا..... حضرت رو پڑے اور فرمایا کہ شیخ الہند نے مجھے منع فرمایا تھا کہ یہ راز فاش نہ کرنا.....

اب شیخ الہند چلے گئے..... مالٹا کی جیل میں انگریز میرے استاد شیخ الہند کو..... ایک تہہ خانے میں لے جاتا تھا..... اور لوہے کی گرم سلاخیں شیخ الہند کی کمر پر لگاتا تھا..... اور کہتا تھا کہ محمود حسنؒ انگریز کے حق میں فتویٰ دے دو..... محمود حسنؒ کو جب ہوش آتی تھی..... تو یہی کہتے تھے ..... انگریز میرا جسم پگھل سکتا ہے..... میں بلالؓ کا وارث ہوں ..... میں صحابہ کا سپاہی ہوں..... میری چمڑی تو ادھڑ سکتی ہے ..... مگر اس انگریز کے حق میں فتویٰ نہیں دے سکتا.....

یہ عشق رسولؐ تھا..... وہ شیخ الہند محمود حسنؒ جس کے شاگردوں میں ..... مولانا الیاس تبلیغی جماعت کا بانی پیدا ہوا..... جس کی تبلیغی جماعت آج ۱۶۵ ملکوں میں پہنچ چکی ہے..... کوئی روک سکتا ہے..... اس کے تبلیغی پروگرام کو..... ۱۶۵ ملکوں.....

بڑے لوگوں نے نقلیں اتارنے کی کوشش کی..... بڑے لوگوں نے چاہا کہ اس جماعت کو ختم کر دیا جائے..... بڑے لوگوں نے مقابلے میں تبلیغی جماعتیں بنائیں..... اور وہ جماعتیں کراچی سے چلیں اور حیدرآباد سے واپس بھی چلی گئی..... بہرحال یہ لمبی داستان ہے..... ایسے ہوتا رہا..... لیکن اہل حق کے پیغام کو کوئی روک نہیں سکتا.....

Scanned with CamScanner

شیخ الاسلامؒ اور تحریک پاکستان:۔

اور پھر اسی شیخ الہند محمود حسنؒ کے شاگردوں میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ پیدا ہوا..... وہ شبیر احمد عثمانیؒ ..... بعض لوگ کہتے ہیں کہ علماء دیوبند نے پاکستان کی مخالفت کی تھی..... وہ بات میں بعد میں کرتا ہوں..... لیکن تمہیں مخالفت تو نظر آتی ہے..... تمہیں معافقت نظر نہیں آتی؟ ..... تمہیں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نظر نہیں آتا کہ وہ اگر قائداعظم کی حمایت نہ کرتا تو پاکستان کبھی نہ بنتا.....

میرے بھائیو..... شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اگر سرحد کے ریفرنڈم میں کامیاب نہ ہوتے ..... اور اگر سرحد میں جا کر تقریریں نہ کرتے ..... اور اگر قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ مل کر..... پورے برصغیر میں دورہ نہ کرتے..... تو کبھی پاکستان نہ بنتا.....

میرے دوستو!..... مولانا اشرف علی تھانویؒ جو دیوبند کے سرپرست تھے..... وہ پاکستان کے حامی تھے.....

مولانا شبیر احمد عثمانیؒ جو دیوبند کے شیخ الحدیث رہے ہیں..... وہ پاکستان کے حامی تھے.....

مفتی عزیز الرحمٰن صاحب جو دیوبند کے مفتی تھے..... وہ پاکستان کے حامی تھے.....

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ جو دیوبند کے شیخ التفسیر تھے..... وہ پاکستان کے حامی تھے.....

Scanned with CamScanner

پاکستان کا پرچم کس نے لہرایا:۔

میرے بھائیو!..... جب پاکستان بنا تو پاکستان کا سب سے پہلا پرچم..... شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ نے لاہور میں لہرایا.....

اور ڈھاکہ میں پاکستان کا سب سے پہلا پرچم..... مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے لہرایا.....

اور پھر اس کے بعد پاکستان کی سب سے پہلی جو قانون ساز اسمبلی بنی..... تو اس کے سربراہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ بنے..... اور اس کے بعد قائداعظم کا انتقال ہوا..... تو ان کی نماز جنازہ بھی شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے پڑھائی.....

میرے دوستو!..... یہ ساری چیزیں تمہیں نظر نہیں آتیں..... صرف مخالفت ہی نظر آتی ہے..... میں سمجھتا ہوں اگر علماء دیوبند پاکستان بنانے میں قائداعظم کی حمایت نہ کرتے..... تو پاکستان کبھی نہ بنتا.....

نظریہ پاکستان اور علمائے دیوبندؒ:۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ..... ایک بات بڑے ادب اور بڑے غور کی دعوت دے کر عرض کرتا ہوں..... پاکستان بنانے سے پہلے ہمارے علماء کی ایک طبقے نے..... پاکستان کی تقسیم کی مخالفت کی تھی..... ہمیں اس بات پر کوئی پشیمانی نہیں ہے..... کوئی پریشانی نہیں ہے..... رائے کا اختلاف کیا تھا کہ پاکستان اس طرح نہ بناؤ بلکہ اس طرح بناؤ..... رائے کا اختلاف کرنا کوئی غداری نہیں ہے.....

Scanned with CamScanner

اگر میں غداری بتانا چاہتا کہ غداری کسے کہتے ہیں..... تو اس کے لئے بہت لمبا وقت چاہئے..... ایک آدمی تقسیم کے طریقہ کار سے اختلاف کرتا ہے کہ پاکستان اس طرح نہ بناؤ اس طرح بناؤ.....

ابو الکلامؒ بھی طریقہ کار سے اختلاف کرتا ہے..... سید حسین احمد مدنیؒ بھی طریقہ کار سے اختلاف کرتا ہے کہ پاکستان اس طرح نہ بناؤ..... اس طرح بناؤ..... اس کی قیادت پر دین دار لوگوں کو لایا جائے..... تاکہ اس ملک میں کلمے کا نفاذ عمل میں آسکے..... یہ طریقہ کار ہوتا ہے..... طریقہ کار سے اختلاف کرنے والا غدار نہیں ہوتا..... غدار اس ملک کا سب سے بڑا وہ طبقہ ہے.....

غدار پاکستان کون تھا؟:۔

میرے دوستو!..... جس نے آج سے ۵۵ سال پہلے جب پاکستان بنایا تھا..... پاکستان بن جانے کے بعد..... پاکستان بنانے سے پہلے..... جو نعرہ لگایا تھا کہ اس ملک میں اسلام لائیں گے..... ۳۶ سال گزر گئے..... قائداعظم کی وفات کے بعد اس کلمہ طیبہ کی دھجیاں جس طبقے نے اڑائی ہیں..... اور جس طبقے نے ختم نبوت کا مذاق اڑایا ہے ..... اور جس طبقے نے اس ملک میں ختم نبوت کے ڈاکوؤں کو پلنے دیا.....

..... وہ جاگیردار طبقہ .....

..... وہ سرمایہ دار طبقہ .....

..... وہ نونو سو مربع زمین انگریز سے الاٹ کرانے والے .....

اور انگریز کی خوشامد کرنے والے.....

Scanned with CamScanner

..... وہ دولتانے .....

..... وہ ٹوانے .....

..... وہ قریشی .....

..... وہ گیلانی .....

..... وہ گردیزی .....

..... وہ انگریز کے جاگیردار .....

جو ۵۵ سال سے اس ملک کے سیاہ و سفید کے مالک ہیں..... وہ اس ملک کے سب سے بڑے غدار ہیں..... رائے سے اختلاف کرنا غداری نہیں ہے..... نظریئے سے اختلاف کرنا سب سے بڑی غداری ہے.....

علماء نے رائے سے اختلاف کیا تھا..... تم نے نظریئے سے غداری کی ہے..... تم نے جس نظریئے کا نعرہ لگایا تھا..... اس نظریے کو ۵۵ سال ہوگئے..... آج تک اس ملک پر نافذ نہیں کیا..... تم سب سے بڑے غدار ہو..... جو نظریہ قائم نہیں کرسکتا..... وہ قوم کو دھوکہ دیتا ہے..... قوم کو دھوکہ دینے والا سب سے بڑا غدار ہوتا ہے.....

افسوس ناک بات:۔

اس ملک کی یہ بھی بڑی بدقسمتی ہے کہ یہاں پاکستان بن جانے کے بعد..... تحریک آزادی پر بڑی بڑی کتابیں لکھی گئیں..... تاریخ پاکستان پر بڑی بڑی کتابیں آئیں.....

فلاں نے یہ کیا

فلاں نے وہ کیا

Scanned with CamScanner

فلاں یوں کرتا تھا

فلاں سر کا لقب لے گیا

فلاں بہادر کا لقب لے گیا

فلاں میٹنگوں میں شریک ہوتا تھا

فلاں قائداعظم کے پیچھے پیچھے چلتا تھا

قائداعظم تو دنیا سی رخصت ہوگئے..... وہ اس ملک کو اسلامی سٹیٹ بنانا چاہتے تھے..... ہمارے پاس اس کے مکمل شواہد موجود ہیں .....

لیکن میرے دوستو!..... یہ بات سمجھنے کی ہے کہ قائداعظم کی وفات کے بعد..... ان لوگوں نے اس ملک کی عزت و ناموس سے کھیلا..... اس قوم کو تباہ و برباد کردیا.....

علماء نے پہلے بھی پاکستان بنانے کے لئے قربانیاں دیں..... انگریز کو نکالنے کے لئے قربانیاں دیں..... ۵۵ سال ہوگئے علماء اسمبلیوں میں گئے..... چنانچہ سب سے پہلے اس ملک کے نظریئے کو اپنانے کے لئے ۱۸۶۲ء کی اسمبلی میں..... مفتی محمودؒ نے قرآن کا قانون پیش کیا.....

میرے بھائیو!..... علماء پاکستان کے نظریئے میں بھی مخلص ہیں..... مسلمان قوم کے علماء پہلے بھی مخلص تھے..... اور علماء آج بھی مخلص ہیں.....

شیخ العرب والعجمؒ اور تحریک پاکستان:۔

مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے ایک بات کا اختلاف ہے کہ پاکستان کے مخالف تھے..... تم پاکستان کے بڑے ٹھیکیدار ہو..... تم نے بتاؤ ۵۵

سال میں کیا کیا..... تم سید حسین احمد مدنیؒ کی قربانیوں کو کیا جانتے ہو
..... تم تو اس کے جوتے کی خاک کا مقابلہ نہیں کر سکتے ..... جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر ۱۸ سال حدیث پڑھائے..... ۱۶۷ خلفاء کو پیدا کرے..... اور ۴۰ ہزار علماء جس کے شاگرد ہوں.....

اور وہ سید حسین احمدؒ مدنی جو کراچی کے خالد دینہ حال میں انگریز جج کے سامنے کھڑا ہو کر..... انگریز جج نے کہا..... سید حسین احمد تو نے فتویٰ دیا ہے کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے..... ۱۹۲۶ء کی بات ہے..... سید حسین احمدؒ نے کہا کہ فتویٰ دیا ہے..... کیا ہوتا ہے..... میرا آج بھی یہی فتویٰ ہے کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے..... جب یہ فتویٰ دہرایا.....

محمد علی جوہرؒ اللہ اس کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے..... یہ محمد علی کبھی جوہر نہ بنتا..... اگر اس کو شیخ الہند کی صحبت نصیب نہ ہوتی ..... خدا کی قسم یہ محمد علی جوہر شیخ الہند کا جذبہ لے کر برطانیہ گیا تھا..... اور ۱۶، ۱۶ گھنٹے انگریزی میں تقریر کرتا تھا..... اور کہتا تھا کہ میں اس ملک میں نہیں جاؤں گا..... جو ملک غلام ہے..... اگر میں مر جاؤں..... تو غلام ملک میں مجھے دفن نہ کرنا..... چنانچہ برطانیہ میں ان کا انتقال ہوا ..... ان کی قبر بیت المقدس میں بنائی.....

میرے دوستو!..... وہ محمد علی جوہر اس خالد دینہ حال میں موجود ہے..... سید حسین احمد مدنیؒ نے جب کہا کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہونا حرام ہے..... تو محمد علی جوہرؒ نے حسین احمد مدنیؒ کے قدم پکڑ لئے.....

Scanned with CamScanner

اور کہا حسین احمد خدا کیلئے بیان بدل لو..... حسین احمد نے کہا کہ او محمد علی..... اگر آج میں نے بیان بدلا..... تو خدا کی قسم ایمان بدل جائے گا..... آج بیان نہیں بدلا جاسکتا..... حسینؒ احمد مدنی آئے باہر.....

اے شیخ مدنیؒ تیری جرات کو سلام:۔

میرے دوستو!..... ایک وقت ایسا آیا کہ انگریز نے گولی کا حکم دے دیا..... اور وہ لوگ کہتے تھے کہ حسین احمدؒ اسٹیج پر نہیں آئے گا ..... کراچی کی خلافت کانفرنس ہے..... تحریک خلافت چلی ہوئی ہے..... کراچی کی خلافت کانفرنس میں ۹ لاکھ کا اجتماع ہے..... سید حسین احمدؒ مدنی کفن بغل میں لے کر اسٹیج پر آ گیا..... چاروں طرف انگریز کی توپیں لگی ہوئی ہیں..... حسین احمدؒ مدنی کو گولی کا حکم ہے..... جبکہ سید حسین احمدؒ مدنی اسٹیج پر آتے ہیں .....اور انگریز کو خطاب کر کے کہتے ہیں..... اور اس کی توپوں کو بلبل سے تشبیع دے کر کہتے ہیں ..... اور اس کی توپوں کے گولوں کو گلوں سے تشبیہہ دے کر کہتے ہیں .....

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل

تصویر کا دوسرا رخ دیکھو..... کتاب اٹھا کر..... جب لوگوں نے یہ سنا تو آدھا گھنٹہ تک لوگ جوش میں نعرے لگاتے رہے..... سید حسین احمدؒ مدنی نے کہا.....

..... او انگریز.....

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل
شہید ناز کی طربت کہاں ہے؟

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو!..... شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنیؒ نے انگریز کو خطاب کر کے کہا کہ.....

کھلونا سمجھ کر نہ برباد کرنا
ہم بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں
فرنگی کی فوجوں میں حرمت کے فتوے
سردا چڑھ بھی گائے ہوئے ہیں
شجر آزادی خون دے کر سجا
پھل اس کے پکنے کو آئے ہوئے ہیں

اے شیخ مدنیؒ تیری استقامت کو سلام:۔

میرے بھائیو!..... یہ بڑے لوگ تھے..... انہوں نے انگریز کا مقابلہ کیا..... اس حسین احمد مدنی نے چار سال تک مالٹا کی جیل کاٹی ہے..... اور جب گھر کے ۱۹ افراد کا انتقال ہوگیا..... میں تو بڑا حیران ہوتا ہوں..... کیا مستقل مزاج لوگ تھے.....

میرے بھائیو!..... جب گھر کے ۱۹ افراد فوت ہو گئے..... اور چار سال کے اندر جب آخری خط ان کو ملا..... تو گھر کے ۱۹ افراد کا نام پڑھ رہے ہیں..... اور رونے کی بجائے کچھ لکھنے لگے..... جب ساتھیوں نے دیکھا کیا لکھتے ہیں؟..... ایک شعر پہلے اپنے والد صاحب کو لکھا..... وہ شعر کیا تھا؟..... سید حسین احمد مدنیؒ نے کہا.....

مسائل میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے
مجھے ناکامیوں پہ اشک برسانا نہیں آتا

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو!..... سید حسین احمدؒ مدنی نے ایک بڑا عجیب شعر لکھا..... جب دوسری دفعہ خط گیا کہ گھر میں کوئی فرد بشر زندہ نہیں ہے..... اور تم ابھی ابھی اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہو..... تو سید حسین احمدؒ نے اللہ کی تقدیر پر راضی ہوکر کہا.....

تیرے عشق میں کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو

حسین احمد مدنیؒ کو برا کہنے والو..... مولانا احمد علی لاہوریؒ فرماتے تھے کہ احمد علی کے دماغ میں وہ بات نہیں..... جو حسین احمد مدنیؒ کی جوتیوں میں ملتی ہے.....

اے شیخ مدنیؒ تیری فراست کو سلام :۔

میرے دوستو!..... پروفیسر یوسف سلیم چشتی آج بھی لاہور میں موجود ہے..... وہ کہتا ہے کہ میں ساری زندگی سید حسین احمد مدنیؒ کو گالیاں دیتا رہا..... لیکن جب مشرق پاکستان کا واقعہ پیش آیا..... تو میرے سامنے سید حسین احمد مدنیؒ کی ایک بات آئی.....

وہ کہتے تھے کہ پاکستان دو نہ بناؤ ایک بناؤ..... تو وہ پروفیسر یوسف سلیم چشتی حسین احمد کی قبر پر دیوبند میں گیا..... اور رو کر کہنے لگا..... حسین احمد مدنیؒ تیری فراست سچی تھی.....اور پھر اس کے بعد مولانا احمد علی لاہوری کے صاحبزادے..... حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب کی خدمت میں گیا..... اور کہنے لگا کہ حضرت کوئی ایسا حل بتاؤ کہ سید حسین احمدؒ کو جو میں نے برا کہا ہے..... وہ گناہ معاف ہوجائے.....

Scanned with CamScanner

میرے دوستو!.....وہ لوگ بڑے اونچے تھے..... یہ ہمارے بعض حضرات حسین احمد مدنیؒ کو کالج کی چار دیواری.....اور یونیورسٹی کی چار دیواری سے آنے تک ان کا حدود اربع نہیں ہے.....جنہوں نے تاریخ کی غواصی نہیں کی ہے.....جس نے تاریخ کا مطالعہ نہیں کیا ہے.....وہ حسین احمدؒ کو برا کہتے ہیں.....

چند کتابیں پڑھ کر.....اور چند ٹاؤٹوں کی باتیں سن کر.....

اور انہیں پتہ ہے کہ اتنا عظیم انسان.....اور انگریز سے ٹکرانے والا مجاہد.....

اپنے علم وعمل کا بادشاہ

اپنے عزم کا مضبوط انسان

اپنے علوم و معارف کا مہر منیر

برصغیر کی پوری تاریخ میں کوئی نہیں گزرا.....اور مسلم قوم کو اس مجاہد تحریک آزادی پر فکر کرنا چاہئے.....

اے ابوالکلام آزادؒ تیری غیرت کو سلام :۔

میرے بھائیو!..... ابوالکلام آزادؒ کو بعض لوگ برا کہتے ہیں .....ان کو بھی اپنی غلطی کی اصلاح کرنی چاہئے.....ابوالکلام آزادؒ ایک پاکستان کی تقسیم کی رائے سے اختلاف کرنے والے کو.....تم غدار کہتے ہو.....تم ان کو غدار کیوں نہیں کہتے.....

جنہوں نے انگریزوں سے ..... نقدی لئے

جنہوں نے انگریزوں کے ..... جوتے چاٹے

جنہوں نے انگریزوں کے ..... گھوڑوں کے خرخرے ملے

Scanned with CamScanner

جنہوں نے انگریزوں سے ..... نوٹو سو مربے الاٹ کروائے

وہ تو غدار نہیں ہیں.....

اور وہ ابوالکلام آزادؒ..... جوایک رائے سے اختلاف کرنے والا

.....اس پر الزامات اور اس کی تفسیر کو بھلا دیا جاتا ہے.....

خدا کی قسم!..... ابو الکلام آزاد کے الہلال نے ہندوستان میں آزادی کی وہ روح بخشی تھی.....جس کی مثال نہیں ملتی.....

ابوالکلام آزادؒ وہ ابو الکلام آزادؒ ہے ..... جس کو کراچی کی جیل میں انگریز نے ڈال دیا تھا.....اور تین سال کے بعد اس کی بیوی کا انتقال ہوگیا.....تو انگریز نے پیرول کی رہائی کا نامہ بھیجا..... کہ تین دن کے لئے رہا کیا جاتا ہے.....

ابوالکلام آزادؒ نے اس کے نامہ کی پشت پر لکھ دیا تھا کہ او انگریز ..... میں تیرے رعایت نامے کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں .....کل قیامت کے دن اپنی بیوی سے ملاقات کرلوں گا.....

ابوالکلام آزادؒ کو ایک آدمی نے دس ہزار روپیہ بطور انعام بھیجا..... کہ تو نے الہلال میں.....انگریز کا خوب مقابلہ کیا ہے.....

تو ابوالکلام آزادؒ نے وہ دس ہزار واپس کردیا.....اور فرمایا کہ تجھے سمجھ نہیں آئی کہ تو میرے قلم کو خریدنا چاہتا ہے..... ابوالکلام آزادؒ کے قلم کو دنیا کی کوئی طاقت خرید نہیں سکتی ہے.....

Scanned with CamScanner

میرے دوستو!..... یہ ابوالکلام آزادؒ جس کی وفات پر آج پاکستان کے کئی اخبار نویس..... کئی بے ضمیر ایڈیٹر جن کو ابوالکلام آزادؒ کے قلم سے سوارنا آیا ہے..... تو ان کو سوچنا چاہئے کہ وہ ابوالکلام آزادؒ..... جس کی قبر پر شورش کاشمیری گیا.....

میرے دوستو..... شورش جس کے مزار پر گیا..... اور جاکر شورس کاشمیری نے بڑی عجیب بات کہی..... وفات کے بعد قبر پر گیا..... اور جاکر ابوالکلام کو خطاب کیا.....

.....اور کہا.....

عجب قیامت کا حادثہ ہے کہ اشک ہے آستین نہیں ہے
زمین کی رونق چلی گئی ہے افک پر مہر مبین نہیں ہے
تیری جدائی میں مرنے والے وہ کون ہے جو حزین نہیں ہے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے
کئی دماغوں کا ایک انسان میں سوچتا ہوں کہاں گیا ہے
قلم کی عظمت اجڑ گئی ہے زباں کا زور بیاں گیا ہے
اتر گئے کئی منزلوں کے چہرے میر کیا کارواں گیا ہے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے
یہ کون اٹھا کہ دہر و کعبہ شکستہ دل خستہ گام پہنچے

Scanned with CamScanner

جھکا کے اپنے دلوں کے پرچم خواص پہنچے عوام پہنچے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے

زمین کی رونق:۔

میرے بھائیو!.....جب یہ شعر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو سنائے.....تو شاہ جی نے ایک گرہ ساتھ لگا دی.....

.....کہ.....

تو میرے خوابیدہ آنسو کو اے مرنے والے جگا چکا ہے
زمین کے تاروں سے ایک تارہ فلک کے تاروں میں جا چکا ہے
مگر تیری مرگ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے
تیری جدائی میں مرنے والے وہ کون ہے جو حزین نہیں ہے

اللہ عمل کی توفیق عطا فرمائے.....آمین.....

وآخر دعونا عن الحمدلله رب العالمين

Scanned with CamScanner

استقامت علمائے دیوبندؒ

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَا نَظِیْرَ لَہٗ وَلَا مُشِیْرَ لَہٗ وَلَا مُعِیْنَ لَہٗ وَلَا وَزِیْرَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ ۞ اَلْمَبْعُوْثُ اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞ ..... اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۞ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَشْتَھِیْٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْھَا مَا تَدَّعُوْنَ ۞ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ۞ ..... (پ۲۴ سورۃ حم السجدہ آیت ۳۰ تا ۳۲)

صَدَقَ اللّٰہُ وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ۞ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

اشعار:۔

حقیقت کروں گا بیان دوستو
چاہے کٹ جائے میری زبان دوستو
جس زمین پر نبوت کی توہین ہو
گر پڑے نہ کہیں آسمان دوستو
جو خلاف شریعت ہمیں حکم دے

بدل دیں وہ حکمران دوستو
اپنی منزل کی دھن بس رہے کارواں
بخاری کا یہ کارواں دوستو

تمہید:۔

واجب الاحترام

غیور نوجوانو اور محترم دوستو!

یہ اولیاء اُمت کانفرنس ہے..... انشاء اللہ اس کانفرنس میں انہی سچے اولیاء کا تذکرہ ہوگا..... جن کی ساری زندگی رسول اللہ ﷺ کی شریعت پر قائم رہتے ہوئے گزر گئی..... یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ من گھڑت پیروں..... من گھڑت مولویوں..... اور ضمیر کا سودا کرنے والے نام نہاد مشائخ کا..... دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہوتا.....

ایک آدمی ساری زندگی نبی کی سنت کا مذاق اُڑائے..... رنگ برنگی بدعات کرے..... رسم ورواج کرے..... مختلف شکلوں میں شرک کرے..... اور کروڑ مرتبہ اپنے آپ کو ولی کہے..... اپنے آپ کو سچا سنی..... وہ جھوٹا اور شعبدہ باز تو ہوسکتا ہے..... لیکن اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا.....

نبیؑ اور ولیؒ کی پہچان:۔

میرے دوستو..... تاریخ اسلام کے اوراق پلٹنے سے ہمیں ایک چیز..... ہر نبی اور ہر ولی میں نمایاں نظر آتی ہے..... وہ چیز جس ولی میں ہوگی..... وہی کامل ولی ہوگا..... اور وہی کامل پیر ہوگا.....

ایک چیز ہر نبی اور ہر ولی میں مشترک ہے..... جس میں وہ چیز نہیں وہ نہ نبی ہے نہ ولی ہے..... وہ چیز کیا ہے؟..... آپ حیران ہوں گے کہ ایک چیز

Scanned with CamScanner

نبی میں بھی وہی ہے.....اور ولی میں بھی وہی چیز پائی جائے گی.....اور جس میں وہ چیز نہ ہوگی.....نہ وہ نبی ہے.....اور نہ وہ ولی ہے.....

آج بہت سارے لوگوں میں وہ چیز نہیں.....جب وہ چیز نہیں تو ولایت کیسی؟.....ریاضت کیسی؟.....اللہ کے ہاں قبولیت کیسی؟.....وہ چیز جو نبی اور ولی میں مشترک ہوتی ہے.....وہ ہے دین پر قائم رہنا.....جس کو ہم استقلال کہتے ہیں.....

کچھ پانے کیلئے کچھ کھونا پڑیگا:۔

اگر فرعون کی فوجوں کا مقابلہ کرنا پڑے.....تو وہ دریائے نیل کی موجوں میں اُتر جائے.....

اگر نمرود کی انا اور جہالت کا مقابلہ کرنا پڑے.....تو وہ آتش نمرود میں چھلانگ لگا جائے.....

اگر بنی اسرائیل کے خون خواروں کا مقابلہ کرنا پڑے.....تو وہ پھانسی کی کوٹھڑی میں بند ہو جائے.....

اگر ظلم و جبر کا مقابلہ کرنا پڑے.....تو وہ زکریا علیہ السلام کی طرح آرے کے نیچے دولخت ہو جائے.....

اگر کنعان کی سرکش قوم کا مقابلہ کرنا پڑے.....تو وہ طوفانوں کی بلاخیز موجوں میں اُتر جائے.....

حتیٰ کہ آمنہؓ کے دُرِّ یتیم کی طرح.....ابوجہل کے مقابلے میں اپنا سب کچھ لٹا دے.....لیکن نہ اللہ کے فرمان کو چھوڑے.....اور نہ ہی اپنے اعلان کو چھوڑے.....اس پر ساری زندگی بسر ہو جائے.....جس میں یہ کمال پایا جاتا ہے.....اسی کو نبوت والا پیغامبر کہا جاتا ہے.....

Scanned with CamScanner

استقامت رسولؐ پر لاکھوں سلام :۔

میرے دوستو.....

اسی پختگی پر

اسی استقلال پر

اسی استقامت پر

اور اسی دین پر قائم رہنے والی صفت پر.....ہم نے پہلے نبیوں کو پرکھا ہے.....آپ ذرا آگے چلیں.....اسی دین کیلئے.....آمنہؓ کے دُرِّ یتیم کے دندان مبارک شہید ہوئے ہیں.....اسی اسلام کیلئے.....ابوطالب نے حضور ﷺ سے کہا بھتیجے مکہ کا سردار ابوجہل کہتا ہے.....سرداری چاہتا ہے تو سرداری حاضر ہے.....پیسہ چاہتا ہے تو پیسہ حاضر ہے.....لڑکی چاہتا ہے تو ہم تیری پسندیدہ شادی کرانے کیلئے تیار ہیں.....لیکن ایک خدا کا نام لینا چھوڑ دے.....

حضور علیہ السلام کا چہرہ غیرت اسلامی اور جلال سے سرخ ہو گیا.....

اور آپ ﷺ نے فرمایا چچا.....اگر میرے دائیں ہاتھ پر سورج رکھ دے.....

اور میرے بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دے.....حتیٰ کہ محمد ﷺ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا

.....لیکن توحید کے پرچم کو کبھی نہیں چھوڑے گا.....

عظمتِ اسلام پر سب کچھ قربان :۔

میرے بھائیو.....

اس دین کیلئے ..... رسول اللہ ﷺ کو پتھر مارے گئے

اس دین کیلئے ..... رسول اللہ ﷺ کے دندان شہید ہوئے

اس دین کیلئے ..... رسول اللہ ﷺ نے پھٹے ہوئے کپڑے پہنے

اس دین کیلئے ..... رسول اللہ نے تین دن پیٹ پر پتھر باندھے

Scanned with CamScanner

اس دین کیلئے ..... رسول اللہ ﷺ کو دھکے دے کر مکے سے نکالا گیا

اس دین کیلئے ..... رسول اللہ ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے

اس دین کیلئے ..... رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غلاظت کے ڈھیر ڈالے گئے

میرے بھائیو..... اور اسی دین اسلام کی بقاء کیلئے ..... میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم .....

بدر کی لڑائی میں گئے

اُحد کی لڑائی میں گئے

خیبر کی لڑائی میں گئے

حنین کی لڑائی میں گئے

تبوک کی لڑائی میں گئے

میسرہ کی لڑائی میں گئے

میرے دوستو..... اور اسی طرح کل اٹھائیس غزوات میں آمنہؓ کا دُرِّ یتیم گیا..... اس دین اسلام کیلئے ..... رسول اللہ ﷺ نے اپنا سب کچھ لٹا دیا ..... رسول اللہ ﷺ نے اپنا سب کچھ بہا دیا.....

..... بلکہ .....

مکے کو چھوڑا

چچاؤں کو چھوڑا

برادری کو چھوڑا

خاندان کو چھوڑا

دولت کو چھوڑا

سرداری کو چھوڑا

Scanned with CamScanner

غرضیکہ.....اس اسلام کیلئے سب کو چھوڑا.....لیکن اللہ کی توحید کو نبی ﷺ نے نہیں چھوڑا.....

میرے دوستو.....اور آگے سنو.....

اس اسلام کیلئے ..... پچاس ہزار صحابہ شہید ہوئے

اس اسلام کیلئے ..... سیدہ نعدیہ کی چمڑی اُدھیڑ دی گئی

اس اسلام کیلئے ..... سیدہ زنیرہ کی آنکھیں نکال دی گئیں

اس اسلام کیلئے ..... لبینہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے

اس اسلام کیلئے ..... سیدنا کعب ابن مالک کو تکالیف آئیں

اس اسلام کیلئے ..... بیر معونہ پر ۶۷ صحابہ کو ذبح کر دیا گیا

اس اسلام کیلئے ..... اُحد کی لڑائی میں ستر صحابی شہید کئے گئے

اس اسلام کیلئے ..... سیدہ سمیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے

اس اسلام کیلئے ..... بدر کی لڑائی میں چودہ صحابہ شہید کئے گئے

اس اسلام کیلئے ..... مؤذن رسول بلال کو تپتی ریت پر لٹایا گیا

اس اسلام کیلئے ..... بنی لحیان کے قبیلے میں دس صحابہ کو شہید کر دیا گیا

اس اسلام کیلئے ..... سیدنا امیر حمزہ کی لاش کے بارہ ٹکڑے کر دیئے گئے

اس اسلام کیلئے ..... ستائیس ہزار صحابہ خلافت راشدہ کے دور میں شہید ہوئے

اہمیتِ مشن اور مؤقف :۔

اس اسلام کیلئے دی گئی قربانیوں کو.....صحابہ کرام کے بعد کی تاریخ اسلام کے اوراق پلٹ کر دیکھو.....اس اسلام کیلئے سعید ابن جبیر کو.....حجاج ابن یوسف کی عدالت کے سامنے زنجیریں پہنا کر ذبح کر دیا گیا.....لیکن سعید

Scanned with CamScanner

ابن جبیر کی زبان پر یہی تھا کہ حجاج تو ظالم ہے..... میں تیرے ظلم کے مقابلے میں ننگی شمشیر بن کر کھڑا رہوں گا..... تو غدار ہے..... تو دشمن ہے..... تو اسلام کا مخالف ہے..... تو نے اٹھارہ ہزار بے گناہوں کو شہید کیا ہے..... سعید کے جسم میں جب تک خون گردش کرتا رہے گا..... تیرے ظلم کے خلاف شمشیر برہنہ بن کر تیرے مقابلے میں کھڑا رہے گا.....

میرے دوستو..... سعیدؒ ابن جبیر کے واقعات کو جن علماء نے سنا ہے ..... اور سیرت اور تاریخ کی کتب میں پڑھا ہے..... اور آپ حیران ہوں گے یہ بات سن کر کہ سعید کتنا بڑا عالم تھا..... کتنا بڑا مولوی تھا..... ہائے آج مولویوں نے اپنی قدر کیوں نہیں پہچانی..... کیا ان علماء کو پتہ نہیں کہ عالم کا درجہ کیا ہوتا ہے ..... اس عالم کو تو دیکھو کہ سعید کو جب ہتھکڑیاں لگا کر حجاج کی عدالت میں پیش کیا گیا..... جس کا جرم یہ تھا کہ سعیدؒ نے ابن اشعث کی بغاوت میں حصہ لے کر حجاج کی مخالفت کی تھی.....

میرے دوستو..... ایک بوڑھا اس مجمع سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا..... اس بوڑھے نے کہا کہ حجاج سعید کو قتل نہ کرا سکے بدلے میں مجھے قتل کر دے..... میرے بچے کو قتل کر دے..... حجاج نے کہا تجھے کیوں اس کے بدلے میں قتل کروں..... وہ بوڑھا کہتا ہے اسلئے کہ اس وقت روئے زمین پر..... سعید ابن جبیرؒ سے بڑا قرآن وحدیث کا عالم کوئی نہیں ہے..... لیکن حجاج کو ترس نہیں آیا ..... سعید حجاج کے سامنے کھڑا ہے..... حجاج ابن یوسف نے جو سعید سے گفتگو کی تھی..... اس نے جو سوالات کئے تھے..... اور جو سعید ابن جبیر کی طرف سے اسے جوابات ملے تھے..... وہ بھی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے..... میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا.....

Scanned with CamScanner

میرے دوستو.....حجاج ابن یوسف کی عدالت میں جب سعید ابن جبیر کھڑا تھا.....تو اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹا کاغذ قلم لاؤ.....بیٹا کاغذ قلم لے کر باپ کے پاس آیا تو سعید نے کہا بیٹا لکھو.....یعنی وصیت لکھوانے لگا .....چنانچہ حضرت سعید نے فرمایا اے اللہ میں تیرے نام پر جان دے رہا ہوں .....اور تیرے نبی ﷺ کے نام پر جان دے رہا ہوں.....اے اللہ اگر میں شہید ہو جاؤں تو میرے مرنے کے بعد.....حجاج کو اتنا کمزور بنا دینا کہ اس کی تلوار کسی مسلمان کی گردن پر نہ چل سکے.....یہ سعید ابن جبیر نے دعا کی تھی.....

سعید کا بیٹا زاروقطار رونے لگ جاتا ہے.....تو سعید نے کہا بیٹا رونے کی ضرورت نہیں ہے.....بیٹا اگر میرے خدا نے تیرے باپ کی عمر ۶۳ سال سے زیادہ نہیں لکھی.....تو تیرا باپ کیا کر سکتا ہے.....اسکے بعد سعید ابن جبیر کو ساری دنیا کے سامنے ذبح کر دیا گیا.....لیکن اس کے پائے استقلال میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا.....اس نے اپنی گردن نہیں جھکائی.....اس نے اپنے موقف کو تبدیل نہیں کیا.....اور اس نے یہ بھی نہیں کہا کہ تو میرا مطلب نہیں سمجھا.....اصل میں تو میں یوں کہہ رہا تھا.....جس طرح کوئی حیلہ وغیرہ کر کے اپنی جان بچاتا ہے.....

میرے بھائیو.....آج مولوی صاحب تقریر کر کے چلا جاتا ہے..... پولیس پکڑنے آجاتی ہے.....تو وہ کہتا ہے کہ چوہدری صاحب آپ نے تو میرا مطلب ہی نہیں سمجھا.....بات حق کی کہہ کر وہ کہتا ہے کہ تم نے میرا مطلب نہیں سمجھا.....ایسی بات نہیں.....سعید بن جبیر شہید ہو گئے.....اور آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سعید کی شہادت کے بعد.....اسکے جسم سے اتنا خون نکلا کہ وہ خون حجاج کے تخت کے نیچے چلا گیا.....

Scanned with CamScanner

حجاج نے کہا کہ ڈاکٹر بلاؤ.....ڈاکٹر بلائے گئے.....اس نے کہا میں نے اٹھارہ ہزار آدمیوں کو قتل کیا ہے.....کسی کے جسم سے اتنا خون نہیں نکلا .....یہ کیا وجہ ہے؟.....ڈاکٹروں نے کہا کہ حجاج تیرے ڈر سے ہر مقتول کا خون خشک ہو جاتا تھا.....لیکن سعید کے دل میں ایک رائی کے ذرے کے برابر بھی تیرا ڈر نہیں تھا.....اس لئے اسکا خون خشک نہیں ہوا تھا.....

امام ابوحنیفہؒ نے کفن پہن لیا:۔

میرے دوستو.....اس دین اور قرآن کے لئے.....حق گوئی کیلئے سعید کو ذبح کر دیا گیا.....قرآن کا عالم تھا.....پھر اسکے بعد میرا اور تیرا امام .....جس کو آج دنیا کا نوے کروڑ مسلمان اپنا امام کہتا ہے.....جس کا نام حضرت نعمان ابن ثابت ہے.....جس کو امام اعظم امام ابوحنیفہؒ کہا جاتا ہے.....کتنا جلیل القدر فقہی امام ہے.....

میرے دوستو.....اگر تسبیح کرنا.....ذکر، اذکار کرنا.....مسجد کے کونے میں بیٹھ کر اللہ اللہ کرنا اسلام ہوتا.....اگر یہ ذکر اذکار کی مجلس سجانا دین ہوتا.....صرف یہی شریعت ہوتی.....تو وہ امام ابوحنیفہؒ جس نے نوے ہزار مسائل قرآن وحدیث سے نکال کر فقہ مرتب کی ہے.....وہ کبھی سر پر کفن باندھ کر خلیفہ منصور کے مقابلے میں نہ آتا.....حتیٰ کہ امام ابوحنیفہ کو جیل میں ڈال دیا گیا.....اور ابوحنیفہؒ کا جنازہ چار سال کے بعد جب جیل سے اٹھا.....تو اس جنازے کو دیکھ کر نوے ہزار عیسائیوں نے محمد ﷺ کا کلمہ پڑھ لیا.....اتنا عظیم انسان تھا امام ابوحنیفہؒ.....اتنا عظیم آدمی تھا امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ.....

امام مالکؒ موقف پر ڈٹ گئے:۔

میرے بھائیو.....اس اسلام کیلئے.....امام مالک رحمہ اللہ کا منہ

Scanned with CamScanner

لیکن اس امام مالک رحمہ
کالا کر کے.....مدینہ کی گلیوں میں پھرایا گیا.....
اللہ نے اپنا موقف نہیں چھوڑا.....اپنے مشن کی سودے بازی نہیں کی.....

امام شافعیؒ پر فتویٰ لگ گیا:۔

میرے دوستو.....اس اسلام کیلئے.....امام شافعی رحمہ اللہ پر کفر کا
فتویٰ لگایا گیا.....لیکن انہوں نے بھی اپنا موقف نہیں چھوڑا.....

امام نسائیؒ مسجد میں شہید ہو گئے:۔

میرے بھائیو.....اس اسلام کیلئے.....امام نسائی رحمہ اللہ کو مسجد
کے صحن میں شہید کر دیا گیا.....لیکن انہوں نے اپنا موقف نہیں چھوڑا.....

امام احمدؒ بن حنبل کی استقامت:۔

میرے بھائیو.....اس اسلام کیلئے.....احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو
روزانہ چالیس کوڑے جیل میں ان کی پشت پر لگتے تھے.....اور مورخین لکھتے
ہیں کہ وہ کوڑا اتنا سخت ہوتا تھا.....لو ضربت علی الفیل لمرت .....کہ
اگر وہ کوڑا ہاتھی کو پڑتا تو ہاتھی بھی کانپ اٹھتا.....اور جب احمد بن حنبلؒ جیل سے
نکلا.....تو احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ ابوالہیثم تجھے مبارک ہو.....تو لوگوں نے کہا
کہ اے امام وقت تو ابوالہیثم کو مبارک کہتا ہے.....جیسے آج کوئی کسی مشہور ڈاکو
سے کہے کہ او ڈاکو صاحب تجھے مبارک ہو.....تو ان لوگوں نے تعجب سے پوچھا
.....اے امام بتا ڈاکو کو مبارک باد کیوں کہتا ہے.....

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کہا کہ جب میں نے جیل میں قدم رکھا تھا
.....تو وہ ڈاکو جیل میں تھا.....اس نے میرے پاس آ کر کہا.....اے
وقت کے امام میں ایک ڈاکو ہوں.....مجھے حکومت وقت نے بڑا مارا ہے.....

Scanned with CamScanner

لیکن میں نے اپنے موقف کو تبدیل نہیں کیا ہے..... میں ڈاکو ہو کر اپنے موقف پر قائم ہوں..... اور اگر اے امام تو اپنے قدموں سے پھسل گیا..... تو قیامت تک آنے والی نسلیں پھسل جائیں گی..... کتنا عظیم انسان تھا..... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ..... صرف امام احمد بن حنبلؒ پر بات ختم نہیں ہوئی ہے.....

امام غزالیؒ وطن سے دور:۔

میرے دوستو..... یہ دیکھئے تاریخ کا ایک سنہرا اور درخشندہ انسان ہے ..... جس کو امام غزالی کہا جاتا ہے..... امام غزالی اتنا بڑا عالم ہے کہ اگر میں اس کے علم کی داستانیں سناؤں تو آپ حیران رہ جائیں گے..... امام غزالی اتنا بڑا عالم ہے..... لیکن نظام الملک بادشاہ سے ٹکرا گیا..... اسکی حکومت سے ٹکرا گیا ..... اس کو شہر سے نکال دیا گیا..... اس کو جنگلات میں سونا پڑا..... لیکن اس نے نظام الملک بادشاہ کی حکومت پر دستخط نہیں کئے.....

امام ابن تیمیہؒ میدان کارزار میں:۔

میرے بھائیو..... اور اسکے بعد ایک بہت بڑا عالم ہے..... جسکا نام امام ابن تیمیہؒ ہے..... ابن تیمیہؒ جس کو شیخ الاسلام بھی کہتے ہیں.....

وہ امام ابن تیمیہؒ..... جس کے بارے میں فخر المحدثین علامہ انور شاہ کاشمیری کہتا ہے کہ..... جب میں امام ابن تیمیہؒ کے علم کو دیکھتا ہوں..... تو میری پگڑی زمین پر گرتی ہے.....

وہ امام ابن تیمیہؒ..... کہ جس کی وفات کے بعد..... چھ سو قلمی کتابیں لکھی ہوئی اس کے صندوقوں سے نکلیں.....

وہ امام ابن تیمیہؒ..... جس کے شاگردوں میں بہت بڑا سیرت نگار

Scanned with CamScanner

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تھا..... جس نے ''زاد المعاد'' سیرت کی سب سے بڑی کتاب لکھی ..... وہ اس امام ابن تیمیہ کا شاگرد تھا.....

وہ امام ابن تیمیہؒ..... جس کے شاگردوں میں..... ''تفسیر ابن کثیر'' کا مصنف حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ تھا.....

وہ امام ابن تیمیہؒ..... جس کے حلقۂ درس میں دس ہزار علماء روزانہ بیٹھ کر..... پیغمبر ﷺ کی حدیث مبارک لکھا کرتے تھے.....

لیکن جب اس ابن تیمیہؒ نے دیکھا کہ فتنہ تاتار میرے سر پر چڑھ آیا ہے .....اس ابن تیمیہؒ نے مسجد کے تقدس کو یہ کہہ کر نہیں رہنے دیا کہ چونکہ میں مولوی ہوں ..... چونکہ میں مصنف ہوں..... چونکہ میں امام ہوں .....اس لئے میرا کام لڑنا نہیں ہے.....اس ابن تیمیہؒ نے مسجد کی مسند کو چھوڑ دیا..... اس ابن تیمیہؒ نے مسجد کے محراب و منبر کو چھوڑ دیا.....اور ہاتھ میں تلوار اٹھا کر .....اور اپنے سر پر پگڑی کی بجائے کفن باندھ کر.....میدان کارزار میں نکل آیا.....ابن تیمیہؒ نے تاتاریوں کا خود مقابلہ کیا.....

اور اسکے بعد جب ابن تیمیہؒ گرفتار ہو گیا.....تین سال ابن تیمیہؒ دمشق کی جیل میں رہا.....اور اسی جیل سے ابن تیمیہؒ کا جنازہ اٹھا.....جب جنازہ جیل سے نکلا تو ایک لاکھ علماء نے ابن تیمیہؒ کی نماز جنازہ ادا کی.....اتنا بڑا عالم تھا .....یہ تاریخ ہے حق پرست علماء کی.....یہ تاریخ ہے مجاہدین اسلام کی.....

پیرانِ پیر کو مشن سے پیار:۔

میرے دوستو.....ہم نے یہ سمجھا کہ شاید اسلام صرف اسی پر بند ہو گیا کہ خانقاہ میں بیٹھ کر تسبیح پڑھی جائے.....یاد رکھو.....ایک پیر و مرشد سلسلہ قادریہ کا امام..... حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ..... اتنا بڑا ولی

Scanned with CamScanner

ہے.....اتنا بڑا قطب اس دنیا میں گزرا ہے کہ جس نے چالیس سال بغداد کی مسجد میں بیٹھ کر.....پیغمبر ﷺ کی حدیث مبارک کا خطبہ دیا ہے.....چالیس سال قرآن کا درس دیا.....حدیث کا درس دیا.....اور وہ شیخ عبدالقادرؒ جیلانی محبوب سبحانی.....جس نے عشاء کے وضو سے چالیس سال تک تہجد کی نماز پڑھی ہے.....جس کے لاکھوں شاگرد ہیں.....لاکھوں مرید ہیں.....اور اس کی استقامت کو دیکھو.....اتنے فتنے دنیا میں آئے.....لیکن اسکے پائے استقلال میں کوئی فرق پیدا نہیں کر سکا.....

میرے دوستو.....پیر اور ولی کی یہ شان ہوتی ہے کہ جب دین کا معاملہ آئے تو وہ ڈٹ جائے.....نبی ﷺ کی سنت کو نہ چھوڑے.....اللہ کے قرآن کو نہ چھوڑے.....اصلی پیر اسی کو کہتے ہیں.....

پیران پیر اور من گھڑت کہانیاں:۔

میرے بھائیو.....محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادرؒ جیلانی رحمہ اللہ کے نام پر کئی من گھڑت رسمیں بعض لوگ کرتے ہیں.....ان رسموں کا پیران پیر کی کسی کتاب میں ذکر نہیں ہے.....

☆ پیران پیر کی گیارہویں شریف کا ختم تمہیں پہنچ گیا.....یعنی گیارہ تاریخ کو ختم دینا چاہئے.....یہ بات ان کی تمہیں نہیں پہنچی کہ پیران پیرؒ سے کسی نے پوچھا.....حضرت جی اپنا چہرہ چھپا کر کیوں رکھتے ہیں.....فرمایا اس واسطے کہ کوئی بے نمازی میرا چہرہ نہ دیکھ لے.....پیران پیر کے نام پر من گھڑت رسمیں گھڑلی گئیں ہیں.....ایک رسم من گھڑت بنائی اپنی طرف سے.....اس اللہ کے ولی کے نام پر.....ان جھوٹی باتوں کا پیران پیر سے کوئی تعلق نہیں.....

☆ ایک مریدنی ننگے سر پیران پیر کے پاس آئی.....اور آ کر کہنے لگی

Scanned with CamScanner

حضرت میرا اکلوتا بیٹا تھا وہ بھی مر گیا ہے..... عزرائیل جان نکال کر لے گیا ہے اب میں کیا کروں؟..... لہذا مہربانی فرما کر اس میرے بیٹے کو زندہ کر دو..... کہتے ہیں کہ پیران پیر نے اسی وقت عزرائیل کو بلایا..... جھوٹا واقعہ جو بنانا ہے ..... اور بلا کر عزرائیل سے روحوں کا تھیلا چھین لیا..... اور مردے قبروں سے اٹھ کر بھاگ گئے..... وہ عزرائیل بھی عجیب ہے.....

میں نے کہا او جاہلو..... بات بنانی ہے تو کوئی اور بناؤ..... پیران پیر نے عزرائیل سے روحوں کا تھیلا چھین لیا..... اور عزرائیل نے جب حضور علیہ السلام کے بیٹے ابراہیم کی جان نکالی..... اور حضور ﷺ کا صاحبزادہ حضور ﷺ کے ہاتھوں میں پڑا ہوا ہے..... اور اسکی جان نکل رہی ہے..... اور حضور ﷺ فرماتے ہیں..... یَاابْرَاهِیْم اِنَّ بِفِرَاقِكَ لَمَحْزُوْنُوْن..... اے بیٹے ابراہیم ہم تیرے غم میں بڑے پریشان ہیں..... اسکے بعد حضور علیہ السلام کے بیٹے کی جان نکل گئی..... حضور علیہ السلام تو اپنے بیٹے کی روح عزرائیل سے واپس نہیں دلا سکے..... اور ادھر پیران پیر نے روحوں کا تھیلا چھین لیا..... حضور ﷺ سے بھی بڑا پیران پیر کا مقام ہو گیا؟..... اولیاء اللہ کو سمجھو..... اور اولیاء کی طرف وہ باتیں منسوب نہ کرو..... جن کا اولیاء کی کتابوں میں بھی کوئی ذکر نہیں ہے..... غنیۃ الطالبین حضرت پیران پیرؒ کی مشہور کتاب ہے..... کیا اس کتاب میں اس واقعہ کا کہیں کوئی ذکر ہے؟.....

☆ پھر کہتے ہیں پیران پیر نے حضور علیہ السلام کو کندھا دیا تھا..... جب حضور معراج پر گئے تھے..... کندھا کیوں دیا تھا..... کہتے ہیں اس لئے دیا تھا کہ حضرت کا پاؤں پھسلنے لگا تھا..... جبکہ پیران پیر تو حضور علیہ السلام کے واقعہ معراج کے پونے پانچ سو سال بعد پیدا ہوئے تھے..... تو بتاؤ پونے پانچ سو

سال بعد پیدا ہونے والا حضور علیہ السلام کو کندھا کیسے دے سکتا ہے..... اس وقت پیران پیر کہاں سے آ گئے تھے؟.....

☆ کہتے ہیں ایک دھوبی بغداد میں مر گیا..... منکر نکیر نے اس دھوبی سے پوچھا..... مَنْ رَّبُّكَ..... کہنے لگا میں پیرانِ پیر کا دھوبی ہوں..... یہ من گھڑت رسمیں ہیں..... وہ منکر نکیر اللہ کے پاس گیا..... اس نے کہا میں نے اسے کہا..... مَنْ رَبُّكَ..... تو اس نے کہا میں پیرانِ پیر کا دھوبی ہوں ..... اور میں نے جب دوبارہ کہا..... اس نے میرے منہ پر طمانچہ مار دیا ..... اللہ نے فرمایا کہ چپ رہ کہیں پیران پیر کو پتہ نہ چل جائے..... اور کہیں اُوپر نہ آ جائے اور ہماری خدائی کو بھی کہیں نہ ہلا دے..... العیاذ باللہ.....

خانہ کعبہ تین میل باہر کیوں آ گیا؟:۔

میرے بھائیو..... کیسی جھوٹی بات بنائی ہے ان جاہلوں نے..... اور ایک ملاں کہنے لگا کہ مائی رابعہ بصری حج کرنے گئی تو خانہ کعبہ تین میل باہر نکل آیا استقبال کرنے کیلئے..... میں نے کہا حضور علیہ السلام جب صلح حدیبیہ کے موقع پر تشریف لے گئے تھے..... حضور علیہ السلام تو چھ میل باہر حدیبیہ کے مقام پر بیٹھے ہیں..... اور مکے کے سردار ابوسفیان نے اجازت نہیں دی کہ آپ عمرہ کریں ..... حضور تو وہیں سے واپس مدینہ چلے گئے..... حضور آئے اور عمرے کے بغیر چلے گئے..... حضور کیلئے تو خانہ کعبہ باہر نہیں آیا..... مائی رابعہ بصری کیلئے تیرا باپ لے آیا..... یہ کیسی من گھڑت باتیں بنائی ہوئی ہیں.....

اب دیکھو..... اس من گھڑت بات میں بے چاری مائی رابعہ بصری کا کیا قصور ہے..... اس میں پیران پیر رحمہ اللہ کا کیا قصور ہے؟..... قصور اس میں شرک اور بدعت والی ذہنیت کا ہے..... ان ملاؤں کا ہے کہ جنہوں نے پیٹ

Scanned with CamScanner

کے دوزخ کو بھرنے کیلئے.....اللہ کے سچے ولیوں کو بدنام کیا ہوا ہے.....
اس میں ولی کا کوئی قصور نہیں ہے.....

عقیدہ خواجہ اجمیریؒ کا اور عقیدت مند:۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ.....
ایک تنکا بھی اللہ کے حکم کے بغیر حرکت نہیں کرسکتا.....

اور آج کا مشرک ملاں کہتا ہے .....مدد کن مدد کن یا معین الدین چشتی.....کبھی کہتا ہے میری کشتی پار لگادے.....

میرے دوستو.....اب بتاؤ.....اس میں خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ کا کیا قصور ہے؟.....اس نے کہا ہے.....

بابا فرید الدین گنج شکرؒ
پیران پیر شیخ عبدالقادرؒ جیلانی
سلطان العارفین سلطان باہوؒ
حضرت بہاؤالدین زکریاؒ ملتانی
خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ
حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ
حضرت خواجہ پیر سید علی ہجویریؒ

یہ اولیاء اللہ دنیا میں برگزیدہ ولی گزرے ہیں.....انکے قدموں کے صدقے دنیا میں اسلام پہنچا ہے.....انہوں نے توحید کی روشنی دنیا کے کونے کونے تک پہنچائی ہے.....لیکن کتنا افسوس ہے کہ انکی قبروں پر روپے پیسے لوٹنے والے ان ملاؤں نے.....ان سچے پیروں کا نام لیکر.....لوگوں کی جیبوں کو کاٹنا شروع کردیا ہے.....ان کا نام لے کر من گھڑت رسمیں بنائیں.....ان

Scanned with CamScanner

کا نام لیکر من گھڑت طریقے ایجاد کیے ہیں.....

یاد رکھو.....جب تک علماء دیوبند کا ایک بچہ بھی اس دنیا میں موجود ہے .....اللہ کے سچے ولیوں کو بدنام کرنے کی کوئی بھی تمہاری ناکام سازش..... انشاء اللہ کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی.....

من گھڑت مغلیہ دین الٰہی:۔

میرے دوستو.....اللہ کے سچے ولی وہ ہیں.....جنہوں نے دین کے نام کو پوری دنیا میں روشن کیا.....امام ابن تیمیہؒ کے بعد ایک اور سچا ولی دنیا میں پیدا ہوا.....یعنی ہندوستان کی سرزمین میں.....اللہ کا ایک سچا ولی اور پیدا ہوا.....اور وہ ولی کون تھا؟.....میں ابھی اس کا تعارف کراتا ہوں..... غلوں کا بادشاہ تھا جلال الدین اکبر تھا.....جسے اکبر بادشاہ کہتے ہیں..... ہندوستان کا سب سے بڑا بادشاہ تھا.....اس نے کہا تھا اسلام پرانا ہو گیا..... اس نے نعوذ باللہ ایک نیا اسلام بنالیا.....جس کو دین الٰہی کے نام سے منسوب کیا گیا.....جس کو دین اکبری کہا گیا.....

ایک بات ذہن میں رکھیں.....تاریخ کے طالبعلم موجود ہیں..... پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں.....اکبر بادشاہ جب ہندوستان کا بادشاہ بنا..... اس وقت ایران بھی ہندوستان میں شامل تھا.....افغانستان بھی ہندوستان میں شامل تھا.....ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا ملک تھا.....جب اکبر بادشاہ یہاں کا حکمران بنا تھا.....اس وقت یہاں.....

ہندو بھی تھے

سکھ بھی تھے

عیسائی بھی تھے

Scanned with CamScanner

یہودی بھی تھے

پارسی بھی تھے

مغلوں کے کئی طبقے موجود تھے

درباری مولویوں کا مشورہ:۔

اکبر کے درباری ملاؤں نے اسے مشورہ دیا کہ جناب..... تیری حکومت ایسے قائم ہوگی کہ تو ایک اپنا ایسا مذہب بنا..... جس سے کسی کو کوئی تکلیف یا اعتراض نہ ہو..... یعنی تیرے بنائے ہوئے مذہب سے.....

سکھ بھی خوش رہیں

ہندو بھی خوش رہیں

عیسائی بھی خوش رہیں

یہودی بھی خوش رہیں

پادری بھی خوش رہیں

ملاں بھی خوش رہیں

درباری پیر بھی خوش رہیں

درباری مولوی بھی خوش رہیں

درباری گدی نشین بھی خوش رہیں

اور سیدھے سادھے مسلمان بھی خوش رہیں

چنانچہ اس نے ایک نیا دین بنایا جس کا نام دین الٰہی رکھا گیا..... اس وقت ہندوستان کے بڑے بڑے ملاں درباری مولوی بن گئے..... اور درباری مولویوں کی کسی دور میں کمی نہیں ہوتی..... بادشاہ سے کہتے ہیں کہ جناب تیرے علاوہ دنیا میں ہے ہی کوئی نہیں..... بادشاہ تو بس آپ ہی ہیں..... چنانچہ اکبر بادشاہ نے

Scanned with CamScanner

دین اکبری بنایا.....اوراس وقت اگرکوئی حق پرست عالم.....کوئی جید عالم دین میدان میں نہ اُترتا.....جب اکبر بادشاہ نے اسلام کے مقابلہ میں نیا دین کھڑا کر لیا تھا.....تو آج اس ہندوستان و پاکستان میں اسلام کا نام لینے والا کوئی نہ ہوتا .....اس وقت اگرکوئی حق پرست عالم میدان میں نہ آتا.....تو آج حق کا پرچم بلند کرنے والا کوئی نہ ہوتا.....

میرے دوستو.....سارے نام نہاد مولوی تو بادشاہ کی جھولی میں چلے گئے .....سارے علمائے سوتو اس کی شان میں قصیدے پڑھنے لگے.....سارے نام نہاد گدی نشین تو اس کے نذرانوں کے متوالے ہوگئے.....دین محمدی کی شکل بگاڑ دی گئی.....دین محمدی کا حلیہ بگاڑ دیا گیا.....

مجدد الفؒ ثانی ایک پیر ایک مجاہد:۔

میرے بھائیو.....اس زمانے میں ایک قلندر میدان میں اُترتا ہے .....ایک درویش کفن پہن کر نکلتا ہے.....اور پوری سلطنت اکبری سے الجھنے کیلئے.....پوری اکبری فوج سے نمٹنے کیلئے.....پوری اکبری پولیس سے لڑنے کیلئے.....پوری اکبری حکومت سے ٹکرانے کیلئے.....اپنے سر پر کھدر کی ٹوپی پہن کر.....اپنے کندھے پر کھدر کی چادر لیکر.....اپنے جسم پر کھدر کی قمیض اور دھوتی پہن کر میدان میں اُترتا ہے.....

وہ ایک پیر تھا

وہ ایک ولی تھا

وہ ایک راہبر تھا

وہ ایک قائد تھا

وہ ایک لیڈر تھا

Scanned with CamScanner

وہ ایک قطب تھا

وہ ایک مولوی تھا

وہ ایک خانقاہ کا جوان تھا

جس نے ہندوستان کی سرزمین میں آ کر.....اور سر اٹھا کر حق و باطل کی اس تاریخ کو زندہ کیا.....جس نے بادشاہِ وقت سے ٹکرا کر.....پوری دنیا کو بتا دیا کہ حق پرست لوگ.....

نہ جیلوں سے گھبراتے ہیں

نہ تختہ دار سے گھبراتے ہیں

نہ سر کٹانے سے گھبراتے ہیں

نہ پھانسی پر چڑھنے سے گھبراتے ہیں

نہ شہادت حاصل کرنے سے گھبراتے ہیں

حتیٰ کہ حق پرست ٹکڑے ٹکڑے تو ہو سکتا ہے.....لیکن اللہ کے دین کے پرچم کو کبھی سرنگوں نہیں ہونے دیتا.....

میرے بھائیو.....وہ نوجوان کون تھا؟.....وہ مجاہد کون تھا؟.....

اس مجاہد کو تاریخ کی زبان میں حضرت مجدد الفؒ ثانی کہا جاتا ہے.....

مجددؒ وقت نے سر نہیں جھکایا:۔

مجدد الف ثانی رحمہ اللہ سرہند کی بستی سے نکلا.....کئی درباری مولویوں نے کہا اے شیخ احمد تجھے کیا تکلیف ہے.....اپنی مرضی کا پیسہ لے لے اور بادشاہ کے حق میں بیٹھ جا.....تجھے کیا تکلیف پیش آئی؟.....دیکھ اتنی فوج مقابلے تیرے مقابلے میں ہے.....دیکھ مارشل لاء لگ چکا ہے.....دیکھ کرفیو نافذ ہو چکا ہے.....دیکھ فوجیوں کی حکومت ہے.....دیکھ پولیس کی بھاری نفری تیرے

Scanned with CamScanner

مقابلے کیلئے ایک طرف کھڑی ہے.....تو ہلاکت کی راہ میں کیوں جاتا ہے.....

مجدد الفؒ ثانی نے کہا او درباری مولویو!.....دین کو بچانے کیلئے مجھے ٹکڑے ٹکڑے ہونا منظور ہے.....وہ شیخ احمد سرہندی اکبر کا مقابلہ کرنے کیلئے نکلتا ہے.....اکبر نے شیخ کو جیل میں ڈال دیا.....

اس کا بیٹا جہانگیر آیا.....اور درباری مولویوں نے کہا کہ تیرے دربار میں ہر آدمی سر جھکاتا ہے.....جب تک شیخ احمد تیرے دروازے پر سر نہیں جھکائے گا.....تیرا مذہب دنیا کے مسلمان قبول نہیں کریں گے.....اس نے کہا ٹھیک ہے.....کیسے شیخ احمد کو لایا جائے؟.....وہ کیسے سر جھکائے گا؟ .....انہوں نے کہا کہ یہ مجدد تو اپنا سر نہیں جھکائے گا.....ایک گیٹ بناؤ .....ایک بہت بڑا گیٹ بنایا گیا اور اس میں ایک الماری لگائی گئی.....اور یہ اعلان کر دیا گیا کہ مجدد الف ثانی کو اس الماری سے داخل کیا جائے.....ویسے یہ سر نہیں جھکائے گا چلو الماری سے گزرتے ہوئے یہ سر نیچے کرے گا.....اور جہانگیر لوگوں سے کہے گا کہ اب دیکھو.....تمہارے امام نے میرے سامنے سر جھکا دیا ہے.....

چنانچہ جہانگیر کے سامنے مجدد کو ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنا کر لایا جاتا ہے .....جب اس کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں کھول دی گئیں.....اور جب اس سرکاری گیٹ سے مجدد الف ثانی گزرنے لگے.....تو مجدد اگر سر جھکا کر اس الماری سے گزر جاتا تو دنیا میں اسلام کا سر جھک جاتا.....مجدد الف ثانی تو آخر مجدد ہی تھا.....وہ دین کا محافظ تھا.....وہ اپنا سر کیوں غیر کے سامنے جھکاتا .....بالآخر مجدد الف ثانی نے سر نہیں جھکایا.....بلکہ پہلے اپنی ٹانگوں کو اندر داخل کیا.....اور اکڑ کر بادشاہ کے سامنے پیش ہوا.....

Scanned with CamScanner

اس بادشاہ نے کہا شیخ احمد تو کیا کہتا ہے..... شیخ احمد نے کہا جہانگیر تیرا دین جھوٹا ہے..... تیرے باپ کا مذہب جھوٹا ہے..... میرا مذہب اسلام اور میرے مصطفیٰ ﷺ کا دین پہلے بھی سچا تھا..... آج بھی سچا ہے..... اور قیامت کی صبح تک سچا رہے گا..... اس نے کہا اسے جیل میں ڈال دو.....

شاعر مشرق نے کہا:۔

یہ وہی مجدد الف ثانی ہے..... جس کی قبر پر علامہ محمد اقبال ۱۹۳۲ میں گیا ..... اور شیخ احمد سرہندیؒ کی قبر پر کھڑے ہو کر..... یعنی سرہند کی بستی میں علامہ محمد اقبال نے اس کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا تھا.....

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہیں وہ صاحب اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
ہے اس کے نفس گرم سے گرمی احرار

حاکم وقت نے گھٹنے ٹیک دیئے:۔

میرے دوستو..... شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ نے گردن نہیں جھکائی..... بالآخر دنیا نے دیکھا کہ یہ جہانگیر اپنے مذہب سے توبہ کرتا ہے..... مجدد الف ثانی کے استقلال کے سامنے بادشاہت گھٹنے ٹیک دیتی ہے..... جہانگیر خود چل کر جیل میں مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے پاس گیا..... اور معافی مانگ کر باعزت رہا کیا ..... اور جہانگیر باعزت رہا کر کے مجدد کو ایوان صدر میں لے آتا ہے..... اور پھر اسکے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے..... اور اس مجدد کو اپنا پیر سمجھتا ہے.....

میرے دوستو..... اگر اس وقت مجددؒ استقلال کا مظاہرہ نہ کرتا..... نہ جہانگیر مسلمان ہوتا..... نہ اسکے بیٹے عالمگیر اور شاہ جہاں فتاویٰ عالمگیری لکھتے

Scanned with CamScanner

.....اسلام کا نام ونشان برصغیر سے مٹ جاتا.....آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مجددؒ کے بیٹے خواجہ معصوم کی وجہ سے ہندوستان میں اسلام قائم ہوا.....

نقشبندی اور مجددی کون؟:۔

مجددؒ نے دنیا کو بتادیا.....اولوگو.....ایک وقت آئے گا.....ہر آدمی اپنے آپ کو مجددی کہے گا.....نقشبندی کہے گا.....آج وہ وقت آچکا ہے .....ہر آدمی مجددی ہے.....ہر آدمی نقشبندی ہے.....لیکن مجددؒ نے دنیا کو بتایا کہ مجددی یوں نہیں بنتا.....مجددؒ دنیا کو بتاتا ہے کہ میری یہ گردن نہ بادشاہ کے دروازے پر جھک سکتی ہے.....نہ کسی آستانے اور نہ کسی قبر پر جھک سکتی ہے .....یہ گردن اگر جھکے گی تو ایک پروردگار کے سامنے جھکے گی.....

آج ہر آدمی نقشبندی ہے اور ہر آدمی مجددی ہے.....لیکن اگر مجددی بننا ہے.....اور اگر نقشبندی بننا ہے تو مجددؒ کے نقش قدم پر چل کہ جس نے شاہی سلطنت کو ٹھکرا کر.....توحید وسنت کے پرچم کو سربلند کردیا ہے.....

مجدد الفؒ ثانی کے بعد انکے بیٹے خواجہ معصوم آئے.....اور ان کی اولاد آئی .....جنہوں نے علم توحید کو بلند کیا.....اس کے کچھ عرصے کے بعد پھر انحطاط پیدا ہوا.....کوئی آدمی توحید وسنت بیان کرنے والا نہیں آیا.....بالآخر اللہ نے دہلی کے ایک عالم شیخ عبدالرحیم کے گھر میں ایک لڑکا پیدا کردیا.....میں آپ کے سامنے ہندوستان کی (۷۰) ستر کتابوں کا نچوڑ پیش کررہا ہوں.....

ترجمہ قرآن اُردو اور فارسی میں:۔

شیخ عبدالرحیم کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا.....اس لڑکے کا نام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تھا.....ہندوستان میں اس وقت انکی ولادت ہوئی کہ جب فتنہ

Scanned with CamScanner

آموزش کھڑا تھا..... اور آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ مغل ہندوستان میں حکمران تھے..... مغلوں کی وجہ سے ہندوستان کی سرکاری زبان فارسی تھی

چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنے باپ کی مسند پر بیٹھ کر اپنے باپ سے کتابیں پڑھ کر سب سے پہلا کارنامہ جو دنیا میں سرانجام دیا..... وہ یہ تھا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے..... قرآن پاک کا ترجمہ پوری دنیا کو سمجھانے کیلئے عربی زبان سے فارسی زبان میں کیا..... جب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے قرآن کا ترجمہ فارسی میں کیا..... اس وقت پورے ہندوستان میں..... بلکہ پوری دنیا کی اسلامی تاریخ میں..... قرآن کا ترجمہ کسی اور زبان میں منتقل نہیں ہوا تھا..... شاہ ولی اللہ نے حضور ﷺ کے زمانے سے لیکر اپنے زمانے تک..... پہلی مرتبہ قرآن کا ترجمہ عربی سے فارسی میں کیا.....

اسکے بعد انکے بیٹے شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ..... اور شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمہ اللہ نے..... اس قرآن کے فارسی ترجمے سے اُردو میں ترجمہ کیا..... اور آج پوری دنیا میں قرآن کے جتنے بھی تراجم ہیں..... ان تمام ترجموں کی بنیاد شاہ ولی اللہ کے بیٹوں کا اُردو ترجمہ ہے.....

لیکن ایک ترجمہ شیخ سعدی شیرازی کا بھی فارسی زبان میں قرآن پاک کا تھا..... جبکہ مشہور قول یہی ہے کہ پہلا ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ والا ترجمہ ہی ہے.....

محدث دہلویؒ کے محدث بیٹے:۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے چار بیٹے تھے.....

ایک بیٹے کا نام ..... شاہ عبدالعزیز

Scanned with CamScanner

دوسرے بیٹے کا نام ..... شاہ عبدالقادر

تیسرے بیٹے کا نام ..... شاہ رفیع الدین

چوتھے بیٹے کا نام ..... شاہ عبدالغنی

☆ شاہ عبدالعزیز وہ تھے کہ جنکے دور میں انگریز ہندوستان میں آچکا تھا.....

جنہوں نے انگریز کے خلاف سب سے پہلے.....۱۷۶۷ء میں فتویٰ جہاد جاری کیا تھا.....وہ شاہ عبدالعزیز تھے.....جنہوں نے انگریزوں کے خلاف فتویٰ جہاد جاری کیا تھا.....

☆ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ اور شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمہ اللہ نے قرآن کا ترجمہ اردو میں لکھا.....اور شاہ ولی اللہ کے چوتھے بیٹے کا نام شاہ عبدالغنی ہے.....یہ چوتھے بیٹے ایسے بیٹے ہیں کہ جن کے فرزند ارجمند شاہ اسماعیل شہید ہیں.....یعنی شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے حقیقی پوتے ہیں شاہ اسماعیل شہیدؒ.....

یہ وہ دور تھا کہ جب ہندوستان میں انگریز آچکا تھا.....آج نوجوان سنتے ہیں کہ جی انگریز ایسا تھا.....انگریز ویسا تھا.....انگریزوں کی حکومت ایسی تھی.....علمائے حق نے قربانیاں پیش کیں تھیں.....اسکے بعد دیوبند کا مدرسہ دیوبند کی بستی میں بنا.....اور اگر آپ آج میری معروضات پر توجہ دیں .....تو آپ کو سارے راز کا پتہ چل جائے گا.....

بریلی کیوں بنا؟

دیوبند کیوں بنا؟

غلام احمد قادیانی کون تھا؟

احمد رضا خان بریلوی کون تھا؟

انگریز کے باغی کون تھے؟

Scanned with CamScanner

انگریز کے چاپلوس کون تھے؟
ہندوستان کے فتنے کیوں بنے؟
انگریز سے ٹکرانے والے کون تھے؟
انگریز سے اسناد لینے والے کون تھے؟

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا فتویٰ:۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے انگریزوں کے خلاف فتوی جہاد جاری کیا..... انگریز ہندوستان میں ۱۶۰۱ء میں آئے..... اور تجارت کے نام پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے اس نے ڈیڑھ صدی میں..... ہندوستان کے چاروں صوبوں پر قبضہ کرلیا تھا..... تجارت کے نام پر گھر گھر میں اس نے اپنی حکومت قائم کرلی تھی.....

چنانچہ ۶۷ تا ۱۷۶۵ء میں شاہ عبدالعزیز نے فتویٰ جاری کیا کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہو چکا ہے..... اسلئے کہ انگریزوں نے پادریوں کو برطانیہ سے منگوا کر چوکوں میں کھڑا کر دیا تھا..... اور پادری صبح اٹھ کر چوکوں میں کھڑے ہو کر کہتے تھے..... اے لوگو..... حضور ﷺ کی شریعت..... محمد مصطفیٰ ﷺ کی شریعت العیاذ باللہ ناکام ہوگئی ہے..... اب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تمہیں نجات دے سکتا ہے..... حضرت محمد ﷺ نجات نہیں دے سکتا.....

جب انہوں نے چوکوں میں دین محمدی کا مذاق اڑایا..... تو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ نے فتویٰ دیا..... مسلمانو! سر پر کفن باندھ کر سڑکوں پر نکل آؤ..... اور انگریز کا مقابلہ کرو..... شاہ عبدالعزیز نے جب یہ فتویٰ جاری کیا..... تو اس فتوے پر عمل کرنے والا ایک اٹھارہ سالہ نوجوان تھا..... جس نے سات ہزار فوج اپنے علاقے سے تیار کر کے..... سب سے پہلے انگریز کے خلاف

Scanned with CamScanner

علم بغاوت بلند کیا..... اس نوجوان کو تاریخ کی زبان میں..... فاتح سلطان ٹیپو کہا جاتا ہے.....

فاتح سلطان ٹیپو شہید کون تھا؟:۔

پڑھے لکھے لوگ یہاں موجود ہیں..... آپ جانتے ہیں کہ سلطان ٹیپو میسور کا شہزادہ تھا..... سلطان ٹیپو نے انگریز سے چار لڑائیاں لڑی تھیں..... سلطان ٹیپو کا فوٹو آپ نے دیکھا ہوگا..... میں آپکی معلومات کیلئے عرض کرتا ہوں کہ جو فوٹو آپ نے سلطان ٹیپو کا دیکھا ہے..... یہ سلطان ٹیپو کا اصلی فوٹو نہیں ہے..... سلطان ٹیپو کی وہ تصویر تم نے نہیں دیکھی..... جس میں سلطان ٹیپو کی داڑھی نہیں ہے..... اور شیخ العرب والعجم سید حسین احمدؒ مدنی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں..... نشانِ حیدری..... صحیفہ حیدری..... فتوحاتِ حیدری..... یہ ٹیپو سلطان کے دور کی چھپی ہوئی کتابیں ہیں..... جن میں موجود ہے کہ سلطان ٹیپو کی داڑھی تھی.....

میرے دوستو..... یہ سلطان ٹیپو وہ عظیم انسان ہے کہ جسکی قبر پر..... ۱۹۳۶ء میں مولانا ظفر علی خان نے جا کر کہا تھا.....

ہند کو محرم اسرار تو نے کیا
حق وفاداری مشرق کا ادا تو نے کیا
ہند میں یہ جو آج جذبہ بیداری ہے
یہ تیرے ہی شعلہ ایثار کی گل کاری ہے

تصویر کے دو تاریخی رُخ:۔

میرے دوستو..... آپ دیکھئے..... آپ نے سلطان ٹیپو کی کارگزاری

Scanned with CamScanner

میں تصویر کے دو رخ دیکھ لئے.....ایک رخ وہ ہے کہ جسکی قیادت شاہ عبدالعزیز نے کی.....شاہ عبدالعزیز نے فتویٰ دیا کہ انگریز کے خلاف جہاد کرو.....سلطان ٹیپو سب سے پہلے اس فتوے پر عمل کرتے ہوئے میدان میں آیا.....

تصویر کا دوسرا رُخ:۔

میرے بھائیو.....دوسری طرف تصویر کا دوسرا رخ تھا.....یعنی انگریز کے ٹوڈی کا رخ تھا.....جس کا کردار میر صادق نے ادا کیا.....ایک طرف شاہ عبدالعزیز اور سلطان ٹیپو ہے.....تو دوسری طرف میر صادق ہے.....اور اگر ایک طرف نواب سراج الدولہ ہے جس نے انگریز سے جنگ پلاسی لڑی.....تو اور دوسری طرف وہ نواب سراج الدولہ کا سپہ سالار ہے.....جس کا نام میر جعفر اور امی چند تھا.....دیکھئے ایک طرف مجاہدوں کی تاریخ ہے.....شاہ عبدالعزیز.....سلطان ٹیپو.....نواب سراج الدولہ.....

اور دوسری طرف میر صادق اور میر جعفر اور امی چند ہے.....یہ تصویر کے دو رخ ہیں.....اور یہ دو رخ اس وقت سے چلے تھے.....اور آج تک یہ دونوں رخ اس برصغیر میں موجود ہیں.....اور ایک آج بھی انگریز کا دشمن ہے.....ایک آج بھی انگریز کا نمک خوار ہے.....اسی وجہ سے اس ملک میں اسلام نہیں آرہا کہ انگریز تو چلا گیا.....لیکن انگریز کے ٹوڈی اس ملک میں موجود ہیں.....

میرے دوستو.....یہ آج تم نہیں دیکھتے.....ٹوانوں کو.....قریشیوں کو.....گیلانیوں کو.....گردیزیوں کو.....اور پنجاب کے سجادہ نشین پیروں کو.....جن کے پاس پانچ پانچ سو مربع زمین ہے.....کسی کے پاس سات سات سو مربع زمین ہے.....کسی کے پاس نو نو سو مربع زمین ہے.....کسی کے پاس بتیس بتیس ہزار ایکڑ زمین ہے.....

Scanned with CamScanner

میں سوال کرتا ہوں اپنی عوام سے ..... پڑھے لکھے لوگوں سے
..... مجھے بتاؤ کہ یہ پانچ پانچ سو مربعے کس نے دیئے ..... یہ نو نو سو مربعے
کس نے دیئے؟.....

ہائے ..... مسلمان قوم کی لاشوں پر غداری کا ٹیکا سجا کر ..... اپنے
ماتھے پر وفاداری کے جھومر سجانے والے ..... اور انگریز سے مربعے لینے والے
آج اس قوم کے حدی خواں ہیں ..... ان سے بڑا دشمن ..... ان سے بڑا
غدار ..... اس قوم کا اور کوئی نہیں ہو سکتا .....

میرے دوستو ..... یہ پانچ پانچ سو مربعے ..... یہ چھ چھ سو مربعے
ایک طرف ..... ایک کے پاس سات سو مربع ہو ..... وہ اس ملک کا وفادار
رہے ..... اور ایک طرف امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ہو ..... جس کا
جنازہ کرائے کے مکان سے اٹھا ہو ..... اور کھدر کے کپڑے میں اٹھا ہو .....
اور یہ ملک کی نئی نسل اس امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو غدار کہے ..... اور
اصلی غداروں کو وفادار کہے ..... اس سے بڑی لعنت اس قوم پر اور کیا ہو سکتی ہے
..... یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے ..... ہماری تاریخ کی بدقسمتی ہے کہ ہم آج
بھی بھول رہے ہیں ..... ہمیں پتہ ہی نہیں ہے کہ ہمارا غدار کون ہے؟ .....
ہمارا وفادار کون ہے؟ ..... ٹوڈی کون ہے؟ ..... انگریزوں کے گھوڑوں کے
خرخرے ملنے والا کون ہے؟ ..... اور انگریز کے وائسرائے برطانیہ سے ٹکرا کر کالا
پانی اور مالٹا کے سنگلاخ سناٹوں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ..... نغمہ آزادی کے گیت
گانے والا کون ہے؟ .....

میرے دوستو ..... تصویر کے دو رخ ہیں ..... ایک کی قیادت میر
جعفر اور میر صادق نے کی ..... ایک کی قیادت شاہ عبدالعزیز اور ٹیپو سلطان اور نواب

Scanned with CamScanner

سراج الدولہ نے کی تھی..... یہ ۱۷۹۲ء کی بات ہے..... سلطان ٹیپو ۱۷۹۲ء میں شہید ہو گیا..... ۱۸۲۴ء میں ایک اور معرکہ شروع ہوا..... ایک اور واقعہ شروع ہوا..... یہ تاریخ کا ایک اور باب ہے.....

تحریک سید احمد شہید بریلویؒ:۔

۱۸۲۴ء میں ہندوستان کے سب سے بڑے پیر سید احمد شہید بریلوی رحمہ اللہ..... جن کو سید احمد بریلوی کہا جاتا ہے..... ہندوستان میں بریلی نام کے دو شہر ہیں..... کئی لوگوں کو غلط فہمی ہو جاتی ہے..... ایک شہر کا نام ہے رائے بریلی..... جس رائے بریلی میں سید احمد شہید پیدا ہوئے ہیں..... اور ایک شہر کا نام ہے الٹے بانس بریلی..... جہاں الٹے حضرت صاحب پیدا ہوئے تھے..... اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی بھی سید احمد کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں.....

رائے بریلی سید احمد شہید رحمہ اللہ کا مسکن ہے..... یہ سید احمد بریلوی رحمہ اللہ ہندوستان کا بہت بڑا پیر تھا..... شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کے یہ شاگرد تھے..... اور انہی کے مرید تھے..... اور شاہ عبدالعزیز کے بھتیجے شاہ اسماعیل شہید یہ بعد میں جا کر اسی سید احمد شہید کے مرید ہوئے تھے..... اور رائے بریلی میں رہتے تھے.....

۱۸۲۴ء میں سید احمد شہید کو ایک آدمی نے کہا کہ تم یہاں سوئے پڑے ہو..... اور پنجاب پر راجہ رنجیت سنگھ کی حکومت قائم ہو چکی ہے..... اس وقت پنجاب میں آپ کا یہ پشاور بھی شامل تھا..... یہ ۱۸۲۴ء کی بات ہے..... یہ کہا کہ تم یہاں سوئے پڑے ہو..... اور راجہ رنجیت سنگھ نے پنجاب کے مسلمانوں پر ظلم و تشدد شروع کر رکھا ہے..... مسجدوں کو اصطبل بنا دیا گیا ہے..... مسجدوں میں گھوڑے باندھ دیئے گئے ہیں..... مسلمان لڑکیوں کو بے آبرو کیا گیا ہے

Scanned with CamScanner

.....حضرت سید احمد شہید نے جب یہ بات سنی تو وہ آگ بگولہ ہو گئے.....اور انہیں بڑی پریشانی ہوئی.....

سید احمد شہید برصغیر کا وہ عظیم پیر ہے کہ جسکے ہاتھ پر ساڑھے تین لاکھ زانیوں نے توبہ کی ہے.....سید احمد شہیدؒ وہ پیر ہے کہ جسکے ہاتھ پر چالیس لاکھ شرابیوں اور زانیوں نے توبہ کی ہے.....سید احمد شہیدؒ وہ پیر ہے کہ جسکے ہاتھ پر..... ساڑھے تین لاکھ سکھوں نے محمد ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے.....سید احمد شہیدؒ وہ پیر ہے کہ جس بستی کے سامنے کھڑا ہوتا ہے.....اس بستی کے لوگ کلمہ پڑھ لیتے تھے..... اس کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیتے تھے.....اتنا بڑا ولی.....اتنا بڑا پیر .....جس کا مرید شاہ اسماعیل شہیدؒ ہو اس سے بڑی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟.....

پشاور میں پرچم نبویؐ لہرا دیا گیا:۔

میرے دوستو.....اس نے خانقاہ کی مسند کو چھوڑا.....اس نے مسجد کے محراب و منبر کو چھوڑا.....اس نے امام احمد بن حنبل اور امام ابن تیمیہ کی سنت پر عمل کیا.....سر پر کفن باندھ کر وہ میدان میں اُتر آیا.....اس نے نوجوان تیار کئے.....اس نے دس ہزار کے قریب مرید اور اپنے رضا کار بھرتی کئے .....اپنی اسلامی فوج تیار کی.....اور سید احمد شہید 1826 میں رائے بریلی سے چلا درہ خیبر سے ہوتے ہوئے.....اور درہ بولان سے ہوتے ہوئے پشاور پر آ کر حملہ کر دیا.....اس وقت پشاور پنجاب میں شامل تھا.....پشاور کے چوکوں میں محمد ﷺ کا پرچم لہرایا گیا.....اور جب انہوں نے پشاور پر حملہ کیا.....تو آپ حیران ہوں گے کہ اس دن یکم مئی 1826 کا دن تھا.....اور دن اتوار کا تھا..... پشاور پر حملہ ہوا.....اور سید احمد شہید کی فوجیں پشاور میں داخل ہوئیں..... اور حضرت شاہ اسماعیل دہلوی نے پشاور کو فتح کر کے پہلے ہلے میں پشاور کے اس چوک

Scanned with CamScanner

قصہ خوانی میں کھڑے ہوکر.....راجہ رنجیت سنگھ کا پرچم اُتار دیا.....اور محمد رسول اللہ ﷺ کا پرچم لہرایا دیا.....

یکم مئی بروز اتوار کا عجیب اتفاق:۔

مولانا غلام رسول مہر کی کتاب میں لکھا ہے کہ سید احمد شہید بریلوی رحمہ اللہ کے.....امیر المؤمنین ہونے کا جب سید اسماعیل دہلوی نے اعلان کر دیا.....تو اس پورے پشاور سے شراب بند ہوگئی.....جوا بند ہوگیا.....بدمعاشی بند ہوگئی.....وٹہ سٹہ بند ہوگیا.....زنا کے اڈے ختم ہوگئے.....جس دن راجہ رنجیت سنگھ کے پرچم کو شاہ اسماعیل نے اتارا.....جس دن شاہ اسماعیل نے شراب پر پابندی اس پشاور میں لگائی.....وہ یکم مئی 1826 اتوار کا دن تھا.....

اور آپ حیران ہوں گے کہ اسی پشاور کے شہر میں .....جب شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کا روحانی فرزند مفکر انقلاب مفتی محمود برسر اقتدار آیا.....اور جس دن مفکر انقلاب مفتی محمود نے حلف اٹھا کر اس شہر میں شراب پر پابندی لگائی تھی .....اتفاق سے وہ دن بھی یکم مئی اتوار کا دن تھا.....

یکم مئی اتوار کے دن 1826 میں اسی پشاور کے شہر میں.....شراب پر پابندی لگائی گئی.....اور 1972 میں یکم مئی اتوار کے ہی دن مفکر اسلام قائد جمعیت مفتی محمود رحمہ اللہ نے اسی پشاور کے شہر میں شراب پر پابندی لگائی..... جوئے پر پابندی لگائی.....یہ تاریخ کا سنہرا واقعہ ہے کہ کس طرح اکابر اولیاء اللہ اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلتے ہیں.....

میرے دوستو.....ولایت صرف تسبیح گھسانے کا نام نہیں ہے..... ولایت یہ ہے کہ کفر کی طاقت کو ختم کر کے.....استبداد کی طاقت کو ختم کر کے .....تشدد کی طاقت کو ختم کر کے عدل وانصاف کو عام کرنا.....اور غریبوں کے

Scanned with CamScanner

حقوق کی پاسداری کرنا..... اس سے بڑی ولایت دنیا میں کوئی نہیں ہے.....

جب سر سجدہ میں رکھ کر کٹوایا:۔

میرے دوستو..... سن 1826 میں یہ لڑائی شروع ہوئی..... اسکے بعد چارسدہ، نوشہرہ اور اکوڑہ خٹک فتح ہوتا چلا گیا..... جس علاقے کو سید احمد شہید فتح کرتے..... چھ چھ مہینے قیام کرتے..... چار چار ماہ قیام کرتے..... بالاخر یہ فوجیں شنگراری سے ہوتے ہوئے..... 1831 میں شاہ اسماعیل شہید کی یہ فوجیں..... بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر پہنچ گئیں.....

4 مئی 1831 کو یہ قافلہ بالاکوٹ کے پہاڑوں پر پہنچا..... وہاں سے چند لوگوں نے غداری کی..... اس غداری کی وجہ سے سید احمد شہید کی گردن ..... نماز تہجد ادا کرنے کے وقت سجدہ کی حالت میں کاٹ دی گئی..... اور شاہ اسماعیل لڑتے ہوئے 6 مئی کو شہید ہو گئے.....

مجاہدینؒ بالاکوٹ کی عظمت کو سلام:۔

میرے دوستو..... مجھے بتاؤ آج پاکستان کا ایک بدعت فروش طبقہ..... جنہوں نے انگریز کے گھوڑوں کے خرخرے ملے..... جنہوں نے انگریز سے وفاداری کی بدولت القابات حاصل کئے..... وہ آج پاکستان میں شاہ اسماعیل شہید دہلوی پر کفر کے فتوے لگاتا ہے..... سید احمد شہید بریلوی کو برا کہتا ہے..... وہ کہتا ہے کہ یہ سکھوں کے ایجنٹ تھے..... وہ انگریزوں کے ایجنٹ تھے.....

میں کہا کرتا ہوں کہ جو ایجنٹ ہوتا ہے..... وہ کبھی میدان میں گردن نہیں کٹایا کرتا..... جو ایجنٹ ہوتا ہے..... وہ کبھی اپنے بچوں کو یتیم نہیں کراتا ..... وہ اپنی بیوی کو بیوہ نہیں کراتا..... شاہ اسماعیل شہید کو کیا ہوا تھا کہ وہ دہلی

Scanned with CamScanner

کی آرام کی مسند کو چھوڑ کر ان پہاڑوں پر پہنچا؟.....وہ کیوں ایک دیار غیر میں پہنچا؟.....وہ کیوں ایک بے آب و گیاہ وطن میں پہنچا؟.....اسے کیا ہو گیا تھا کہ وہ ان سنگلاخ وادیوں میں اُتر گیا.....اور اپنے بچوں کو یتیم کرا گیا.....اور بیوی کو بیوہ کرا گیا.....اور اپنا گھر بار چھوڑ دیا.....اس نے دنیا کو بتا دیا کہ شاہ اسماعیل کٹ کر.....بدر و حنین کے نمازیوں کی یاد تو تازہ کر سکتا ہے.....لیکن مسلمان قوم سے غداری نہیں کر سکتا ہے.....

میرے دوستو.....ساڑھے چار سو نوجوان رضا کار.....شاہ اسماعیل شہیدؒ کے ساتھ شہید ہوئے.....اور ان ساڑھے چار سو شہداء کی قبریں..... آج بھی بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر بنی ہوئی ہیں.....اور اس عجیب منظر کو دیکھ کر شورش کاشمیری کے یہ شعر میری زبان پر آجاتے ہیں.....ان شہیدوں کیلئے علامہ شورش کاشمیری کہتا ہے.....

اے سرزمین بالاکوٹ اے مدفن شاہ شہیدؒ
تیری خاک پاک میں خوابیدہ ہیں مرد سعید
آج تک ان ھار کے نغموں میں ان کا سوز ہے
شمع ایمان وادی کاغان میں افروز ہے

اور شورش آگے کہتا ہے.....

شہیدانِ بالاکوٹ کا دریغہ ہم پہ قرض ہے
شرک کی عمارت کو ڈھانا ہمارا فرض ہے

بدعتی کو تکلیف کیوں نہ ہو؟:۔

میرے دوستو.....کتنا عظیم قافلہ تھا.....اس قافلے کے کچھ لوگ بچ گئے.....مولانا جعفر تھانیسری.....مولانا یحیٰی علی.....مولانا ولایت علی

.....یہ مجاہد ملت سید احمد شہیدؒ کے مرید تھے.....

میرے دوستو.....شاہ اسماعیل شہیدؒ پر بدعتی فتویٰ کیوں لگاتے ہیں .....اسلئے کہ شاہ اسماعیل شہید کی ایک کتاب "تقویۃ الایمان" کا جو مطالعہ کر لیتا ہے.....وہ کبھی زندگی میں بدعت نہیں کرتا.....وہ کبھی شرک نہیں کرتا..... وہ کبھی غصب نہیں کرتا.....اسلئے کہ شاہ اسماعیل نے بدعت کی جڑوں کو کاٹ دیا .....شرک کی جڑوں کو کاٹ دیا.....ان ملاؤں کو تکلیف ہے کہ جو اس کتاب کو پڑھ لے گا.....وہ ہمیں گیارہویں کی روٹی نہیں دے گا.....وہ ہمیں تیجا ساتواں نہیں کھلائے گا.....وہ کبھی من گھڑت رسموں کے نام پر ہمارے پیٹ کے دوزخ کو نہیں بھرے گا.....یہ ان بدعت پرستوں کو تکلیف ہے.....

انگریز کے باغی مسلمان کون تھے؟:۔

میرے دوستو.....1856 میں ہندوستان کی سرزمین میں..... انگریز کی حکومت کئی صوبوں پر قائم ہوگئی.....اور آہستہ آہستہ انگریز نے پورے ہندوستان میں اپنا اثر ورسوخ جمالیا.....1856 میں 7 دسمبر کو دہلی کے اندر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کی قیادت میں ایک میٹنگ ہوئی.....اس میٹنگ میں.....

مولانا مملوک علیؒ

مولانا ولایت علیؒ

مولانا قاسم نانوتویؒ

مولانا حافظ محمد ضامنؒ

حضرت مولانا یحییٰ علیؒ

مولانا جعفر تھانیسریؒ

Scanned with CamScanner

یہ سب اکابر علماء کرام اس میٹنگ میں شریک ہیں.....

میرے بھائیو..... یہ میٹنگ کیوں ہوئی..... اسلئے کہ انگریز پورے ہندوستان میں چھا رہا ہے..... یا تو ہم اسی طرح ذلیل ہوتے رہیں یا عزت کی موت مرجائیں..... انگریز سے ٹکرا کر یا انگریز کو یہاں سے نکال دیں.....

ایک آدمی نے ان میں سے کہہ دیا کہ ہماری تعداد بڑی تھوڑی ہے..... حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے جواب دیا کہ کیا ہماری تعداد غازیان بدر سے بھی کم ہے .....اس بات پر فیصلہ ہوگیا کہ انگریز سے لڑائی ضرور لڑیں گے ..... چنانچہ 4مارچ 1857 میں جو جنگ آزادی انگریز کے خلاف لڑی گئی ہندوستان میں.....

اس جنگ آزادی کا ہیرو

اس جنگ آزادی کا بانی

اس جنگ آزادی کا سرخیل

اس جنگ آزادی کا اوّل دستہ

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ تھا

قطب الارشاد علامہ رشید احمد گنگوہیؒ تھا

غازی الاسلام مولانا جعفر تھانیسریؒ تھا

سرخیل قافلہ علمائے دیوبند حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ تھا

شاملی اور انبالہ کا محاذ:۔

میرے دوستو..... دو محاذ تھے..... ایک انبالہ کا محاذ تھا اور ایک شاملی کا محاذ تھا..... انبالہ کے محاذ پر مولانا جعفر تھانیسری کھڑے تھے..... شاملی کے محاذ پر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کھڑے تھے..... انگریز سے لڑائی شروع ہوگئی

Scanned with CamScanner

.....علماء کہتے ہیں کہ بائیس دن تک انگریز سے لڑائی جاری رہی.....اس لڑائی میں علماء کو خاطر خواہ فتح حاصل نہ ہوسکی.....علماء کو کامیابی حاصل نہ ہوسکی .....چند ٹاوٹ قسم کے ملاؤں نے انگریز کا ساتھ دے کر مسلمان قوم کے ساتھ غداری کی.....بالاخر اس لڑائی میں بہت سارے علماء شہید ہوئے.....علماء کا قتل عام ہوا.....علماء ذبح ہوئے.....علماء شہید ہوئے.....

مدارس دینیہ شہید کیوں؟:۔

میرے دوستو.....آپ کی معلومات کیلئے عرض کرنا چاہتا ہوں.....

یہ 1857ء کی جنگ آزادی ہے.....یہ ہندوستان کی سب سے بڑی جنگ ہے .....اس لڑائی کو انگریز کے ٹاوٹ آج بھی غدر کہتے ہیں کہ 1857 کا غدر یہ غدر نہیں ہے.....جو آج بھی اپنے حقوق کیلئے لڑتا ہے.....اس کو غدر نہیں کہا جاسکتا وہ جنگ آزادی ہوتی ہے.....اس کو حریت کی لڑائی کہا جاتا ہے.....

میرے دوستو.....اس جنگ آزادی میں جب علماء کو فتح حاصل نہ ہوسکی تو انگریز کو اور تقویت ملی.....آپکی معلومات کیلئے عرض کرتا ہوں کہ جب انگریز 1601 میں آیا تھا.....تو اس وقت ایک ہزار دینی مدرسہ صرف دہلی کے شہر میں تھا .....لیکن آج 1857 کی جنگ آزادی کے بعد.....چند ایک مدرسے دہلی میں رہ گئے تھے.....یہ ٹھٹھہ اور بدین کے بڑے بڑے شہروں میں.....اسی (۸۰) کے قریب دینی مدرسے تھے.....تعلیمی سرگزشت کا مصنف کہتا ہے کہ یہ مدارس شہید کردیئے گئے.....

پہلے قرآن کو جلاؤ:۔

چنانچہ ڈاکٹر ولیم میور نے 1861 میں دیکھا تھا.....جس کو وائسرائے

Scanned with CamScanner

برطانیہ نے کہا تھا کہ ہندوستان کا معائنہ کر کے آؤ ..... اور ہمیں بتاؤ کہ مسلمان قوم کو کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے ..... تو اس نے جو رپورٹ وائسرائے برطانیہ کو دی ..... اس میں چار شقیں تھیں ..... پہلی شق یہ تھی ..... ولیم میور نے قرآن پاک کا ایک نسخہ لیکر وائسرائے برطانیہ کے سامنے پیش کیا ..... اس نے کہا کہ اے وائسرائے برطانیہ ..... جب تک یہ قرآن ہندوستان میں موجود ہے ..... تیری حکومت کامیاب نہیں ہو سکتی ..... انگریز نے حکم دیا کہ آج ہی ہندوستان سے قرآن کے نسخوں کو ایک جگہ جمع کر کے آگ لگا دی جائے ..... چنانچہ قرآن پاک کے ساڑھے تین لاکھ نسخوں کو ..... 1862 میں ہندوستان کی سرزمین پر ایک جگہ رکھ کر آگ لگا دی گئی ..... یعنی انگریز نے قرآن پاک کو جلا دیا .....

انگریز کے راستہ میں رکاوٹ کون؟:۔

دوسری شق یہ تھی ..... جب تک ہندوستان میں مولوی موجود ہیں ..... یعنی علمائے حق اور دین کے مدارس موجود ہیں ..... اس وقت تک انگریز کامیاب نہیں ہو سکتا ہے .....

اپنے ٹاؤٹ پیدا کرو:۔

تیسری شق یہ تھی کہ انگریز نے پہلے ..... میر جعفر اور میر صادق کو خریدا تھا ..... اور اب چنداں انہیں خریدنے کی ضرورت نہیں ..... اب مولویوں میں سے چند آدمیوں کو خریدا جائے جن کو انگریز پیسہ دے ..... یعنی جو مسلمان قوم کو مذہبی رنگ میں اُلجھا کر آپس میں لڑائیں ..... انگریز نے ان تینوں شقوں پر عمل کیا .....

☆ پہلی شق کے مطابق ساڑھے تین لاکھ نسخے قرآن کے جلا دیئے گئے۔

Scanned with CamScanner

☆ دوسری شق کے مطابق علماء کا قتل عام کیا گیا۔

☆ تیسری شق کے مطابق درباری مولوی تیار کیے گئے۔

انگریز کی کہانی انگریز مصنف کی زبانی:۔

چنانچہ مسٹر تھامسن..... اپنی انگریزی کی ایک کتاب میں لکھتا ہے

..... 1863 سے لیکر 1866 تک ہندوستان میں علماء کا قتل عام ہوا

اور چودہ ہزار علماء کو دہلی کے چاندنی چوک سے لیکر خیبر تک لٹکا دیا گیا.....

مسٹر تھامسن..... اپنی انگریزی کی ایک کتاب میں لکھتا ہے

دہلی کے چاندنی چوک سے لے کر خیبر تک..... کوئی درخت ایسا نظر نہیں آتا تھا

..... جس درخت پر علماء کی گردنیں نہ لٹکتی ہوں.....

تھامسن کہتا ہے..... کہ سور کی کھالوں میں علماء کو بند کر کے.....

جلتے ہوئے تندوروں میں ڈال دیا گیا.....

تھامسن کہتا ہے..... کہ درختوں پر باندھ کر علماء کو پھانسی دے دی گئی

..... اور نیچے پاتھیوں کو جلا دیا گیا.....

تھامسن کہتا ہے..... کہ چاندی کے برتنوں سے..... علماء حق کے

جسموں کو داغا گیا.....

تھامسن کہتا ہے..... کہ دہلی میں میں خود ایک گھر میں گیا..... تو مجھے

بدبو آئی..... میں جب اس بدبو کے پیچھے گیا تو میں نے کیا دیکھا..... ایک خیمے

کے سامنے آگ کے انگارے سلگ رہے ہیں..... اور ان انگاروں پر چالیس علماء

کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں..... اور انکو پکایا جا رہا ہے.....

تھامسن کہتا ہے..... میرے سامنے جب اور چالیس علماء کو لایا گیا.....

..... ایک دفعہ کہہ دو کہ ہم انگریز کے خلاف 1857 کی

Scanned with CamScanner

جنگ آزادی میں شریک نہیں تھے..... ابھی چھوڑ دیتے ہیں.....

تھامسن کہتا ہے کہ پیدا کرنیوالے کی قسم ہے..... پہلے چالیس علماء بھی آگ پر پک گئے..... اور دوسرے چالیس علماء کو بھی آگ پر پکا دیا گیا..... لیکن ایک عالم بھی ایسا نہ تھا کہ جس نے انگریز کے سامنے گردن جھکائی ہو.....

مسٹر تھامسن کہتا ہے کہ ایک شیخ الحدیث کو گرفتار کیا گیا..... جس کی داڑھی کے بال بھی چاندی کی طرح چمک رہے تھے..... بہت بڑا عالم تھا.....

.....اس کو انگریز نے گرفتار کر کے ایک عقوبت خانے میں بھیج دیا..... اور پھر اس عالم دین کو سزا سنائی گئی..... اور پھر اس عالم دین کو توپ کے منہ میں ڈال دیا گیا .....اور ایک لمحے میں جب توپ کا بٹن دبایا گیا..... تو پوری فضا میں اس عالم دین کا ذرہ ذرہ بکھر گیا..... لیکن اس عالم دین جان دے کر بھی انگریز کے سامنے سر نہیں جھکایا.....

فرمانِ الٰہی پر جان بھی قربان ہے:۔

مسٹر تھامسن کہتا ہے کہ احمد اللہ شاہ کو انگریز نے ہتھکڑیاں لگا کر عدالت میں پیش کیا..... جج اٹھ کر کھڑا ہو گیا..... جج نے کہا شاہ جی کیا تم نے مجھے پہچانا ہے..... شاہ جی نے کہا کہ نہیں پہچانا..... کہنے لگا شاہ جی میں نے مدراس میں تم سے عربی کی کتاب پڑھی ہے..... یہ کہہ کر وہ جج رو پڑا..... شاہ جی نے کہا کیوں روتا ہے؟..... کہنے لگا شاہ جی میرے کاغذوں میں تمہیں گولی مارنے کا حکم ہے..... ایک دفعہ کہہ دو کہ میں 1857 میں شریک نہیں تھا..... ابھی چھوڑ دیتا ہوں..... احمد اللہ شاہ نے کیا جواب دیا..... اس نے کہا کہ اے جج صاحب میں اپنی جان بچانے کیلئے..... رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا

مولانا جعفر تھانیسریؒ اور تاریخ کالا پانی:۔

مولانا محمد جعفر تھانیسریؒ کو انبالہ سے گرفتار کر کے..... ایک مکان میں بند کر دیا گیا تھا..... اور ایک میجر ان کو صبح سے شام تک..... ٹھوکریں مار مار کر انہیں بے ہوش کر دیتا ہے..... چوتھے دن اس میجر نے کہا..... مولوی جعفر بتاؤ..... تمہیں اسلحہ کہاں سے ملتا ہے؟..... تمہارے رضا کار کہاں ہیں؟

مولانا جعفر تھانیسریؒ نے کہا..... میں یہ بات تمہیں نہیں بتا سکتا..... اس نے کہا کہ اگر بتا دو گے تو تمہیں پانچ سو مربع زمین ملے گی..... نہیں بتاؤ گے تو صبح کو تمہیں پھانسی دے دی جائے گی..... مولانا تھانیسری کہتے ہیں کہ مجھے یقین ہو گیا کہ صبح مجھے پھانسی ہو جائے گی..... میں نے صبح کو روزے کی نیت کر لی ..... کیونکہ میرے ذمے زندگی کے چار روزے باقی تھے.....

مولانا کہتے ہیں میں روزے کی نیت سے بیٹھا تھا..... تو انگریز آ کر مجھے مار رہا ہے..... اور جب مار مار کر تھک گیا..... جبکہ میں مار کھا کھا کر نہیں تھکا تھا..... پھر آیا وہ پھر مارتا ہے..... دوسرا آیا وہ مارنا شروع کر دیتا ہے ..... اور میں بے ہوش ہو گیا..... مولانا کہتے ہیں کہ جب مجھے ہوش آیا تو رات کے آٹھ بج چکے تھے..... میں نے آٹھ بجے دیکھا کہ شام ہو گئی ہے..... میں نے سامنے ایک درخت کے پتے اتار کر روزہ افطار کیا.....

مولانا جعفر تھانیسری فرماتے ہیں کہ ہم تین علماء کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی ہیں..... اور پاؤں میں بیڑیاں پہنی ہوئی ہیں..... جو گیانہ لباس پہنا کر انبالہ کی جیل سے..... کوٹ لکھپت کی جیل میں ہمیں لایا گیا..... کہتے ہیں کہ ہم جب کوٹ لکھپت کی جیل میں پہنچے..... اور جب اس جیل میں داخل ہوئے.....

Scanned with CamScanner

مولانا تھانیسری کہتے ہیں..... گورے افسر نے کہا ایک پولیس والے سے کہ یہ مولوی ایسے باز نہیں آئیں گے..... انکے گلے میں لوہے کے طوق ڈال دو ..... تاریخ کالا پانی میں مولانا تھانیسری لکھتے ہیں کہ انگریز نے..... ہمارے ہاتھوں کو دیکھا کہ لہو بہہ رہا ہے..... مگر اسے ترس نہیں آیا..... پاؤں میں بیڑیاں تھیں..... اس کو ترس نہیں آیا.....

مولانا تھانیسری کہتے ہیں کہ انگریز نے ہمارے گلے میں لوہے کے طوق ڈال دیئے..... اور ہم تینوں کو لوہے کے پنجرے میں ڈال دیا گیا..... اور اس پنجرے میں نوکدار سلاخیں لگا دی گئیں..... ہم اس میں بیٹھ نہیں سکتے تھے ..... اٹھ نہیں سکتے تھے..... اور ان پنجروں کو مال گاڑی میں رکھ دیا گیا..... اور حکم دیا گیا کہ انہیں ملتان ڈسٹرکٹ جیل بھیج دیا جائے..... اور ان مولویوں کو لے جا کر ملتان جیل میں پھانسی دے دی جائے.....

مولانا کہتے ہیں کہ وہ مال گاڑی لاہور سے ملتان تین مہینے میں پہنچی..... وہ گاڑی ملتان جب پہنچی تو ہماری آنکھوں پر پٹیاں باندھ دی گئیں..... اور ہمارے پیروں میں بیڑیاں پہنا کر اسی طرح ڈسٹرکٹ جیل لے جایا گیا.....

مولانا تھانیسری کہتے ہیں کہ ہمیں کالے وارنٹ جاری کر دیئے گئے..... اور کہا کہ او مولویو..... کل صبح تمہیں پھانسی دے دی جائے گی.....

مولانا جعفر تھانیسری تاریخ کالا پانی میں لکھتے ہیں کہ ہم نے رات خوشی خوشی بسر کی..... صبح ہوئی تو ایک گورا افسر آیا..... اس نے کہا مولوی جعفر تمہیں پتہ نہیں کہ آج ہم تمہیں پھانسی دے دیں گے..... آج تمہاری پھانسی کا دن ہے..... اور تم ساری رات خوشی مناتے رہے.....

مولانا جعفر تھانیسری نے کہا کہ ہم خوشی اس لئے مناتے تھے کہ ہم بڑے گناہ

Scanned with CamScanner

گارلوگ ہیں..... ہم سمجھتے تھے کہ ہم بستر پر مریں گے..... تو پتہ نہیں کہ نجات ہوگی یا نہیں ہوگی..... اور اگر ہم پھانسی پر چڑھ جائیں گے..... تو ادھر پھانسی پر چڑھیں گے..... اور ادھر سیدھے حوض کوثر پہنچ جائیں گے.....

مولانا تھانیسری کہتے ہیں..... انگریز گھبرا گیا اور واپس چلا گیا.....

اور تین دن کے بعد واپس آیا تو اس نے کہا کہ او مولویو..... جس موت سے تم خوش ہوتے ہو..... ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں وہ موت نہ دی جائے..... بلکہ تمہیں چودہ چودہ سال کیلئے..... کالے پانی کے جزیرے میں بھیجا جاتا ہے.....

مولانا تھانیسری کہتے ہیں کہ ہمیں کالا پانی بھیجنے کیلئے..... ہمارے سروں کو مونڈھ دیا گیا..... ہماری داڑھی مونچھوں کو مونڈھ دیا گیا.....

اور مولانا یحیٰ علی اپنی داڑھی کے کٹے ہوئے بالوں کو اٹھا کر..... زار وقطار رونے لگے..... اور کہنے لگے اے اللہ..... میں چاہتا تھا کہ مجھے شہادت مل جائے لیکن مجھ سے پہلے..... میری داڑھی کے بالوں کو شہادت مل گئی.....

مولانا جعفر تھانیسری کہتے ہیں..... کہ ہمیں تین چار دن کیلئے ٹھہرا دیا گیا..... ہم نے پوچھا کہ کیوں ٹھہرایا گیا؟..... کہنے لگے کہ جس کو کالا پانی بھیجا جاتا ہے..... اس کے بچوں سے ملاقات کرائی جاتی ہے.....

مولانا تھانیسری کہتے ہیں..... کہ چوتھے دن جب ہمارے بچے آئے..... میری بیوی اور میرا ایک چھوٹا سا بچہ میری سلاخوں کے سامنے کھڑا ہے..... وہ مجھے ہتھکڑیوں میں دیکھتا ہے..... میری بیوی دیکھتی ہے..... اس کی چیخیں نکل جاتی ہیں..... میرا بچہ بھی رونے لگا..... میری بیوی بھی رونے لگی..... جیل کے عملے نے دیکھا کہ آٹھ سال کا بچہ رو رہا ہے.....

مولانا جعفر تھانیسری کے ہاتھوں سے لہو نکل رہا ہے ہتھکڑیوں کی وجہ سے

Scanned with CamScanner

.....پاؤں سے خون نکل رہا ہے بیڑیوں کی وجہ سے.....بچہ رو کر پوچھتا ہے کہ ابا کیا ہوا؟.....تجھے ہتھکڑیاں کیوں پہنائی گئیں؟.....کہنے لگے کہ مجھ سے رہا نہ گیا.....جب صبر کے بندھن ٹوٹ گئے تو میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے .....میں نے کہا بیٹا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے.....چودہ سال تیرے خدا نے میری زندگی رکھی تو واپس ضرور آؤں گا.....ورنہ قیامت کی صبح کو ملاقات کروں گا.....

آئے یہ حرف تمنا سے زبان کی دوریاں
سختیاں دشواریاں پابندیاں مجبوریاں
ایام جفا آخر بھلائیں تو بھلائیں کس طرح
دل فرنگی سے لگائیں تو لگائیں کس طرح

آج پاکستان کے ان ٹاؤٹوں.....اور حکومت کے ان خوشامدی ملاؤں سے کہتا ہوں کہ دیو بند کے ان علماء کا نام لینا چھوڑ دو.....یا حکومت کی چاپلوسی کرنا چھوڑ دو.....ان علماء نے تو انگریز سے لڑائی لڑی تھی.....اور اس انگریز کی چاپلوسی نہیں کی تھی.....

مولانا جعفر تھانیسری کی.....جب سزائے موت سے سزائے عمر قید میں سزا بدل گئی.....تو انہوں نے اس موقع پر شعر لکھا ہے.....

مستحق دار کو حکم نظر بندی ملا
کیا کہوں کیسے رہائی ہوتے ہوتے رہ گئی

میرے دوستو.....انگریز سے یہ علماء ٹکرائے.....آج پاکستان میں انگریز کے ٹاؤٹوں کی حکومت ہے.....پاکستان میں انگریز کے گماشتوں کی حکومت ہے.....تو انگریز کے ٹاؤٹوں کے سامنے اکابر کا وہ فرزند جلیل نہیں جھک سکتا.....

Scanned with CamScanner

چنانچہ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب نے پاکستان کی اس تاریخ میں پاکستان کے جاگیرداروں کو.....سرمایہ داروں کو.....ٹاؤٹوں کو.....چوہدریوں کو .....سرداروں کو.....للکار کر بتادیا کہ علماء حق کی یہ تاریخ ہے.....علمائے حق ظلم وجبر سے ٹکرا جائیں گے.....علماء حق کی یہ تاریخ ہے.....کہ.....

منہ چھپا کر جیئے نہ سر جھکا کر جیئے
ستم گروں کی نظروں سے نظریں ملا کر جیئے
راہِ زندگی میں ایک رات کم جیئے تو کیا گلہ
ہم ساتھ ان کے تھے جو مشعلیں جلا کر جیئے

میرے بھائیو.....یہ ایک علمائے حق کی تاریخ ہے.....یہ ایک زندہ جاوید علماء کی داستان ہے.....یہ ایک غیرت مند لوگوں کی کہانی ہے.....

انگریز کی معنوی اولاد:۔

میرے دوستو.....تیسرے نمبر پر انگریز نے یہ سوچا تھا کہ ایسے مولوی پیدا کئے جائیں جنکے ذریعہ سے مسلمان قوم کو آپس میں لڑایا جائے.....

چنانچہ انگریز نے ایک تو مرزا غلام احمد قادیانی کو پیدا کیا.....جو پہلے مسلمان مولوی تھا لیکن اس نے جب کہا کہ مجھے اللہ کی طرف سے وحی آئی ہے.....پہلے تو یہ دجال مرتد ہوا.....امام المرتدین.....دجال الدجاجلہ.....رئیس الشیطین .....ملعون ابن ملعون.....کذاب ابن کذاب.....خبیث ابن خبیث .....انگریزی نسل کا پالتو مرفوع العقل مجدد.....منکر جہاد مس ٹرٹر گاما کانا .....عرف غلام احمد قادیانی بن گھسیٹی دجال کہتا ہے.....کہ.....

چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین میں حرام ہے جنگ اور قتال

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو..... جب اس دجال نے کہا کہ انگریز کے خلاف لڑائی کرنا چھوڑ دو..... مجھے اللہ کی طرف سے وحی آئی ہے..... انگریز نے اس مولوی کو خرید لیا..... اور اس سے نبوت کا دعویٰ کرایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا تھا ..... جبکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے پاس جو فرشتہ آیا تھا..... اس کا نام جبرئیل تھا ..... اس مردود کے پاس جو فرشتہ آیا تھا..... اس کا نام ٹیچی ٹیچی تھا ..... ایسا پاگل دنیا میں کوئی نہیں دیکھا گیا..... جو یہ کہتا ہے کہ میرے فرشتے کا نام ٹیچی ٹیچی ہے.....

میرے دوستو..... اسکے بعد ایک جھوٹے مجدد کو پیدا کیا گیا..... اس مردود مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا تھا..... حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کافر ہے..... قطب الارشاد علامہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کافر ہے..... اور اس جھوٹے مجدد نے بھی قاسم نانوتوی کو کافر کہا ہے..... علامہ رشید احمد گنگوہی کو کافر کہا ہے.....

مرزا غلام احمد قادیانی نے فتویٰ دے کر کہا کہ اب جہاد چھوڑ دو..... اور اس جھوٹے مجدد نے کہا کہ ہندوستان دار السلام ہے..... جبکہ شاہ عبدالعزیز نے فتویٰ دیا تھا کہ ہندوستان دار الحرب ہے..... یعنی کافروں کی حکومت ہے..... اور اس جھوٹے مجدد نے فتویٰ دیا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت ہے..... لہٰذا انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے.....

میرے دوستو..... وہ انگریز کے ٹوڈی اور گھوڑی پال جو اس زمانے میں آئے..... میر جعفر سے لیکر مرزا غلام احمد قادیانی ملعون اور اس جھوٹے مجدد تک کی ایک علیحدہ تاریخ ہے..... اور یہ انگریز کے ٹوڈیوں کا گروہ ہے..... اور دوسری طرف حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات..... مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ

Scanned with CamScanner

تعالیٰ.....اور قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تھا.....اور حضرت حاجی امداللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے لیکر مفکر اسلام مفتی محمود رحمہ اللہ تک..... اور دیگر اکابرین امت کی ایک مثالی تاریخ ہے.....اور یہ حق پرستوں کا عظیم الشال قافلہ ہے.....

دارالعلوم دیوبند کا قیام اور نتیجہ:۔

میرے دوستو.....حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے جب یہ دیکھا کہ علماء شہید ہوگئے.....علماء ذبح ہوگئے.....علماء کا قتل عام ہوا تو بڑے پریشان تھے.....شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے پوتے کو انگریزوں نے شہید کردیا.....مساجد شہید کردیں گئیں.....مدارس شہید کردیئے گئے.....

1866 میں حضور علیہ السلام نے خواب میں.....قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو حکم دیا کہ اس دیوبند کی بستی میں.....ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھو.....اگر اسی طرح دین کے علماء ذبح ہوتے رہے تو دین ختم ہوجائیگا .....لہذا تم ایک دینی مدرسہ بناؤ.....

چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نے رحمہ اللہ نے اس خواب کے بعد.....اور ہزاروں علماء کی شہادت کے بعد.....1866 میں دیوبند کی بستی میں دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی.....انار کے درخت کے نیچے جس مدرسے کی بنیاد رکھی تھی.....آج سوا سو سال کے بعد.....اس مدرسے سے (۸۰) ہزار کے قریب.....علماء.....فقہاء.....صلحاء.....امام .....پیشوا.....مجاہد.....سپہ سالار.....عالم.....خطیب پھیل کر پوری دنیا میں خدا کا قرآن پہنچا رہے ہیں.....

Scanned with CamScanner

میرے دوستو ..... اسی مدرسہ سے فارغ ہونے والا وہ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی تھا ..... جو اس مدرسہ کا سب سے پہلا طالبعلم تھا ..... وہ شیخ الہند اسیر مالٹا محمود حسن دیوبندی ..... جن کے بارے میں شورش کاشمیری کہتا ہے .....

گردش دوراں کی سنگینی سے ٹکراتا رہا
اور مالٹا میں نغمہ صبر و وفا گاتا رہا

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ ..... 1920 میں دنیا سے رخصت ہو گئے ..... اس وقت پاکستان کو بنانے کا مسئلہ ابھی شروع نہیں ہوا تھا ..... انگریز کے خلاف جہاد ہی مسلمانوں کا فکر تھا ..... لیکن آج پاکستان میں 14 اگست کا دن آتا ہے ..... 23 مارچ کا دن آتا ہے ..... ان دنوں میں انگریز کے ٹاؤٹوں کا نام پاکستان کے اخبارات و جرائد میں آسکتا ہے ..... کنجریوں اور گلوکاروں کے ایڈیشن آسکتے ہیں ..... ان کے انٹرویوز ریڈیو اور ٹی وی پر آسکتے ہیں ..... انگریز کے حمایتیوں کے نام آسکتے ہیں ..... لیکن اس مجاہد آزادی شیخ الہند محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ کا نام ریڈیو اور ٹی وی پر کیوں نہیں آسکتا ..... جس نے انگریز کو للکارا ..... اور چالیس ہزار علماء اور مجاہد برصغیر کو دیئے ..... جو انگریز کے ایوانوں سے ٹکرا گئے ..... اور اسی وجہ سے انگریز اس ملک سے نکلنے پر مجبور ہوا ..... اس شیخ الہند کا نام آج پاکستان کے اخبارات کی زینت ..... اور انٹرویوز کی زینت کیوں نہیں بنتا؟ .....

اسلئے کہ پاکستان کی اس نئی نسل کو اپنے مقصد کا پتہ نہیں ..... اپنے ان محسنین کا پتہ نہیں کہ جن کو آگ کی بھٹیوں میں ڈال کر جلا دیا گیا تھا ..... علماء پھانسی کے پھندے پر لٹکا دیئے گئے تھے ..... جو علماء مالٹا کے جزیروں اور جیلوں میں .....

Scanned with CamScanner

اور وہاں کے عقوبت خانوں میں.....اپنی جوانیاں لٹا کر بغاوت کرتے رہے .....آج اسلئے ان کا نام ٹی وی پر نہیں آسکتا.....اسلئے ریڈیو پر نہیں آسکتا .....کیونکہ آج بھی پاکستان میں.....انگریز کے ٹاؤٹوں کی حکومت ہے .....انگریز کے خوشہ چینوں کی حکومت ہے.....جب تک یہ ٹاؤڈی اور انگریز کے نمک حلال.....انگریز کے غلام اس ملک میں موجود ہیں.....اس وقت تک علماء دیو بند کے بچے بچے کی کوشش اور جدوجہد جاری رہے گی..... قیامت کی صبح تک دیو بند کا بچہ بچہ اسلام کیلئے کٹ جائے گا.....مٹ جائے گا.....حتی کہ اپنا سب کچھ قربان کردیں گے.....لیکن ہمارا جہاد اس وقت تک جاری رہے گا.....

صلوٰۃ وسلام کے نام پر دھوکہ:۔

سوال.....

دیو بندی درود وسلام کے منکر ہیں؟.....

جواب.....

لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ .....یہ دھوکے شروع سے ہی انگریز کا ٹاؤڈی دیتا چلا آرہا ہے.....اس وقت اس نے پروپیگنڈہ کیا تھا کہ جب قاسم نانوتوی انگریز کے خلاف لڑ رہا تھا.....وہ کہتا تھا یہ کافر ہے تاکہ مسلمان اس کے قریب نہ جائیں.....اور آج وہی ٹاؤڈی طبقہ کہتا ہے کہ یہ دیو بندی درود کے منکر ہیں.....اسلام کو نہیں مانتے.....نبی کو نہیں مانتے.....اور کس کو مانتے ہیں؟.....

اب ذرا تم مجھے بتاؤ.....کیا ہم نماز نہیں پڑھتے؟.....کیا ہماری نماز میں درود نہیں ہوتا؟.....اگر ہوتا ہے تو پھر ہم درود کیسے نہیں پڑھتے؟

Scanned with CamScanner

.....اور اگر پڑھتے ہیں تو پھر ہم منکر کیسے ہوئے؟.....

یاد رکھو.....مدینے والا جو درود ہے.....ہم اس درود کے قائل ہیں .....اور جو فیصل آباد میں بنا ہے.....ہم اس بناوٹی دورد کے ہرگز قائل نہیں ہیں.....ہم مدینے والا درود نماز میں پڑھتے ہیں.....اور وہی درود ہم حضور علیہ السلام کی ذات پر پڑھتے ہیں.....

صلوٰۃ وسلام کا معنی:۔

دوسری بات یہ ہے کہ درود کے لفظوں پر ذرا غور کریں.....ایک درود ہے .....اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ.....صلوٰۃ کا معنی بھی رحمت ہے .....اور سلام کا معنی بھی رحمت ہے.....تو جب ایک آدمی کہتا ہے کہ..... اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ.....اے نبی آپ پر سلام بھی ہو اور آپ پر صلوٰۃ بھی ہو.....وہ اپنی طرف سے کہتا ہے.....چاہے اسکے منہ سے بدبو آرہی ہو.....چاہے وہ بے ایمانی کر کے آیا ہو.....وہ کہتا ہے کہ اے نبی ﷺ تجھ پر رحمت ہو.....

اور ایک علماء دیوبند ہیں.....جو کہتے ہیں.....اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.....اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.....

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر.....جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراھیم پر اور ان کی آل پر.....بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے.....اے اللہ برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر.....جیسے کہ برکت نازل فرمائی تو نے ابراھیمؑ پر اور ان کی آل پر

Scanned with CamScanner

..... بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے.....

ایک یہ ہے کہ عام آدمی کہے کہ اے نبی ﷺ تجھ پر رحمت ہو..... اور ایک یہ ہے کہ عام آدمی کہے کہ اے اللہ تو اپنے نبی ﷺ پر رحمت بھیج..... جو کہتے ہیں کہ خود نبی ﷺ پر رحمت ہو..... ان سے پوچھو کہ رحمت تمہارے پاس کہاں سے آگئی ہے..... حالانکہ رحمت تو اللہ کی طرف سے ہوتی ہے.....

تو ہم کیا کہتے ہیں..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی..... اے اللہ تو رحمت بھیج ..... کس پر؟..... اپنے پیارے محمد رسول اللہ ﷺ پر رحمت بھیج..... یعنی ہم گناہ گار ہیں ہم رحمت نہیں بھیج سکتے..... اے اللہ رحمت بھی تیری اور نبی ﷺ بھی تیرا ..... تو جس طرح چاہتا ہے اسی طرح اپنے نبی ﷺ پر رحمت بھیج..... گویا کہ ہم اللہ سے درخواست کرتے ہیں..... تو یہ کہتے ہیں کہ ہم درود کو نہیں مانتے..... ہاں پاکستانی درود کو نہیں مانتے..... لیکن مدینے والے درود کو مانتے ہیں.....

لاؤڈ اسپیکر کا درود:۔

سوال..... اذان سے پہلے درود و سلام پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟.....

جواب..... ہمارے ہاں تو لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے..... چونکہ بجلی بند ہو جاتی ہے..... اسلئے درود پڑھنا ہی چھوڑ دیا ہے..... یہ تجربہ کر لیں سپیکر بند ہو تو درود نہیں پڑھتے..... اس کا مطلب ہے کہ یہ سپیکر کا درود ہے..... یہ نبی ﷺ کا دورد نہیں ہے.....

میں نے ایک دفعہ ان سے پوچھا کہ آج تم نے درود کیوں نہیں پڑھا؟ ..... کہنے لگے آج لوڈ شیڈنگ تھی اسلئے نہیں پڑھا..... جب سپیکر ہو تو اس وقت درود کے بغیر اذان نہیں ہوتی..... اور جب سپیکر نہ ہو تو اذان ہو جاتی ہے؟ ..... ایسے عقائد اور نظریات سے اللہ محفوظ رکھے.....

Scanned with CamScanner

مؤذنین رسول:۔

حضور ﷺ کے مؤذن تھے چار..... یعنی پہلے مؤذن رسول تھے.....
سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں..... اور دوسرے مؤذن رسول تھے
..... سیدنا عبداللہ عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما یہ دونوں صحابہ باری باری اذان دیتے تھے
مسجد نبوی میں..... یاد رہے کہ ان کا سلسلہ نسب سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ملتا ہے
..... یہ ام المؤمنین سیدہ خدیجہ کے ماموں زاد بھائی تھے..... ان کے باپ کا نام
قیس بن زید اور والدہ کا نام عاتکہ بنت عبداللہ تھا..... جبکہ تیسرے مؤذن رسول سیدنا
ابومحذورہ بن معیر رضی اللہ عنہ ہیں..... ان کے نام کے بارے تین چار قول ہیں یعنی
سلمان سلمۃ اوس یا سمرہ تھا..... ان کو خود رسول اللہ نے اذان سکھائی تھی..... یہ سولہ
سال کی عمر میں مسجد الحرام کے مؤذن مقرر ہوئے..... اور چوتھے مؤذن رسول تھے سیدنا
معود بن عائذ القرظی رضی اللہ عنہ یہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے غلام تھے.....

(محمد عربی انسائیکلوپیڈیا ص ۵۸۲۔ الشجرۃ النبویہ ص ۸۲ طبع بیروت)

اور ان مؤذنوں کے سردار تھے سیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ..... جو اذان
بلال حبشیؓ نے دی..... جو بلالؓ کے علاوہ نبی کے مؤذنوں نے اذان دی..... ان
کی اذان کے شروع اور آخر میں کوئی درود نہیں ہوتا..... تو بلال حبشیؓ اذان کے
شروع میں درود کے بغیر نبی کا عاشق ہو سکتا ہے..... تو ہم بھی اس کے بغیر نبی کے
عاشق ہو سکتے ہیں.....

اگر سیدنا بلال حبشیؓ نے اذان کے شروع میں..... اور اذان کے آخر
میں درود پڑھا ہے تو بتاؤ..... اگر یہ ان کی ایجاد نہیں ہے..... تو پھر یہ نعرہ
کیوں لگاتے ہیں..... غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے..... اور پھر
شیعہ سنی بھائی بھائی کے نعرے کیوں لگاتے ہو.....

Scanned with CamScanner

رافضیت ورضا خانیت بھائی بھائی:۔

میرے دوستو.....رافضیوں نے اذان میں اضافہ کیا..... عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَۃٌ بِلَا فَصْل .....انہوں نے کہا کہ ہم کیوں پیچھے رہیں.....انہوں نے شروع میں اضافہ کرلیا..... انہوں نے کہا مدینے والے ٹھیک نہیں.....اور رافضیوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے روضے میں سونے والے ٹھیک نہیں.....انہوں نے کہا کہ ہم روضے والوں کو برا نہیں کہتے .....لیکن وہاں جو امام ہیں وہ صحیح نہیں ہیں.....

حرم پاک میں داخلہ بند کیوں؟:۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ پاکستان میں ایک ایسا طبقہ ہے کہ جن کے 56 مولویوں کا سعودی عرب میں داخلہ بند ہو چکا ہے.....اور انکے فوٹو جدہ کے ائیر پورٹ پر لگا دیئے گئے ہیں.....اور فوٹو اشتہاری ملزموں کا تھانے میں لگتا ہے.....میں کہتا ہوں کہ ان سے تو اشتہاری ملزم اچھے ہیں کہ جن کے فوٹو تھانے میں لگتے ہیں..... .....اور یہ اتنے برے ہیں کہ ان کے فوٹو جدے کے ائیر پورٹ پر لگ گئے..... تم مسجد نبوی میں داخل نہیں ہو سکتے.....تم بیت اللہ میں داخل نہیں ہو سکتے.....

خادم حرمین شریفین کو مبارکباد:۔

اور خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز کو.....ہم نے مبارکباد دی ہے کہ تم نے ان کا داخلہ بند کر کے.....

قرآن کی اس آیت پر عمل کیا ہے.....یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَۃً فَسَوْفَ

يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۲۸)

میرے بھائیو..... یہ سعودی عرب کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں

..... اور ہم نے پورے ملک میں کہا ہے کہ سعودی عرب کے خلاف جو تمہارا ہاتھ

اٹھے گا..... ہم اسے توڑ دیں گے..... اور جو زبان کھلے گی اس کو گدی سے

کھینچ کر..... کتوں کے آگے ڈال دیں گے.....

یاد رکھو..... اگر کوئی ملاں تمہارے شہر میں..... اسٹیج پر آکر سعودی

عرب کے خلاف بکواس کرے..... اس کو اسٹیج سے اتار کر اس کی اتنی پٹائی کرو کہ

اس کو نانی یاد آجائے..... اور کہتے ہیں کہ مکے مدینے کے امام کے پیچھے ہماری نماز

نہیں ہوتی..... اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مختار کل ہیں.....

میرے بھائیو..... دیوبندیوں کی مسجد میں دیوبندیوں کی مرضی کے

خلاف کوئی امام نہیں آسکتا..... تو بریلویوں کی مسجد میں بریلویوں کی مرضی کے

خلاف بھی امام نہیں آسکتا.....

اور نبی ﷺ کی مسجد میں نبی ﷺ کی مرضی کے خلاف امام کیسے آگیا؟

..... اللہ پاک عقل سلیم سے ہمیں بات سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے.....

..... آمین .....

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا عَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

شہدائے بالاکوٹ

خطبہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ ۞ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ۞ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۞ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ ۞ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَلَانَظِیْرَلَہٗ وَلَامُشِیْرَلَہٗ وَلَامُعِیْنَ لَہٗ وَلَاوَزِیْرَلَہٗ ۞ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدُ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ ۞ وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْکَلَامِ الْمَجِیْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ ۞ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۞ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۞ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۔ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ۔ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۞ ۔ وَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُھُمْ ۔ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا ۔ ھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۞

(پ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۶۲ تا ۶۵)

وَقَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی مَقَامٍ اٰخَرَ ۞ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ کَذٰلِکَ ۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ۞

(پ ۲۲ سورۃ فاطر آیت ۲۸)

صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمِ ۞ وَصَدَقَ رَسُوْلُہٗ النَّبِیُّ الْکَرِیْمِ ۞ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ لَمِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ ۞ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞

اشعار:۔

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کیلئے
وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے

چھوڑ کر سلسلہ رسم وسیاست کا فسوں
اک فقط نام محمدؐ سے محبت کی ہے
خوف و اندیشہ و تفریر و سزا رہنے دے
میرے ہونٹوں پر سدا حق کی صدا رہنے دے
ارض مکاں آفاق کو راضی کرے
حاکم وقت خفا ہے تو خفا رہنے

تمہید :۔

واجب الاحترام
قابل صد اکرام
معزز علمائے کرام
اور سپاہ صحابہ پاکستان کے غیور نوجوانو

آج میں عنوان ہے شہدائے بالاکوٹ..... تو میں اس مختصر وقت میں ان شہداء کا ہی تذکرہ کروں گا..... ۱۸۳۱ء ۶ مئی کے دن بالاکوٹ کے پہاڑوں پر..... خانوادہ شاہ ولی اللہ کے چشم وچراغ..... شاہ اسماعیل شہید کی شہادت کا عظیم واقعہ پیش آیا تھا.....

میرے دوستو..... شاہ اسماعیل شہید کا نام آپ نے سنا ہو گا ..... کفر کے فتوے لگانے والوں کی زبانوں سے بھی سنا ہو گا..... اور شاہ اسماعیل شہید کے نغمے اور ترانے گانے والوں کی زبانوں سے بھی سنا ہو گا ..... اور شاہ اسماعیل شہید کا نام..... مخالفین اور موافقین کی زبانوں سے بھی سنا ہو گا.....

Scanned with CamScanner

شاہ اسماعیلؒ کا وقار

شاہ اسماعیلؒ کی تاریخ

شاہ اسماعیلؒ کی درخشندہ زندگی

شاہ اسماعیلؒ کی بے مثال شہادت نے ایک صدی تک نہیں .....

بلکہ آج تک اس برصغیر کے مسلمانوں کی رہنمائی کی ہے.....

کفر کا فتویٰ لگانا بڑا آسان ہے

شاہ اسماعیلؒ کو وہابی کہہ کر بدنام کرنا بڑا آسان ہے

شاہ اسماعیلؒ پہ گالیوں کی بوچھاڑ کرنا بڑا آسان ہے

منبروں پر بیٹھ کر .....محراب کے اندر بیٹھ کر اور سپیکر کھول کر

.....حیا اور شرم کو بالا طاق رکھ کر.....مجاہدین بالا کوٹ کو برا کہنا بڑا

آسان ہے.....لیکن بالاکوٹ کے پہاڑوں میں ان پتھروں پہ بیٹھ کر

.....دلی کے چشم و چراغ کی طرح بچوں کو یتیم کرانا .....بیوی کو بیوہ

کرانا بڑا مشکل ہے..... .....جبکہ چاہیے تو یہ تھا کہ.....

پاکستان کی نئی نسل میں

پاکستان کی یونیورسٹی میں

پاکستان کے کالجوں میں

پاکستان کے سکولوں میں

پاکستان کے نظام تعلیم میں

آج شاہ اسماعیلؒ کی تعلیمات کو فروزاں کیا جاتا.....اور دنیا کو

بتایا جاتا کہ اس برصغیر میں .....دو سو سال تک سکھوں اور ہندوؤں کی رسموں

Scanned with CamScanner

میں مبتلا رہنے والی قوام کو ..... جس انسان نے شرک و بدعت کے اندھیروں سے نکال کر ..... توحید وسنت کی مشعل کے نیچے فروزاں کیا تھا ..... وہ ایک شاہ اسماعیل شہیدؒ کی ذات ہے .....

میرے بھائیو ..... اس کی تعلیمات کو ..... گلی گلی کوچے کوچے ..... میں ہمیں اجاگر کرنا چاہیے تھا ..... لیکن .....

ہم فنکاروں کی تعریف تو سنتے ہیں
ہم کنجریوں کے ترانے تو گاتے ہیں
ہم سیاست دانوں کے نعرے تو لگاتے ہیں
ہم کنجروں اور ڈرامہ نویسوں کے نام تو سنتے ہیں

مگران مجاہدین آزادی کی بات نہیں کرتے ..... کہ جس نے جوانی کے عالم میں ..... برصغیر کے لوگوں کے ضمیروں کو جھنجھوڑ کر ..... رسول اللہ کی رسالت اور توحید کا پرچم بلند کر کے ..... غازیان بدر کی یاد تازہ کردی ہے ..... شاہ اسماعیلؒ شہید ایک عظیم جرنیل تھا ..... آج تک پاکستان کے کسی اخبار کو ..... یہ توفیق نہیں ہوئی نہیں ہوئی کہ کسی دن .....

شاہ اسماعیل کے نام پر کوئی ایڈیشن چھاپے
شاہ اسماعیل پر ریڈیو میں کوئی مذاکرہ آجاتا
شاہ اسماعیل پر ٹی وی میں کوئی مذاکرہ ہوتا

..... جبکہ .....

یہاں ففٹی ففٹی کے ڈراموں
اندھیرے اجالے کے ڈراموں

Scanned with CamScanner

من گھڑت اور فحش قسم کے ڈراموں سے

قوم کو فرصت نہیں ملتی..... جو قوم اپنے محسنوں کو بھلا دیتی ہے

.....وہ قوم اخلاق کی پستیوں میں مبتلا ہو کر تباہ ہو جاتی ہے..... اور اس

قوم کو اس دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے.....

پاکستان کے نظریے کی بات کرنے والے..... اور اس پاکستان کی

بات کرنے والے مجھے بتائیں کہ سکھوں اور ہندوؤں کے ساتھ..... سب

سے پہلے اس برصغیر میں لڑائی کس نے کی.....

۱۹۴۷ء میں ملک بنا..... انگریز سے ملک لیا..... لیکن مقابلہ تو

ہندوؤں سے تھا..... نہ کہ سکھوں سے تھا..... تم نے تو مقابلہ ۱۹۴۷ء میں

زبانی مقابلہ کیا..... جلسوں میں مقابلہ کیا..... قرار دادوں میں مقابلہ کیا

..... اور جس تمہارے پیشوا نے ان ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف.....

دو سو سال تک تلوار اُٹھائی تھی..... وہ.....

دلی کے بستر سے اٹھا

دلی کے آرام سے اٹھا

آرام کی نیند سے اٹھا

.....اور.....

بچے چھوڑ کر

بیوی کو چھوڑ کر

شہزادگی کو چھوڑ کر

دلی کی شہر سے چلتا ہے

Scanned with CamScanner

درہ خیبر سے چلتا ہے

درہ بولان سے چلتا ہے

بیچ رائے بریلی سے چلتا ہے

اور بالاکوٹ کے پہاڑوں پہ آ کر سکھوں سے ہم کلام ہوتا ہے.....

اور سکھوں سے نبرد آزما ہوتا ہے.....اور ہندوؤں کا مقابلہ کرتا ہے.....حتیٰ کہ وہ اپنی جان کا نذرانہ بھی دے دیتا ہے.....

تم اس انسان کا نام نہیں لیتے .....تم اپنے محسن کو بھول گئے ہو .....تمھیں کیا خبر کہ ہمارا محسن کون ہے .....ہمارا پیشوا کون ہے؟ .....اس سے بڑی ڈوب کر مرنے کی اور کون سی جگہ ہے.....

میرے بھائیو.....شاہ اسماعیلؒ شہید کوئی معمولی انسان نہیں تھا .....کیونکہ میرے ذمہ یہی موضواع لگایا گیا ہے.....

اگر آپ توجہ سے میری باتوں کو سنیں گی .....تو جتنے نوجوان یہاں آئے ہیں.....آج آپکو پتہ چلے گا کہ شاہ اسماعیلؒ شہید تھا کون؟..... اور اس نے کام کیا تھا؟.....

پہلا فارسی ترجمہ قرآن :۔

میرے بھائیو.....ہندوستان کی تاریخ میں.....سب سے بڑی شخصیت جو ہمیں نظر آئی ہے .....اس دور کی علمی یادگار کے طور پر..... وہ شاہ ولی اللہؒ کی ذات ہے .....شاہ ولی اللہ کو ہندوستان کے ہر مکتبہ فکر کا آدمی جانتا ہے .....کیوں کہ اس قرآن کا ترجمہ جو آج آپ اور میرے پاس ہے .....اس قرآن کا ترجمہ عربی زبان سے حضور ﷺ کے زمانے

سے لیکر شاہ ولی اللہ تک ..... اور کسی زبان میں نہیں ہوا تھا .....

چنانچہ شاہ ولی اللہؒ اس دنیا کی تاریخ کا ..... پہلا انسان ہے کہ جس نے ..... قرآن کریم کا ترجمہ فارسی میں کیا ..... کیونکہ اس وقت ہندوستان کی سرکاری زبان فارسی تھی .....

پہلی فارسی تفسیر قرآن :۔

تو سب سے پہلے ..... فارسی میں انہوں نے ترجمہ کیا ..... اور اس کے بعد ان کے چار بیٹے تھے ..... بڑے بیٹے شاہ عبدالعزیزؒ نے ..... قرآن کی تفسیر فارسی میں سب سے پہلے لکھی تھی .....

پہلا اردو ترجمہ قرآن :۔

دو بیٹے شاہ عبد القادرؒ اور شاہ رفیع الدینؒ نے ..... فارسی ترجمہ کا اردو ترجمہ کیا ..... اور ہندوستان کی پوری تاریخ میں ..... قرآن کا اردو زبان میں ترجمہ کرنے والا ..... شاہ ولی اللہؒ کا خاندان ہے .....

اگر شاہ ولی اللہؒ قرآن کا اردو ترجمہ نہ کرتا ہے ..... ان کا خاندان ترجمہ نہ کرتا ..... اس کے اسرار و رموز کون سمجھاتا .....

چار بیٹے تھے شاہ ولی اللہؒ کے ..... چوتھے بیٹے کا نام شاہ عبدالغنیؒ ہے ..... یہ شاہ عبدالغنیؒ کون ہے ..... یہ شاہ عبدالغنیؒ وہی شاہ ولی اللہؒ کا بیٹا ہے ..... جسکے فرزند شاہ اسماعیلؒ شہید ..... شاہ ولی اللہؒ کے پوتے ہیں ..... شاہ ولی اللہؒ کو تو تم جانتے ہو ..... شاہ عبدالعزیزؒ کو تو تم مانتے ہو ..... شاہ اسماعیلؒ پر کفر کے فتوے لگاتے ہو ..... وہ نبیؐ کی شریعت

Scanned with CamScanner

چھوڑ کر گیا تھا.....اس نے کفر نعوذ باللہ اختیار کرلیا تھا .....اس نے سکھوں کی رسموں سے نجات دلائی .....اس قوم کو .....

میرے دوستو !.....شاہ ولی اللہؒ کا کتنا بڑا علمی خاندان تھا کہ قرآن کا ترجمہ اس خاندان نے کیا.....سب سے پہلے اور مدینہ منورہ سے شاہ ولی اللہؒ نے نبی کی حدیث پڑھی .....

اور ہندوستان میں آ کر شاہ ولی اللہؒ نے حدیث بڑھانا شروع کی .....شاہ ولی اللہؒ سے پہلے ہندوستان کی تاریخ میں کوئی مدرسہ نہیں تھا .....جس میں باقاعدہ حضورﷺ کی حدیث درسًا پڑھائی جاتی ہو .....

شاہ ولی اللہؒ نے سب سے پہلے.....حضورﷺ کی حدیث کا درس اس ہندوستان سے شروع کیا تھا.....مدنیہ منورہ سے حدیث پڑھائی .....حدیث پڑھانے کا بانی بھی شاہ ولی اللہؒ ہے .....اور قرآن کے ترجمے کا بانی بھی شاہ ولی اللہؒ ہے .....کتنا بڑا یہ خاندان ہے .....

اسلام کا اقتصادی نظام:۔

میرے بھائیو.....ایک بات ذہن میں رکھیں کہ شاہ ولی اللہؒ کے دور سے پہلے..... لوگ یہ کہتے تھے کہ اسلام صرف نمازوں کا نام ہے .....اسلام صرف روزے اور حج اور زکوٰۃ کا نام ہے .....

چنانچہ شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی اسلام کی تاریخ میں..... وہ پہلا انسان ہے کہ جس نے "حجۃ اللہ البالغہ" کتاب لکھ کر.....پوری دنیا کو بتایا ہے کہ اسلام.....صرف نماز روزے کا نام ہی نہیں.....بلکہ اسلام وہ نظام ہے .....کہ .....

Scanned with CamScanner

جو اقتدار پر آ کر حکومت بھی کر سکتا ہے
جو غریب کو روٹی بھی دے سکتا ہے
جو بھوکے کو کھانا بھی کھلا سکتا ہے
جو پریشان حال کی پریشانی حالی کو دور بھی کر سکتا ہے
جو بے خانماں کو مکان بھی فراہم کر سکتا ہے
یہ فلسفہ کہ اسلام دینا میں سب سے بڑا نظام ہے .....

ہر طبقے کے لئے
ہر نسل کے لئے
ہر کام کے لئے
ہر مزدور کے لئے
ہر کاریگر کے لئے
ہر حکومت کے لئے
ہر کارخانے کے لئے

اسلام ایسا نظام ہے .....روٹی بھی دے سکتا ہے .....کپڑا بھی دے سکتا ہے .....مکان بھی دے سکتا ہے ....اور انسان کو عزت وناموس جو عطا کر سکتا ہے .....وہ ایک اسلام کا نظام ہے .....

یہ بات ہندوستان کی تاریخ میں.....سب سے پہلے شاہ ولی اللہ نے کہی تھی.....اور یہی ساری چیزیں ہمارے حصے میں ہیں .....

ایک عجیب واقعہ:۔

اور شاہ ولی اللہؒ کے بڑے بیٹے کا نام شاہ عبدالعزیزؒ ہے کیا

Scanned with CamScanner

نام ہے ..... شاہ عبدالعزیزؒ کے پاس ایک نوجوان لڑکا آیا ..... اس کا نام سید احمدؒ تھا ..... وہ دلی کے مدرسے میں پڑھنے لگا ..... ایک دن پڑھنے لگتا ہے ..... ایک دن پڑھتے پڑھتے جب سید احمدؒ نے کتاب پر انگلی رکھی ..... تو کالے حروف مٹ گئے ..... صفحہ صاف ہوگیا .....

شاہ عبدالعزیزؒ حیران ہوگئے کہ یہ لڑکا تو اچھا پڑھتا تھا ..... آج اس کو کیا ہوا کہ جہاں انگلی رکھتا ہے ..... صفحات صاف ہوجاتے ہیں اور حروف ختم ہوگئے ..... تو شاہ عبدالعزیزؒ دوسرے دن اس نوجوان لڑکے کو بلایا ..... اور کہا کہ بیٹا تجھے دنیاوی اور کاغذی علوم سے بے نیاز کر دیا ہے۔ اب براہ راست اللہ کے علم کا نور ..... تیرے سینے میں ڈالا جائے گا ..... تو کتابوں کا محتاج نہیں ہے جاؤ جا کر تیاری کرو ..... تو وہ نوجوان علم دین لے کر وہاں سے چلتا ہے .....

اور شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا بیٹا ..... تو نے لڑائی کرنی ہے سکھوں کے خلاف ..... اور تو نے ان کا مقابلہ کرنا ہے ..... اور تو نے جہاد کرنا ہے ..... تجھے کتابوں کے علم سے اللہ نے فارغ کر دیا ہے .....

چنانچہ وہ نوجوان وہاں سے چلا ..... اس نوجوان کا نام سید احمدؒ تھا ..... اور اس کا گھر رائے بریلی میں تھا .....

انگریز کے حامی کون؟:۔

ہندوستان میں رائے بریلی نام کے دو شہر ہیں ..... ایک رائے بریلی اور ایک ہے الٹے بانس بریلی ..... رائے بریلی سے سید احمدؒ بریلوی پیدا ہوئے ..... اور الٹے بانس بریلی سے ایک الٹے حضرت صاحب پیدا

Scanned with CamScanner

ہوئے ہیں..... اس حضرت صاحب کو جانتے ہو.....

میرا موضوع وہ نہیں..... ورنہ میں اس حضرت کی تاریخ بھی بتاتا.....اور اگر میں الٹے حضرت صاحب کی تاریخ بتانا شروع کردوں ..... تو نیچے والے اور پر اور اوپر والے نیچے آ جائیں گے.....

اب میں نے یہ بات کہی تو ایک نوجوان نے کہا .....ہم تو پوری تفصیل سننا چاہتے ہیں .....میں نے کہا ٹھیک ہے جب میں نے بیان کیا تو قیامت آ گئی .....وہاں قیامت اور بھائی تم اہل بدعتی کہو .....کوئی تکلیف نہیں .....لوگ کہتے ہیں فرقہ وارانہ مسئلے.....

اور جب میں نے تاریخ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا .....اور اندر سے یہ بات نکلی کہ انگریز کے ساتھ ان کا تعاون تھا .....اور انگریز نے اس آدمی کو پیدا کیا تھا .....سترہ لاکھ روپے کی تھیلی اس کودی تھی .....اور اس کے بیٹے نے انگریز کے حق میں فتوے دیئے تھے..... اور وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا غلام احمد قادیانی کی طرح کا تھا.....

اس کا استاد غلام احمد قادیانی کا بڑا بھائی مرزا غلام قادر تھا.....

جب میں نے تفصیل ساری بیان کی تو ہنگامہ ہو گیا .....انہوں نے کہا یہ فرقہ وارانہ بات ہے..... مجھے بلایا گیا تو میں نے کہا جج صاحب فرقہ وارانہ بات نہیں .....

میں نے کسی مولوی کی پگڑی نہیں اچھالی
میں نے کسی کے جبہ ودستار کو نہیں اتارا
میں نے کسی کو گالی نہیں دی

Scanned with CamScanner

میرے دوستو.....میں نے تو انگریز وں کی تاریخی کتابوں کے حوالے دیئے ہیں.....رابرٹسن انگریز کی تاریخ کھول کر.....لوگوں کے سامنے رکھی ہے..... فیصلہ تم کرو.....

میں نے کہا میں چیلنج کرتا ہوں کہ غلام احمد قادیانی اور احمد رضا کو ..... انگریز نے اپنے مقاصد کیلئے پیدا کیا تھا.....یہ میرا چیلنج ہے ..... اگر کوئی آدمی اس سے اختلاف کرتا ہے.....تو مجھ پر لاہور ہائی کورٹ میں مقدمہ کرائے .....اگر میں نے انگریز ی کی کتابوں سے ان دونوں کو انگریز کا ایجنٹ اور خود کاشت ثابت نہ کیا.....تو میری سزا گولی ہے .....میں فیصلہ نہیں کرتا فیصلہ سننے والے کرتے ہیں..... فیصلہ دیکھنے والے کرتے ہیں.....

میں تو انگریز کی کتابوں کے حوالے پیش کر سکتا ہوں ....کہ یہ انگریز ی کی کتاب ہے.....فلاں انگریز کی کتاب ہے .....فلاں انگریز کی کتاب ہے.....فلاں انگریز نے یوں لکھا .....ان کی اپنی کتابوں میں یوں لکھا ہے.....اس تفصیل کو آپ بچا نہیں سکتے .....اس لئے بات مختصر جو ہو گئی ہے ٹھیک ہے.....

شاہ اسماعیلؒ سید احمدؒ کے ہاں:۔

میرے دوستو!.....شاہ اسماعیلؒ شہید.....سید احمدؒ شہید جونوجوان تھا رائے بریلی میں چلا گیا.....شاہ عبدالعزیزؒ نے فرمایا تم فارغ ہو .....وہاں چلا گیا.....شاہ عبدالعزیزؒ کے بھتیجے شاہ اسماعیلؒ ..... وہ بھی سید احمدؒ کے پاس چلے گئے .....وہاں جاکر پڑھنے لگے ..... شاگرد

Scanned with CamScanner

بن گئے سید احمدؒ کے .....اور بعد میں مرید بھی بن گئے .....

۱۸۲۴ء تا ۱۸۲۶ء کو .....ایک آدمی نے آکر شاہ اسماعیل کی موجودگی میں .....سید احمد سے کہا کہ مولوی سید احمد .....تو یہاں بیٹھا ہوا ہے ..... پیر ہے اور مولوی ہے .....اور پنجاب پر راجہ رنجیت سنگھ کی حکومت ہے .....لاہور کی شاہی مسجد کے اندر راجہ رنجیت سنگھ نے اصطبل بنا دیا ہے.....گھوڑے باندھ دیئے .....

اور نوجوان مسلمان لڑکیوں کو بے آبرو کیا ہے.....تو یہاں بیٹھا ہوا ہے ..... تجھے چاہیئے بچیوں کی عزت بچانے کیلیے .....مسلمان قوم کی ناموس بچانے کیلئے.....تو میدان میں نکلے.....تو پیر ہے تو مولوی ہے۔

عام فوجی بھرتی کا اعلان:۔

سید احمدؒ نے یہ بات سنی .....پاؤں سے زمین نکل گئی ..... اپنے شاگرد شاہ اسماعیلؒ سے کہا .....کہ جاؤ جا کر پورے پنجاب کا دورہ کر کے آؤ .....شاہ اسماعیلؒ لاہور آئے .....پھر پشاور گئے .....اس وقت پشاور بھی صوبہ پنجاب میں شامل تھا .....شاہ اسماعیلؒ نے پورے پنجاب کا دورہ کیا .....سات مہینے کے بعد شاہ اسماعیلؒ واپس گئے ..... اور کہا راجہ رنجیت سنگھ نے واقعی مسلمان قوم کو بے آبرو کیا ہے .....پنجاب پر ظلم کیا ہے .....مسجدوں کو اصطبل بنا دیا ہے .....شاہ اسماعیلؒ کی اس رپورٹ کے بعد .....

سید احمدؒ نے عام فوجی بھرتی کا اعلان کر دیا .....اور اعلان کیا کہ سید احمدؒ اپنے گھر میں.....اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گا کہ جب

Scanned with CamScanner

تک پنجاب کے مسلمانوں پر..... راجہ رنجیت سنگھ کا ظلم وستم ختم نہیں ہو جاتا
.....اس لئے کہ.....

سید احمدؒ جمعرات کی روٹی کھانے والا نہیں ہے

سید احمدؒ تسبیح کے دانوں پر ذکر کرنے والا ملا نہیں ہے

سید احمد اس پیغمبر کا وارث ہے کہ جو ظلم کا خاتمہ کرنے کیلئے بدر کے میدان میں آیا.....احد کے میدان میں آیا.....جس پیغمبر کے دو دانت شہید ہوئے.....سید احمدؒ اس کا وارث ہے.....

سید احمدؒ کٹ تو جائے گا

سید احمدؒ مٹ تو جائے گا

سید احمدؒ مر تو جائے گا

لیکن ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے گا

میری بات سمجھ میں آ رہی ہے.....سید احمدؒ شہید نے عام فوجی بھرتی کا اعلان کر دیا.....

۴۰ لاکھ زانیوں و شرابیوں کی توبہ:۔

اور ایک بات ذہن میں رکھیں.....سید احمد شہید رحمتہ اللہ علیہ کوئی عام پیروں کی طرح پیر نہیں تھا.....ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں سے پوچھو کہ سید احمدؒ شہید سے بڑا پیر.....اس ہندوستان کی تاریخ میں کوئی نہیں گزرا.....

آپ حیران ہوں گے کہ میں نے مطالعہ کیا ہے.....سید احمدؒ شہید ہندوستان کی تاریخ کا وہ پیر تھا کہ جس کے ہاتھ پر..... چالیس لاکھ زانیوں

اور شرابیوں نے توبہ کی تھی.....اور ساڑھے تین لاکھ سکھوں نے.....
جس کے ہاتھ میں محمد کلمہ پڑھا تھا.....

اتنا عظیم پیر تھا.....جس بستی میں پہنچے.....بستی کی بستی ساتھ ہو جاتی.....جس علاقے میں اترتے.....لوگ ان کا وعظ سن کر دھاڑیں مار کر مار کر رونے لگ جاتے.....

نصرت اس کے ساتھ تھی
وجاہت اس کے ساتھ تھی
عظمت اس کے ساتھ تھی
بلندی اس کے ساتھ تھی

وہ بدر وحنین کے غازیوں کا وارث تھا.....وہ ولائیت کا تاجدار کہ جہاں جاتا پوری مخلوق ان کے اردگرد جمع ہو جاتی ہے.....

سکھوں کے خلاف جہاد کا آغاز:۔

سید احمدؒ شہید کو پتہ چلا کہ جہاد فرض ہو چکا ہے.....اور انہوں نے عام بھرتی کا اعلان کیا تیاری شروع کی.....ساڑھے اٹھارہ ہزار فوجیوں نے.....سید احمدؒ شہید کے ہاتھ پر موت کی بیعت اس لئے کی تھی.....
چونکہ پنجاب کے راجہ رنجیت سنگھ کے ظلم وستم سے.....مظلوم مسلمانوں کو ہم نے نجات دلانی ہے.....

اور لاہور کی شاہی مسجد کو واگزار کرانا ہے.....شاہی مسجد پر جب کوئی سکھ یا ہندو قبضہ کر لیتا ہے.....تو اس کیلئے سید کی ضرورت پڑتی ہے.....پچھلے سال بھی اہل شرک نے قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی.....

Scanned with CamScanner

مسلمانوں کے پاس شاہی مسجد ہے ..... اور کبھی راجہ رنجیت سنگھ اس پر قبضہ کرے ..... اور کبھی رنجیت سنگھ کے بھائی اس پر قبضہ کریں ..... کوئی برداشت ہو سکتی ہے ..... لیکن ان کو پتہ ہونا چاہیے کہ شاہ اسماعیل کے وارث ہر دور میں موجود رہتے ہیں.....

جب پشاور فتح ہو گیا:۔

سید احمد شہیدؒ ۲۱ دسمبر ۱۸۲۶ء میں ..... رائے بریلی ہی سے اٹھارہ لاکھ فوجیوں کا لشکر لے کر چل پڑا ..... رائے بریلی سے درہ خیبر پر آ کر انہوں نے پڑاؤ ڈالا ..... پشاور آ گئے ..... پشاور پہلے حملے سے فتح ہو گیا..... اکوڑہ فتح ہو گیا .....

پشاور کے چوک میں شاہ اسماعیلؒ نے کھڑے ہو کر اعلان کیا ..... کہ اس شہر میں آج کے بعد سید احمدؒ کی حکومت ہو گی .....اور سید احمدؒ امیر المومنین ہو گا ..... آج کے بعد یہاں .....

سود پر پابندی

شراب پر پابندی

جوئے پر پابندی

بدمعاشی پر پابندی

یکم مئی کا تاریخی دن:۔

شاہ اسماعیلؒ نے پشاور کے چوک پر سید احمدؒ شہید کا پرچم لہرا دیا ..... اور جس دن شاہ اسماعیل شہید نے ..... پشاور کے شہر میں شراب پر

Scanned with CamScanner

پابندی لگائی تھی.....وہ دن یکم مئی اتوار کا دن تھا.....

اسی روز پشاور کے شہر میں.....شاہ اسماعیل شہیدؒ کے ایک روحانی فرزند.....مفتی محمودؒ نے برسر اقتدار آ کر شراب پر پابندی لگائی.....

۱۹۷۲ء میں یہ دن بھی یکم مئی اتوار کا دن تھا.....

یہ اتفاق تھا کہ یکم مئی بروز اتوار ۱۸۲۶ء کو.....شاہ اسماعیل شہیدؒ پشاور کے چوک میں.....شراب نوشی پر عام پابندی لگاتا ہے.....

جہاد جاری رہے گا:۔

شاہ اسماعیلؒ نے اور سید احمدؒ نے.....جن علاقوں کو فتح کیا ..... ان میں تین تین مہینے ..... چھ چھ مہینے.....سید احمدؒ اور شاہ اسماعیلؒ قیام کرتے ..... بالاخر جب اکوڑہ سے آگے یہ قافلہ گزرا.....تو راجہ رنجیت سنگھ کا ایک قاصد آیا .....اوراس نے کہا کہ سیداحمدؒ جتنے علاقے تم نے فتح کرلئے ہیں.....وہ تمہارے پاس رہیں گے .....آگے نہ بڑھو پیش قدمی نہ کرو.....

سید احمدؒ شہید نے فرمایا .....او راجہ میں گورنری کے لئے نہیں آیا .....میں تو تیرے ظلم وستم سے اس مسلمان قوم کو نجات دلانے کے لئے آیا ہوں ..... جب تک پورا صوبہ سرحد (جو اس وقت پنجاب میں شامل تھا) فتح نہ ہو گیا .....ہمارا لشکر واپس نہیں ہو گا.....

چھ چھ مہینے ایک ایک علاقے میں قیام کرنے کے بعد .....بالا کوٹ کے اندر مئی کی پہلی تاریخ میں..... ۱۸۳۱ء کو یہ قافلہ پہنچا..... ۱۸۳۱ء اپریل کا آخری ہفتہ بالاکوٹ کے پہاڑ کہاں ہیں .....شاہ اسماعیل

Scanned with CamScanner

شہیدؒ بالا کوٹ کے..... ان پہاڑوں پر پہنچے.....

۱۸۳۱ء بالا کوٹ ایبٹ آباد سے آگے ..... پندرہ میل مانسہرہ

..... اور اس سے چالیس میل آگے بالا کوٹ ہے ..... کاغان اور بوالان

کی پہاڑیوں سے پہلے یہ قافلہ ۱۸۳۱ء کو وہاں پہنچا..... اردگرد پہاڑ ہیں

..... راجہ رنجیت سنگھ کی فوجوں سے مقابلہ ہو گیا ..... اپنوں نے شب

خون مارا..... ۲۱ مئی کو تہجد کے وقت سید احمد شہیدؒ سجدے میں پڑے.....

اللہ کے دربار میں رو رہے ہیں .....

اے اللہ ہمیں فتح عطا فرما..... اسی سجدے کی حالت میں اپنوں

نے شب خون مار ..... سید احمد شہیدؒ کی گردن کاٹ دی گئی .....

آج پاکستان میں بدعت فروش ملاں شرک وبدعت کا پجاری ملا

..... آج پاکستان میں ..... احمد رضا خان بریلوی کی اولاد فتوے لگاتی

ہے..... جناب شاہ اسماعیلؒ نعوذ باللہ .....

سکھوں کے ایجنٹ تھے

انگریزوں کے ایجنٹ تھے

میں کہتا ہوں..... ایجنٹ کبھی میدان جنگ میں..... اپنی گردن

نہیں کٹایا کرتے..... ایجنٹ نونو سو مربے زمین الاٹ کرا کر تو آجاتا ہے

..... اور ایجنٹ کبھی اپنے بچوں کو یتیم نہیں کراتا ..... ایجنٹ کبھی آرام

کے بستر کو چھوڑ کر..... پہاڑوں پر اپنی گردن کے نذرانے پیش نہیں کرتا۔

میرے دوستو !..... پوچھو تو سہی جا کر اس کی قبر سے .....

پوچھو ان کی روحوں سے..... پوچھو کیا تکلیف تھی کہ دلی کے آرام کے بستر

Scanned with CamScanner

کو چھوڑ کر ..... تم ان پہاڑوں میں آ کر اپنی گردن کٹاتے ہو

آج بھی ان کی روحوں سے صدا آتی ہے کہ اے اس ملک کے لوگو ..... اے شرک و بدعت کو پوجنے والو ..... بتاؤ ہم نے شرک کو ختم کرنے کیلئے ..... اپنی گردن کے نذرانے نہیں دیئے ..... جبکہ آج بھی تم قبروں کے مجاور بنے بیٹھے ہو ..... آج بھی تم قبروں پر سجدے کرتے ہو ..... تمھیں شاہ اسماعیل کی آج بھی ضرورت ہے .....

میرے دوستو ! ..... شاہ اسماعیل شہید نے بالاکوٹ کے پہاڑ پہ ..... اپنی گردن کے ٹکڑے کرا کر دنیا کو بتا دیا کہ میں شہدا بدر و حنین کا وارث ہوں ..... میں حمزہؓ و بلالؓ اور سمیہؓ کا وارث ہوں .....

میرے بھائیو ..... لہذا کسی مشرک اور بدعتی کافر کا ایجنٹ شاہ اسماعیلؒ نہیں ہو سکتا ..... ایجنٹ تو وہ ہے جو شاہ اسماعیلؒ پر کفر کا فتوی لگاتا ہے ..... جو سید احمد شہیدؒ پر کفر کا فتوی لگاتا ہے .....

وہ کفر کا ایجنٹ

وہ دجل کا ایجنٹ

وہ باطل کا ایجنٹ ہے

وہ عیسایوں کا ایجنٹ ہے

وہ سکھوں کا ایجنٹ ہے

وہ ہندوؤں کا ایجنٹ ہے

وہ ابوجہل کا ایجنٹ ہے

وہ ابولہب کا ایجنٹ ہے

Scanned with CamScanner

وہ انگریزوں کا ایجنٹ ہے

وہ شرک و بدعت کا ایجنٹ ہے

وہ راجہ رنجیت سنگھ کا ایجنٹ ہے

شاہ اسماعیلؒ کل بھی زندہ تھا ..... اور اس کا کارنامہ آج بھی زندہ ہے ..... اس کی تعلیمات قیامت تک زندہ رہیں گی .....

پھول قبروں پر کیوں؟:۔

میرے دوستو! ..... آج پاکستان میں ہمیں بڑا دکھ ہوتا ہے ..... شاہ اسماعیل شہیدؒ کے نام پر ..... اور سید احمد شہیدؒ کے نام پر کوئی لائبریری قائم نہیں ..... کوئی ادارہ قائم نہیں ..... آپ نے دیکھا وزیراعظم نے حلف اٹھایا ..... اور اپنی کابینہ کو لے کر داتا دربار چلے گئے .....

حضرت علی ہجویریؒ کے دربار پر جانا ..... اور ان کے مزار پر فاتحہ خوانی کرنا ثواب ہے ..... اہل سنت کے نزدیک .....

لیکن ان کی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھانا ..... اور قبر کے اردگرد طواف کرنا یہ کہاں لکھا ہوا ہے ..... اور اگر تیرے پیغمبرؐ کی قبر مدینے میں ہے ..... آج تک کسی نے پھولوں کی چادر نہیں چڑھائی ..... تو کسی پیر کی قبر پر پھولوں کی چادر کیسے چڑھاتا ہے .....

میرے نبی کی قبر سے بہتر کسی کی قبر نہیں ہے ..... اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کا کسی نے طواف نہیں کیا ..... حضورؐ کے روضے پر کسی نے بوسہ نہیں دیا ..... ان کی قبر پر کسی نے پھولوں کی چادر نہیں چڑھائی ..... تو تجھے کسی اور کی قبر پر یہ کام کرنے کیسے اچھے لگتے ہیں .....

Scanned with CamScanner

میرے دوستو.....قیامت تک حضورؐ کی قبر مبارک کا .....
حضورؐ کے روضے انور کا مقابلہ کوئی دنیا کا ولی، پیر نہیں کرسکتا.....اگر کسی پیر
کی قبر پر .....اگر کوئی وزیر ہوجائے .....یا کوئی مشیر ہوجائے .....یا
کوئی وزیراعلیٰ ہوجائے .....تو کوئی شرک کا کام کرتا ہے تو وہ مشرک ہے اور
بدعتی ہے.....اسلام کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں .....

تم نے ان کی قبر پر پھولوں کی چادر چڑھائی ہے.....کاش تم علی
ہجویری کی تعلیمات پر عمل کرتے.....ان کی کتاب ''کشف المحجوب'' کا
مطالعہ کرتے..... اپنے وزیر سے کہتے کہ ہم چادر تو چڑھا کے آئے ہیں
.....علی ہجویریؒ جس کام کے لئے لاہور آئے تھے.....

.....کیا اس کام کو ہم کرتے ہیں .....

توحید پھیلاتے ہیں

داڑھی سنت کے مطابق رکھتے ہیں

اپنی حکومت میں اسلام کا قانون لاتے ہیں

تم ان کی قبر پر چادر چڑھا کر واپس آ گئے..... نہ نماز پڑھی اور نہ
تم نے اسلام کیلئے عہد کیا.....تم نے صرف خواجہ ہجویریؒ سے مذاق کیا
..... ان کی تعلیمات سے مذاق کیا..... ان کی قبر پر چادر چڑھانے سے
عشق پورا نہیں ہوگا.....عشق تو اس وقت پورا ہوگا .....کہ جب اس کی
تعلیمات پر عمل کر کے..... اپنی زندگی کو بدل ڈالو.....

شاہ اسماعیل شہیدؒ کے فکر کیلئے.....تمام نوجوان تیار ہوجائیں
.....شاہ اسماعیلؒ کے نام پر ..... اس علاقے میں ایک لائبریری قائم

Scanned with CamScanner

کرو.....توحید و سنت کی کتابیں نوجوانوں کو پڑھاؤ..... تقویۃ الایمان شاہ اسماعیل شہیدؒ کی کتاب..... گلی گلی کوچے کوچے میں عام کرو.....

میرے بھائیو.....وہ کڑور عشق کے دعوے کرے وہ مشرک کا مشرک ہے..... توحید پرست وہ ہے..... جو پیغمبر اسلام کی تعلیمات کو اور توحید کو سینے سے لگاتا ہے..... ہمارا تعلق اس جماعت کے ساتھ ہے ..... ہمارا تعلق ان علماء کے ساتھ ہے.....

حق و باطل آمنے سامنے:۔

میرے بھائیو..... جن علماء نے انگریز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر..... ڈیڑھ سو سال تک انگریز کے ظلم تشدد کا مقابلہ کیا..... لیکن گردن نہیں جھکائی..... ہر دور میں حق و باطل کی ٹکر رہی ہے..... آپ نے دیکھا ہوگا..... کہ.....

اگر باطل فرعون کی شکل میں آیا ..... تو حق موسیٰ کی شکل میں آیا

اگر باطل نمرود کی شکل میں آیا ..... تو حق ابراہیم کی شکل میں آیا

اگر باطل بنی اسرائیل کی شکل میں آیا ..... تو حق محمد رسول اللہ کی شکل میں آیا

اگر باطل حجاج بن یوسف کی شکل میں آیا ..... تو حق سعید بن جبیرؒ کی شکل میں آیا

اگر باطل خلیفہ منصور کی شکل میں آیا ..... تو حق امام ابو حنیفہؒ کی شکل میں آیا

اگر باطل خلیفہ معتصم باللہ کی شکل میں آیا..... تو حق احمد بن حنبلؒ کی شکل میں آیا

اگر باطل فتنہ تاتاریہ کی شکل میں آیا ..... تو حق ابن تیمیہؒ کی شکل میں آیا

اگر باطل جلال الدین کی شکل میں آیا ..... تو حق مجدد الفؒ ثانی کی شکل میں آیا

اگر باطل امروضیت کی شکل میں آیا ..... تو حق امام شاہ ولی اللہؒ کی شکل میں آیا

Scanned with CamScanner

اگر باطل راجہ رنجیت سنگھ کی شکل میں آیا ..... تو حق شاہ اسماعیل شہیدؒ کی شکل میں آیا
اگر باطل انگریز کی شکل میں آیا ..... تو حق علماء دیوبند کی شکل میں آیا
اگر باطل مرزائیت کی شکل میں آیا ..... تو حق امیر شریعتؒ کی شکل میں آیا
اگر باطل شرک وبدعت کی شکل میں آیا ..... تو حق شیخ القرآنؒ کی شکل میں آیا
اگر باطل رافضیت کی شکل میں آیا ..... تو حق علامہ دوستؒ کی شکل میں آیا
اگر باطل تبرابازوں کی شکل میں آیا ..... تو حق علامہ جھنگویؒ کی شکل میں آیا

ہمارے اکابر کی ایک تاریخ ہے..... ہم اس عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو سلام پیش کرتے ہیں کہ جس عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو..... انگریز نے گیارہ سال جیل کی سزا دی .....اور تین دفعہ پھانسی کا حکم ہوا.....جبکہ تین دفعہ زہر بھی دیا گیا..... لیکن اس امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی گردن.....اس انگریز کے سامنے نہیں جھکی.....

امیر شریعتؒ نے فرمایا تھا:۔

وہ امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ .....جس کو پانچ سال کی ایک دفعہ سزا ملی .....تین سال بعد نوجوان اس کی ضمانت کرانے گئے.... تو عطاء اللہ شاہؒ نے جیل کی سلاخوں سے کہا تھا.....

یہ قفس بھی مجھ کو عزیز ہے کہ کچھ تو جی لوں گا قرار سے
مجھے اس چمن سے نہ لے چلو میں ڈرا ہوا ہوں بہار سے
جو چمن سے گزرے تو اے صبا تو کہنا یہ بلبل زار سے
خزاں کے دن بھی قریب ہیں نہ دل کو لگا بہار سے

وہ عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جس نے کہا تھا.....

Scanned with CamScanner

منہ چھپا کے جیے نہ سر جھکا کے جیے
ستم گروں کی نظروں سے نظریں ملا کے جیے
اک دن کم جیے تو حیرت کیوں
ہم ساتھ ان کے تھے جو مشعل جلا کے جیے

واہ شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ:۔

میرے بھائیو..... یہ ہمارے اکابر کی تاریخ ہے ..... ہم ان علماء کو مانتے ہیں ..... ہم اس احمد علیؒ لاہوری کو سلام پیش کرتے ہیں ..... جس کو انگریز نے برف کے بلاک پر لٹا دیا تھا..... ایک برف کا بلاک اس کے سینے پر رکھ دیا تھا..... انگریز نے کہا احمد علیؒ کیا خیال ہے ..... مولانا احمد علیؒ لاہوری نے ان بلاکوں کے نیچے سے فرمایا..... ''میرے جسم کو برف کے بلاکوں سے ٹھنڈا کر سکتے ہو..... لیکن میرے ایمان کی چنگاڑی کو برف سے ٹھنڈا نہیں کر سکتے'' .....

امام الہداؒ بھی چل بسے:۔

ہم اس احمد علیؒ لاہوری کو مانتے ہیں..... جس خانوادہ کے چشم و چراغ مولانا عبیداللہ انورؒ نے..... تیس سال لاہور شیرانوالہ گیٹ میں بیٹھ کر ..... اللہ کے قرآن کا درس دیا ہے .....

وہ عبیداللہ انورؒ جس نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی ..... جس نے کبھی کسی کو برا نہیں کہا..... جس نے دشمن کو بھی سینے سے لگایا ..... جس نے لاہور میں ان کے جنازے میں دیکھا کہ کئی لاکھ آدمی دھاڑیں مار مار کر

Scanned with CamScanner

رو رہے تھے.....سفید داڑھی والے علماء کو دیکھا کہ عبید اللہؒ کا نام لے لے کر رو رہے تھے.....کہتے تھے.....

آج عبیداللہؒ کا جنازہ نہیں اٹھا

آج اس برصغیر سے

آج پاکستان سے

اسلام یتیم ہوگیا

آج لاہور خالی ہوگیا

آج پاکستان خالی ہوگیا

موت العالم موت العالم .....ایک عالم کی موت ایک جہاں کی موت ہوتی ہے .....عبیداللہؒ کا جنازہ اٹھا.....لوگوں نے دیکھا کہ اتنا بڑا جنازہ .....اس صدی کے اندر نہیں گزرا کہ جتنا بڑا جنازہ عبیداللہ انور کا تھا.....اس میں حکمران کیوں آئے.....وزیر کیوں آئے .....صدر صاحب کیسے آئے..... ایک تعزیتی پیغام صاحبزادے کے نام دے دینا..... یہ انگریز کی روایت ہے.....

میرے دوستو..... اہل بدعت کو دیکھو کہ جگہ جگہ..... علمائے دیوبند پر کفر کے فتوے لگانے میں مصروف ہیں.....

شاہ اسماعیل شہیدؒ کافر

قاسم نانوتویؒ کافر

فلاں کافر

فلاں کافر

Scanned with CamScanner

میرے بھائیو.....دیوبند کی ایک تاریخ ہے کہ ہر دور میں.....
علمائے دیوبند نے ظلم و ستم کا مقابلہ کیا.....ہر دور میں ہر کافر کا مقابلہ کیا
.....اسی لئے شورش کاشمیری کہتا ہے.....

اس میں نہیں کلام کہ دیوبند کا وجود
ہندوستان کے سر پر ہے احسان مصطفیٰ
اس مدرسے کے جذبہ عزت سرشت سے
پہنچا ہے خاص و عام کو فیضان مصطفیٰ
اور گونجے گا چار کھونٹ نانوتویؒ کا نام
بانٹا ہے جس نے بادہ عرفان مصطفیٰ

میرے بھائیو.....علمائے دیوبند تو ولیوں کے ماننے والے ہیں
لیکن ولی کوئی ولی ہو..... علمائے دیوبند ولیوں کے غلام ہیں
ولی ہو کوئی پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جیسا.....جس سے کسی
نے پوچھا.....اپنے چہرے پر کپڑا کیوں رکھتے ہیں.....فرمایا اس لئے
کہ کوئی بے نمازی.....میرا چہرہ نہ دیکھ لے.....

خواجہ علی ہجویریؒ جیسا ولی ہو
بابا فرید الدین گنج شکرؒ جیسا ولی ہو
سلطان العارفین سلطان باہوؒ جیسا ہو
خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ جیسا ولی ہو
خواجہ نظام الدینؒ اولیاء اللہ جیسا ولی ہو.....ان کے پاؤں کی مٹی
ہم آنکھوں کا سرمہ.....ہمیں اس بات پر فخر ہے.....اللہ ہمیں سچے

ولیوں کا غلام بنائے .....

ولی ہو مولانا قاسم نانوتویؒ جیسا

ولی ہو مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جیسا

ولی ہو شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ جیسا

ولی ہو حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ جیسا

ولی ہو مولانا سید حسین احمد مدنیؒ جیسا

میرے دوستو.....مالٹا کے جزیرے میں جس کو خط پہنچا کہ تمہارے گھر کے .....انیس افراد فوت ہو چکے ہیں.....اوراس کے جواب میں خط لکھا .....اس میں شعر لکھا.....

مصائب میں الجھ کر مسکرانا میری فطرت ہے

مجھے ناکامیوں پہ اشک برسانا نہیں آتا

سچا ولی اس کو کہتے ہیں .....جو اسماعیل شہیدؒ کے مشن پر کاربند ہو .....ساری زندگی جس نے توحید و سنت کا دامن نہ چھوڑا ہو..... اور ساری زندگی نبی کی کوئی سنت نہ چھوڑی ہو.....

.....اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے.....

.....آمین.....

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

Scanned with CamScanner

تفصیلی فہرست

پیش لفظ ۴
چلتا پھرتا کتب خانہ "
کچھ میرے قلم سے ۵
بے مثال خطیبؒ ۶
بے مثال ادیبؒ "
سلسلہ طباعت خطبات فاروقی ۷
خطبات فاروقی شہیدؒ کا امتیاز "

توحید اور مسئلہ علم غیب

خطبہ ۱۱
تمہید ۱۲
عبادت کا معنی ۱۳
غوث اعظم کون ہے؟ ۱۴
تیری ہی عبادت اور تجھ ہی سے مدد ۱۵
تیرے سوا کوئی دوسرا نہیں ۱۸
قیام وقعود اور سجود میں ۱۹
جب مشرک کو پیاس لگی ۲۱
مشرک شرک کے اندھیرے میں ۲۲
ماتحت الاسباب مدد ۲۷
مافوق الاسباب مدد ۲۸
ان اوقات میں سجدہ منع کیوں ۲۹
کائنات کا بہت بڑا گناہ ۳۰
دکھ کھ کا مالک کون؟ ۳۱
دلیل اوّل نفی علم غیب ۳۳
دلیل ثانی نفی علم غیب ۳۵
دلیل ثالث نفی علم غیب ۳۶
دلیل رابع نفی علم غیب ۳۷
معجزہ اور پیشین گوئی "
دلیل خامس نفی علم غیب ۳۹
عقلی دلیل اور علم غیب ۴۱
آج کا چالاک مشرک ملاں ۴۲
اگر مسئلہ صحیح بتا دیا تو پھر؟ ۴۳
ملاں چور بانگا گواہ ۴۴
مشرکین مکہ کے تین سوال "
ملتانی مرحوم نجومی کے پاس ۴۵
لڑکا نہ لڑکی ۴۶

گواہان وحدانیت کون؟

خطبہ ۴۷
اشعار ۴۸
تمہید "
امیر شریعتؒ نے سجدہ کیوں نہ کیا ۵۰
مسئلہ حاضر وناظر اور گواہی میں فرق ۵۱
سابقہ انبیاءؑ نے بھی گواہی دی ۵۳
بشریت اور نورانیت میں فرق ۵۵
پانچ کے بدلے پچاس کا ثواب ۵۷

Scanned with CamScanner

خدا کی خدائی اور مصطفیٰ ﷺ کی گواہی ۵۹
مصطفیٰ ﷺ کی مصطفائی اور صحابہ کی گواہی "
گواہان پیغمبر ﷺ کون؟ ۶۰
گستاخ رسول کی سزا ۶۲
گستاخ رسول ابورافع کا انجام ۶۳
عشاق رسول کا انعام ۶۵
لعابِ مبارک کا اثر "
وادیٔ طائف میں زخمی رسول ﷺ ۶۶
تیری توحید پر سب کچھ برداشت ہے ۶۷
رُخ قمر سے رُخ پیغمبر ﷺ صاف ہے ۶۸
میرا پیغمبر قرآن کے آئینہ میں ۶۹
اہمیت مسئلہ توحید باری تعالیٰ ۷۲
اُم المؤمنین ؓ کی جھولی اولاد سے خالی ۷۳
معجزات انبیاء برحق ہیں ۷۴
جب نبی ﷺ اور صحابہ ؓ کو بھوک لگی ۷۵
مقداد ؓ کے گھر دو خسر ؓ ایک داماد ﷺ "
خشک تنے کو پیغمبر ﷺ کا سلام اور معجزہ ۷۶
سیدنا سلمان فارسی ؓ پر مصائب ۷۷
سلمان فارسی ؓ کی رہائی اور شرائط ۷۸
سلمان فارسی ؓ کی رہائی اور معجزہ رسول ﷺ ۷۹
جب معجزہ رسول ﷺ دیکھا تو خود غلام ہوگیا ۸۱
قادر اور مختار کل کون؟ "
عالم الغیب کون؟ ۸۳
کیا یہ بھی علم غیب ہے؟ "
پہلے اپنا عقیدہ درست کرو ۸۵
سیاسی پیروی کی زبوں حالی "
عورت کی سربراہی اور ہماری تباہی ۸۷
سیدہ فاطمہ ؓ اور اہمیت پردہ ۸۸
ترقی یافتہ انسان یا جانور ۸۹
محبتِ رسول دعویٰ نہیں عمل سے اپناؤ ۹۰
﴿اللہ کے خزانے میں محمد ایک ہے﴾ "
خطبہ ۹۲
اشعار "
تمہید ۹۳
احسان نہیں جتلایا ۹۴
روزمرہ کی ضرورت ۹۵
جہالت بھری پوجا پاٹ ۹۶
احسان نہیں جتلایا ۹۸
تیری قدرت پر ہم راضی ہیں ۱۰۱
احسان جتلانے کا سبب کیا ہے ۱۰۵
میرا قرآن کیوں نہ بولے ۱۰۶
دعائے سیدنا ابراہیم علیہ السلام ۱۰۹
یہ ادب کا تقاضا ہے ۱۱۳
نسبت رسول ﷺ نے اونچا کردیا ۱۱۴
یاران رسول ﷺ نمبر لے گئے ۱۱۷
حضرت نانوتوی ؒ کا عشق رسول ﷺ ۱۱۸

Scanned with CamScanner

اتنی جلدی بھیجا کہ باپ کا انتظار نہ کیا ۱۱۹
اتنی جلدی اٹھایا کہ موت کا انتظار نہ کیا "
ضرورتِ معائنہ ۱۲۰
ایک عیسائی کا سوال ۱۲۱
علامہ فاروقی شہیدؒ کا جواب "

﴿اللہ کافی صحابہ رضی اللہ عنہم کافی﴾

خطبہ ۱۲۳
اشعار "
تمہید ۱۲۴
اللہ کافی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کافی "
اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کا اعجاز ۱۲۵
اگر تیرا نظریہ مان لیا جائے ۱۲۶
صحابہ رضی اللہ عنہم وفادار تھے ۱۲۷
یہ جانثار کون لوگ ہیں ۱۲۸
انتخاب صحابہ رضی اللہ عنہم کی ضرورت ۱۲۹
سرفروشانِ اسلام ۱۳۳
خلافت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم ۱۳۴
فدایانِ اسلام صحابہ رضی اللہ عنہم ۱۳۶
اکابرینؒ دیوبند کے نقش قدم پر "

﴿پیغمبر اور انقلاب پیغمبر﴾

خطبہ ۱۳۸
اشعار "
تمہید ۱۳۹
انقلاب نبوی ۱۴۰
انقلاب کی دلیل ۱۴۲
اختلافی نقطہ نظر ۱۴۳
انقلاب اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم ۱۴۵
صحابہؓ نے دین پہنچایا ۱۴۷
پیغامِ پیغمبر ﷺ ۱۴۹
دشمنی محبت میں بدل ہوگئی ۱۵۰
انقلاب نبوی کا عجیب واقعہ ۱۵۱
صحابہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی توبہ توبہ ۱۵۲
اعجازِ پیغمبر ﷺ ۱۵۳
اعجازِ قرآن ۱۵۴
انقلابِ پیغمبرؐ اور مقامِ عورت ۱۵۶

﴿سیرت پیغمبرؐ اور قرآن﴾

خطبہ ۱۵۸
تمہید "
پیغمبر ﷺ کے ثناء خوانوں میں ۱۵۹
پیغمبر ﷺ کا بچپن کیسا تھا؟ ۱۶۰
یہود و نصاریٰ حیران ہوگئے "
یہودی راہب کی دعوت پر ۱۶۱
میرے نبی ﷺ تاجر کیسے؟ ۱۶۲
یہ میرے نبی ﷺ کی سیرت ہے ۱۶۴
بے آسرا لوگوں کے آسرا ۱۶۵
سیرت پیغمبرؐ کا اثر ۱۶۷

Scanned with CamScanner

سیرت پیغمبر قرآن کے آئینہ میں ۱۶۸
شاھداً کا حقیقی معنی ۱۷۰
میں خدا ہوں اور تو گواہ ہے ۱۷۱
تیری گواہی میں فرق ۱۷۳
سابقہ انبیائے کرامؑ نے بھی گواہی دی "
حضرت نانوتویؒ کا عشق رسولؐ ۱۷۴

﴿وفاتِ رسول ﷺ﴾

.....اول.....

خطبہ ۱۷۵
اشعار "
تمہید ۱۷۶
سورۃ النصر کا خلاصہ "
وفاتِ رسولؐ اور سورۃ الاخلاص "
پیغمبر ﷺ نے موت کیوں پسند کی؟ ۱۷۸
وفات سے قبل بخار کی شدت ۱۷۹
کھانے میں دی گئی زہر کا اثر ۱۸۰
آخری دم تک نماز کا فکر ۱۸۱
امامتِ صدیق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ "
بیماری کے دنوں میں نماز کا حکم ۱۸۳
زندگی کی آخری وصیت "
ہم اور ہماری نمازیں ۱۸۴
نماز کی پابندی گناہوں کا خاتمہ ۱۸۵
وفات سے قبل سیدہؓ فاطمہ کو تسلی دینا "

وفات سے قبل مسواک کا طلب کرنا ۱۸۶
آخری کلمات "
حضور ﷺ بھی اپنے اللہ سے جا ملے ۱۸۷
عشق رسول ﷺ میں ۱۸۸
سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اعلان عام "
جہاں وفات وہیں مدفن ۱۹۰
عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ جنت کا ٹکڑا ۱۹۱
پہنچی وہیں پہ خاک ۱۹۲
وفاتِ رسول ﷺ پر خطبہ صدیق رضی اللہ عنہ ۱۹۳
مراد نبی ﷺ کو یقین ہو گیا ۱۹۵
اپنوں کی وفات پر خوشی کیوں نہیں؟ "
بارہ ربیع الاوّل کی آڑ میں ۱۹۷
ایک کسان پر غم کا اندھیرا ۱۹۸
مؤذنِ رسولؐ مدینہ چھوڑ گئے "
بارہ ربیع الاوّل کو خوشی یا غم ۱۹۹
ولادتِ نبی ﷺ پر اظہار خوشی ۲۰۰
ولادت نہیں سیرت اپناؤ ۲۰۱
خوشی خوشی میں بھی فرق ہے ۲۰۲
بارہ ربیع الاوّل اور اکابرین امت "

﴿وفاتِ رسول ﷺ﴾

.....دوم.....

خطبہ ۲۰۶
اشعار "

Scanned with CamScanner

تمہید ۲۰۷
درجاتِ سیرتِ پیغمبر ﷺ ۲۰۸
پہلا درجہ "
دوسرا درجہ ۲۰۹
تیسرا درجہ "
اسلام اور میلاد النبیؐ ۲۱۱
روٗسائے قریش اور میلاد النبیؐ ۲۱۲
میلاد منانے سے جنت نہیں ملتی ۲۱۴
سیرت اپنانے سے جنت ملتی ہے ۲۱۵
عیسائیوں کی خوشی کیا؟ ۲۱۷
یوم ۲۵ دسمبر اور عیسائیت "
عیسائیت کے نقش قدم پر ۲۱۸
سیرت پیغمبر ﷺ بذبان عیسائی مؤرخین ۲۲۰
ولادتِ پیغمبر ﷺ کی اصل تاریخ ۲۲۲
اب بھی خوشیاں کرونا ۲۳۰
﴿سیدنا فاروق اعظمؓ اور نظام حکومت﴾
خطبہ ۲۳۵
اشعار "
تمہید ۲۳۶
ضرورتِ اسلام ۲۳۸
مرادِ رسول ﷺ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ۲۴۰
چھپ کر کیوں عبادت ہو ۲۴۱
اولیات سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۲۴۲
جہاں پیغمبر ﷺ وہاں عمر رضی اللہ عنہ ۲۴۴
امیر شریعتؒ نے فرمایا ۲۴۵
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ قرآن کے آئینہ میں ۲۴۵
محدث دہلوی رحمہ اللہ کا استدلال ۲۴۶
پوری دنیا پر پرچم اسلام بلند ۲۴۷
فضیلت عمر رضی اللہ عنہ بزبان پیغمبر ﷺ ۲۴۸
فرما گئے یہ ہادی ﷺ "
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے شیطان ڈرتا ہے ۲۴۹
شہر علم نبوت کی دیواریں عمر رضی اللہ عنہ "
شیطان اور بغضِ عمر رضی اللہ عنہ "
یومِ شہادت پر خاموشی کیوں ۲۵۰
عہد فاروقی میں اہل کتاب کو تحفظ ۲۵۲
عدل و انصاف کا پیکر عمر رضی اللہ عنہ ۲۵۳
لشکر اسلام کا پہریدار عمر رضی اللہ عنہ ۲۵۴
لشکر اسلام کا خادم عمر رضی اللہ عنہ "
حسن سلوک کا مہر منیر عمر رضی اللہ عنہ ۲۵۵
قیصر روم کے تحائف ۲۵۶
پہلا تحفہ زہر بھری بوتل "
دوسرا تحفہ عطر بھری بوتل ۲۵۷
تیسرا تحفہ خوبصورت لڑکی "
رومی قاصد کا واپسی پر تبصرہ "
آخری حیلہ ۲۵۸
میری گذارش اہل ایمان سے ۲۵۹

Scanned with CamScanner

﴿سیدنا عثمانؓ اور بیعتِ رضوان﴾

خطبہ ۲۶۰
تمہید ۲۶۱
واہ عثمان رضی اللہ عنہ تیرے اعزاز "
بیعتِ رضوان بزبان قرآن ۲۶۳
پیغمبر ﷺ کا خواب وحی ہوتا ہے ۲۶۴
عقلی دلیل اور علمِ غیب ۲۶۵
کون بنے گا سفیرِ رسولؐ ۲۶۶
عثمان رضی اللہ عنہ سفیرِ نبوت ہے ۲۶۷
سفیرِ رسول کی ابوسفیان سے ملاقات ۲۶۸
سفیرِ رسول گرفتار یا شہید "
ہم خونِ عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لیں گے ۲۷۰
کارکن کی قدر و قیمت ۲۷۱
قاتل کو تو معافی مل گئی؟ ۲۷۲
اسلام میں مقام سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۲۷۳
قصاصِ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور جنگِ جمل "
دستِ نبی ﷺ تو دستِ غنی رضی اللہ عنہ بن گیا ۲۷۴
جن پر ہاتھ اللہ کا ہو ۲۷۵
پیغمبرؐ نے جنازہ کیوں نہ پڑھایا ۲۷۷
سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور نسبتِ قرآن ۲۷۸
پہلا انعام اور نسبتِ قرآن ۲۷۹
دوسرا انعام اور نسبتِ قرآن "
تیسرا انعام اور نسبتِ قرآن ۲۸۰
چوتھا انعام اور نسبتِ قرآن "
پانچواں انعام اور نسبتِ قرآن ۲۸۱
حُبِ عثمان رضی اللہ عنہ جزوِ ایمان ہے "

﴿جہاد اور مجاہدینؒ کے کارنامے﴾

خطبہ ۲۸۴
اشعار ۲۸۵
تمہید ۲۸۶
جہاد کا لغوی معنی "
جہاد کا اصطلاحی معنی ۲۸۷
ابن تیمیہؒ میدانِ کارزار میں ۲۸۸
پیغمبر ﷺ کا سوتیلا بیٹا شہید ۲۹۲
دورِ صحابہؓ کے معرکے اور شہادتیں "
سیدنا ابن ربیعہؓ کے آخری پیغام ۲۹۳
یتیم بچی سے صدیق اکبرؓ کا پیار ۲۹۵
سیدہ عمارہؓ کا حضور ﷺ سے پیار ۲۹۶
شفاعت میں خود کروں گا ۲۹۷
دونوں دعائیں قبول ہوگئیں ۲۹۸
شہادت اور تعلیم نبوت کا اثر ۳۰۰
خلفائے راشدینؓ کا دورِ حکومت ۳۰۱
غیرت مند سعیدؒ ابن جبیر شہید ۳۰۳
حجاج بن یوسف کی آخری گھڑیاں ۳۱۱
استقامتِ امام اعظم رحمہ اللہ "
استقامت امام احمد بن حنبلؒ ۳۱۲

Scanned with CamScanner

استقامتِ امام غزالیؒ "
غیرت مند مجدد الف ثانیؒ "
فکر و مشن محدث وقت امام دہلویؒ ۳۱۳
نظریہ پاکستان اور علمائے دیوبند
خطبہ ۳۱۸
اشعار "
تمہید ۳۱۹
حق اور باطل دو بدو ۳۲۰
کلام شورش کاشمیریؒ ۳۲۳
تاریخ ہندوستان ۳۲۴
انگریز سرکار کا پہلا قدم ۳۲۵
تاریخ پیدائش شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ۳۲۶
بھارت میں درس حدیث کی ابتداء ۳۲۷
پہلا ترجمہ قرآن فارسی ۳۲۸
پہلی تفسیر قرآن فارسی میں "
پہلا ترجمہ قرآن اُردو میں "
شاہ ولی اللہؒ کی تصنیف و تحریک ۳۲۹
تاریخ پیدائش شاہ عبدالعزیز دہلویؒ ۳۳۰
سلطان ٹیپوؒ میدان کارزار میں ۳۳۱
سلطان ٹیپو کی جعلی تصویر ۳۳۲
سلطان ٹیپو قطب وقت "
تاریخ شہادت سلطان ٹیپوؒ ۳۳۴
تاریخ شہادت نواب سراج الدولہ ۳۳۵
فرقہ واریت کا موجد کون؟ ۳۳۶
راجہ رنجیت سنگھ کی ستم ظریفیاں ۳۳۷
شاہ ولی اللہؒ کی صالح اولاد ۳۳۸
سید احمد شہیدؒ کا اعلان جہاد ۳۳۹
شاہ اسماعیل شہیدؒ کا روحانی فرزند مفتی محمودؒ ۳۴۰
مجاہد کی آذان اور ملاں کی آذان اور ۳۴۱
چھبیس لاکھ سکھوں نے کلمہ پڑھ لیا ۳۴۲
بالاکوٹ کی پہاڑیوں پر ۳۴۳
شاہ اسماعیل شہیدؒ کی عجیب کرامت ۳۴۵
کیا ہم غازیان بدر سے کم ہیں؟ ۳۴۸
جنگ آزادی کی ابتداء ۳۴۹
جنگ آزادی کے دو جرنیل ۳۵۰
جذبہ جہاد ختم کر دو ۳۵۱
انگریز کی کہانی مؤرخ انگریز کی زبانی "
فرمان رسولؐ پر موت بھی قبول ہے ۳۵۴
کوٹ لکھپت جیل کے قیدی ۳۵۵
شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن ۳۵۶
اب ملاقات حوض کوثر پر ہوگی ۳۵۷
ایک ہزار مدارس ویران اور دارالعلوم کا قیام ۳۵۸
دارالعلوم دیوبند ایک تحریک ایک کردار ۳۵۹
شورش کشمیریؒ کی بات ۳۶۲
دیوبند سے گنبد خضریٰ تک ۳۶۳
پیر امداد اللہؒ سے پیر اسد اللہؒ تک ۳۶۴

Scanned with CamScanner

دارلعلوم کے اساتذہ وتلامذہ ۳۶۵
شیخ الاسلام اور تحریک پاکستان ۳۶۹
پاکستان کا پرچم کس نے لہرایا ۳۷۰
نظریہ پاکستان اور علمائے دیوبند "
غدار پاکستان کون تھا؟ ۳۷۱
افسوس ناک بات ۳۷۲
شیخ العرب والعجم اور تحریک پاکستان ۳۷۳
اے شیخ مدنیؒ تیری جرأت کو سلام ۳۷۵
اے شیخ مدنیؒ تیری استقامت کو سلام ۳۷۶
اے شیخ مدنیؒ تیری فراست کو سلام ۳۷۷
اے ابوالکلام آزادؒ تیری غیرت کو سلام ۳۷۸
زمین کی رونق ۳۸۱

﴿استقامت علمائے دیوبندؒ﴾

خطبہ ۳۸۲
اشعار "
تمہید ۳۸۳
نبیؐ اور ولیؒ کی پہچان "
کچھ پانے کیلئے کچھ کھونا پڑیگا ۳۸۴
استقامت رسولؐ پر لاکھوں سلام ۳۸۵
عظمت اسلام پر سب کچھ قربان "
اہمیتِ مشن اور موقف ۳۸۷
امام ابوحنیفہؒ نے کفن پہن لیا ۳۹۰
امام مالکؒ موقف پر ڈٹ گئے "
امام شافعیؒ پر فتویٰ لگ گیا ۳۹۱
امام نسائیؒ مسجد میں شہید ہو گئے "
امام احمدؒ بن حنبل کی استقامت "
امام غزالیؒ وطن سے دور ۳۹۲
امام ابن تیمیہؒ میدان کارزار میں "
پیرانِؒ پیر کو مشن سے پیار ۳۹۳
پیران پیر اور من گھڑت کہانیاں ۳۹۴
خانہ کعبہ تین میل باہر کیوں آ گیا؟ ۳۹۶
عقیدہ خواجہ اجمیریؒ کا اور عقیدت مند ۳۹۷
من گھڑت مغلیہ دین الٰہی ۳۹۸
درباری مولویوں کا مشورہ ۳۹۹
مجدد الفؒ ثانی ایک پیر ایک مجاہد ۴۰۰
مجددؒ وقت نے سر نہیں جھکایا ۴۰۱
شاعر مشرق نے کہا ۴۰۳
حاکم وقت نے گھٹنے ٹیک دیئے "
نقشبندی اور مجددی کون؟ ۴۰۴
ترجمہ قرآن اُردو اور فارسی میں "
محدث دہلویؒ کے محدث بیٹےؒ ۴۰۵
شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ کا فتویٰ ۴۰۷
فاتح سلطان ٹیپو شہیدؒ کون تھا؟ ۴۰۸
تصویر کے دو تاریخی رُخ "
تصویر کا دوسرا رُخ ۴۰۹
تحریک سید احمد شہید بریلویؒ ۴۱۱

Scanned with CamScanner

پشاور میں پرچم نبویؐ لہرا دیا گیا ۴۱۲
یکم مئی بروز اتوار کا عجیب اتفاق ۴۱۳
جب سر سجدہ میں رکھ کر کٹوایا ۴۱۴
مجاہدینؒ بالاکوٹ کی عظمت کو سلام "
بدعتی کو تکلیف کیوں نہ ہو؟ ۴۱۵
انگریز کے باغی مسلمان کون تھے؟ ۴۱۶
شاملی اور انبالہ کا محاذ ۴۱۷
مدارس دینیہ شہید کیوں؟ ۴۱۸
پہلے قرآن کو جلاؤ "
انگریز کے راستہ میں رکاوٹ کون؟ ۴۱۹
اپنے ٹاؤٹ پیدا کرو "
انگریز کی کہانی انگریز مصنف کی زبانی ۴۲۰
فرمان الٰہی پر جان بھی قربان ہے ۴۲۱
مولانا جعفر تھانیسریؒ اور تاریخ کالا پانی ۴۲۲
انگریز کی معنوی اولاد ۴۲۶
دارالعلوم دیوبند کا قیام اور نتیجہ ۴۲۸
صلوٰۃ وسلام کے نام پر دھوکہ ۴۳۰
صلوٰۃ وسلام کا معنی ۴۳۱
لاؤڈ اسپیکر کا درود ۴۳۲
مؤذنین رسول ۴۳۳
رافضیت ورضاخانیت بھائی بھائی ۴۳۴
حرم پاک میں داخلہ بند کیوں؟ "
خادم حرمین شریفین کو مبارکباد "

﴿شہدائے بالاکوٹ﴾

خطبہ ۴۳۶
اشعار "
تمہید ۴۳۷
پہلا فارسی ترجمہ قرآن ۴۴۱
پہلی فارسی تفسیر قرآن ۴۴۲
پہلا اردو ترجمہ قرآن "
اسلام کا اقتصادی نظام ۴۴۳
ایک عجیب واقعہ ۴۴۴
انگریز کے حامی کون؟ ۴۴۵
شاہ اسماعیلؒ سید احمدؒ کے ہاں ۴۴۷
عام فوجی بھرتی کا اعلان ۴۴۸
۴۰ لاکھ زانیوں وشرابیوں کی توبہ ۴۴۹
سکھوں کے خلاف جہاد کا آغاز ۴۵۰
جب پشاور فتح ہوگیا ۴۵۱
یکم مئی کا تاریخ دن "
جہاد جاری رہے گا ۴۵۲
پھول قبروں پر کیوں؟ ۴۵۵
حق وباطل آمنے سامنے ۴۵۷
امیر شریعتؒ نے فرمایا تھا ۴۵۸
واہ شیخ التفسیر حضرت لاہوریؒ ۴۵۹
امام الہداؒ بھی چل بسے "

..... تمت بالخیر ...

Scanned with CamScanner

بخاری اکیڈمی کی شہرہ آفاق مطبوعات

نام کتاب	تصنیف وتالیف	قیمت
بشریت رسول ﷺ	❁ حریم اسلام سید لعل شاہ صاحب بخاریؒ فاضل دیوبند	۱۴۰
نبی وصدیق	❁ امام اہل سنت سید نور الحسن شاہ صاحب بخاریؒ	۱۱۰
مشاہیر امت	❁ حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ دارالعلوم دیوبند	۵۰
نفی سماع موتیٰ	❁ مناظر اسلام مفتی محمد ابراہیم واعظ دہلویؒ	۱۴۰
خطبات شیخ القرآن	❁ ضیغم اسلام مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ	۲۰۰
خطبات فاروقی شہیدؒ	❁ مؤرخ اسلام ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ (۴ جلد)	۸۰۰
صفوۃ الخطابتِ	❁ مؤرخ اسلام ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ	۲۰۰
خطبات خطیب ایشیا	❁ وکیل صحابہ قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی	۲۰۰
پھلاں دی مہکار	❁ وکیل صحابہ قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آباد	۵۰
فیضان الباری	❁ حضرت مولانا حضرت خان زاہد چلاسی	۵۰
دائرۃ المعارف	❁ محترمہ حافظہ مصباح ضیاء (گولڈ میڈلسٹ)	۱۷۰

زیر طبع کتب

خطبات فاروقیؒ ج ۵ تا ۷ ❁ خطبات شیخ القرآن ج ۲ تا ۳ ❁ خطبات خطیب ایشیا ج ۲ تا ۱۰

عمدۃ البیان فی دروس فاتحۃ القرآن ❁ مفسر قرآن علامہ محمد عطاء اللہ بندیالوی صاحب

وعظ جمیل۔ مبلغ اسلام مولانا محمد طارق جمیل ❁ خطبات دہلویؒ۔ مفتی محمد ابراہیم واعظ دہلویؒ

کلام طاہر۔ شاعر انقلاب ملک شہادت علی طاہر ❁ مجموعہ رسائل۔ سید لعل شاہ صاحب بخاریؒ

منثورات شرح مختارات ❁ اُستاد الحدیث حضرت مولانا حضرت خان زاہد چلاسی

Scanned with CamScanner



Scanned with CamScanner